This PDF you are browsing is in a series of several scanned documents containing the collation of all research material of Prof. Kul Bhushan Mohtra ji.Mohtra ji is currently the State Incharge Library and Documentation Department, J&K BJP Headquarters, Nanaji Deshmukh Library..This material was gathered while he was working on his multiple books on J&K History.All this rare material is now offered to the Community freely.

CV:

Kul Bhushan Mohtra was born on 9th Sep, 1957 in a village Amuwala in Kathua district.

Matric from BOSE, Jammu and Adeeb from AMU. Has been awarded Honorary Professor by School of Liberal Art & Languages, Shobhit University, Gangoh, Distt. Saharanpur, U.P.

Director General, Raja Ram Mohan Roy Library Foundation nominated him as his nominee in the Committee for purchasing of Books for UT Jammu & Kashmir. Incharge of Nanaji Deshmukh Library & Documentation Department at BJP state HQ in J&K.

Actively engaged in political, social, charitable and religious activities. Always striving to serve the poor and downtrodden of the society.

Main works-

A saga of Sacrifices: Praja Parishad Movement in J&K

100 Documents: A reference book J&K, Mission Accomplished

A Compendium of Icons of Jammu & Kashmir & our Inspiration (English)

Jammu Kashmir ki Sangarsh Gatha (Hindi)

Scanning and upload by eGangotri Foundation.

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized by eGangotri

جوالفقا یوالفقان

جولفقار

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized by eGangotri

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized by eGangotri

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized by eGangotri

صفحہ ۱ — پیشِ لفظ
صفحہ ۱۱ — وشنو جیں پرتھوی کا جموں دو دو میدان
صفحہ ۱۵ — کلہن ماں رو شخار
صفحہ ۹۱ — اسو لیہ رتن وشیا مک گمشکش
صفحہ ۱۰۱ — جموں کشمیر کی تواریخ
صفحہ ۱۲۱ — آزادی کی تحریک کا شو دو دو کا فرقش لعدکے کارنامے
صفحہ ۱۳۰ — کشمیر مسئلہ حل
صفحہ ۱۴۳ — پہلا دستور پردھ
صفحہ ۱۴۵ — دوسرا دستور پردھ

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized by eGangotri

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized by eGangotri

ہندو دھرم کا ایک ماتر لکشیہ ہے مکتی حاصل کرنا

(۱) ہندو دھرم ایک گمبھیر بیاپک ساگر ہے۔ اس میں جتنی بھی گہری ڈبکی لگاؤ اتنے ہی انمول رتن ملیں گے
پراچین گرنتھوں میں اتہاس وکلپنا اور ستیہ آپس میں اتنے اوت پروت
ہیں کہ انہیں الگ کرنا اتی کٹھن اور نا ممکن ہے۔ پراچین ہندو
سنسکرتی کی شُدھ دھارا کو سمجھنے اپنے بھارت کے اتیت کو دیکھنے میں تو ایسا دکھائی
پڑتا ہے کہ ایسا اُجول اتیت دنیا میں کسی بھی دیش کا نہیں تھا۔ وہ یُگ بھی ہمارا جتنا اُجول جتنا
وہ یُگ کے بھارت کے فخر میں ہے کہ بھارت دیش اتی پراچین دیش ہے۔ اس کا اتیت اتی
اُجول اور گورو شالی رہا ہے اپنے دھرم کی تعلق تپ اور نیم اور سیل کے کارن ہی بھارت نے
جگت گوروؤں کی پدوی پراپت کی تھی۔ انادی کال سے رشی پرم پرا دوارہ ہندو اوتاروں اور
مہا پرشوں کے دوارہ ہندو ست برکش سناتن کال سے ہی پلوت اور پھولتا پھلتا
آ رہا ہے۔ اس ست برکش کی چھترچھایا میں سمست دھرتی جیو ستیہ پودم جیو کے لئے جیو اور
جینے دو کے سدھانت انوسار شکشا پورک جیون یاپن کر سکے۔ اپنے دیش بھارت ورش
کا پراچین اتہاس بتاتا ہے کہ بھارت کے آریوں نے ہزاروں برس پہلے ستر پر وشو کی کھوج کی تھی
وہ بھی ہے۔ سرشٹی کے کونے کونے میں گئے تھے اور کٹھن سنکٹوں انو بھوؤں اور کٹھنائیوں نے مانو ماتر کو
سو سنسکرت کرنے کا پریاس کیا۔ رشی اگستیہ دکشن پورو ایشیا میں گئے اور وہاں انہوں
نے آریہ سنسکرتی کا پرچار کیا۔ کہیں کشیپ منی گئے کہیں کونڈنیہ گئے اور کہیں کوئی انیہ رشی گئے
اس پرکار آریہ رشیوں نے سمست بھو منڈل میں کیا انیہ سنسکرتی کا وستار کیا۔ اس سے امریکہ
یورپ روس مصر یونان جاپان انڈونیشیا آدی کا سارا پردیش سمست تھی
آریوں کے اس دیش بھرمن کا ثبوت دینے والے اوشیش وشو بھر میں ملتے ہیں۔ مگر ایک بات
یاد رکھو کہ وشو بھر میں کہیں بھی سامراجیہ ستھاپنا کی بھاؤنا یا دوسروں کو غلام بنانے کی کامنا
من میں نہیں رکھی تھی۔ جیسا کہ یورپ کے دیشوں نے چینوں نے دوسرے دیشوں کو غلام بنا کر اپنا سامراجیہ
پھیلایا تھا۔ سامراجیہ کیا ہوتا ہے اور دوسرے دیشوں کو گورونت کرنے کی کوشش کیسے چلتی ہے یہیں
رام رس کا انوبھو ہمیں دکھاتی ہے پر بھارت کبھی اس راستے پر گیا ہے اور نہ کبھی جانا ممکن ہے
اودھارن ہے کہ رام نے لنکا جیت کر وبھیشن کو سونپ دی اور کشکندھا جیت سگریو کو سونپ دی
یہ بات تو اتہاس سدھ ہی ہے کہ پراچین کال میں بھارت کا ہی نہ وشو کو پرکاشت کرنے والا ایک
ساتوک لین کرنے والی شکتی کے روپ میں ابھرا تھا یہ بھی سکھا دیا ہے کہ ہر رشی منی
بھارتی سنسکرتی کے پرچارک یا انیہ لوگ اس پرکار وسکل وشو کا کلیان کرتے تھے

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized by eGangotri

ان کا ناول اپدیش دھارمک بھارت کی وچارک سرشٹھتا پر تر سمجھتا اور جیون کی سنتولتا
سے جوڑتا ہے کئی ہندو شبد کیول ہی اس سے پرچلت نہ ہو بلکہ یہاں کے تتو گیان منگا تتو گیان
اور دھرم کو مانو ماتر کے کلیان کے لئے مارگ درشن کے روپ میں اس سے بھی اپنایا جاتا
تھی ممکن ہے کہ اس سے اسکا پرچیہ مانو دھرم سے ہی دیا جاتا ہو آج بھی جب ہم ہندو دھرم ہندو سنسکرتی
یا ہندو تتو گیان کی بات کرتے ہیں تب اس میں مانو ماتر کے کلیان کا وچار ہی من میں رہتا ہے
یہاں جو بھی سنگھرش ہوا کرتے تھے ان میں ویکتی سماج یا دیش کی پردھانتا نہیں ہوتی تھی وہ تو
دھرم اور ادھرم میں ہوا کرتے تھے ادھرم کے راستے پر چلنے والوں کا وناش کرنا دھرم کا اُدیش
سمجھا جاتا تھا اور ادھرم بھی یہ پہل مانو کلیان میں لگے رہنے کا نام ہی دھرم تھا رشی وشوامتر نے رام
لکشمن کی مانگ کی دھرم کا یہ گیان دیکر کی تھی شری کرشن جی نے کوروں کے ساتھ
پانڈوں کے سنگھرش میں پانچو پانڈوں کا ساتھ بھی اسی لئے ہی دیا تھا کہ وہ دھرم کے پتھ پر چل رہے تھے
اسی سمجھ اور ہتر تو یہ ہے جا اثرت رشی کی پتر ... اپنا پاس نیروادھ روپ میں رہ کر یہاں کے رشی
ویشنو میں بھارتیہ سنسکرتی کے مانو ماتر کے لئے کلیان کاری سندیش پر غور کیا کرتے تھے
اپنے ... شدھ انتوں ماتو یہ تیوں کر توپیہ شکتی وچاروں کی مہانتا جیون کی سمجھ تا اور کے آدھار
پر ہی ہندو وشو سمجھ سنسکرتی کے ناطے اپنا ستھان بنائے ہے ہندو تو ایک جیون درشٹی یا
جیون پدھتی کا نام ہے اسی لئے جب ہندو راشٹر کہا جاتا ہے تو اسکا ارتھ ... شت شرت
ہندو جیون درشن کی ... صدیوں سے ... پرکھا دیا کھا کرنے والے راشٹر کے روپ
میں کیا جاتا ہے ہندو راشٹر کبھی بھی کسی سمپردایہ وشیش سے جڑا نہیں رہا ہے وہ تو سدا وسودیو کٹمبکم
کٹمبکم ... کی بھاونا والا رہا ہے ہندؤں کے جیون کا ... ہے
(۲) دھرم نے کبھی توڑنا نہیں سکھایا دھرم ہمیشہ راشٹر پر ایکتا کا پاٹھ پڑھاتا ہے یا یوں پڑھاتا ہے
راشٹر کو سدا ایک ہی سوتر میں باندھے رکھنا پر ہمیشہ زور دیتا رہا ہے بھارت کے چاروں کونوں
میں شنکراچاریہ جی نے چار مٹھ قائم کئے تھے ... کا ادھارن ہے کہ دکشن کے پجاری
اتر کے مٹھ میں اور اتر کے پجاری دکشن کے مٹھ میں اسی طرح پچھم کے پجاری
پورب کے مٹھ میں اور پورب کے پجاری پچھم کے مٹھ میں ہوتے ہیں کا ارتھ سارے دیش
کو ایکتا میں سمبدھ کرنا ہی تھا۔ بھارتیہ پراچین گرنتھوں میں ویدک پرکار کے رتن خزانے بڑے بڑے
ستو ریشیوں پر ... کرنے والا خزانہ ہی نہیں بلکہ کام ہوتی ہے مہابھارت ... رتن کی ٹکڑوں سے لوٹ لے بڑے
... جس ... کتنا یگوں سے کوئی ... خزانہ کے ... ان ہی اس کی مہانتا بڑھ جاتی ہے

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized by eGangotri

جو کوئی ان کے اوپر پڑے ہوئی گندگی کی وجہ اوپر کی سطح کو دیکھ کر اس کا تیاگ کر دیتا ہے وہ کمل کا کنگال ہی رہ جاتا ہے جیسے کمل جل میں ہوتا ہے یدی اس تالاب کے گندے پن پر کوئی وچار نہ کرے وہی کنول کا پھول حاصل کر سکتا ہے باغ میں جانے پر بدھی مان شخص پھل توڑ کر کھا لیتا ہے مگر بیوقوف پھل پتے ہی گنتا رہتا ہے سونے کی جیسا رنگ دھارن کرنے والا دھان چھلکے میں ہی لپٹے رہنے سے ہی ہوتی چاول کی حفاظت چھلکے میں لپٹے رہنے میں ہی ہے جب تک چاول نکھر نہ جائیں تب تک کوئی چھلکے کا چھلکا چھیلنے کی کوشش نہیں کرتا کیونکہ چاول کی حفاظت ہوتا ہے مگر جب بادلوں کے دوارہ وہ جل پرتھوی پر برستا ہے تو اس کا کھارا پن دور ہو میٹھا بن جاتا ہے

(۲) ماتا لکشمی جو دھن بیبھو شکتیوں کی پرتیک ہے ماتا لکشمی پیلے وستر دھارن کرتی ہے ان کی سواری الو تھا الو ہے جب ماں لکشمی اکیلی آتی ہے یعنی جب ہم پھول دھن ہی کی دوڑ میں چلتے ہیں تو ماں لکشمی الو کی سواری پر آتی ہے جس پر کا اندھکار کی روشنی نہیں دیکھ سکتا اسی طرح پھول دھن کی اپاسنا کرنے والے دھن کے مد میں اندھے ہو کر پریوار سماج اور راشٹر کی تو کیا اپنے ہت کو بھی دیکھ سکتے مگر جو دھن لکشمی کے ساتھ بھگوان وشنو کی پوجا اپاسنا کرتے ہیں اور دونوں کو ایک ساتھ آرادھنا کرتے ہیں وہاں ان کا واہن گرڑ ہوتا ہے جو تیکھی نظر کا پرتیک ہے وہ ایسے دھن کو لوک سیوا غریب کی پرورش تتھا پرمارتھ کاموں میں لگاتے ہیں اسی طرح ماں درگا بھینکر شکتی اور سنہار شکتی کی پرتیک ہے وہ دشٹ سنہار کے لئے ہی لال رنگ کا وستر پہنتی ہے ماں درگا اشٹ بھجی یعنی آٹھ ہاتھ والی ہے اس کے ہاتھوں میں استر شستر تھامے ہوتے ہیں لال رنگ اس بات کا سوچک ہے کہ شکتی وہی ہے جو دشمن کی طاقت کو دھول میں ملا کر اپنی موت کی گود میں سلا دے یا سبھی بلیدانی شہیدوں نے اپنے لہو کی لالی کی رنگ میں بھی نہ گھبرائے اور بڑھتے ہی گئے۔ سرسوتی سفید وستر دھارنی ہے جو ودیا کا پرتیک ہے ان کا واہن شانتی سرودھرم ہے ان کا واہن ہنس ہے جو وشیش وویک کا پرتیک ہے

(۳) مہابھارت میں ایک جگہ ماتا کے گورو کے بارے کی جیتا جاتے ہوئے دھرم راج یدھشٹر کو بتایا ہے کہ ماتا پرتھوی سے بھی وشال ہے بھاری ہے اور پتا آکاش سے بھی اونچا تیرتھ ہے سب سے بڑا تیرتھ یہ ہے کہ وہ ماتا پتا کی سیوا میں اپنا جیون سمرپن کر دے تیرتھ کے لئے ہیں سب سے بڑی سادھنا ہے ایک بار کی بات ہے شری رام کرشن پرمہنس کے پاس ایک نوجوان سنیاس کی دیکشا لینے کی پرارتھنا لیکر آیا پرمہنس نے اس نوجوان سے پوچھا کیا تمہارے گھر میں اور کوئی ہے اس نے کہا ہاں ایک بوڑھی ماں ہے تو پھر تم سادھو کیوں بننا چاہتے ہو نوجوان نے ہاتھ جوڑ کر نویدن کیا میں دنیا میں سنسار کے بندھنوں سے مکتی پراپت کرنا چاہتا ہوں شری رام کرشن پرمہنس نے اس نوجوان کو پیار بھری نظروں سے دیکھا اور بڑے مدھر شبدوں میں کہا دلاسا اپنی بوڑھی ماں

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized by eGangotri

کو رسبائے چوڑ بنا ہے بن کی میں مورتی ملتا ہے جس کو رنگتا یا دکشن مورتی کا پرتھم درشن
تو ماتا پتا کی سیوا ہے جب اپنی ماں کی سیوا کر دکھایا ہے تو تما پرتھوی کی اور شانتی پراپت ہو کر
مورتی تو شانتی پکڑے ہی مانا جاتا ہے۔

(د) رِدّھی سِدّھی — گنیش جی کی
تیج پرتاپ — سورج کا
نشابتا ٹھنڈک — چندرماں کی
نیتی — چانکیہ کی
جاوانی — ساوتری کی
لکشمی — کوبیر کی
گیان — رُدر کا
شکتی — شو کی
ہند پیار — ماں کا
کلپنا شکتی — کیچ کی

نو گرہ کون سے ہیں: ١ سورج ٢ چندر ٣ منگل ٤ بدھ ٥ گرو ٦ شکر ٧ شنی ٨ راہو ٩ کیتو

منو سمرتی کے دھرم کے انوکول کے پانچ یگیہ ہیں

١ رشی یگیہ — ودوان کی سیوا کرنا دھرم کی شکشا دینا
٢ دیو یگیہ — ہون کرنا دیوتاؤں کی پوجا کرنا
٣ بھوت یگیہ — جانوروں پشو پنچھی اور لاچاروں کی سیوا کرنا
٤ اتتھی یگیہ — اتتھیوں کی سیوا کرنا
٥ پتری یگیہ — بزرگوں کی سیوا کرنا

(پرشن)
ہندو دھرم کے پرمکھ گرنتھ کون سے ہیں اور ان کا نام چار ہیں کون ہیں

دھرم گرنتھ ہندو سنسکرتی کے مول آدھار کو سمجھنے کے لئے جیسے اتھروید، یجروید، سام وید اور رگ وید
ان چار ویدوں پر آدھارت ہے ہندو سنسکرتی سمجھا۔ برہمن، کشتری، ویش اور شودر چار ورن تھا
برہمچریہ، گرہست، وان پرستھ اور سنیاس چار آشرموں پر مبنی ہیں ہندو شاستر بھی دھرم ارتھ کام اور موکش
یہ چار پرشارتھ کہے گئے ہیں دشا میں بھی چار ہیں لیکن پورب میں اُتر دکھن اور پچھم میں دوارکا
دکشن میں رامیشورم اور پورب میں جگن ناتھ پوری ہیں جس میں گنگا جمنا بدری ناتھ پچھم وید کے پرتیک
رامائن بھی رگ وید ... [illegible] ... تیرتھ ہیں

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized by eGangotri

(۷)

پیدا پیدا ہی دیر سبھ تلاش ہوتی ہے وید - سکھیوں کو دیر سے ہی نظر ہوا گیان سو جاتا ہے

پرمیشور اپنا گیان ادھونا دینا ہے جو شکرگزار ہے پرم شکتی میں وہ کھو جاتا ہے پایا جاتا ہے

بھگوان نے پرمیشور نے وید پرکٹ میں کئی جگہ اس بات کو تا رہا ہے 5238 برس پہلے یہ گیان دیا گیا ہے

بھگوان پرمیشور

سرشٹی میں چار یگ ہیں جن کا شاستروں نے بتایا ہے

30/8/2002 اگست 2002
15 بھادوں 2059 بکرمی

بھگوان کرشن نے دواپر یگ میں اپنی گیتا اپدیش دیا 30

تمام شاستروں کا ناش کرنے میں بار بار اوتار دھارن کرنا

شری کرشن جی کا جنم دواپر میں ہوا تھا

ست یگ کی آیو 1728000 برس

دواپر تریتا یگ " 1296000 برس

دواپر یگ " 864000 برس

کل یگ " 432000 برس

کل چاروں یگوں کی آیو 4320000 برس

چار یگ بیتنے کے بعد چتر یگی پوری ہوتی ہے ایسی 71 چتر یگیاں بیتتی ہیں تب ایک منونتر اور ایسے 14 منونتر بیتنے پر ایک کلپ ہوتا ہے یعنی ایک ہزار چتر یگی بیتتی ہے تب ایک کلپ یعنی برہما جی کا ایک دن ہوتا ہے ویسے برہما جی 100 برس پورے کر کے 51 برس کے پہلے دن کے دوسرے پہر میں ہیں 71 یگ ستائیسویں منونتر میں اٹھائیسویں چتر یگی کلیگ کا پہلا چرن اور دوسری ہی 5225 برس بیت چکے ہیں ایسی رچنا اتہاس دوسری کسی بھی سنسکرتی میں نہیں ہے دنیا کی کوئی کتاب دور کو بھی ابھی پیدا ہی نہیں ہوئی تھی ویسی ہی تو پانچ 5000 برس پہلے بھارت کے بید رچنا ہو چکی ہے ویسے راشٹر لیکر آئے کو بھارت کا بچہ بچہ جانتا ہے ہزاروں برس ہی پہلے کرشن دور تک - تیکلنڈ نیزہ سب سوچتے کر تے تھے

(۱) وید ہے سب سے پرانا گرنتھ اور سب دانشوروں نے اس کو مانا ہے یہ سرشٹی کی رچنا سے بھی پہلے یعنی 1960853102 برس سے ہے

(۲) سنسار کے سب وید - سنسکرت کی بنیاد - بقیہ سب بعد کے سمجھے - گرنتھ آدمی کے دوارہ چلائے ہوئے ہیں مگر وید سب ہی ایشور سے ہی کسی دوارہ چلایا ہوا نہیں ہے

(۳) وید کے ہر منتر میں ایک نرالا کار - سرد دیگر سرد دیا ہے - نیائکاری ایشور کو سمجھا جا سکتا ہے

(۴) جب سب راشٹر ایک نہیں یعنی برہما دیگ نہیں ہے سب کے دلوں اللہ اللہ میں وہ پرمیشور ان دونوں سے الگ چتری دستر ہے ہر تینوں زمانوں میں

(۵) وید کے مطابق سب سے حفاظت سرشٹی کرم کے کھیتوں کے رنگ کرنا تھا وید کا نک میں -

(۶) سوامی دیانند کسی سکھان دیشوں میں نہیں پہلے ہے تو جہاں سکھ ہے وہاں سورگ ہے اور جہاں دکھ ہے وہاں نرک ہے

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized by eGangotri

(۷) سورگ نرک کوئی الگ دنیا نہیں ہیں جو مرنے کے بعد ملتی ہوں سکھ اور دکھ کی حالت ہی سورگ نرک ہیں۔ [illegible] سے دنیا میں ہی ہوتے ہیں

(۸) جو منش جیسا شبھ یا اشبھ کرم کرتا ہے اس کو ویسا ہی سکھ یا دکھ روپی پھل ملتا ہے۔ ایشور کسی بھی منش کے پاپ کسی بھی پرستھتی میں معاف نہیں کرتا۔

(۹) منش ماتر کو ہی وید پڑھنے کا ادھیکار ہے چاہے وہ استری ہو یا پرش

(۱۰) کرم کے آدھار پر ہی منشیوں کو سماج کو چار بھاگوں میں بانٹا جاتا ہے جنہیں چار ورن بھی کہتے ہیں۔ براہمن۔ کشتری ویش اور شودر۔

(۱۱) ویکتی گت جیون کو بھی چار بھاگوں میں بانٹا گیا ہے انہیں چار آشرم کہتے ہیں 25 برس کی آیو تک برہمچاری آشرم 50 برس کی آیو تک گرہست آشرم 75 برس کی آیو تک بان پرستھ اور اس کے بعد سنیاس۔

(۱۲) جنم سے کوئی بھی ویکتی براہمن، کشتری، ویش یا شودر نہیں ہوتا بلکہ اپنے گن کرم سوبھاؤ سے براہمن آدی کہلاتے ہیں چاہے وہ کسی بھی گھر میں پیدا ہوئے ہوں

(۱۳) ویدک دھرم پنر جنم کو مانتا ہے اچھے کرم ادھیک کرنے پر اگلے جنم میں منش کو اچھی یونی اور برے کرم ادھیک کرنے پر پشو پکشی کیڑے مکوڑے آدی کا شریر ملتا ہے ویدک انوسار ادھم کرم کرنے سے ویکتی پشو پکشی یونی میں پاپ کرنے سے [illegible] مرنے کے بعد باپ دادوں سے نہیں بچ سکتا۔

(۱۴) پانچ مہایگیہ کرنا ہر منشی کے لئے ادیشٹ ہے (۱) برہم یگیہ یعنی ایشور کی اپاسنا کرنا (۲) دیو یگیہ یعنی ہون کرنا (۳) پتری یگیہ یعنی ماتا پتا اور بزرگوں کی سیوا کرنا (۴) بلی ویشو یگیہ یعنی گائے کتے چڑیا چینٹی آدی جیو جنتوؤں وغیرہ کو بھوجن دینا (۵) اتتھی یگیہ یعنی ودوان سنیاسی اپدیشک آدی سے اپدیش گرہن کرنا اور ان کی سیوا کرنا

(۱۵) منش کے شریر پر سولہ سنسکار یعنی گربھ سے انتم سنسکار تک کرنے کا ودھان ہے آدی سنسکاروں کو کرنا کرتویہ ہے

(۱۶) ویدک انوسار جب منش ستیہ گیان کو پراپت کر کے نشکام بھاؤ سے شبھ کرموں کو کرتا ہے اور شردھا پوروک ایشور اپاسنا سے ایشور کے ساتھ سمبندھ جوڑ لیتا ہے تب وہ سبھی پرکار کے دکھوں سے چھوٹ جاتا ہے تبھی اسے مکتی ملتی ہے مکتی میں 31 نیل 10 کھرب 40 ارب برس تک سب دکھوں سے چھوٹ کر پرم آنند کا بھوگ کر کے پھر سے منش جنم لیتا ہے

(۱۷) وید میں پرمیشور کے انیک ناموں کا نردیش کیا گیا ہے جن میں مکھیہ نام اوم ہے

(۱۸) چیتر شکل پرتپدا نو برس

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized by eGangotri

مہا شیوراتری دو دوسرے شکتی کی پوجا [illegible]

(2) سوامی وویکانند نے بھی اس شکتی کو مکمل طور سے پہچان کر مکمل سمت کا ذکر کیا

(3) کی وجہ میں پرمیشور کی شکتی کا [illegible]

(4) [illegible] کا [illegible]

(5) [illegible] کے [illegible] کا [illegible]

(6) [illegible] ~~[illegible]~~ شروع یعنی شکتی کی آزادی تھا

(7) [illegible] دوسرے [illegible] کی [illegible]

(8) [illegible] کا [illegible]

(9) [illegible] کے دوسرے [illegible]

(10) [illegible] کا [illegible]

(11) [illegible]

(12) [illegible] میں شکتی [illegible]

کی جاتی ہیں [illegible] کے بعد [illegible]

پر [illegible] کے بعد [illegible] بن جاتی ہیں [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ساتھ پڑھا جانا ہے

(13) [illegible] ہر سال [illegible]

کا [illegible] دیا۔ [illegible] کو

[illegible] ہیں [illegible] ہوتے ہیں

(14) [illegible] شکتی [illegible] کی [illegible] ہیں

[illegible] ہیں [illegible] رکھی

شکتی [illegible] ہیں۔ [illegible] اندر

دوبارہ [illegible] ہیں [illegible] دوبارہ

[illegible] ہیں [illegible] شکتی [illegible] دن

[illegible] شکتی [illegible] دونوں

کی [illegible] لگا [illegible] کی

[illegible] دن منایا جانے لگا۔ [illegible]

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized by eGangotri

اور اس روز ماس کی دسویں شکل پکش کے دن پانڈوں نے کوروؤں پر جیت حاصل کی تھی مگر عام طور پر یہ گنتیوں میں کی
دن بھی جانے کے دن کی یہ وجہ تھی کہ سب میں ان کے سب لکشمن سے رام جی ستی دسو دھن پر جیت پانے پر
جب سے دس سر کو پہلے لکشمی وجیہ وجیہ کی پوجا کی تھی اس کارن اس روز لکشمی وجیہ کا پوجن کرنے کی پرتھا پڑا ہے
راون کے دس سر ہونے کی وجہ سے اسے دسہرہ بھی کہا جاتا ہے

(15) مہندی کی چادر گورو تیغ بہادر جی ۔ مغل بادشاہ اورنگزیب نے ہندوؤں پر طرح طرح کے ظلم شروع کر دیئے زبردستی مسلمان بنایا
جانے لگا اور ان کے مندر بھی ٹوٹ کر ان پر مسجدیں تعمیر کی گئیں ہندوؤں کی بہو بیٹیوں کی عزت سے کھلواڑ کیا جانے لگا
تو کشمیری پنڈتوں کا ایک گروپ پنڈت کرپا رام جی کی رہنمائی میں آنندپور صاحب گورو تیغ بہادر جی کی شرن میں آئے ہندوؤں پر کئے جا رہے
اورنگزیب کی طاقت کے تمام واقعات بیان کئے تو گورو جی نے کہا جب کوئی مہان ہستی بلیدان دیگا تو ہی ترک کا ظلم
رک سکتا ہے اس وقت دربار میں ان کے فرزند 9 برس کی عمر کے فرزند گوبند رائے نے کہا پتا جی آپ سے بڑا مہاپرش اور کون
ہو سکتا ہے کیوں نہ آپ ہی بلیدان دیں گورو جی بیٹے کی بات سن کر بہت خوش ہوئے پنڈتوں سے کہا جا کر اورنگزیب سے کہو
کہ پہلے گورو جی کو مسلمان بنا لو تو ہم سب مسلمان بن جائیں گے گورو جی کو دہلی گرفتار کر کے لایا گیا اورنگزیب
نے گورو جی کو طرح طرح کے ظلم کر کے مجبور کیا کہ اسلام مذہب قبول کر لو مگر گورو جی ٹس سے مس نہ ہوئے
آخر اورنگزیب نے ان کو 1675 عیسوی کو دہلی کے چاندنی چوک میں 11 نومبر کے دن سر قلم کر دیا جہاں پر گوردوارہ
سیس گنج بنا ہے جب ہی گورو جی نے قربانی دی ہندو دھرم میں جان آ گئی ہندو دھرم کی رکشا ہوئی
تب سے گورو جی کو ہند کی چادر کہا جاتا ہے

(17) گنیش بھگوان کی سونڈ سیدھی ہے یہ کہتے ہیں کہ سارے پرتھوی کا بوجھ شیش ناگ پر ہے اس لئے
ایک چاندی کا سانپ بنا کر اس کو نیچے رکھا جاتا ہے جس پر سارا بوجھ شیش ناگ
پرتھوی کا بوجھ اٹھائے ہوئے ہے اس پر گنیش جی کی مورتی رکھی جاتی ہے اس کو سنکلپ کے ساتھ
نیچے کی بنیاد کے نیچے ڈالا جاتا ہے اس کارن شیش ناگ کا پوجن کیا جاتا ہے
کا پوجن کیا جاتا ہے چونکہ شیش ناگ شیر ساگر میں رہتا ہے اس کارن کلش میں دودھ دہی
ڈال کر شیر ساگر کی کلپنا کر کے منتروں سے دھرتی میں دبایا جاتا ہے اس کارن اس وستو
کلش میں لکشمی کے روپ میں ایک چاندی کا سکہ بھی ڈالا جاتا ہے
دھن دولت اور سکھ شانتی پراپت ہے

(20) دیئے دیوالی کی کالی لکشمی اور سرسوتی کی پوجا ہوتی ہے

(18) ...

(19) ...

(20) ...

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized by eGangotri

بچھو سب چوکی میں ترشول با پریں میں سمندر شن چیڑ سو دشمن چکر بچے ہیں کورش ساتھی ہیں دفتی بان دورۃ الٹو ہیں نظر
دوسدان کی شکل میں

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized by eGangotri

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized by eGangotri

(1) پرتھوی کا ظہور ۔۔۔ ۴ ارب ۵۰ کروڑ سال سے پہلے کا

(2) آدمی کا پرتھوی پر آگمن

(3) بھارت میں جین دھرم کا پرگٹ 600 عیسوی سے پہلے

(4) سقراط کا جنم 469 عیسوی سے پہلے

(5) ارسطو کا جنم 384 عیسوی سے پہلے

(6) بھارت میں یونانی سکندر راجہ کی سینا 332 عیسوی سے پہلے

(7) بھارت میں اشوک کا شاسن کال 252 سے 275 عیسوی تک

(8) بھارت میں بکرما دتیہ کا شاسن کال 380 سے 414 عیسوی تک

(9) بھارت میں ہرش وردھن کا شاسن کال 606 سے 647 عیسوی تک

(10) تیمور کا بھارت پر حملہ 1398 عیسوی کو

(11) بھارت میں بلبن کا شاسن کال 1266 سے 1296 عیسوی تک

(12) محمد صاحب کا جنم 570 عیسوی کو

(13) بھارت میں راجپوتوں کا بول بالا 9 ویں صدی عیسوی سے 12 ویں صدی عیسوی تک

(14) بھارت میں دلی کے سلطانوں کا شاسن کال 11 ویں صدی سے 15 صدی عیسوی تک

(15) بھارت پر مغل شاسن کال 16 صدی عیسوی سے 18 ویں صدی عیسوی تک

(16) کرسٹوفر کولمبس نے امریکہ کی کھوج کی 1492 عیسوی کو

(17) واسکوڈی گاما کی کنڈی رشتے 1498 عیسوی کو
بھارت کی کھوج

(18) بھارت میں جیون بیمہ دیا گیا ۔۔۔ کی تاریخ سے یکم ستمبر 1956 سے ہوئی تھی

(19) دنیا میں سب سے اونچی پہاڑ کی چوٹی ایورسٹ ہے جسکی اونچائی 29028 فٹ ہے

K.2. چوٹی کی اونچائی 28250 فٹ ہے

کنچن جنگا چوٹی کی اونچائی 28146 فٹ ہے

(20) دنیا میں سب سے اونچا پل فرانس میں ہے جسکی اونچائی 435 فٹ ہے

(21) اشوکی سینا یعنی ہر لنگی سپاہی ہیں

پیدل 109350 - گھوڑسوار 365610 رتھ 21870 ہاتھی 21870 یہ سب

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized by eGangotri

(27) نادر شاہ فارس سے چل کر 1739 میں دلی میں داخل ہوا اور شہر میں قتل عام کیا گیا۔ اور تھوڑے ہی دنوں میں اور دلی میں کے لال قلعہ میں رکھی خزانہ لوٹ کر لے گیا

(28) عیسوی کے کسی بھی سال میں یکم جنوری اور یکم اکتوبر کو ایک ہی دن وار پڑتا ہے
یکم فروری - یکم مارچ - اور یکم نومبر کسی بھی سال میں ایک ہی دن یعنی وار پڑتا ہے
ہر عیسوی سال کا پہلا دن یعنی یکم جنوری اور 31 دسمبر کو ایک ہی وار پڑتا ہے
عیسوی اور بکرمی سال میں 18.8.56 کا فرق ہے

(29) سورج زمین سے 9 کروڑ بیس لاکھ میل دور ہے

(30) بھارت میں شہروں کی تعداد 2 لاکھ بیس ہزار ہے

(31) سال 1947 کو بھارت کی آبادی 33 کروڑ گنی جاتی تھی بھارت کے ٹکڑے ہو کر
ایک حصہ پاکستان بنا اور پھر بعد میں بنگلہ دیش بنا

(32) سال 1971 کو بھارت کی آبادی 51,23,60000 گنی گئی تھی سال 1981 کو یعنی 10 سال بعد
68,38,10000 کروڑ یعنی دس کروڑ بڑھی اور تخمینہ یعنی 2000 کو ایک ارب سے بھی بڑھ پار کر گئی
یہ گنتی دوپہر کے 12 بج کر 3 منٹ پر 11/5/2000 کو ہوئی تھی

(33) موہن داس کرم چند گاندھی جی کا جنم گجرات کے کاٹھیاواڑ شہر میں 1869 کو پوربندر میں ہوا تھا

(34) 6 نومبر 1618 عیسوی کو مغل بادشاہ اورنگزیب کا جنم ہوا تھا

(35) 6 نومبر 1942 کو مصر کے ریگستان میں برطانیہ کی فوج نے جرمن کو ہرایا تھا

13

شری رام کے 60 پشتوں کی جانکاری رگھوکل کی ونشاولی

جب بھگوان رام اور لکشمن مہرشی وشوامتر کے ساتھ جنک پوری جا رہے تھے تو راستہ میں انہوں نے بھاگیرتھی ندی میں اشنان کیا وہاں پر موجود پنڈتوں نے رام اور لکشمن سے کتھا جاننی چاہی تو مہرشی وشوامتر نے کہا کہ جو رگھو کی ونشاولی کا ورنن کرتا وہی رگھوکل کا پنڈا کہلاتا تھا تو شری پرتاپ بجبہاڑہ نے بھگوان رام کی ونشاولی کا اس طرح ورنن کیا

آدی پرش نارائن کی نابھی سے کمل اور کمل سے برہما۔ برہما سے ماریچی ماریچی سے کشپ کشپ سے سوریہ سوریہ سے بیوسوت منو بیوسوت منو سے دشٹ سہہ دشٹ سہہ سے سادیپ دیو سادیپ دیو سے اکچھاکو اکچھاکو سے بکوکشی بکوکشی سے پورن جیہ پورن جیہ سے انینا انینا سے پرتھو سردا پرتھو سردا سے دشٹ گندھی دشٹ گندھی سے چندر ما چندر ما سے یوگ ناشو یوگ ناشو سے برہدشو برہدشو سے ساوست ساوست سے برہم دشو برہم دشو سے ساوست ساوست سے برہم دشو برہم دشو سے کوبالشو کوبالشو سے دردشو دردشو سے ہرسوا ہرسوا سے نکمبھ نکمبھ سے برناسو برناسو سے سین جیت سین جیت سے کرشاسو کرشاسو سے درسبیس درسبیس سے ارنیہ ارنیہ سے تری بندھن تری بندھن سے ستیہ برت ستیہ برت سے ہرشچندر ہرشچندر سے روہت روہت سے ہرت ہرت سے چمپ دیو چمپ دیو سے سدیو سدیو سے وجے وجے سے بھروک بھروک سے ورک ورک سے باہک باہک سے سگر سگر سے اسمنجس اسمنجس سے انشمان انشمان سے دلیپ دلیپ سے بھاگیرتھ بھاگیرتھ سے شروت شروت سے نابھ نابھ سے سندھو دیپ سندھو دیپ سے ایوتایو ایوتایو سے رتو پرن رتو پرن سے سرو کام سرو کام سے اشمک اشمک سے ناری کوچ ناری کوچ سے دشرتھ دشرتھ سے سودیرک سودیرک سے وشو باہو وشو باہو سے کھٹوانگ کھٹوانگ سے دیرگھ باہو دیرگھ باہو سے رگھو رگھو سے اج اج سے دشرتھ دشرتھ کے چار بیٹے رام لکشمن بھرت اور شتروگھن ۔

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized by eGangotri

کچھ کلیدی نئی ایجادات، دستکاریاں اور تیاریاں

(1) سٹیم انجن کی ایجاد 1769 عیسوی کو
(2) پاور لوم " 1785 عیسوی کو
(3) ٹیلیگرام " 1835 عیسوی کو
(4) ٹیلیفون " 1876 عیسوی کو
(5) دوردرشن یعنی T.V کا سب سے پہلا پریچے برطانیہ کے جان لوگی بیرڈ نے 1925 عیسوی کو شروع کیا
(6) بھارت میں ریڈیو یعنی بے تار برقی 1927 عیسوی کو بمبئی اور کلکتہ میں پرائیویٹ طور پر شروع ہوا اور 1930 عیسوی میں بھارت سرکار نے اسکو اپنے ادھیکار میں لے کر پرسارن شروع کر دیا
(7) سائیکل کو پہلے جرمن کے ایک انجینئر کارل ڈریسچ نے 1816 عیسوی کو بنایا مگر اس کا ماڈل پنچ تک پیڈل والا سائیکل 1864 عیسوی میں بنا
(8) ٹیلیویژن کا پہلے پہل آرمبھ 15 ستمبر 1959 کو بابو راجندر پرشاد بھارت کے راشٹرپتی نے ادگھاٹن کیا تھا
(9) T.V کے چینل D.A. 15 اگست 1976 عیسوی کو دوردرشن کا پرسارن شروع ہوکر بھارت کے دور دراز کے گاؤں تک پہنچنا شروع ہو گئیں
(10) کلر یعنی رنگین T.V کا پرسارن 1982 عیسوی سے شروع ہوا
(11) بھارت میں سب سے اونچا T.V ٹاور نئی دلی کے پیتم پورہ میں ہے جس کی اونچائی قطب مینار سے 3 گنا زیادہ یعنی 235 فٹ ہے یہ ٹاور 1988 سے کام کر رہا ہے
(12) بھارت میں سب سے پہلا انگریزی اخبار 1780 عیسوی میں بنگال گزٹ کی شکل میں شائع ہوا
(13) بھارت میں سب سے پرانا ہندی کا اخبار 1822 عیسوی میں گجراتی روز نامہ کے نام سے بمبئی سماچار ہے جو آج بھی چھپ رہا ہے
(14) بھارت میں بجلی سے ریل گاڑی کی وجہ سے بجلی تک بمبئی کرلا تک 3 فروری 1925 عیسوی کو چلی تھی مگر بھارت میں ریل گاڑی کی سب سے پہلی 1853 عیسوی کو ہوئی تھی بمبئی اور تھانہ کے درمیان اپریل 16 1853 کو چلی تھی
(15) بھارت میں انڈین بینک کی پہلی شاخ 15 اگست 1906 عیسوی میں کھلی تھی
(16) بجلی سب سے پہلے بھارت میں کلکتہ میں 1865 میں شروع ہوئی تھی
(17) پنجاب نیشنل بینک کا 1895 کو لاہور میں ستھاپنا ہوئی تھی
(18) بھارت میں پہلا پوسٹ کارڈ 1 جنوری 1879 کو جاری کیا گیا تھا
(19) نہر سویز 1869 میں بنی تھی

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized by eGangotri

انمول رتن اور اتہاسک کتھن، سوکتیاں اور شلوک اتہاس کے رنویں

(1) منو سمرتی نے کہا ہے
جہاں استری کی پوجا ہوتی ہے وہاں دیوتا نواس کرتے ہیں

(2) کوئی بھی بزرگ یعنی ماں باپ کا ہونا بوجھ نہیں بلکہ کوئی بھی ہستی ہے انسانی زندگی میں ماں باپ کا رشتہ صرف دنیا میں جانا جاتا ہے اس لئے پاس پیار کا رشتہ بہت بڑا ہوتا ہے ماں باپ کے علاوہ دوسرا کوئی بھی رشتہ بدل لیا بھی جاتا ہے دنیا میں۔ ماں کا شبد اور ممتا، پیار، سرکشا اور دلار ہے

(3) ہندو سنسکرتی میں کسی بھی یدھ میں کوئی سے پہلے ان ہتھیاروں کا نام لیا جاتا تھا تاکہ دشمن یدھ کے لئے تیار ہو جائے جب چاہے کبھی دشمن کی فوج پر حملہ نہیں کیا جاتا تھا

(4) آرزو جینے کی ہے تو جی مچھلیوں کی طرح — ورنہ ہنس کی طرح تنکوں کو بہا لے جاتی ہیں (اشفاق اللہ خاں)

(5) شانتی لینی ہوتی ہے دور رہنا ہی اتہاس میں شمشان دکھاتا ہے

(6) ہنس دیا کوئی کسی کو سزا نہیں سزا اپنے کرتی ہیں اپنی غلطیاں

(7) اہنکار سے دیوتا دانو بن جاتا ہے اور نمرتا سے مانو (آگستن)

(8) اہنکار پتن کا کارن ہے (آچاریہ رامانند)

(9) دوسروں کی بھلائی کے کاموں سے آتما شدھ ہوتی ہے اور اہنکار ختم (سوامی وویکانند)

(10) جو منش اہنکار کرتا ہے اس کا ایک نہ ایک دن پتن ہونا ضروری ہے (سوامی دیانند سرسوتی)

(11) پوری طرح سیدھے بھی نہ بنو جنگل میں سیدھے درخت ہی سب سے پہلے کاٹے جاتے ہیں (آچاریہ شری رام)

(12) سکشک سکنت لینی تو رکوشن یتی کے سمان ہے جو خود جل کر دوسروں کو پرکاش دیتا ہے (بائبل)

(13) کروپیہ پورا کرنے سے پہلے وشرام کا وچار کبھی نہیں کرنا چاہئے (رابرٹ فروسٹ)

(14) جیون کا مطلب صرف اپنے لئے جینا نہیں بلکہ دوسروں کی سیوا کرنا ہے (مہاتما گاندھی)

(15) جس مصیبت کی جڑ کھوکھلی ہوتی ہے اس کے پتے بھی ہرے نہیں رہ سکتے

(16) جب بھی پرتیبھاشالی لوگوں میں لڑائی ہوتی ہے تو سب سے پہلے موت سچائی کی ہوتی ہے (مہاتما گاندھی)

(17) سرو پرتھم ویکتی میں شدھ رہنا چاہئے ویکتی سے سماج شدھ ہوگا اور سماج سے راشٹر

(18) آدمی کرم کرنے کے لئے آزاد ہے لیکن کرم کا پھل بھوگنے کے لئے آزاد نہیں

(19) رشتوں کو وہ ہستی ہے جب ملکشن کی گوروشنکی ماتا تھی - تو لگی ہندی کی گوروشکی ماتا پتا دتی - تلسی داس کی گوروشنکی شری رتناولی یشودا بی کی گوروشکی حال جیجا جیجا بائی تھی

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized by eGangotri

منزل پر پہنچ سکتے
(20) راستے میں کانٹوں کو دیکھ کر جو چلنا چھوڑ دے وہ کبھی کامیاب نہیں ہو سکتا

(21) بدی باز کمان جیسی ہوتی ہے تو جو بھی کبھی اپنے بدن سے باہر نہیں نکلے"

(22) ہندو دھرم ہرا کھیت ہے ہر شخص اس کی مٹی میں اپنے بیج بوتا۔ برداشت کرتی ہے

(23) شکھر پر پہنچنا اتنا کٹھن ہے اس سے بھی زیادہ کٹھن ہے شکھر پر ٹکے رہنا

(24) چراغ کا اپنا کوئی مقام نہیں ہوتا وہ جہاں بھی ہوگا روشنی ہی دیگا

(25) ریل گاڑی کیول پہیوں سے نہیں چلتی بلکہ بھاپ یعنی اُورجا سے چلتی ہے

(26) دل تو لڑائی جھگڑے سے بچے پر جب کوئی زبردستی لڑائی ٹھونس دے تو اپنا پورا بل اور پوری شکتی دکھا دو
(شیکسپیئر، انگلینڈ)

(29) جو ہمارے پاس نہیں جب ہم اس پانے کی دیکھا کرتے ہیں تو جو کچھ ہمارے پاس ہے اس سے بھی ہمارے پہلے والی خوشی غائب ہو جاتی ہے (شیکسپیئر)

(30) ہزاروں میل کی یاترا پہلے ہی قدم سے شروع ہوتی ہے

(31) عورت پھول ایک پل کی ٹہنی پر رہنے والا کی مالا ہوتی ہے

(32) پیڑ پتھر کھا کر بھی پھل دیتے ہیں (شیکسپیئر)

(33) ساتھی بڑھو آگے بہتی ندی کی طرح بہو پانی کی طرح آگ کی طرح بنو دھرتی کا کوئی شور کبھی کنارہ نہیں ہوتا اس میں کھلنے کی طاقت ہوتی ہے چاہے اس پر گھو کبھی گندگی ڈالیں یا پھولوں کے ہار ڈالے دودھ جیسی شدھ سفید چیزیں ڈالیں دھرتی سب کو برابر سے پیار کرتی ہے نہ ہی کسی طرح کے لالچ اور گھمنڈ کے کارن اور نہ ہی بغیر مرضی لینے دینے کا سبب سے رہتی ہے ہوا بھی آکاش سے گندے بادلوں سے اوپر بھارت رکھا کرتی ہے چاہے بادل سفید ہوں یا کالے شانتی سے گذریں یا گرجتے ہوئے بجلی بھی ہے اور آکاش بھی سب کا مہر ہے یہی پہلا قدم ہے۔

(34) جیون ست ہے نرنتر ہے شاسوت ہے لیکن ہیشہ رہنے والا نشر ہے پر وقت نہیں بھی لے جاتی ہے جب کہ ورنہ کی فرصت نہیں

(35) ستا ایسی چیز ہے بڑی آپ اسے اپنے بس میں نہیں رکھیں گے تو وہ آپ کو اپنے ادھیکار میں لے لے گی۔

(36) من کا میل دھیرے دھیرے مر جاتا ہے وہ جو نہیں رنگا جیون کیول سانس ہے جیون کرم اور چیز ہے

(37) دھرم کے نام پر جو بھی جھگڑے ہوتے ہیں وہ بھول راہیوں کے منزل کے نہیں منزل سب کی ایک ہی ہے دھرم چاہے کوئی بھی ہو راستوں کے انتر ایک ہونے کا روپ شاستروں میں کھیہ لگتا ہے شبدوں میں کھینچا پر جھٹ ہوتی ہے اور ہم رہیں بنتے من اور راہیوں کو پکڑ کر ایک دوسرے سے لڑتے رہتے ہیں مگر جب منزل مل جاتی ہے تو خاموشی چھا جاتی ہے شبد اور شاستر چھوٹ جاتے ہیں۔

(38) ~~ابراہیم لنکن نے کہا تھا~~ جب گھر میں دراڑیں پڑ جائیں وہ زیادہ دیر کھڑا نہیں رہ سکتا (ابراہیم لنکن)

(40) جب تک شریر کا پتہ نہیں چلتا رنت کا پتہ کیسے چلیگا جس کا آدھار نہ پکڑا جائے وہ کبھی رنت تک نہیں پہنچ سکتا

(41) مہا صوفی کال میں جب رشی منیوں کا سمے تھا تب اندر تپسیا کے نشکار ...ہم اندھکار ... ستھاسن کے نیچے ... ڈنڈ ... پکڑ کر کھڑا ہو جاتا ... کے بعد ... سر ... ڈنڈ سے تین بار چھو جاتا ... کا مطلب ... کو سمجھاتا تھا کہ تم سب اپرادھ کرنے والوں کو ڈنڈ دو گے پر جب تم کوئی اپرادھ کرو گے تو تمہیں ~~دھرم~~ دھرم ~~...~~ پر ڈنڈ دے گا ۔ ہمارا اتہاس ساکشی ہے کہ راج ڈنڈ سے دھرم ڈنڈ سدا بھاری رہا ہے

(42) کوا چاہے متھرا میں رہے یا چاہے کاشی میں وہ سمجھے کاشی کا ہی ... رام رام نہیں

(43) ایک چینی کہاوت ہے کہ جب چھوٹے آدمی کی پرچھائیں بڑی دکھائی دینے لگے تو سمجھو کہ اس آدمی کا انت ہونے والا ہے

(44) راشٹریہ گان جن من گن (رابندر ناتھ ٹیگور نے لکھا تھا)

(45) ~~...ماترم جو آزادی کی لڑائی سے پہلے بچے بچے کی زبان پر تھا ... بنکم چندر چٹرجی نے لکھا تھا~~ 1882 کو

(46) ... کا اتہاس لکھنے والے ... نے لکھا ہے کہ چھٹی صدی عیسوی کے مدھ میں ایک ... خاص کا ... جس کا ... لعنی ... آسمان میں ... سے ملتا تھا لیکن وہ ... سے بھی اپنی ... قتل عام کرتا آتا تھا

(48) انگریزی کی ایک کہاوت ہے It is better To light on smal candle Then to curse To the Darknes
لیکن اندھیرے کو کوسنے کی بجائے ایک چھوٹی سی موم بتی جلا لینا بہتر ہے

(47) شری بنکم چندر چٹرجی نے سنہ کی رچنا ... 1882 کے دوران بنکم چندر کی آنند مٹھ میں بندے ماترم گیت لکھا تھا بنکم جی نے کہا تھا کہ گان کیول بنگال میں نہیں پورے بھارت ورش میں ایک جوالا ... آزادی کی لڑائی کے دوران یہ گیت پورے بھارت ورش میں بچے بچے کی

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized by eGangotri

(48) پنجال ہندی دھارہ ہی سارے راشٹر کو ایک سوتر میں پرو دیا جا سکتا ہے (مہرشی دیانند سرسوتی)

(49) ہندی بھارتیہ بھاشاؤں کے بیچ وہ ایک اٹوٹ رتن ہے (رابندر ناتھ ٹیگور)

(50) ہندی کا اُدیش یہی ہے کہ بھارت ایک ہے لیکن ابھی بھی بچا ہے (مہاتما گاندھی شری ٹیگور)

(51) ہندی کا پرمان سدا پر جوت رکھو (راج رشی پرشوتم داس ٹنڈن)

(52) راشٹر بھاشا ہندی کے بنا راشٹر گونگا ہے (مہاتما گاندھی)

(53) 8 اگست 1905 کو بھارت کا ترنگا جھنڈا پہلے پہل اُدل رنگ کا تھا جس کے بیچ میں ہندی میں وندے ماترم لکھا ہوتا تھا بائیں طرف سورج اور دائیں طرف چاند تھا شیو راج کا بھی جھنڈا بھی کاما جو پارسی مہیلا تھی لہرایا تھا اس نے اپنے جیون کا ادھک یوروپ میں بھارت کی آزادی کیلئے کام کرتے گزارا تھی

(54) بھارت میں آزادی کی سب سے پہلی جنگ 1857 میں شروع ہوئی تھی سال 1857 میں اس ~~پہلی~~ آزادی کے یدھ نے بھیانک روپ دھارن کر لیا تھا سال 1885 کو ~~[illegible]~~ انڈین نیشنل کانگریس کی بنیاد رکھی گئی تھی

(55) 7 اکتوبر 1988 کو راجہ فاروق سمجھوتہ ہوا تھا تب سے ہی کشمیر میں حالات بگڑنے شروع ہو گئے

(56) ہمت بدلہ نہیں بلکہ اس کو برداشت کرنا ہوتا ہے (رشتکیٹا)

(57) بھارت ورش میں 1885 میں کرائے گئے سروے سے پتہ لگا کہ بھارت میں 4635 کمیونٹی لیکن دیش میں 325 بھاشائیں بولی جاتی ہیں

(58) سچائی کلپنا سے زیادہ طاقتور ہوتی ہے

(59) ردم جے جگدیش ہرے آرتی 30 ستمبر 1937 کو فلور میں جنمے شردھا نند فلوری نے لکھی تھی کہ 25 جون 1985 میں ان کا دیہانت ہو گیا

(60) جب وقت تم دوسروں کی برائی سوچو تا سوچو کہ تم اسی سے تمہاری سوا دھینتا کی رہ سے ہو جائیگی اور تم دوسروں کے آدھین اتو سار چلو گے

(61) سنگیکوں کے بنا ہونے پر زور دھن ہونا سوکھا ہے پر سنگیوں کے بنا رہنا ہونا سوکھ رہیں لارڈ ڈلہوزی (لارڈ میکالے)

(62) سیکشا تو بڑھی مگر سنسکار ختم ہو گئے پڑھو کو لوگوں کی سکھی دن دن بڑھتی گئی مگر ساکرتا سے جو سنسکار پیدا ہوتے ہیں وہ نہیں ہو رہے

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized by eGangotri

(63) سکھ کیا ہے ایسا دیس جس کی بیتر آ نہیں پہنچ سکتی دلوں کی تمنا نہیں رہ سکتی جہاں ایک پنچھی سدا اُڑتا رہتا ہے اور دوسرا نشیمن (چیلد)

(64) گلاب چاہے بڑے کی بوری پر پڑا ہو یا بتیل کے ڈبے پر کہیں بھی پڑا ہو وہ سدا اپنی خوشبو ہی دیتا رہے گا

(65) ونیان یعنی سائنس کا کہنا ہے کہ سچا کاریگر ہی اصول ہے یعنی پہاڑ یا طوفان کے کارن زمین کی دھول جب گتی سے اوپر آسمان کی طرف اُڑتی ہے اسی گتی سے نیچے بیٹھ جاتی ہے

(66) بیسٹ کال پیسہ سوامی ویویکانند جی نے یہ کہا تھا جو کیا تھا وہ زندگی کی پرستھتی میں وہ تنہا ہی کہیں ہے جتنا اس سمے تھا مُنیوں نے کہا تھا میں جس دن ایشور کا دھیان میں دیا ہے زہر کے شدھار کا تکیہ دیر ہوں میں یہ ابھی یاد کرتا ہوں کہ برائی کو جڑوں تک پہنچے اسکی جڑ تک اُکھاڑ کر اوپر تک جلا دیا جائے

(67) آدمی جب شیر کا شکار کرتا ہے تو اسے مردانگی اور کھیل کہا جاتا ہے مگر جب شیر آدمی کو مارتا ہے تو اسے ظلم کہا جاتا ہے (جارج برنارڈ شاہ)

(68) مریض آخری نیند نہیں آخری چتا منی ہے (ڈاکٹر سمائلز)

(69) مریض سب سے بڑا روگ کوئی گھٹنا نہیں (والٹ وائٹ مین)

(70) مریض وہ سونے کی چابی ہے جو مریض کے بوجھ کو کھول دیتی ہے (ڈیلسن)

(71) مریض میں جیون اور جیون میں مریض چھپی ہے (رابندر ناتھ ٹیگور)

(72) مریض بڑھاپے سے چھٹکارا دیتی ہے وہ جادوئی جڑی ہے (ایمرسن جوسف مالویہ)

(73) دنیا کو جیتنے اور حاصل کرنے کا جو خواب سکندر سے لیکر چنگیز خان ہٹلر، نپولین نے دیکھا تھا ان کا یہ حشر ہوا تھا

(74) جہاں ایک فرد بھی راتوں کو بھوکے پیٹ سوتا ہے وہاں بستی کی بستی سے خدا ناراض ہوتا ہے (قتیل شفائی)

(75) زندگی جینی ہے تو جیو چٹانوں کی طرح ورنہ پتے کی طرح تجھ کو ہوا لے جائیگی (شان میرٹھی)

(76) ہر سانس کے بعد دوسری سانس زندگانی کا سلسلہ ہے یعنی کہ امید کا نام ہی زندگی ہے

(77) ہے خشک روٹی جو آزاد رہ کر تو غلامی کے حلووں سے ہے لاکھ بہتر

(78) آپ اپنے اوپر کو صاف رکھئے اس لئے کہ جو بھی ہر حالت میں ہے گر کر نیچے آ بیٹھا وہ سوچ اور صاف ہو گا (جی ڈی ایس ورما)

(79) آپ جب کسی بھی اونچائی پر پہنچ گئے غلط کام نہ کریں تو آپ کا دھیان نہیں گھوٹ کال سدا آپ کا ساتھ دیتا رہیگا لنڈن میں (جی ڈی ایس ورما مبشر)

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized by eGangotri

(80) سونے کے پیالے میں زہر پلانے کا نام کلا نہیں کلا ہے مٹی کے پیالے میں امرت پلانا

(81) جھیل کھیت اور دریا شور میں آکاش کی زندگی کبھی نہیں بیتتی بلکہ آرٹسٹ ہے۔ دشمنوں اور کرن کی تڑپ ایک ہی سکرین دنیا کو سو آنند وصف کر دیتا ہے۔ اور کرتا ہے ایک ہی بلبلہ اندر بلبلہ اپنی پتوں پتوں تک لوگوں کو سکھرتی دیتا ہے وہ کرنے اور چاند ریت تک پہنچ کبھی تھا

(82) اوپر کو صاف رکھیے دلوں سے پیرداہٹ چھوڑ کر جو کبھی نیچے گرے گا وہ بھی کچھ بیٹھا رہے گا (جشن J.S ورما)

(83) آپ جب کیشئر میں کبھی بیٹھتے وہاں سے اوپر پہنچے گئے تمام خدمات میں نہ کر سکتے تو آپ کا رشتہ کمال سدا آپ کے ساتھ دیتا یعنی جب پر آپ نے رخ کیا ہے وہ آپ کا ساتھ دیں گے (جشن J.S ورما)

(84) آج سے 2052 سال پہلے راشٹرناتھ راجہ مہینر سنگھ کے مہاراجہ بکرماجیت نے بدیشی حملہ آور شکوں کو زبردست شکست دے کر بھارت بھومی سے باہر نکال دیا تھا اور بھارت ورش کی بکرمی سنگھ کو ایک حالت میں پیدا رہیں اب شکتی کا پرچم دیا تھا اور آگے بڑھ چلی۔ ہیومن۔ نوشاد۔ پراسک اور عجمے دیڑہ دیکھوں تک سمباد کی وجہ سے پتا کا پرائی تھی رکھ کر روشنی لی اٹھایا تب کتنا کی یاد میں بھارت میں بکرمی سمت کی بنیاد پڑی جیسے کہ ہم دھرم کا پرن میں پرچلت ہے سکروی کا پرچم میں بدیشی لینے سمی سمت پرچلت ہے جو بیشتر ہا کا پرتیک ہے

(85) وارث بدی میں شکوں پیریڈ میں بہت مشہور چنگیز خاں بہت ہی ظالم اور بے رحم آدمی تھا سال 1221 میں ایک گھنٹے کے اندر اندر اس نے نشاپور میں 17000 آدمی موت کے گھاٹ اتار دیا ہے تو

(86) کب وہ سے کہ پریم کرشٹی بابو راجندر پرشاد سے ایک سٹر کا رنے پرشن کیا باپو جی اس پد سے فارغ ہونے پر آپ کیا انوبھو کریں گے باپو جی نے مسکرا کر کہا جیسے سکول کے بچے کو چھٹی کی گھنٹی بجنے پر خوشی محسوس ہوتی ہے ویسی ہی خوشی مجھے بھی ہوگی۔ سٹر کار نے ایک اور پرشن کیا باپو جی چند برس تک راشٹرپتی بھون میں رہنے کے بعد کیسا محسوس کیا باپو جی مسکرا کر بولے میں جیل کے دنوں میں ہم بہت سے میں جیل میں رہتے تو ہم ہی اس میں پڑوسیوں کو سمجھانے کے لئے ہیں کل کے سپاہی باہر جب لوٹ تو مکان سے بڑے محل میں مجھ ایسی ہی دیکھ بھال کے لئے سپاہی آدمی لگے رہتے ہیں مگر میں ان سب سے اپنے آپ کو الگ پاتا ہوں

(87) منشی اور بیا پرشوں کا دھیان کرنے سے سارے کام اپنے وقت پر ہو جاتا ہے رام کال میں راون نے کمبھکرن کا اور مہابھارت کال میں دریودھن نے دروڑ کا دھیان کیا کمبھکرن کے جانے سے راون کا پریوار اور پورے راکشش پریوار نشٹ اور دریودھن کا پورا پریوار کا سروناش ہو گیا پدی پر یوں میں ایک بھی ایکی نہ شالی ہو تو پر یوار کا ناش کبھی نہیں ہوتا

(88) جو شیر کے پاس جا کر نہیں اوجھ کرتے ہیں مگر بہت شیر کو بھی پالتو کر دیتے ہیں تھی بعد دو راج جب کبھی تنہائی کے پاس جاتے تھے تو تنہا چیس سیڑھیاں اوپر چڑھ آتی تھی تنہا کو بتاں تھا

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized by eGangotri

کہ وہ تو بیٹا باپ دینے جیسے ہیں مگر منی بار دوارکا جی پاون کرنے گئے ہیں ٹھاکر جی کے درشن
کرتی تھی۔

(۸۹) رتی سیٹھی اندر کا ہول کہا رن ہے کہ کارن جبکہ ان کرشن نے سونے کی دوارکا بنوائی تھی [تھی]

(۹۰) ایک لکشمی بہو جی کے درشن کرنے کو گئی تو پتہ چلا کہ ہنس بہو کسی آدمی کی ارتھی کے ساتھ شمشان گئے ہوئے ہیں بہو جی کی شیشی نے کہا آپ تھوڑی دیر ٹھہریں تو ان سے مل لیا مگر ترتیبی نے کہا ماں میرے پاس ٹھہرنے نہیں تھی وہیں شمشان میں جا کر ان کے درشن کر لیتی ہوں مگر سب لوگ تینوں آدمیوں کے بیچ لکشمی جی کو کیسے پہچانوں گا مجھے کوئی پہچان بتا دیجئے بہو جی کی مہرم شیشی نے کہا جب کہ ہاتھ سے مہر کی لکیر ہے پہچانی وہی بہو جی ہیں وہ درشن کر لیں شمشان گئے ایک دیکھیں وہاں جتنے لوگ وہاں آئے ہیں سب کے ماتھے سے جیوتی نکل رہی تھی وہ پھر لکشمی جی کے گھر آیا اور بولا ماں وہاں تو سب ایک سمان دکھائی دے رہے تھے ہر ایک کا ماتھا چمک رہا تھا میں لکشمی جی کی پہچان نہیں کر سکا تو بہو جی کی مہرم شیشی نے کہا جب وہ لوگ شمشان سے واپس گھر کی طرف آ رہے ہیں تو دیکھنا کس کے ماتھے پر نور برس رہا ہے کیونکہ شمشان میں جانے پر ہر ایک کو شمشان ناشی وان دکھائی دیتا ہے مگر جیسے ہی وہ اس واتاورن سے نکلتا ہے تو پھر سے دنیا کے چکر میں پھنس جاتا ہے مگر جو دنیا کے چکر سے باہر نکل چکا ہے سنسار اور شریر کو ناشی وان سمجھتا ہے وہی دھرم کا پالن کرتا ہے نہ معلوم کب بلاوا آ جائے وہ ہر سمے ایشور اور موت کو یاد رکھتا ہے۔ آخر واپسی میں ہزاروں آدمی بڑے گروہ میں صرف لکشمی جی کے ماتھے پر نور چمک رہا تھا۔

(۹۱) ۱۱ ستمبر [1893] کو سوامی وویکانند جی نے شکاگو میں وشو دھرم سمیلن میں جب بھاشن دینا شروع کیا سبھا میں اپستھت جنتا کو بھائیو اور بہنو کہہ کر سمبودھن کیا تو پورا ہال تالیوں کی گونج سے گونج اٹھا کیونکہ ان لوگوں کی سبھیتا لیڈیز اینڈ جنٹلمین کہنے کی تھی پھر سے امریکہ کو سوامی وویکانند جی نے بھارت کا میٹھا بنا دیا۔ ان کے بھاشن کے بعد کسی نے پرشن کیا کہ کرشن کی بنسی میں کیا گن تھا کہ سارا برج اور گوپیاں گئوئیں تک ان کی بنسی کی تان پر پیچھے پیچھے چلنے لگتے تھے سوامی جی نے کہا اس پرشن کا اتر میں کل دوں گا دوسرے دن جب وویکانند جی بھاشن آرمبھ کیا پورا ہال دن کے بھاشن سے بھر گیا تھا وویکانند جی بھاشن کے بیچ میں چھوڑ کر ہال کے باہر نکل آئے کیونکہ باہر نکلتے ہی سب کے دل سے مانو آئے پیچھے پیچھے چلنے لگے تھوڑی دور جا کر سوامی جی نے کہا ویسی ہی کشش اور پریم تھی کرشن کی بنسی میں جس کی وجہ سے پیچھے پیچھے بھاگے آ رہے ہیں

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized by eGangotri

(۹۲) بھگوان کرشن نے ارجن کو جو کوروکشیتر کی رن بھومی میں موہ دلشٹ ہو گیا تھا کرم کرنے کی پریرنا
دینے ہیتو کہا ہے ارجن جب دھرم کا ناش ہوتا ہے تو بُدھی کا ناش ہو جاتا ہے جس وقت
بُدھی کا ناش ہوتا ہے تو سمپورن ناش ہو جاتا ہے آج ہم سب دیکھ رہے ہیں کہ دھرم کو بھول کر کیسے کُشفل
کر رہے ہیں کبھی سبھیتا میں بھٹک کر اپنے پراچین اِتہاس اور سنسکرتی کو بھول گئے ہیں اور آج مغربی سبھیتا نے
ہماری سنسکرتی اور بُدھی کا پورا طرح ناش کر دیا ہے ہم بھول گئے کہ ہم کون ہیں ہمارا راشٹر کیا تھا
ہمارے راشٹر کی پرمپرا کیا تھی ہمارے پوروج کون تھے ہمارا بھوت کال کیسا تھا پھر بھی ہم بے پرواہ ہو رہے ہیں
تو راشٹر کا کیا ہو گا جیسے دھیان کو کیسے کر سکتا ہے پتا ہے تب آدھے سماج میں رہتے ہوئے آدھو نکتے کے دوپ بیٹھ ہیں
(۹۳) سوتنتر بھارت میں ہم بھارتیتا کو بھولتے جا رہے ہیں ہماری سنسکرتی سنسکرت میں ہے جو بھاشا ہماری سنسکرتی
اور گیان وگیان سے بھری ہے۔ وید پُران اُپنشد سمرتیاں گیتا رامائن سب سنسکرت بھاشا میں
ہیں دھرم شاستر دیا کرن رچنا جیسے منی گرنتھ قائم کرتا تھا مستعمل یا جنبلی کا گیان
سب کوئی کالی داس۔ وان کلبھٹ۔ راجہ بھوج جیسے پنڈتوں کا کا وید گیان سنسکرت بھاشا میں ہے آدی کوی
مہارشی بالمیک نے سنسکرت میں مہاکاویہ رامائن رچی بھارت کی ترقی کو انگریزوں سے جوڑنے
کیلئے سنسکرت کا گیان ضروری ہے بدقسمتی سے آزادی کے بعد ہم نے سنسکرت کو راشٹری بھاشا نہ مان کر
راشٹر بھاشا کا اپمان کیا ہے
(۹۴) ۱۹۶۳ کی بھارت سرکار نے ایک کمیٹی بنائی جس نے پورے راشٹر پر سنسکرتی کا گھونٹ دیا تھا
(۹۵) منتری بھوک کے نہیں بھوکے بلکہ بھوک بھی اُن سے بھوکے رہتے ہیں
(۹۶) راشٹر کی مرتیل سمپتی کا پورا پوجن ہوتی ہے تمام دیش کا بھوشیہ بھی پورا انستی کے کندھوں پر ہوتا ہے
اور سرکشا پر ہی پورا سماج تمام راشٹر کی سنسکرتی کی رکشا کرنے کی ذمہ داری رہتی ہے
(۹۷) برطانیہ سرکار کے بھارت میں ایجوکیشن منتری لارڈ میکالے نے سچ ہی کہا تھا کہ بھارت بھلے ہی انگریزی
راج سے آزاد ہو جائیگا مگر دلی جڑوں کو ہی سکتا اور کبھی سنسکرتی کا غلام بنا کر جائینگے کہ
تو نے والے سمے میں پر نوجوان تمام بھارتیہ نا تو سنسکرتی کا غلام بنے گا اور اپنی سنسکرتی
سے بے خبر ہو جائیگا سو برس کی بھوشیہ بانی آج سچی ہو رہی ہے ہم اپنی سبھیتا اور سنسکرتی سے
ایکدم بے خبر ہو کر مغربی سبھیتا کے دوشی بھوت ہو گئے ہیں
(۹۸) سچائی کلپنا سے زیادہ طاقتور ہوتی ہے۔
(۹۹) سچ ہی کہا گیا ہے کہ سینہ سدا اُجڑا رہتا ہے اور جو جھوٹا تیار ہو کر بکھر جاتا ہے
(۱۰۰) برطانیہ کے شاہی گھرانے کا بادشاہ بننے والا ایڈورڈ اشٹم نے ایک امریکی عورت کی طلاق شدہ سندری
دار فیلڈ سمپسن کیلئے ۱۹۳۶ کو برطانیہ کا تاج چھوڑ دیا تھا کیونکہ برطانوی قانون کے مطابق

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized by eGangotri

شاہی گھرانے کا بادشاہ بننے والا بادشاہ صرف شاہی گھرانے کی لڑکی سے شادی کر سکتا تھا یعنی
وہ کہیں اور شادی کرنا چاہے تو وہ گدی پر نہیں بیٹھ سکتا تھا۔

(101) سپنے دیکھنا اچھی بات ہے مگر سپنے دیکھنے سے پہلے آنکھ بند کرنے سے پہلے کھلی آنکھ سے دنیا دیکھ لینی چاہیے۔

(102) 8 اگست 1947 کو ویر ساورکر نے دلی ایک میٹنگ میں زوردار شبدوں میں کہا کہ 15 اگست 47 سے بچانے کے لئے کوشش کرنے کا وقت نہیں ہے [illegible] کب [illegible] گنگا [illegible] پوری ہندو [illegible] اب بھی جاگرت اور سترک نہیں ہوئے تو [illegible] میں [illegible] پاکستان بنیگے سندھ ہو کر بنا ہندوستان۔

(103) راشٹریہ سیوک سنگھ [illegible] سنگھ [illegible] سے [illegible] کب [illegible] کے [illegible] نہیں [illegible] پر سب [illegible] کا [illegible]
(سنگھ درشن صفحہ 1/ 135-137)

(104) نہرو [illegible] دین دیال [illegible] ایک [illegible] ایک مشکل [illegible] نہیں

(105) [illegible] ڈاکٹر رام منوہر لوہیا ۔ آچاریہ نریندر دیو ۔ رفیع احمد قدوائی جیسے کئی نیتاؤں نے بھارت کی تقسیم کا زبردست ورودھ کیا تھا مگر ان کی ایک نہ چلنے دی گئی

(106) سال 1957-58 کے درمیان کرشنا مینن نے U.N.O میں جو بیان دیا اسے پڑھ کر ہر ایک بھارتی [illegible] آپ اس [illegible] کو کیا کہیں گے جو مینن کو [illegible] میں یہاں تک کہنا پڑا کہ [illegible] کہنے پر بھی وہ [illegible] جس پر پاکستان نے ناجائز طور سے اپنے قبضے میں رکھا ہے [illegible] پر دعا [illegible] آزاد کشمیر کہنا شروع کر دیا [illegible] کی [illegible] اس کا [illegible] آزاد کشمیر کا شبد استعمال کریں [illegible] یہ نہ سمجھے کہ ہم نے اسے آزاد کشمیر مان لیا ہے وہ بھارت کا حصہ ہے جو پاکستان نے غیر قانونی ڈھنگ سے اپنے قبضے میں رکھا ہے

ادھر دیا [illegible] کرشنا مینن کا بیان صاف یہ ظاہر کرتا ہے کہ [illegible] کبھی یہ [illegible] وہ بھارت کے [illegible] کو [illegible] کا ایک ٹکڑا [illegible] ہیں انہوں نے تبت کی [illegible] ہزاروں مربع میل کا رقبہ چین [illegible] ہیں تک [illegible] نہیں [illegible] اس [illegible] وہ [illegible] اس [illegible] کا خمیازہ اٹھا رہے ہیں

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized by eGangotri

(107) جب کوئی جن نائک ادھی نائک کا روپ لے کر نیچے اپنا دوریینے جی حضوریوں کا ٹولا بونا شروع کر دے
اور جنتا کی سمسیاؤں کی ان دیکھی کرنے لگے تو ایک نہ ایک دن اسے یہ خمیازہ بھگتنا ہی پڑے گا

(108) ہمیں ان بھارت کا سنگھ ہی ہماری راشٹریتا کا آدھار ہے راجیہ تو اس سنگھ اور شریر کے انگ ہیں بیٹھک ہے۔ یہ کہنے کی ضرورت نہیں کہ وہ انگ پر تنتر ہیں اور مضبوط ہے
پھر بھی سنگھ کی شکتی اور ایکتا میں تو دیش کی بھلائی کا نرنے کرے گی

(109) سندھی کے ایک پرسدھ کوی رحیم نے اپنی ایک کویتا میں لکھا ہے
کسی کی جیبا نہ لگی ہر گز لگے رحیم۔ جب بل ساگر میں ملی گنگ نام کبھی دھیم
کب وہ ورتہ یہ ہے کہ جو اپنا کھو نہ چھوڑ دوسرے کے گورو ناہے یعنی سماسی چولا بدلتا ہے اس کی عزت
نہیں رہتی جیسے گنگا جب تک ہند سے اب ہی تھی وہ گنگا تھی مگر جیسے ہی وہ سمندر میں ملی اس کی پوترتا ختم ہوگئی

(110) سو بجھے پڑے ہیں ایک دیپ کو نہیں جلا سکتے مگر ایک جلتا دیپ سو بجھے پڑے دیوں کو جلا سکتا ہے

(111) ان سیڑھی کا نام ہے خدائی کا اور سیڑھی نام ہے ملن کا۔

(112) نیچے اترنے کے لئے کسی بھی ہتھیار کے انوبھو کی ضرورت نہیں پڑتی

(113) بھوشیہ کے سنکلپ عام طور پر اتیت کے گرجوں میں چھپے پڑے ہیں

(114) سیپ بنکر موتی کھیو۔ کنٹی بھوگ بکرو۔ اسی دکھ کو تو شی کھیو۔ سنتوں کا یہی سوار
اس کا مطلب ہے کہ یہ سواتی نکشتر میں آسمان سے جو بوند گرتی ہے وہ یدی سیپ کے اندر جائے تو موتی بن
جاتی ہے یدی کیلے کے پتے پر گرے تو کپور بن جاتی ہے یدی وہی بوند سانپ کے منہ میں گرے تو
زہر بن جاتی ہے یہ ہے سنگت کا اثر۔

(115) بہت پہلے ~~سچ بولنا~~ یدی کسی شخص کو جھوٹ بولنے کو کہا جاتا تھا وہ کہتا میں بال بچے والا ہوں جھوٹ بول
میں بھگوان کو کیا منہ دکھاؤں گا مگر آج یدی کسی کو سچ بولنے کو کہا جائے تو وہ جھٹ کہتا ہے
مجھے معاف کرو میں بال بچے والا ہوں سچ بول میں نے اپنے بال بچے نہیں مروانے

(116) مصر کا ہیرو میں ۱۶ اگست ۱۹۹۲ کو ایک ہسپتال میں ۲۵ سال کی عمر کی ایک نرس نورالدین فاطمہ نے ۱۶ مریضوں
کو زہریلے انجکشن دیکر مار دیا پولیس کو پتہ لگا اس کو گرفتار کر کے مریضوں کو مارنے کا راز پوچھا
تو اس نے کہا یہ مریض جو بیمار پڑے ہوئے تھے مجھے سونے نہیں دیتے تھے اس کا راز کسی کو نہیں
میں اپنے مریضوں کو زہر کا انجکشن دے کر مار دیا کہ تاکہ ہسپتال کی ...
تھا کہ کوشش کی ... کرنے کی کوشش کی ... نہ سکی۔

(117) روح آزادی کو سینے میں جکڑ سکتا ہے کون۔ ناچیز سورج کی کرنوں کو پکڑ سکتا ہے کون (سردار جعفری)

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized by eGangotri

(118) انگلینڈ کے ایک مشہور فلاسفر نے ایک جگہ لکھا ہے کہ ہم سے سینکڑوں سال پیشتر بھارت کے ایک گاؤں میں ان پڑھ جو کنٹری میں چرانے والے گوالے نے اپنے دیش کے لوگوں کو وہ اپدیش دیا ہے جس کی تلنا دنیا کے بڑے سے بڑے پڑھے لکھے لوگ بھی نہیں کر سکتے (انگلینڈ اپدیشیا)

(119) پھولوں کی خوشبو والو کے پرواہ کے ساتھ جاتی ہے مگر دھرماتما کو نہیں ہر جانب دیتا ہے گنوں کی خوشبو چاروں اور پھیلتی ہے (مہاتما بدھ)

(120) میں پاپ پنیہ نرک سورگ کو نہیں جانتا ہوں میں جانتا ہوں کیول دیش اور دیش کی سوتنترتا کو میں جو بھی کرتا ہوں وہ کیول دیش کی آزادی کے لئے۔ (رام پرشاد بسمل)

(121) ہندو قوم کا پرنیائے کر کے بھارت راشٹر جیوت نہیں رہ سکتی (پنڈت مدن موہن مالویہ)

(122) جب تک منش کے جیون میں راشٹریتا کی بھاونا کا بھاؤ نہیں رہے گا تب تک راشٹر کی سمردھی سمجھو نہیں (گورو گولوالکر)

(123) کیول بھومی کے ٹکڑے کو راشٹر نہیں کہتے ایک وچار ایک آچار ایک سنسکار ایک سبھیتا اور ایک پرمپرا سے جو لوگ پراتن کال سے چلے آئے ہیں انہیں لوگوں دوارہ راشٹر بنتا ہے اس دیش کو ان لوگوں کے کارن ہی ہندوستان نام دیا گیا ہے (ڈاکٹر ہیڈگیوار)

(124) اس کی بات پر اپنے اللہ کو ایکتا مانتا ہے جو بھارت کو اپنی ماتری بھومی پتری بھومی اور پنیہ بھومی مانتا ہے (ویر ساورکر)

(125) نیائے کے بنا دیش کی ایکتا نہیں ہو سکتی کیونکہ جہاں سوارتھ یا گھرنا کی بھاونا پہلی ہوتی ہے وہاں شبیہ اور مہر نہیں ٹھہر سکتے (مہاتما گاندھی)

(126) سہن شیل ہونا اچھی بات ہے پرنتو انیائے کا ورودھ کرنا اس سے بھی اُتم ہے (جے شنکر پرساد)

(127) سوامی وویکانند لگاتار ورش تک امریکہ میں رہے جب دیش واپس آ رہے تھے تو جہاز میں ایک انگریز نے سوامی جی سے پوچھا کہ آپ کا اتنا دن وہیں رہنے کھانا پینا آپ نے دیکھا اور بھارت میں غریبی بھوک مری کے دن پڑھتا جیا ہے آج آپ واپس اس اندھکار میں کیوں جا رہے ہیں سوامی جی نے اتر دیا بدیش ہونے سے پہلے میرے ہردے میں بھارت کے پرتی پیار تھا دیش پریم تھا پر بدیش ہونے کے بعد میں بھارت کی پوجا کرتا ہوں

(128) پراچین کال میں بھارت ایک راشٹر تھا کسی نے روکا نہ ٹوکا یہ دیش تھا جہاں سے بھارت ناتھ اور سانسکرتک ایک رہے ہیں شنکر اچاریہ نے اس دیش کے چاروں کونوں میں سنسکرت میں پیٹھ کی استھاپنا کی اور بدری ناتھ کی یاترا کرنا ضروری ہے تب پورنی ہوگا ہر ہندو کے لئے جو کسی دایں سے راشٹر میں سنسکرت شلوک پڑھتے ہیں ان کا دل دھرم کی پرم پرا پراچین کال سے چلی آ رہی ہے

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized by eGangotri

کیا یہ راشٹریہ ایکتا کا ثبوت نہیں کہ بھگوان جگن ناتھ کا پرشاد گرہن کرنے کیلئے چھوٹا ہو یا بڑا سب کو ایک ہی پنگتی میں بیٹھنا پڑتا ہے۔

(129) کانگریس 28 دسمبر 1885 وجود میں آئی تھی

(130) 8 اگست 1942 میں بھارت چھوڑو آندولن شروع ہونے پر انگریز سرکار نے مہاتما گاندھی آدی تمام نیتا جیلوں میں گرفتار کئے جانے لگے

(131) اردو میں لفظ آزادی انگریزی میں 3 اکثر انڈی پنڈنس فریڈم اور [illegible]

(132) بھارت کی جنگ آزادی میں تین نام گونجتے تھے لال - بال - اور پال = لالہ لاجپت رائے پنجاب مہاراشٹر بال گنگادھر تلک اور پال بپن چندر پال بنگال سے

(133) بنا خرچ کئے بنا بلائے کہیں بھی مت جاؤ مگر ہمارے بھارت کی پرمپرا ہے بنا بلائے جانا ہو تو ماں باپ کے گھر دوست کے گھر گورو کے گھر یا بھگوان کی کتھا ہو رہی ہو

(134) سکندر جب وشو وجے کیلئے نکلا بھارت کی طرف آنے پر اپنے گورو ارسطو سے پوچھا تو اپدیش دیا بھارت سے آتے وقت ایک بھکشو اور سادھو یا کسی مہاتما کو لانا سکندر کو اپنے گورو کا آدیش پالن کرنا تھا ڈھونڈ کر ایک جا کر کسی مہاتما کو اپنے دیش لانا چاہا اپنے دیش لے جانا چاہا پھر اس کا مانا ایک فقیر کو آیا سکندر نے کہا تم میرے ساتھ چلو تم میں ہیں لے جانا چاہتا ہوں فقیر نے کہا میں کسی کے حکم سے نہیں جاتا تھا جب میری مرضی آئیگی تو میں کہیں بھی جا سکتا ہوں سکندر کو غصہ آ گیا کہا میں تمہارا سر تلوار سے قلم کر دونگا فقیر نے ہنس کر کہا پھر دیکھنا کیا ہوگا دیکھو گے سکندر نے کہا تمہارا سر دھرتی پر گرتے دیکھوں گا فقیر نے کہا تم جب میرا سر دھرتی پر گرتے دیکھو گے تو میں بھی اپنا سر دھرتی پر گرتے دیکھوں گا کیونکہ میں شریر نہیں آتما ہوں اور اس سمے میں شریر سے باہر آ جاؤنگا یہ تھے بھارت کے فقیر

(135) 4 جولائی 1902 کو سوامی وویکانند جی اس سنسار سے ودا ہوئے تو اس سے پہلے انہوں نے اپنی بانی کی تھی کہ کہا تھا میں 40 برس نہیں دیکھوں گا یعنی 40 برس کی آیو پا کر کوئی بھی جیوتا یوگا کیول پھول نہیں سکتا مجھے آنے والی نسل کیلئے سنسار خالی کرنا ہے

(136) ندیوں کا سمندر میں ملنا دیکھا ہے مگر سمندر کبھی ندی میں نہیں ملتا

(137) کیول منشیہ کا ہی نام جیون نہیں جیون وہ ہے جس میں آدرش ہو

(138) کچھ نام ہمیں کے کارن ہی کچھ نام سے کچھ ناموں سے جڑے ہیں اپنے رشتوں کے ساتھ ونگ [illegible] کے نام کیسے جڑے ہیں کبھی سوچا بھی نہیں جا سکتا کہ یہ دو ہو گئے جیسے تلسی کے ساتھ [illegible] ماں کے ساتھ بل

سومناتھ اس کے نشان سے [illegible] سندھ کے کنارے بسا - رنجیت سنگھ کے بالا جی -

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized by eGangotri

(139) جو چیز دکھائی دے وہی نقصان ہے جو دکھائی نہ دے یعنی اندر کی دشمنی بیٹھی ہوئی ہے

Governmment my com & go but the country goes on for ever (140)

یعنی سرکاریں تو آتی ہیں اور چلی جاتی ہیں پر دیش سدا ہی چلتا رہتا ہے

(141) پریوار کے بڑے مالی بن کر جیو مالک بن کر نہیں جو شخص مالی بن کر رہتا ہے وہ مالک بن کر نہیں بلکہ مالک بن کے ٹوٹ جاتا ہے

(142) سیالکوٹ کے ایک ساہوکار پریوار میں جنمے ویر حقیقت کو دھرم پریورتن کرنے کے لئے طرح طرح کے پرلوبھن دیئے مگر وہ اپنے دھرم پر اڑا رہا قاضی نے جلاد کو حقیقت رائے کو قتل کرنے کا حکم دیا جلاد قتل کرنے آگے بڑھا پھول سا بچہ دیکھ اس کے

ہاتھ سے تلوار چھوٹ گئی حقیقت رائے نے تلوار اٹھا جلاد کو پکڑا کہا تم اپنا کرم کرو کاٹو:

کاٹ سکتے ہو تو باہر کی حقیقت کاٹو - کاٹتی اصل حقیقت کو یہ تلوار نہیں

میری آتما امر ہے شریر مرتا ہے میں تو نہیں مرونگا یہ ہے بھارتی سنسکرتی کا کمال

(143) سنبھال کا ایک ڈھنگ ہے اگر آپ لکشمی کے پیچھے بھاگتے ہیں تو آپ کے ہاتھ اس میں کچھ نہیں آئیگا

بلکہ آپ سرسوتی یعنی ودیا کے پیچھے چلنے کی کوشش کریں گے تو لکشمی اور سرسوتی دونوں ہی چلی

آ کر آپ کو مالا مال کر دیں گی ۔

(144) جب ایسا دشمن ... اور بہادری کی جیت کی کہانیاں ... ہو رہے تھے

12 جنوری 1948 کو انگریزوں کی بٹالین جو اب راجپوتانہ رائفلز کہلاتی ہے ... ایک ٹکڑی نے قلعہ پر چڑھائی کرنے

کا حکم دیا ۔ لائٹ انفنٹری کو دشمن کی فوج سے زبردست مقابلہ کرنا پڑا انگریزی لائٹ انفنٹری

میں سب سے بہادر جوان تھے دشمن کی طاقت زیادہ ہونے کے کارن لائٹ انفنٹری فوج کے حوصلے

پست ہونے شروع ہو گئے یہ دیکھ کر لائٹ انفنٹری فوج کے کمانڈر ... نے

ہر ممکن کوشش کی ... حوصلے پست ہوتے نظر آ رہے ہیں اس فوج کے حوصلے بلند کرنے کا ایک

ہی راستہ ہے وہ ہے شیواجی کا نام یعنی انکو شیواجی مہاراج کی جے کا نعرہ لگانے کی اجازت دی جائے

تو ہمارے جوان جیت میں بدل سکتے ہیں ... کہ ویر شیواجی

انگریزی سرکار کی مخالفت ... ایک عدالت نے شیواجی کا نام

لینے پر ایک فوجی کو ... سزا سنائی تھی مگر حالات کی نزاکت کو دیکھ کر انگریز کمانڈر

نے ... ہمارے جوانوں کو شیواجی مہاراج کی جے بولنے کی اجازت دے دی اس جے کار کے ساتھ

ہمارا فوج آگے بڑھی اور ... دشمن کی فوج کو مار کاٹ کر اس قلعہ پر قبضہ کر لیا اس کے بعد

5-3 ... لائٹ انفنٹری کو ... بٹالین کا نام دیا گیا تھا

شاید آپ کو یاد ہے ... بٹالین نے ... اور جھنگڑ سے

پاکستانی دشمن کو ... میں شکست ... کی تھی

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized by eGangotri

(145) ڈر ہے کہ ہم پیچھے ہی رہ جائیں جہاں ستانے کو ترک کر دیا ۔

(146) ہندو مہروں نے رام جنم استھان پر جو بنا ہوا تھا وہ ڈھانچہ گرا دیا تو کون سا غلط کام کیا پوری بھارت کو سوچنا چاہئے کہ ٹوٹ جانے کے پورے 350 سال بعد روم کی عیسائی مذہب نے اسرائیل آکر صرف دینے کی لائے تو دھار پر عیسیٰ کے جنم استھان کی جگہ اور اس کے آخری پوجن کرنے والے ستھان اور سولی پر لٹکائے جانے والے سٹیشن کے 5 قدم سولی کے بعد لاش کا تابوت رکھے جانے کی جگہ متعین کر سکتی ہے اور تمام عیسائی بغیر کسی تردد کے وہاں پوجا کرنے جاتے ہیں تو 466 برس پہلے کی تاریخ میں درج ثبوت کے آدھار پر اس دیش کا رام بھگت دنیا ادھیکار کیوں برداشت نہیں کر سکتا بابری مسجد کا نام بابری مسجد دیا جاتا ہے وہ نہ تو مسجد ہے نہ کبھی وہاں نماز پڑھی گئی اور نہ ہی وہ ستھان مذہبی آستھا کا پرتیک ہے اور نہ ہی بابر بھارت کا راشٹر پرش تھا نہ معلوم یہ مسلم پرست کانگرس والے اس قوم پر کیوں ان لٹیروں کی یادیں مسلط کرنا چاہتے ہیں جبکہ یہاں رام کے جنم ستھان پر آستھا کے ساتھ دشمنوں کبھی جھگڑا نہیں ہے تو بھی یہ مسلم عدالت میں کیوں ہندو عیسائی کے جنم ستھان کی نشاندہی کسی عدالت سے کرانے کی بات کریں تو پورے دیش کے بدھو جیوی ایک آواز سے ان کو پاگل تصور کریں گے ۔

(147) B.J.P. کی سرکار جب ہیں راشٹر پتی نے بھارت میں [illegible] گرا دیا پھر پابندی لگانے کا ذکر ہے کہ موجودہ سرکار کی یہ پالیسی ہے اس پر کانگرس کی حمایت بھی اور پھر یہ [illegible] کہا کہ [illegible] پابندی لگانے کا فیصلہ [illegible] کانگرس خاموش ہی تھا [illegible] کرنی چاہیے کہ [illegible] کانگرس چاہتی ہے کہ بھارت میں [illegible]

(148) ڈاکٹر مرلی منوہر جوشی نے کہا کہ اب یہ بھارت اور ایک انڈیا ہے 98٪ بھارت گاؤں میں رہتا ہے [illegible] سوریہ اسٹ تک محنت کرتا ہے کیونکہ [illegible] کرتا ہے اور اس میں ہر کوئی جاتا ہے انڈیا [illegible] میں Bed Tea لیتا ہے [illegible] بریک فاسٹ [illegible] میں لنچ پھر کلکتہ میں شام کی چائے اور ڈنر پھر رات کو دلی میں آکر کرتا ہے اور یہی 2٪ انڈیا بھارت پر شاسن کرتا ہے بھارت کا نام [illegible] بھی قدم [illegible] شہید کہا جاتا ہے [illegible] شہیدوں کو [illegible] بھارت [illegible] کریں ۔

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized by eGangotri

(۱۴۹) محرم ماہ کی ۱۰ تاریخ کو شیعہ مسلمان اپنے شہیدوں کی یاد میں تعزیے نکال مرثیہ گا سینہ کوبی کرتے اور کہتے ہیں یا حسن یا حسین۔ ہوا یوں کہ امام حسین ۷۲ لوگوں کے قافلے سمیت مدینہ سے مکہ معظمہ سے ہوتے ہوئے کوفہ جا رہے تھے جب ان کا قافلہ کوفہ میں کربلا کے میدان میں پہنچا تو انہیں یزید کی فوجوں نے روک دیا گیا اور امام حسین کو کہا کہ وہ یزید کو شاہ تسلیم کرے ورنہ قتل کر دیے جائیں گے مگر انہوں نے یزید کو شاہ تسلیم کرنے سے انکار کر اپنی فوج کو یزید کا مقابلہ کرنے کے لئے کہہ دیا امام حسین نے کربلا کے نزدیک نہر فرات کے کنارے پڑاؤ ڈال دیا بعد میں یزید کی فوج امام حسین کی فوج کو گھیرا لگا کھانے کا تمام سامان ضبط کر کے محرم کی ۷ تاریخ کو نہر فرات کا پانی بھی بند کر دیا گیا قافلے امام حسین کے قافلے کے لوگ بھوک کی شدت اور اس ریگستان میں بھوکے پیاسے تڑپنے لگے ۱۰ تاریخ محرم کی ۱۰ تاریخ کو یزید کی فوج نے امام حسین کے قافلے پر حملہ کر دیا امام حسین کے ۷۲ ساتھیوں نے لڑتے لڑتے میدان جنگ میں جان دے دی آخر میں یزید کی فوج کے سپاہیوں نے امام حسین کا سر دھڑ سے کاٹ دیا جب وہ تیسرے وقت کی نماز پڑھ رہے تھے اسی شہادت کا شوک منانے کیلئے محرم کی ہر سال اسی تاریخ کو یہ دن مناتے ہیں۔

(۱۵۰) ۱۹۸۴ مدھیہ پردیش کی راجدھانی بھوپال میں یونین کاربائیڈ کمپنی کا کارخانہ جس میں گیس ٹینک بنانے کا کارخانہ سے ملا ہوا ہے ۱۹۸۴ ۳ دسمبر رات ایک بجے اس پلانٹ سے گیس لیک ہونی شروع ہو گئی جو ۴۰ فٹ تک جا رہی دیکھتے ہی دیکھتے بھوپال کے ۴۰ کلو میٹر کا علاقہ اس کی لپیٹ میں آ گیا اس گیس کی وجہ سے بھوپال میں لاشوں کے ڈھیر لگنے شروع ہو گئے ۲۰۰۰ سے بھی زیادہ لوگ اس گیس سے مر گئے اور ۲ لاکھ سے بھی زیادہ لوگ اس سے بیمار ہو گئے اس گیس کے پھیلنے سے سارا شہر ایک قبرستان بن گیا جیسے دوسری عالمی جنگ میں ہٹلر نے یہودیوں کو گیس چیمبر میں بند کر کے ہزاروں کی تعداد میں موت کے گھاٹ اتار دیا تھا ڈاکٹروں کے دروازے کھلے چھوڑ جان بچانے کیلئے بھاگ گئے تک ہسپتال میں مریضوں کی رکھنے کیلئے جگہ نہ رہی شاید ہی کوئی گھر ایسا بچا ہو جو اس سے متاثر نہ ہوا ہو یہ واقعہ اتنا بھیانک تھا کہ گیس سے متاثر لوگ سڑکوں پر ہی دم توڑ گئے تھے آدمیوں کے علاوہ کتے بلیوں اور مویشیوں کی لاشیں جگہ جگہ سڑ رہی تھیں چھوٹے چھوٹے بچے ماں کے پیٹ میں [illegible] متاثر ہوئے تھے ان میں سے بیشتر بعد میں پیدا ہونے والے بچے [illegible] اندھے اور [illegible] پیدا ہوئے شہر خالی ہو گیا لوگ جان بچا کر بھاگ گئے جیسے یہ [illegible] کا [illegible] کا رخ دوسری طرف پڑ گیا۔ اس پلانٹ سے نکلنے والی گیس کا نام میتھائل آئسو سائنائیڈ گیس لیکن مختصر میں اسے M.I.C. کہتے ہیں یہ ایک زہریلا [illegible] ہے جو بڑی آسانی سے سانس کے ذریعہ پھیپھڑوں میں پہنچ جائے تو آدمی اسی دم مر جاتا ہے۔

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized by eGangotri

(۱۵۱) بابا فرید اپنے چیلوں کے ساتھ کہیں جا رہے تھے دیکھا ایک آدمی گائے کا رسہ پکڑے جا رہا ہے اور گائے اس آدمی کے پیچھے پیچھے چل رہی ہے فرید نے چیلوں سے پوچھا گائے آدمی سے بندھی یا آدمی گائے سے چیلوں نے کہا کہ گائے آدمی سے بندھی ہے فرید نے آگے بڑھ کر گائے کی رسی کاٹ دی گائے آزاد ہو کر بھاگ گئی اب وہ آدمی گائے کے پیچھے پیچھے دوڑ رہا تھا فرید نے اب پھر چیلوں سے پوچھا اب کون کس سے بندھا چیلوں نے کہا آدمی گائے سے بندھا ہے کیونکہ پیچھے پیچھے بھاگ رہا ہے فرید نے کہا یہی حال لالچ اور نیت بری بلا ہے پہلے برائی لالچ اور بری نیت آدمی کے پیچھے چلتی ہے مگر جب وہ اس پر غالب آ جاتی ہے تو انسان ان برائیوں کے پیچھے بھاگتا ہے اس کا ان کا علاج ترک کرنے میں ان برائیوں۔ اور لالچ سے بچو۔

(۱۵۲) ایک رات کو زوردار طوفان آیا صبح آسمان صاف ہو گیا تو خواجہ معین الدین اپنے چیلوں کے ساتھ گھومنے نکلے دیکھا ایک بہت بڑا شال پیڑ رات طوفان سے سڑک کے کنارے پڑا ہے اور بہت سے لوگ چھوٹی چھوٹی کلہاڑیوں سے اس کے ٹکڑے کاٹ کاٹ لے جا رہے ہیں تو انہوں نے ایک ڈالی اپنے ہاتھ میں لے کر چیلوں سے بولے دیکھو اس شال درخت کو کیا پتہ تھا کہ ایک دن میرا یہ حشر ہوگا ایسے ہی سرمایہ دار اور غریبوں کا بھی یہی انت ہوتا ہے۔

(۱۵۳) × اس نشان کا مطلب ہے (۱) انگلش میں اس کا مطلب (۲) ہے آپ کو یہاں دستخط کرنے ہیں اور اگر آپ ووٹ دے رہے ہیں تو بھی اپنی پسند آدمی یا پارٹی کے نشان پر × یہ نشان لگاتے ہیں تو گویا کہ آپ کا ووٹ اس آدمی کا ہے اگر یہی آپ کا لکھا ہوا کوئی مضمون پڑھ کر کسی شبہ پر × یہ نشان لگاتا ہے تو سمجھیے کہ یہاں غلطی ہے حساب میں بھی × یہ نشان ضرب کو دکھاتا ہے یعنی 2×2 = 4 لفظ پر یہ نشان آپ کو اشارہ کرتا ہے کہ × یہی نشان حسابوں کے حساب میں بھی استعمال ہوتا ہے کوئی مضمون لکھنے کے بعد یہ نشان ××× تین بار یا زیادہ بار لگایا جائے تو خط پر پیار ظاہر کرتا ہے یہی نشان اگر صرف ایک بار لگایا جائے تو یہ محبت کا اظہار کرتا ہے یعنی بوسہ۔

(۱۵۴) عبادت کی بھٹی میں ہی پیار سونا ہے اور عبادت کے میدان میں پیار کی جان (صدر الدین صدیقی نند)

(۱۵۵) دھرم سب سے بڑی عبادت کی چیز ہوتی ہے جب تک بندہ قوم اپنے پیغمبروں کی مسلسل عبادت نہیں کرتی تب تک دنیا کی کوئی بھی طاقت عبادت کا خاتمہ نہیں کر سکتی (سوامی دیانند)

(۱۵۶) دھرم وہ دولت ہے جس سے لوگ شانتی اور سنتوش حاصل کرتے ہیں (سوامی ویویکانند)

(۱۵۷) جو دھرم کا ناش کرتا ہے دھرم بھی اس کا ناش کر دیتا ہے اور جو دھرم کی رکشا کرتا ہے دھرم بھی اس کی رکشا کرتا ہے (دھرم شاستر)

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized by eGangotri

(158) رسکن کے ایک بیان دیکھئے گارفیلڈ سے کسی نے پوچھا تم کیا بننا چاہتے تھے ہمیں بتاؤ گارفیلڈ نے کہا سب سے پہلے
میں انسان بننا چاہتا ہوں اگر یہی نہ بن سکا تو میں کسی بھی کام میں کامیاب نہیں ہو سکتا۔

(159) ایک ظالم بادشاہ تھا بادشاہ نے آگ کا ایک بڑا الاؤ جلا رکھا تھا اس کے سپاہی نیک سے نیک اور بے گناہ بے قصور
آدمی کو اور عورتوں کو پکڑ کر اس آگ میں جلا دیتے تھے۔ جب کوئی رحم کی درخواست کرتا تو اس کو بھی
اس آگ میں جلا دیا جاتا تھا سامنے ایک درخت پر ایک چھوٹی سی چڑیا یہ سب دیکھ رہی تھی کوئی بھی اس جابر
حاکم کے آگے آگ والے الاؤ کو بجھانے کی جرأت نہیں کرتا تھا چڑیا ایک دم درخت سے اڑی نزدیک
ہی سے ایک تالاب سے چونچ میں پانی لا کر اس آگ پر ڈالنے لگی اس کو بار بار ایسا کرتے دیکھ کر درخت پر بیٹھے
ایک کوے نے پوچھا بہن کیا کر رہی ہو چڑیا بولی ان دو بوندوں سے کیا یہ آگ بجھ جائیگی کیوں اپنا سب
برباد کر رہی ہو جاؤ اپنے بچوں کیلئے کہیں سے دانہ دنکا چن کر لاؤ چڑیا بولی میں جانتی ہوں کہ میری اس کوشش
سے یہ آگ نہیں بجھے گی مگر جب حشر کے دن خدا تعالیٰ کے سامنے میرا نام لکھا جائیگا تو میرا نام آگ بجھانے والوں
میں ہوگا آگ لگانے والوں میں نہیں

(160) گیدڑ سارے جنگلوں میں سب سے اونچا رہتا ہے لیکن ہمیشہ اس کی نگاہ زمین پر پڑے مردار پر ہی لگی رہتی ہے
کوا چاہے کتنا اونچا اڑ جائے مگر پھر بھی وہ اپنی گندی عادت نہیں چھوڑ سکتا۔

(161) موت کب آ جائے کچھ کہا نہیں جا سکتا اور نہ ہی کوئی جان سکا ہے کہ موت کب آتی ہے ایک آدمی کا یمدوت
کے ساتھ یارانہ ہو گیا اس نے یمدوت سے کہا یہ تو مجھے معلوم ہی ہے کہ موت تو ایک دن آنی ہی ہے میری
صرف ایک گزارش ہے جب بھی مجھے لینے آنا ہو تو کچھ روز پہلے مجھے چیتاونی دے دینا کہ میں اپنے ادھورے کام
پورے کر خوشی سے تمہارے ساتھ چل پڑوں یمدوت نے کہا میرا تمہارا یارانہ ہے مجھ پر اطمینان رکھو میں تمہیں
کچھ عرصہ پہلے اطلاع دے دیا کروں گا کہ تیار رہو فلاں دن آ رہا ہوں کچھ عرصہ بعد اس آدمی کی مرتیو ہو گئی
جب یمدوت اسکو لینے آیا تو اس آدمی نے کہا تم نے اپنا وعدہ پورا نہیں کیا مرنے سے پہلے مجھے کوئی چیتاونی
نہیں دی یمدوت نے کہا ٹھیک ہے وعدہ پورا کیا تھا بڑی عجیب تم نہیں سمجھے تو میرا کیا دوش یہ بتاؤ سب سے
پہلے تمہارے بال سفید ہو گئے کہ نہیں یہ تھی میری پہلی چیتاونی تمہیں دانتوں سے ونچت کر دیا یہ تھی میری دوسری چیتاونی
تمہیں دیکھنے سننے کے قابل بھی نہیں رہنے دیا ان سب تمہارے دماغ کا سنتولن بھی بگاڑ دیا بار بار
چیتاونی دینے کے بعد بھی اگر تم نہیں سمجھ سکے تو اس میں میرا کیا دوش۔

(162) پیر تھم دشونہ یدھ کے 1925 میں جموں شہر میں ایک شراب کی دکان کھلی تو جگہ جگہ پر جلسے ہونے لگے تھے۔
(جس کا اس کا ثبوت موجود ہے) سال 98-99 میں جموں شہر میں شراب کی دکانوں کیلئے
کیول 6 لائیسنس جاری کئے گئے سال 98-99 میں ہزاروں نئے لائیسنس جاری کئے گئے اور 40 لاکھ
بچے گئے سالوں کے دوران 42 لائیسنس جاری کئے گئے یہ لائیسنس بڑے بڑے پڑھے لکھے مجبوران اکیل کو دیئے گئے

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized by eGangotri

پچھم بنگال کے ... شہر ... ابھی 1999ء تک 200 شراب کی دکانیں ہیں جن سے زیادہ بار ریسٹورنٹ و کلب اور دیگر
شراب جو بیئر بنانے والی فیکٹریاں کام کر رہی ہیں مندروں والے شہر میں مندروں کے نزدیک سکول اور کالجوں کے
قریب یہ سب دکانیں کھولی گئی ہیں اور دوسری طرف میں کیول نام ماتر ہی ہے لائسنس جاری ہوئے ہیں وہ بھی نام
ماتر اور واد کے کارن وہ دکانیں بھی بند پڑی ہیں۔

(163) سکندر نے کہا اور ارسطو کا قول) وشالے سب کچھ والا پتا کا پالن دھرم کی سیوا کرتا ہے مگر دیکھ بھال
والا گرو سے ہر آپ کا پالن کرتا ہے

(164) 12 جنوری 1863ء کو کلکتہ میں شو ناتھ دت۔ وکیل کے گھر ایک لڑکا نریندر ناتھ پیدا ہوا
وہی لڑکا آگے چل کر دنیا میں وویکانند کے نام سے وشو پرسدھ ہوا

(165) 31 اکتوبر 1875ء کو گجرات کے کھیڑا ضلع کے ایک کرمسد نامی گاؤں میں جھیر بھائی پٹیل کسان کے گھر
ایک لڑکا پیدا ہوا وہی لڑکا آگے چل کر ولبھ بھائی پٹیل کے نام سے پرسدھ ہوئے جب نے 1947ء
میں بھارت کی تقریباً 600 چھوٹی چھوٹی ریاستوں کو اپنی حکمت عملی اور قابلیت سے بھارت میں شامل کرایا
صرف ایک ریاست جموں کشمیر جو نہرو کی غلطیوں سے آج تک ناسور بنی ہوئی ہے ایک اور ریاست
حیدرآباد کو جب نہرو بدلتی باتوں پر گئے تو پولیس ایک ہی روز میں پولیس ایکشن سے ٹھیک کر لیا

(166) ہندی چینی بھائی بھائی کی آڑ میں چین نے 21 اکتوبر 1962ء میں بھارت پر دھوکے سے حملہ کیا 36000 مربع
میل کا رقبہ اپنے قبضہ میں لے لیا جب کہ اس سے پہلے 1954ء میں راشٹرپتی ... سے کو ...
کو ریڈ گارڈ کے لکھے شبدوں میں بھارت کے پردھان منتری نہرو کو چین سے سادھان رہنے کی چیتاونی
دی تھی لیکن نہرو بار بار ... ہندی چینی ... کہہ کر ٹال دیا تھا کہ یہ ہمالیہ کی ... توڑنا چاہتے ہیں

(167) ہندو سمندر سے کوئی پوچھے کہ تیری ... کہاں ہیں تو صاف ہے کہ
وہ سب سمندر میں مل کر سمندر ہو گئی ہیں اب اگر ... تو کوئی دور دور نہیں ...
دکھائی ایک ہی ... دیں گے

(168) ایک راجہ نے رات کو سونے سے پہلے پرن کیا کہ دن نکلنے پر جو سب سے پہلے میرے پاس آئے گا اسے منہ مانگا دان دوں گا
... پوری کرونگا دن نکلا ایک بھکاری بھکشا کا پیالہ لیے راجہ کے سامنے پہنچا راجہ نے کہا مانگو
میں جو مانگو گے بڑی خوشی سے دونگا بھکاری نے پیالہ آگے کر کہا راجن میرا یہ پیالہ سونے کی اشرفیوں سے بھر دو
راجہ نے اپنے خزانچی کو آدیش دیا خزانچی نے سرکاری خزانہ سے بہت سی سونے کی اشرفیاں لا کر بھکاری کے پیالہ
میں ڈالیں مگر پیالہ نہیں بھرا خزانچی نے اور بھی بہت سی سونے کی اشرفیاں لا کر پیالہ میں ڈالیں مگر پیالہ خالی کا خالی رہا
یہاں تک سارا سرکاری خزانہ خالی ہو گیا لیکن پیالہ نہیں بھرا راجہ کے حکم سے تمام امیروں ساہوکاروں اور وزیروں کے گھروں
سے ... سونے کی اشرفیاں لا کر پیالہ میں ڈالیں لیکن پیالہ نہیں بھرا راجہ نے اپنی ہار تسلیم کی ... دیکھ بڑی ...

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized by eGangotri

اس بھکاری کو دیکھ کر راجہ ششدر ہو گیا۔ مہاراج دیکھنے میں تو پیالہ چھوٹا ہے مگر میرا سارا سرکاری خزانہ بلکہ پورے شہر کی کوشش خالی ہونے پر بھی یہ پیالہ کیوں نہیں بھرا۔ یہ پیالہ کس دھات کا بنا ہے جو بھرنے میں ہی نہیں آتا۔ بھکشو نے کہا مہاراج یہ پیالہ کسی دھات کا نہیں بلکہ انسان کی کھوپڑی سے بنا ہے جو ساری دنیا کی دولت اکٹھی کرنے پر بھی نہیں بھرتا۔

(169) کمر کو یہ بیٹھا اور ناشناس بیٹا دشمن بیل کی طرح دن رات بڑھتی رہتی ہے۔

(170) یدی آپ کسی کی پیر شناسی نہیں رکھ سکتے تو کم از کم سننے کا ابھیاس تو ڈالو (کیونکہ) اس سے بڑا کمال

(171) یدی آپ کی شان میں کوئی اب شبہ کہے تو چپ رہو برداشت کرو یدی جا ستانا تو بھی برداشت کرو یدی کوئی چھوٹی دے تو ڈٹ کر اس کا مقابلہ کرو اور اس قلعہ کو توڑ ڈالو

(172) گاندھی جی نے کہا تھا کہ کسی پر بھی ضرور پر چیک کریں

(173) یدی آپ چاہتے ہیں کہ گھر میں شانتی آ جائے تو اپنے ہی گھر میں کینہ رکھنے کو دوسرے لوگوں میں بھی بانٹ لینے کی عادت مت بنو

(174) دشمن میں جو تکرار دیکھ کر بھی حق نہ ہو سے باقی ہے پیر دشمن میں

(175) ایک آدمی نے بیڑ کو پکڑ شکار کرنے لگا تو بیڑ نے کہا مجھے چھوڑ دو میرے کھانے سے تمہارا پیٹ نہیں بھرے گا میں آپ کو اور بھی بیڑوں کی جگہ بتا سکتا ہوں۔ آدمی بولا پہلے تم اور کوئی مجبوری بتلاتے تو شاید میں تمہیں چھوڑ دیتا پر اب نہیں جو بھی اپنے بھائیوں سے غداری کرے اسے زندہ رہنے کا کوئی حق نہیں میں آدمی کی طرح بے خوف نہیں جو تم جیسوں کی پوجا کروں

(176) ایک کباڑیئے نے نوکر پر الزام لگایا کہ اس نے میرے گھر میں چوری کی ہے مگر نوکر انکار کرتا رہا فیصلہ کرنے کی عدالت میں گیا دونوں پکشوں کو سننے کے بعد منصف نے کہا کہ بیان شہادات اور حالات سے کہیں بھی ظاہر نہیں ہوتا کہ تمہارے گھر میں چوری ہوئی ہے مقدمہ خارج۔ بعد میں کہا کہ مکار نوکر مجھے یقین ہے کہ چوری تمہیں نے کی ہے

(177) کالا دھن کالی رنگ بیٹی کو جنم دیتا ہے

(178) ایک جگہ تھے پہر کے شرابی کو ایک بزرگ نے کہا بیٹا سنبھل کر چلو گر جاؤ گے شرابی نے کہا بابا جی میں گر بھی گیا تو کوئی فرق نہیں پڑے گا پر اگر آپ گر گئے تو سارا سماج گر جائے گا

(179) برباد گلستاں کرنے کو بس ایک ہی الو کافی ہے۔ ہر شاخ پہ الو بیٹھا ہے انجام گلستاں کیا ہوگا

(180) جو درخت سیدھے اور سہانے ہوتے ہیں فرنیچر بنانے کے لیے پہلے وہی کاٹے جاتے ہیں۔ ناگ پھنی کے پودوں کو دیکھ کر کوئی تعریف کرتا ہے مگر کوئی اسے توڑ نہیں سکتا

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized by eGangotri

(181) ہزاروں ندیوں کا جل الگ الگ رنگ الگ رنگ لیئے سب برابر سمندری پانی پر تیرتا ہوا سمندر کو دلچسپ نہ کرتے ہوئے اس میں سما جاتے ہیں ایسے ہی سر لشکر بڑھتی کل میں پیدا ہوا خاندانی پرورش چھوٹی چھوٹی دریا ندیوں کی کوئی پرواہ نہ کرتا ہوا کیونکہ اس نے بہت کچھ دیکھا ہوتا ہے اور دماغ میں بہت زیادہ بات ہوتی ہے

(182) نئی بیاہی استری کی پرورش چند دنوں پورے کی برس کی ہو گئی اور اس کے بعد میں سارے عمر جو اولاد کی بن جاتی ہے

(183) [illegible]

(184) جیسے دشمنی یا جرم پیدا ہوا ہے کہ جس اور جہاں میں کوئی دشمنی نہ ہو دونوں کے بیچ ادھیکار میں بہت برس پہلے رنجش کی وجہ کیا تھا کا بیدھ دکھ بیچ تمام پرانی تمام قربانیاں ہماری سنگرش ہے مگر یہاں تک پہنچنے کی سوچ بھی نہیں سکتے کہ اس کے رشتوں سے ہزاروں برس پہلے کیا تھا اس سے کیونکہ سکھی نا اس کے علاوہ دشمنی ہوں نہ رہا دکھ بہت بہت

(185) دیکھتی کا چھوٹی سی سوچ سے بندھا ہوا ہے دیکھتی ہی ایک سنسکار کے ساتھ ان کو توڑنے کی لاکھ کوشش کر کے وہ توڑ نہیں سکیں نہیں پڑھ سکتا بلکہ اس کوشش میں وہ خود ٹوٹ جاتا ہے

(186) لال بہادر شاستری نے 1965 میں کہا تھا کہ ہمارا کی زندگی جینے سے بہتر رہا ہے

(187) روم شانتی شانتی پہلی دیکھی تک نہیں دوسری راشٹر کی شانتی اور پھر دشمن کی شانتی

(188) شیر جو شکار کرتا ہے اس کا پیٹ بھی بھرتا ہے نہ کہ بھیڑیا گیدڑ

(189) دادا بھائی نارو جی نے انیسویں صدی میں کہا تھا انگریزوں کی حکومت بھارت کی طرح کام کرتی ہے تھا اور جمنا کی ساری کی ساری سمپدا کو سوکھا کر سیٹھی ندی میں یعنی انگلینڈ کی ندی میں جا کر پھینک دیتی ہے

(190) دیر سے تمہی ساتھ چھوڑ گئے اور تھک گئے ہو ندیوں سے دیار کی طرف سے چلو

(191) سدا ایک ہی یہ چاہیے جتنا بھی بڑے ہوئے ہوں لیکن ماضی میں رہنا بھی یقیناً عام لوگوں کو بھی پریشان لوگوں سے نفرت کرنا سکھاتی ہے

(192) جو ویر ترنے والے اتہاس میں جگہ پانا چاہتے ہیں انہیں پچھلے اتہاس سے سبق لینا چاہیے

(193) قوم کی ایکتا سنسکار کی سب سے پہلی شکتی ہے اور پھوٹ ہماری دربلتا اتہاس کی یہی سیکھ ہے

(194) برف پگھلنے کے بعد برہم دشمن چار دس کے اندر لگتا ہے اگر مینڈک کو گرم پانی میں ڈالیں تو وہ ایک دم چھلانگ کر باہر آ جاتا ہے لیکن اگر ٹھنڈے پانی میں رکھ کے دھیرے دھیرے گرم کریں تو وہ آرام سے بیٹھا رہتا ہے پانی گرم ہونے پر بھی وہ مر جائے گا پر وہ باہر نہیں آتا کیونکہ اس نے دھیرے دھیرے سستی سے اجیت کر لیا ہے

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized by eGangotri

(195) سولہ سال لگا کے پڑھتے ہیں ہم M.A ہو پاتے ہیں۔ مگر انگلستان جا کر MLA بن جاتے ہیں
آزادی کے بعد دلی میں بائیس ہزار نئی سڑکیں بنائی گئیں۔ پہلے لوگ پیدل چلتے تھے اب تو لوگ نہاتے ہیں
آنکھوں والے آنکھ موند کر پیچھے پیچھے چلتے ہیں۔ سچ تو یہ ہے اب سماج کو اندھے راہ دکھاتے ہیں
جو میری آنکھوں سے دیکھو اندھے لوگوں کے پیارے بھائی استادوں کو چلنا تک پڑھاتے ہیں

(196) کلکتہ ریس میں سنہ ۲۰ بار ریکارڈ پر صرف ضروری بنا دینے کے بعد دن کے تیجے کو کچھ لگا دیا۔ سردار جی کو بھی
بلائی کے پھر ضروری پیپر ان دھوکے بازوں کا حوالہ دے کر۔ اتہاس گواہ ہے اس کی کرہ ضروری
کی کرسی سے اتار کر دھکے سرکاری عہدوں سے بھی باہر نکال دیا کہ کوئی سارا جان دکھی ہو کے
پر بغیر پیسہ کے نائی کی دکان پر بیٹھ کر اس نے احمد آباد میں بیٹھ کر کھو دیے۔

(197) لوگ شہروں کو لالچی شہروں میں بدل کر کرسی تو مل جاتی ہے مگر وہ وقتی طور پر

(198) رشوت لے کر تو یہ دونوں ایک تھے نہیں رہ سکے

(199) سدا سماج کی یہ سچائی بدلتے دیکھا ہے مگر شاید زندگی تک کبھی سماج نہیں بدلا

(200) دکھ دو دنیا کو کہ تم ہو تیرے عبادت دوستی۔ عبادت ہے یہ گرجا کو اور وہ عبادت ہے کعبہ کاشی

(201) کشتی بیٹھ پانی کے اوپر تیرتی ہے یہی دین ہے۔ پانی کشتی میں بھرنا شروع ہو جائے تو کشتی ڈوب جاتی ہے

(202) بچھو کی دم میں زہر ہوتا ہے۔ سانپ کے منہ میں بچھو کے سر میں مگر آدمی کا پورا شریر
زہر سے بھرا ہوتا ہے (ما فیہ محاورے)

(203) جو بھاگ ہوتا ہے وہ رکا نہیں ہوتا اور جو رکا ہوتا ہے وہ کسی بھی قیمت پر بھاگ نہیں ہوتا نہیں بکتا۔

(204) اڈکا چیوکی کو چینی سیاح ہیون سانگ نے دیکھا تھا

(205) اتہاس لکھا نہیں جاتا بلکہ گھڑا جاتا ہے

(206) سکندر نے ندی پار کی۔ اتہاس کا کوئی ذکر نہیں جب تک یہ بات کا پکا نہیں ہوا تھا
کوئی کتنا دیکھ بھال کر لے لیکن کھیل ہی تھوڑی کا ہے۔ ایک ٹکڑا تھا تب جو ہے سب رات بھر
کے بعد وہ اتہاس کا نقش بنا

(207) رند مشکل کا نشان کیول گالی دینے سے ہی نہیں ہوتا بلکہ دیپ جلانے سے پڑتا ہے

(208) ریشم تب کی سیکڑوں برس کی دولت دبا دل کا لکھا رسید شباب کو الدین کہا ہے کہ بند سماج
سیٹھ میں ماڑی کے بدلی کے ساتھ سر جھکانے کی بات نہیں تھی یہ الیس کو دنیا بھی ڈر پیدا ہے
دیکھا کہ ان ساحلوں سے بچے اس بگت کا با تکا دکھائے آ رہے ہیں۔

(209) دریا دل کی آخری حد سمندر ہے مگر ناشکی کی کوئی حد نہیں

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized by eGangotri

(۲۱۰) سرکاری آنکڑوں کے مطابق ۱۹۴۷ میں بھارت کی آبادی ۳۴ کروڑ تھی یعنی ۳۶ کروڑ ایکڑ زمین پر فی کس ۳۰۰ ...
۱۹۹۶ میں آبادی ۹۰ کروڑ پہنچ گئی یعنی ۱۱ کروڑ ... ۳۶۰۰۰ ... ہیں

(۲۱۱) وقت برداشت کو اب دلیروں کی کمزوری سمجھا جا رہا ہے

(۲۱۲) آپ نے کچھ کیا یا نہیں مگر یہ ایک حقیقت ہے کہ بغیر آگ کے دھواں کبھی نہیں نکلتا

(۲۱۳) ایک برداشت کے ساتھ سمجھوتہ بڑی سے بڑی برداشت کو جنم دیتا ہے

(۲۱۴) پنجاب کی تقسیم ہونے پر بڑی غور و فکر کے بعد پایا گیا کہ بنگال میں فرقہ پرستی جس میں مسلمانوں کا عالم ہے
اور دلی میں ہر قوم پرستی یعنی ڈھنگ

(۲۱۵) ناخوشگوار واقعات کو دفن کرنا برا نہیں مگر بدبودار گرد کو کرسی کے نیچے دبا دینے میں کبھی نہ کبھی
پھر بدبو باہر نکل کر گھٹن بھرا ماحول پیدا کر دیتی

(۲۱۶) اتہاس کے قدم کبھی رکتے نہیں دنیا بھر میں ہر روز کوئی نہ کوئی اتہاس لکھا جاتا ہے اور روز
نئے نئے پنے اتہاس کی کتابوں میں جڑتے ہیں

(۲۱۷) امریکہ کے راشٹرپتی جان ایف کینیڈی نے کہا کہ میں نے یہ کبھی نہیں سوچا کہ دیش نے میرے لئے کیا کیا
بلکہ سدا یہی سوچا کہ میں نے دیش کے لئے کیا کیا۔

(جگر جالندھری)

(۲۱۸) وہ گلشن جگمگاتا ہے جو دیر شمعوں کے رس نور کی زندگی کے بجائے کی ضرورت ہے (جگر جالندھری)
بجائے روشنی دینے کے جو گھر پھونک دیتے ہیں جگر ایسے چراغوں کو بجھا دینے کی ضرورت ہے

(۲۱۹) جاپان کے ایک راجدوت نے کہا کہ میرا دیش ۱۲ کروڑ ناگرکوں کا دیش ہے بھارت ۹۰ کروڑ
آدمیوں کا ۱۲ کروڑ ناگرک جو اپنی ذمہ داری محسوس کرتے ہیں یہی جانتے ہیں اس کا راز جاپان دوسری
جنگ عظیم میں تباہ ہونے کے بعد بھی آج دنیا کی سپر پاور بن کر ابھرا ہے

(۲۲۰) آج بھارت دیش اپنے ادھیکاروں پر بل دیتے ہیں پر کرتویہ پر نہیں

(۲۲۱) آدمی کا مرتبہ اونچا ہے علم و فضل سے۔ بیٹھ کر اونچی جگہ اونچا کوئی ہوتا نہیں — زاغ ۔ کوا
کوئل کی سب سے اونچی برج پر بیٹھا ہو زاغ۔ لیکن اس کے باوجود کبھی کوئی اونچا نہیں

(۲۲۲) دشمن کا ہاتھ جب بھی تیری طرف بڑھے تلوار اٹھا کر تو اسے بیچ سے کاٹ دے
بالفرض اتنی جرأت نہ تجھ میں ہو۔ لازم ہے پھر یہی کہ دے بڑھ کے چوم لے

~~(۲۲۳) جو رشتے سمجھوتے سے بنتے ہیں وہ عارضی ہوتے ہیں مگر جو رشتے دل کے بنتے ہیں وہ کبھی نہیں ٹوٹتے ہیں~~

(۲۲۴) کسی بھی کاریہ کی سپھلتا اس کے پریام سے زیادہ ... دنیا کا فیصلہ بھگوان کے ہاتھ ہے یعنی
کرم سے کام کر کے پھل اس کے پر چھوڑ دو

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized by eGangotri

(225) شترو وجے کہتے تھے تمہارا دودھ کاٹتے ہیں ان سے مت ڈرو ڈرو ان سے جو خوشامد میٹھی زبان سے
تو جڑ میں پانی ملاتے رہتے ہیں

(226) شیخ سعدی مشہور فلسفی نے لکھا ہے جنگل کے شیر سے مت ڈرو ڈرو ان لوگوں سے جو اندر ہی اندر
تمہاری جڑیں کھوکھلی کرتے رہتے ہیں یعنی آستین کے سانپ زیادہ خطرناک ہوتے ہیں

(227) سمندر بھی اپنے ہمراہ بر کر سکتے ہیں۔ بیاس جو اپنی حد بڑھاتا ہے کناروں کی طرح

(228) جو پیدا ہوا اسے مرنا ہے آخر ایک دن۔ موت کا کارن جنم ہے وہ رک نہیں سکتا

(229) فارسی کی ایک کتاب کی کہانی ہے ایک دلال کسی خریدار کو مکان دکھا رہا تھا بولا اس مکان کی قیمت
500 دینار اور ایک اور مکان ویسے ہی مکان کے برابر کا اور رقبہ ہے مگر اس کی قیمت ایک ہزار
دینار۔ خریدار نے پوچھا جب کہ دونوں مکان ایک جیسے اور ایک ہی رقبہ کے برابر ہیں تو دونوں میں اتنا فرق
کیوں۔ دلال بولا 500 والی قیمت کے مکان کا ہمسایہ ایک شراب کا ٹھیکیدار ہے اور 1000 دینار والے
مکان کا ہمسایہ ~~شیخ~~ شیخ سعدی ہے

(230) سنسار میں ایسا کوئی نہیں جو منش کی آشاؤں کا پیٹ بھر سکے (وید بیاس)

(231) انگلینڈ کے انجینئر دیکھ دریائے چناب کا پل 1934 میں بننا شروع ہوا اس کا ٹھیکہ برطانیہ کی ایک
کمپنی ٹیلر اینڈ کمپنی نے لیا تھا جب پل 500 فٹ تک بن چکا تھا اور صرف 50 فٹ بننا باقی تھا
پل کا بنا ہوا حصہ گر کر دریا میں گر گیا 20 آدمی مر گئے کمپنی نے ہیڈ انجینئر ہری سنگھ سے درخواست کی
تو ہیڈ انجینئر ہری سنگھ نے اپنے ذاتی خرچ سے 2 لاکھ روپیہ ٹھیکیدار کو دے کر دوبارہ پل بنوایا
جس کی میعاد 50 سال مقرر کی تھی مگر 85 سال بعد دریا میں آئی طغیانی کی وجہ سے 22 ستمبر 1992
کو پل بہہ گیا۔

(232) ویتنام کے مشہور راشٹرپتی ہو چی منہ نے اپنی آتم کتھا میں لکھا ہے کہ میرا دیش
میری قوم اور اس کی آزادی ہمارا اکیلا لکش ہے میری یہی تمنا ہے یہی میری پونجی ہے

(233) وشواس وہ شکتی ہے جو سمرات ناش کے سمان کی رکشا نہیں کرتا اس کا سمان بھی دھوکے میں لگ
جاتا ہے وہ کسی طرح بھی نہیں بچ سکتا۔ رامائن اور مہابھارت اس کے اداہرن ہیں

(234) قسمت ہمیشہ بہادروں کا ساتھ دیتی ہے

(235) عام لوگ سوچتے تھے مکر و فن سے کام نکالنے کیلئے ہی چالاک لوگوں نے زندگی بنا رکھی کی طرح لیکر
کام لیں جیسے گنہگاروں کو ہر جانب۔ نائی کی راج رانی کو رانی چھوڑ کر بیچ اور رسوئی کو سیانے
کہا گفتگو ناشکر بہتر ہے یہ

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized by eGangotri

(236) انسان جنم سے ننگا آتا ہے اور اس ننگے پن کو ڈھانپنے کیلئے ساری عمر طرح طرح کے پاپڑ بیلتا رہتا ہے مگر پھر سے ننگا ہی جاتا ہے بڑی مشکل سے ایک کفن جٹا پاتا ہے

(237) سچائی جہاں ہے خدا خود وہاں ہے۔ سچائی تو ہے نام سچے خدا کا

(238) یا تو دیوانا ہنسے اور یا جسے تو صوفیق دے ورنہ اس دنیا میں آکر مسکراتا کون ہے

(239) پرمیشور کے اندر تری مورتی براجمان ہے
سرجنہار برہما - پالک وشنو اور سنگھار کرتا شو جی
پرمیشور میں ان تینوں گنوں کا انو پات الگ الگ ہوتا ہے اور انو پات میں انتر کے کارن
پردیکشن کا چہرہ یا دیکھنے الگ الگ ہوتا ہے

(240) بھوشیہ سدا کیلئے بھوت کال کا بندی نہیں رہ سکتا

(241) کوکھ سے گود کا رشتہ زیادہ ہوتا ہے جیسے کرشن جی کو جنم دیا ماتا دیوکی نے مگر پالن یشودھا نے کیا اسی کارن ہر جگہ یشودھا کا نند لال کہا جاتا ہے۔ کرن کو جنم دیا کنتی نے مگر پالا رادھا نے اسی کارن کرن کا نام رادھا کے ساتھ جوڑا ہے

(242) شترو کی طاقت کیا نہیں مگر کمزور کو شکتی کر دو (چانکیہ نیتی)

(243) دلشن اور دیش جیسے بڑے لوگ نہیں جتنا کہ دیش بھگت ورکر بھی نہیں ہوتا (بنکم چندر چٹرجی)

(244) واقعیت میں بڑی رتنا پس کے پنوں میں جھانکیں تو بڑے نیتاؤں کا جیون چرتر آپ کو درشاتا ہے کہ لال بہادر شاستری جی پنڈت نہرو کے آدیش سے شیخ عبداللہ سے ملنے چلے تو ان کے پاس پہننے کیلئے کوٹ تک نہیں تھا پنڈت نہرو کا کوٹ پہنے سری نگر آئے ان کا بینک بیلنس کیول دو ہزار روپیہ تھا زندہ رہنے تک ان کا اپنا کوئی مکان نہیں تھا۔ مولانا ابوالکلام آزاد کی مرتیو کے بعد ایک مٹکا شاہی کار ان سے قرضہ وصول نہ ہونے کے کارن ان کی کار قرقی کر لی گیا۔ سردار پٹیل۔ مرار جی ڈیسائی گلزاری لال نندہ دو بار ایکٹنگ پردھان منتری ہونے کے بعد بھی اپنا مکان نہیں بنا سکا رہے ہیں پنڈت دین دیال اپادھیائے کے پاس صرف دو جوڑے کپڑے کے تھے وہ تھیلے میں تھوڑا سامان تھا جب میں غور کرتا تھا ان کی جیونی کو دیکھ کے بیشکل سے بھی نصیب نہیں ہوتا
(شریشٹھی کچھو کرنا)

(245) سب اتنا فرق ہے انسان میں اور اس کی تہذیب میں وہ ہے اک دھرم کا یہ ہے تصویر کشی

(246) کے فرا سند آپ سے فریاد کرتے ہیں - ان کے دل بدل جو دیش کو برباد کر رہے ہیں

(247) زندگی کیا ہے چند اجزا کا ظہور - شری شیو کیا ہے ان اجزا کا پریشاں ہونا

(248) ارے بے ایمان بندوں نے بھی اپنا ملک چھوڑا - نہ زندوں میں لکھ چھوڑا نہ مردوں کا کفن چھوڑا

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized by eGangotri

(249) پہلی دنیا یدھ کے بعد انگریزی سرکار نے لندن میں گول میز کانفرنس جو کئی ٹکڑوں کے سمجھوتے
سے دے بیٹھے نے 1930ء میں بلائی تھی کانگریس نے اس کا ورودھ کیا
پھر 1931ء میں بلائی جب ہیں گاندھی جی شامل ہوئے اس میں سروجنی نائیڈو۔ پنڈت مدن موہن
مالویہ بھی شامل ہوئے مگر کوئی نتیجہ نہیں نکلا تھا

(250) سرقہ پرست لوگوں نے کمیونوں کے وسیلے۔ تصویریں بگاڑ دی ہندوستان کی

(251) بدگمانی نے دو گھر پر اپنے ملک کی بنیادیں ہلانے زمانے لگے ہیں۔

(252) اے خاک نشینو اٹھ بیٹھو اب وقت قریب آپہنچا ہے
جب تخت گرائے جائیں گے اور تاج اچھالے جائیں گے
اب ٹوٹ گریں گی زنجیریں اب زندانوں کی خیر نہیں (زندان یعنی قیدخانے)
جو دریا جھوم کے اٹھے ہیں تنکوں سے نہ ٹالے جائیں گے

(253) رام جی لنکا کو جیت جب ایودھیا آئے تو لوگوں کا رش تک بہت بڑا تھا دیکھا سنگھاسن پر سیتا رام کے بائیں طرف تھیں
اور دوسری طرف لچھمن ایک طرف شترگھن اور چرنوں میں ہنومان موجود تھے سب سے پیچھے کونے میں
ایک چھپا سا بھرت بھی بیٹھا تھا جب رام جی آئے تو سب کھڑے ہو گئے سب نے سر جھکائے ہنومان اور سیتا کی تعریف
بھی کرتے ہیں تو آپ نے دیکھا سب سے پیچھے کیول بھرت جی تھا جو سر جھکائے بیٹھا تھا اس کا دل اور بھاونا
بھی کر رہی ہیں میری ماں نے آپ کو 14 برس کا بنباس دلوایا بہت بڑا پاپ کیا بھلا میں اس پاپ
سے کیسے بچ سکتا ہوں اس پاپ کے کارن میں کسی کو اپنا منہ دکھانے کے قابل نہیں سمجھا اس لئے پیچھے چھپ گیا ہوں
کہ اس شخص کا [illegible] میں کوئی [illegible] نہ ہو۔ جتنا [illegible] نے بھرت کے [illegible] سے رام جی کو [illegible] کر دیا رام جی بولے
ایودھیا چھوڑنے کے بعد بھرت نے [illegible] کو سنبھالا میں نے بھرت کو جب [illegible] دی تھیں تو کہا تھا تم ایودھیا جا کر
راج کرو [illegible] پیچھے کھڑا ہوں تمہیں کوئی [illegible] نہیں آئے گی اب [illegible] گدی پر بیٹھا ہوں اور بھرت
میری پیٹھ پر کھڑا ہے مجھے کوئی چنتا نہیں [illegible] وہ [illegible] شکتی [illegible] جتنا [illegible] نے
بھرت کو [illegible] رام جی [illegible] بھرت بولے رام [illegible] پاون ہیں وہ [illegible] سے نیچے [illegible] کر
[illegible] ہیں [illegible] جو میں نے [illegible] تو [illegible] میں [illegible] گیا [illegible] رام
کے پاس [illegible] بھرت کی [illegible] بات [illegible] کو سنائی رام پریم بھاؤ سے آنکھیں نم کر کہا میرا [illegible] میں نے
جو کیا [illegible] پر [illegible] پیار [illegible] بھرت مجھ سے جیت گیا اور میں [illegible] ہار گیا [illegible] میں
بھرت سے [illegible] ہنومان جی نے بھرت کو [illegible] دکھا دی [illegible] کر لی
یہی بھرت کی جیت کی نشانی [illegible] دکھاتا ہے جو میدان میں [illegible] ہے۔

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized by eGangotri

(254) دیکھنے کے معاملے میں NITSZ نے ایک بہت گہری بات کہی ہے جب درخت کو آکاش کی بلندیوں کو چھونے
کی خواہش ہو تو اس کی جڑوں کو بھی پاتال تک جانا ہوتا ہے

(255) برداشت اور تکبر دونوں ایک سا لگتا ہے پر دونوں میں فرق ہے برداشت سب کچھ چھوڑ کر آیا ہے
اور تکبر سب کچھ پانا چاہتا ہے وہ جو پانا ہے وہ تکبر کا اظہار کر کے اور وہ جو پایا میں
پہنچنا چاہتا ہے

(256) جسم کے بنا دیکھنا نہیں اور دیکھنے کے بنا جسم نہیں جس پل دیکھنے والے پر جسم لیا ہے اسی پل اس کی
انکھیں پاک [illegible] شدہ ہو جاتی ہے

(257) کال کا پہیہ نرنتر چلتا رہتا ہے جو پیدا ہوا ہے اسے مرنا ہے وہ کل نیچے آ جاتا ہے اس سچائی کو جو کوئی دیکھ
نہیں سکتا وہ پرکرتی کے دوارا نشٹ کر دیا جاتا ہے

(258) سنتوش اور انوشاسن ہی ہر پانی اور ہر دیکھنے کی کامیابی کی سیڑھی ہے

(259) سوچنے دیکھنے اور سوچنے کا کام کرنے میں بڑا فرق ہے سوچنے کا کام کرنے کے لئے پریشرم سہن شیلتا اور تپسیا
کرنی پڑتی ہے اپنا تھا لگتی ہے جس کی وجہ سے آدمی گنوں کی دیکھتا ہوتی ہے

(260) زمین کی گرد غبار زندگی کے بل آسمان کی بلندیوں پر تو پہنچ جاتی ہے پر تھوڑے سمے کے بعد وہ پھر مٹی گرد ہی
بن کر زمین پر آ گرتی ہے

(261) دکھوں کے درمیان اور سکھوں کی چھایاؤں میں زمین کے ہی اوپر دیکھنے کی بجائے زمین کے نیچے بھی دیکھنے کی
ضرورت ہے یعنی کہ اپنے جیون کی بنیادوں کو بھی دیکھیں

(262) جو امر ہیں ان کا نام سدا زندہ رہتا ہے وہ مر کر بھی نہیں مرتے اور نہ ہی ان کی وشیشتا ختم ہوتی ہے

(263) جانکی جیتی پہلا سکھ ترنت پیسہ کمایا ، دوسرا سکھ گھر میں مایا ۔ تیسرا سکھ سلکشنی نار چوتھا پتر آگیا کار

(264) کچھ لوگ امر بیل کی طرح ہیں اپنی جڑ نہیں ہوتی پر دوسروں کے جسم سے لٹک کر کسی درخت کا سہارا
لے کر بڑی جل جاتے تو اسے اپنے ناگ پاش میں جکڑ لیتے ہیں

(265) شکتی انسان کو دوشٹ کر دیتی ہے اور دوسروں کو شکتی انسان کو چور بنا دیتی ہے ایسے کئی پہلو ان میں

(266) آنکھ اور جنتا آبادی سنگھم پر جل جاتی ہیں تو پھر بھی وہ اپنے دانتوں کو سرکار کو گھرتی ہے بجلی
کیونکہ اور دوسرے بھی آگے بڑھتی ہیں ۔

(267) وہی شکتی سدا کل بھرت آدمی جو سے کبھی نہ سہنے کر کے ان کا ہونا ہے (آچاریہ رجنیش)

(268) پو کلیشن کا پودا خوبصورت اور عمدہ ہوتا ہے مگر وہ اپنے نیچے کسی دوسرے پودے کو پنپنے نہیں دیتا

(269) آدمی کی پہچان اس کے بڑے بڑے دن سے ہے پر اس سے بھی بڑا اور وہ دن جو شکر سے دن میں ہوا

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized by eGangotri

(270) تیرے لیئے مرنا ہی جینا ہے اور تیرے بنا جینا تو مرنا ہے (دیپ سادھو کرتو ملاد)

(271) بڑی ہیبت سے بہادری اشو الیگزنڈر سب مل کر ایک ساتھ ایک ہی دشا میں رکھ کر سمجھ لیں تو وہ قید سے نہ چھوٹیں گے بڑی چالاکی سے رتھ اور تنگ دشاؤں میں بکھر گئے کیونکہ زور لگا کر اپنی جگہ سے نہیں ہلے تھے ساتھ ہی نہیں ہلیں گے اور ساتھ ہی اُن بہادر عقیدوں کی شکتی بھی ختم ہو جائیگی ۔

(272) سپنے میں جیتے جا رہے وہ رام راون یدھ ہو یا کورو پانڈو جیت سدا سچائی کی ہی ہوتی ہے یہ کہیں بھی نہیں لکھا کہ شکتی میں جیت ہے

(273) ایک نائیک اور کھل نائیک کے مدھ ایک معمولی سا فرق دکھائی دیتا ہے [illegible] دیکھا گیا ہے بڑی نائیک سے ذرا سی بھی بھول ہو جائے تو وہ بڑی کا کھل نائیک بن جاتا ہے یہی تو زندگی کی ایک دھند جیتا ہے

(274) آدمی تب بکاؤ ہوتا ہے جب مجبوری کا شکار ہوتا ہے اس کی اُن عزت کی [illegible] اور دھرم سب کچھ بک جاتا ہے

(275) کچھ لوگ جو بہت لوگ کسی دیکھتی کے بڑی جان پڑھتی طور پر کے پرشنسا کرتے نہیں تھکتے لیکن راجاؤں کے درباروں میں راجہ کی پرشنسا کرنے والے چارن بھی کب سے پورا کرتے تھے جنکا راجہ چاہے کتنا بھی نالائق ہو اُن کا کام اُسکی پرشنسا کرنا ہی ہوتا ہے

(276) جو بیچے کچھ ایسا ایسا ہوتا جو طوفانوں میں پلتے ہیں۔ اس دھرتی کی قسمت کا نقشہ ایسے ہی لوگ بدلتے ہیں راہوں کے کنکر اور کانٹے جن کی چال نہیں روک پاتے۔ اُن قدموں کو کیا روکیں گے جو انگاروں پر چلتے ہیں جینا ادھر ادھر ہم سمجھتے ہیں جو لوگ ہمیشہ سے بڑے ہیں وہ لوگ ہیں کی نہ کبھی گرتے ہیں نہ کبھی ٹوٹتے ہیں وہ بیچ کا راستہ نہیں چھوڑتے ہیں جو اس لائق ہیں پر ختم ہو جائیں۔ ہر جگہ اور ہر حالت میں وہی لوگ کچھ کر جاتے ہیں

(277) ایک دن نانک دیو بچپن کے کرتے سب لوگ کی دھرتی پر پہنچے دیکھا کہ یہ سب لوگ سو رہے یا بیٹھے ہوئے ہیں ان کے پاس کچھ کرنا ہوتا تو روپئے لے کر دو پیسے دیئے اور کہا جاؤ بازار سے ایک پیسے کا جوڑا اور ایک پیسے کا بیج خرید لاؤ مرد دانہ کو تو روپئے کی بات کچھ عجیب سی لگی پھر آدیش کا پالن کر کے بازار گیا وہ جس بھی دکان پر یہ دونوں چیزیں مانگتا ہر دکاندار نے سوچا یہ کوئی پاگل ہے ٹھکرا دیتے گھومتے شام ہو گئی آخر ایک دکان جو باقی رہ گئی تھی سوچا وہاں سے بھی پوچھ لیتا ہوں جب مرد دانہ نے دکاندار سے دونوں چیزیں مانگیں تو دکاندار نے کہا یہ دونوں چیزیں میرے پاس ہیں وہ پیسے لیکر اس دکاندار کا نام خود لکھ کر ایک کاغذ پر لکھا مرنا سچ اور جینا جھوٹ۔ دونوں کاغذ کے ٹکڑے مرد دانہ کو دیئے مرد دانہ نے دونوں ٹکڑے لا کر گورو جی کو دیئے گورو نانک جی نے تب یہ اس دکاندار کا ملک پڑھا اور مرد دانہ کو کہا چلو مجھے اس دکاندار سے

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized by eGangotri

(277) جب گرو جی مردانہ کے ساتھ جس دکاندار کے پاس پہنچے وہ دکاندار جو تریش کا رشتہ دار رکھتا تھا
گرو جی کو ترازو دیکھ کر ہاتھ باندھ کھڑا ہو گیا گرو جی نے کہا تم نے جو کچھ لکھ دیا ہے کیا کبھی ان لیکھ بھی
کیا ہے بولا نے کہا پیدی ترازو کی کر با بیچ جائے تو پیرا ان کو بیچ جائے گا گرو جی نے کہا تو چلو
میرے ساتھ اس دکاندار نے اپنی پوری دوکان غریبوں میں بانٹ دی اور ان کو
حاصل کرنے گرو جی کے ساتھ چل دیا۔

(278) جیانا بدھ جب گھر چھپائے مہاراج کو چھوڑ کے دھام کو چلے گئے تو ان کے جسم کے سارے کپڑے
تار تار ہو چکے تھے تن ڈھانپنے کے لئے بھی ان کے پاس کوئی ستر نہیں تھا ندی کے کنارے ایک
لاش پڑی تھی جس کے اوپر کافی موٹا کفن لپٹا ہوا تھا جیانا بدھ نے لاش کے اوپر سے
چادر اٹھا لی اپنی پوشاک کے لئے رکھ لی جسے بعد میں انہوں نے تیل سمجھ کر جیانا جی نے پھر اس سے
پہن کر بنانے کی سمتا دی

(279) 1856 میں نواب واجد علی شاہ کی موت کے بعد انگریزوں نے اس کی بیوہ کو گدی سے اتار دیا
اس بیوہ نے اپنے بیٹے کو گدی پر بٹھا کر خود کمر کس کر اس نے انگریزوں کے خلاف
لڑائی شروع کی

(280) شمس الدین التمش کی لڑکی رضیہ سلطانہ نے 1230 سے 1240 سن تک
بڑی بہادری سے حکومت کی

(281) ناری کے بنا پرش کی ماتر ادھورا ہے ... ساتھ نا ہے
(282) ناری کے تین روپ پرورتنی - مالیکا - کستوری - ... ناری کی کہاوتیں ہیں
(283) ... ناری کی ذات ... (لکشمی)
(284) ... شاہ ... کا ... بولنا
... صرف جھوٹ ... سچ ... جھوٹ ...
کہ وہ سچ ... ثابت ہو جائے

(285) گرمیوں کے موسم میں جنگل میں درختوں کے آپس میں رگڑ کھانے کے کارن آگ لگ جاتی ہے
وہ جنگل کو بھسم کر دیتی ہے جس کو شاستر میں داوانل کہا ہے

(286) ہیون سانگ چینی سیاح 631 عیسوی کو کشمیر آیا تھا اس وقت کشمیر میں کارکوٹ خاندان
کی حکومت چل رہی تھی راجہ درلبھ وردھن کا ... تھا اس نے ہیون سانگ کی بہت قدر
کی ہیون سانگ دو برس کشمیر میں رہے ... خاندان میں راجہ للتادتیہ ہوا جو کافی مشہور

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized by eGangotri

اور بعد میں راجہ گلاب سنگھ نے ساری حکومتی مشینری کی مدد سے اور چندر کا اس نے خوبصورت مندر سیدھا تب اس نے
بدھ دیو اور دیوتا سب شیو جی کے دور میں بنے اس کے عہد میں بھی نئے مندر بنے شرتی کی
منشی سے تھوڑی دور بنے دیوتا کے انداز میں ایک شاندار مندر کی تعمیر
کروائی جو ایک ہندو فن کا شاندار نمونہ ہے

(287) ماں میں مینہ ہے دا تسلیمہ ہے - اور کیا ہے - دنیا میں پیار ہے دشا تا ہے ماں جیون دائنی ہے
دو کشمی دائنی ہے دیا لو ہے ماں کے بنا کچھ بھی نہیں ماں کے بنا یہ جیون جیون ہی نہیں جیسی ماں
کے بنا یہ جیون نہیں تو کیوں نہ محبت ماں پر یہ جیون نچھاور کر دیا جائے۔

(288) گورو نانک دیو جی مہاراج بالا اور مردانہ کے ساتھ ایک گاؤں میں گئے گاؤں والوں نے گورو جی
کی خاطر مدارت نہیں کی بلکہ بہت برا کیا ایک دن ٹھہرنے کے بعد جب لوگوں نے گورو جی کو رخصت کیا تو گورو جی ان
لوگوں کو دعا دی کہ آباد رہو - دوسرے گاؤں میں لوگوں نے گورو جی کا آدر ستکار کیا
تو گورو جی نے ان کو آشیرواد دیا کہ اجڑ جاؤ۔ بالا اور مردانہ حیران ہو گئے یہ کیسا آشیرواد ہے
خاموش رہے اور پھر بعد ایک گاؤں میں گئے وہاں کے لوگوں نے گورو جی کا بہت ستکار کیا گورو جی نے
ان کو آشیرواد دیا کہ خوشی سے اجڑ جاؤ اور بکھر کر بس جاؤ دونوں شش بڑے حیران
ہو کے رفیق گورو جی سے پوچھا کہ گورو جی جن لوگوں نے آپ کا آدر ستکار کیا تب ان کو آپ نے کہا
اجڑ جاؤ اور جن لوگوں نے آپ کا ستکار کیا تب ان کو آپ نے کہا بس جاؤ کا آشیرواد دیا
گورو جی نے کیا کہا بھید ہے گورو جی نے کہا جن لوگوں کو میں اجڑنے اور بکھرنے کا آشیرواد دیا وہ لوگ
اجڑ کر جہاں بھی جائیں گے اپنی اچھائی پھیلائیں گے اور جن جن گاؤں کو میں نے بسنے
کا آشیرواد دیا وہ وہیں بسے رہیں تاکہ کہیں باہر جا کر اپنی گندگی پھیلا کر
جگہ نہ بگاڑیں یہ ہے بھید ہے تا کہ ان کی گندگی پھیلا اور جگہ نہ بگڑے -

(289) سرکار کو چلانے کے لئے اور پرشاسن کو چلانے کے لئے بکری کی طرح ممیانے کی نہیں بلکہ شیر کی طرح دھاڑنے
کی ضرورت ہے

(290) کما پنڈت جی ادھر ادھر گھوم کر سات سو برس ہو گئے - ہر گز دیکھو وہی پنڈت جو تا پڑھ دھیان
نہ کے تعلق ہے - ادھر - ہر لمحے کا نام - بھگوان سب دکھوں سے رہتے ہیں - گرو سب جھگڑوں کا دینے والا
تب سو برس - مگر ہر ایک کی دنیا بھی ہوئی ہے - ہر شخص - جو بھکاری کے آئینہ ہے - ہر کو دیکھ کے پر سب دھیان
دھیان میں - بس کے سروپ کا ہم دھیان کریں - دیکھو جس میں دھیان کی بہت اپار تھا
جو پڑھتے ہیں دھیان - بدھ کی بڑے کانوں سے پکڑ کر اپنے کانوں میں لگا دے

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized by eGangotri

(291) روپیہ انسان کیلئے بنا ہے انسان روپیہ کے لئے نہیں۔

(292) نیک ایماندار اور بااصول ہونا اچھی بات ہے مگر دنیا کے ساتھ ہوشیار بن کر رہنا چاہئے ورنہ شیطان تمہارے
کے ترپے کی دیگ میں چھیڑ دے گا دیگا اور جانیگا نیکی کا ہی اثر ہے۔

(293) سنسار پریورتن شیل ہے دن کے بعد رات اور رات کے بعد دن یہی قدرت کا نیم ہے۔ جسم جب بوڑھا
ہوتا ہے تو اس کا شرر ہوتا ہے اور پکے ہوئے آم کا گولہ۔ اور شام کو اس کے بعد پھر روشنیوں کی اور
ویران کر جاتا ہے۔ کسی کے جیتے جی جانے کے بعد تمارے بھی سورج کا ڈوبنا ہو جاتا ہے جو دن کے بعد

(294) ہمارے بھوشیہ کے وعدوں کا وعدہ آنکھ ہمارے دھیان پر دشمن سے ٹکایا جاتا ہے کہ ہم آزاد پیار کرتے ہیں
آتے کیا کریں گے

(295) جب راستوں پر اندھکار ہے - دیپک دل کا جلاتا چل
دنیا اور پریاں کہاں - سب کو گلے لگاتا چل
مرجانے پر کوئی نہ ملیگا - اس کی کیا گارنٹی ہے
خوش کر اور خوشیوں میں رہ - مجھ پر سوگ بتاتا چل

(296) ایک خوبصورت دوشیزہ ایک بدصورت کے پاس گئی اور بولی کیا تم مجھ سے بہت پیار کرتی ہو۔ بدصورت بڑا حیران اور
پیار سے دوشیزہ کی طرف دیکھا اور کہا دیوی میں بھی تم سے پیار کرتا ہوں مگر ابھی اسے ظاہر کرنے کا سمے نہیں آیا
جب مجھے سمے آ جائیگا میں خود تمہارے پاس آ جاؤں گا۔ سال پر سال بیتتے گئے دوشیزہ کی سندرتا کا اثر ہونے
لگی۔ شریر دُبلا ہو گیا چہرے پر جھریاں پڑ گئیں۔ شریر کو کمزوری نے گھیر لیا۔ شریر کے ہر انگ سے بیماری پھوٹنے
لگی شریر درد سے بھر گیا وہ وقت جو جوانی میں دوشیزہ پر جان لٹاتے تھے سب کے سب اس
سے نفرت کرنے لگے۔ شہر میں کوڑھ کی بیماری اور نہ پھیلے اس ڈر سے اس دوشیزہ کو شہر سے
باہر نکال دیا وہ اجاڑ میں ایک پرانی ٹوٹی ہوئی کٹیا میں رہنے لگی اس کے سامنے بدصورت آئے
دوشیزہ بولی تم نے بہت دیر کر دی جب مجھ میں روپ اور جوانی تھی میں نے بہت دیر تک تمہارا
انتظار کیا اب میں روپ میں سڑ گل رہی ہوں کوئی ایک منٹ کیلئے بھی میرے پاس
بیٹھنے کو تیار نہیں۔ تم کیا لینے آئے ہو۔ بدصورت نے کہا میں بہت گہرا پیار رکھتا ہوں تو
سمے ہے تیرے ساتھ پیار کرنے کا دیوی میں کافی عرصے سے اس وقت کا انتظار کر رہا تھا
یہ کہہ کر بدصورت نے دوشیزہ کے کٹیا کے کواڑ دھونے شروع کر دیئے۔

(297) دارا رہا نہ جم سکندر سے بادشاہ - تخت زمیں پر سینکڑوں آکے چلے گئے

(298) یہ دولت بھی لے لو - یہ شہرت بھی لے لو - بھلے چھین لو مجھ سے میری جوانی - مگر مجھ کو لوٹا دو وہ بچپن کا ساون
وہ کاغذ کی ناؤ وہ بارش کا پانی

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized by eGangotri

(299) جتنا مال بننے کے ساتھ ہی کوکھ سے نکلتی ہے۔

(300) جے مینڈک دنیشور ناتھ پرتاپ سنگھ V.P. Singh نے اپنے پردھان منتری کال میں منڈل کمیشن چلایا جس کا رن 376 ہو گیا اور نوجوان موت کے گھاٹ اتر گئے منڈل کمیشن کے کارن ہی جوڑ کر نیچے نکالی گئی

(301) دو پہر کا روشنکار ہے پیدل چلنے والوں نے کیا شروع ہو جاتا کہ وہی بات کو فوراً بھول گئے اور سب جو پیدل چلنے والوں کو کچلتے تھے پیدل چلنے والوں دوبارہ بنائی گئی سڑکیں کار چالکوں کے ادھیکار میں آ گئیں۔

(302) ممکن ہے کہ یہ گھٹائیں سورج کو چھپا لیں مگر کل کا دن نکلنے کا ہر حد یہ گھٹائیں نہیں روک سکتیں۔

(303) عادت تو کبھی بھی بدلی جا سکتی ہے مگر فطرت کبھی نہیں بدلتی

(304) رنگیلا پن قوم کا ظالم بادشاہ جیسے کبھی رحم دل سوچ نہیں سکتا اس نے لا تعداد لوگوں کو پھانسی پر لٹکایا وہ حصہ کبھی رہتا ہے جو رات دن بے شمار پریوں کو کاٹتا ہے

(305) ہر جنگ میں مکتی پانا ہے دوسرے میں بھگتی سے شرتا ہے جنگ میں سپاہی سے مگر بھگت میں مکتی کا پہلو ایک ہی راستہ ہے لوک سیوا

(306) 1757 میں غدار راجی چند - جے چند - مان سنگھ امر دو بھیڑ راجہ اور 1857 میں سندھیا راجہ جے راجی

لکشمی بائی کے قتل کے تلاش کرتی رہتا ہے اور جے کی کہانی ان غداروں سے ہی بنتی کہانی بنتی ہے جے جیوں - مر چکی - سراج الدولہ کی - میں مانا پڑتا ہے - رانی لکشمی بائی نے پنیتا کر کی جنگل پانی سے جھانسی شہر جیسے سے بیدردی سے پراکرم اور وشیش میں دو بے شری انہیں کو ملتی ہے کیونکہ شدھ بیکر پندرہ ان کی بجائے اتنے زیادہ بلوان ہر و شکتی شالی ہوتا ہے

(307) امریکن شراب سپاہی تو دور چینی رعم پڑی مگر انسانی تاریخ کا عجب واقعہ ہے بر ان جیسوں نے شرابیوں کو مار مار کر بھگا دیا آج جیسے دشمنوں کو چلنے کر رہے ہیں جبکہ پہلے انہی کا تیموں کا کش کیتے تھے

(308) لکشمی خود تو بڑی قربانی سے ملتی ہے مگر اپنے پیچھے رہنا ہر جو چھوڑ جاتی ہے کچھ جو دبایکوں سے ڈھونڈے نہیں ملتا۔

(309) کون انسان ہے جو غلطی نہیں کرتا جو غلطی کرنے پر بھی اس کا احساس نہیں کرتا وہ دوسری غلطی کرتا ہے اور جو احساس کرنے پر بھی اس میں اصلاح نہیں کرتا وہ تیسری غلطی کرتا ہے

(310) ~~شیخ بابا فرید نے کہا کہ مجھے سوئی دو~~ (اصلاح لینی ضروری)

(310) شیخ بابا فرید کہا کرتے تھے مجھے سوئی دو قینچی نہیں کیونکہ میں جوڑتا ہوں توڑتا نہیں۔ یعنی میں بنتا ہوں میں کاٹتا نہیں

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized by eGangotri

(311) کچھ لوگ یہ بات بھول جاتے ہیں کہ مرغے نہ ہونے کی وجہ سے دن نہیں نکلے گا ایک بڑھیا جو شیلا فاضح کا
تھی لوگوں نے گاؤں سے نکال دیا بڑھیا مرغا بغل میں دبا کر چلی اور کہنے لگی اب میرا مرغا بانگ نہ
دے گا تو اس گاؤں میں دن نہیں چڑھے گا کیونکہ چڑھے سورج اس گاؤں میں اور کسی کے پاس مرغا نہیں ہے

(312) نیتا - جنتا کی ~~خیر~~ خبر - کرسی کے واسطے جو بیچا مخبر ۔

(313) دوسری جنگ عظیم میں جو جرمنی کی فوجیں اور دوسری اتحادی فوجوں کے ساتھ لڑائی ہو رہی تھی
6 اگست 1945 کو سیکنڈ لیفٹیننٹ دار جب امریکہ نے ہیروشیما پر ایٹم بم گرایا تھا اور اس کے تیسرے ہی
روز ناگاساکی پر ایک اور بم گرایا جس کی وجہ سے ۲ لاکھ سے بھی زیادہ لوگ مارے گئے
تھے اور لاکھوں کی تعداد میں بیمار ہوئے اور بچے لنگڑے لولے اور اندھے پیدا ہوئے تھے یہ بم
جاپان کو شکست دینے کے لئے اتحادی فوجوں نے گرائے تھے کئی سال اس دھرتی پر ایک تنکا تک اس
وقت کا نہیں اُگا تھا اور مرنے والوں کی تعداد میں لگاتار اضافہ ہوتا گیا

(314) انسان جب بوڑھا ہے تو اس کی عقل کا اور طاقت جب گھٹتا ہے تو اس کی نسل کا پتہ لگ جاتا ہے

(315) 13 جولائی 1931 سری نگر کی جیل میں جو شہیدوں شیخ عبداللہ کے حق میں نعرہ بازی کر رہے تھے
تھا جس کے بعد پولیس نے گولی چلائی جس کے کارن کچھ شہیدی مرے تھے یہ واقعہ جیسا کہ ہری سنگھ کے عہد میں
ہوا تھا اس کی یاد میں شیخ حکومت نے اس دن ہر سال یوم شہیداں کے نام سے منایا جاتا ہے

(316) ندی جب اپنے کناروں کے اندر رہ کر بہتی ہے تو لوگ اس میں اشنان کرتے ہیں آچمن لیتے ہیں
اس کی ارچنا کرتے ہیں لیکن وہی ندی جب اپنے کناروں کو توڑ طوفان کا روپ بنا کر
بہنے لگے اور ونا بش کا کارن بنے تو لوگوں کی نظروں میں اس کی قیمت اور شردھا ختم ہو جاتی ہے

(317) رامائن سب سے بڑی ہے یہ بات راون میں رامائن نہ پڑھا تو رام کو بھی راون کو مارنا پڑا تھا
پڑھنا رہا ہے کنس کے بارہ میں لکھی ہے

(318) وشنو ماتا کی تین پنڈیاں یعنی مورتیاں ہیں یعنی تین شکتیاں - مہا سرسوتی یعنی عقل کی دیوی
ہے مہا لکشمی یعنی دھن کی دیوی ہے مہا کالی یعنی تخلیق کی دیوی

(امین کو سکی بار شنو)

(319) آوت ہی ہرشے نہیں نینن نہیں سنیہ . تلسی تہاں نہ جائیے چاہے برسے کنچن مینہ یعنی بادل

(320) اے طائر لاہوتی اس رزق سے موت اچھی جس رزق سے آتی ہو پرواز میں کوتاہی

(321) سنو رے سائنس یہ ندا آتی ہے آسمان سے کہ آزادی کا اک لمحہ ہے بہتر غلامی کی حیات
(ندا) یعنی آواز ۔
جاودان سے

(322) دل لگانا مل نہ رہے ایک دم یہ دنیا چھوڑ جانا ہے - باغیچے چھوڑ کر خالی زمین رہ جانا ہے

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized by eGangotri

(323) چوٹی کے نیچے کیا ہے۔ جب پرتھوی نے بچے کو جنم دے کر پورے درشن کو دھندلا کر دیا
ایک بچے کو پرش بنانے میں پرتھوی نے دنیا کو دکھا دیا۔ قلقشندہ کا پرش ٹھکانوں کا
ادھورا درشن ہے جب پرتھوی نے اپنے آنسوؤں سے سینچ ایک مرد بنایا شرم وہی مرد
پہ جھک رہے ہیں چوٹی کے نیچے کیا ہے۔ چوٹی ٹکٹ بنانے والے مرد کے سامنے اپنی ماں بہن اور بیٹی
بھی دیکھی ہو گی۔ مرد کی یہ کیسا ناسمجھی ہے جو یہ کیا جا سکتا ہے کہ اس گیٹ پر شراب
اور شباب کی دھک پر ناچنے والی عورت۔ پیسے کے لئے ناچی۔ مگر چوٹی کی اس درد شناسی کے
چوٹی کو دیے زخم دل ہے، ماں کی پرورش کرنے والی ماں خود مجبور ہے۔ زخمی ماں اپنی بیٹی کو
سکیس کلنڈر بنا کر جوان کر دیتی ہے۔ بیٹی جتنی بیباک گفتگو کرے جتنی واہیات حیا اور
شرم چھوڑ لباس پہنے ماں باپ اس کو دیکھ خوش ہوتے ہیں اور بڑے فخر سے کہتے ہیں
میری بیٹی میرے خاندان کا نام روشن کرے گی۔ چوٹی تاریخ کی شہری دیکھی۔ ماں بیٹی اور نینا گھما بنا
چاہتی ہے۔ مگر وہ لفظ سلطانہ۔ بیگم حضرت محل۔ لکشمی بائی جھانسی کی رانی پدماوتی اور
اندرا نہیں بننا چاہتی۔ وہ خود یہ نہیں جانتی کہ وہ خود سے گذرے ہوئے دور سے پہچان کریں
آنے سے پہچان کریں۔ ایک چھوٹی سی بیٹی منو کی پرورش ایک ناری شکتی کے روپ میں
ہوا کیا ہو گا سکھ پنت اور مہاراجا باجی راؤ نے کی تھی۔ اسی پرورش کے دم پر منو نے 22 سال
کی عمر میں وہ دکھایا۔ جھانسی کی رانی کہلائی جس کی ایک آواز پر تمام دیش کے
رکھنے کے لئے تیار ہو گئے۔ مجھے تو زخم بند کرنا چاہئے۔ بڑے فخر سے کہتا ہے
خوب لڑی مردانی وہ تو جھانسی والی رانی تھی۔ وہی منو جھانسی کے بچوں میں
سندری شکتی میں پیدا ہوئی تھی۔ میں زخم کی تو دھوننگ ہو گئی تو مجھو تھوڑا سا بیٹا ہوا
کہ اپنی شکتی کو پہچانوں ورنہ کوئی غزنوی، محمد غوری اور کوئی ہٹلر اک دو
جیت کے کہ آپ کو نیلام کر دے گا۔

(بحث بیدا)

(324) بانی بیدا بالبلہ ماننے کی ذات۔ دیکھئے یہ کیسے جانتا ہے ہوں تارا پر ہوت

(325) پڑھت پنڈت ہوگئے دھن بیچے۔ پڑھے پنڈت گو تو کیوں دھن بیچے۔ (بحث بیدا)

(326) یقین محکم عمل پیہم محبت فاتح عالم۔ جہاد زندگانی میں یہ ہیں مردوں کی شمشیریں

(327) جب کیشے سے سیفان کو میر نہ پیدا ہو دی۔ اس کیشے کے پیر خوشہ قدم کو چلو دو

(328) حافظ خلوت گر وصل خود ہی ملک کن را خاص معام۔ سبحان اللہ ابد ابرین والے رام

(329) حیات جاوداں کا راز مخفی ہے تو مرنے میں جنہیں مرنا نہیں آتا انہیں جینا نہیں آتا

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized by eGangotri

(330) بھیشم پتامہ نے کرشن سے پوچھا مجھے تیروں کی شیا پر کیوں لٹایا گیا۔ پرمیشور نے دروپدی کے چیر ہرن
میں حصہ نہیں لیا اور نہ ہی جوا کھیلنے میں شامل تھا پھر مجھے یہ سزا کیوں۔ بھگوان کرشن نے کہا
تیرا اپرادھ یہ ہے کہ تو اس سارے پاپ کرم کو روکنے کی شکتی رکھتا تھا پر تو نے ایسا نہیں کیا
اس کارن تمہیں تو بھی دنیا میں پاپی ہے جو وہ ہوتے تو اس کارن تجھے یہ سزا بھگتنی پڑ رہی ہے

(331) موجودہ حالات کو دیکھ صاف ظاہر ہوتا ہے کہ ستا اپرادھ کو چھپانے کا ایک ذریعہ ساد فن ہے
جیسے لالو پرشاد یادو اور مدھو النساء۔

(332) لشکیا کے ہوتے ہوا اشہر پر یعنی دھن نہیں ملتا (چانکیہ)

(333) یہ تن دشمن کی بیل ہے گورو روپ کی کمان میں دیئے بھی گرو ملے تو بھی سستا جان (کبیر)

(334) جیسے یعنی مرگ - مین - بھرنگ - پتنگ - کنجر اک دھد دشا ناشی
سب مٹے پانچوں دوش جا میں تا کے ترن کی کتنی آس

پہلے مرگ یعنی ہرن - مین یعنی مچھلی - بھرنگ یعنی بھنورا - پتنگ یعنی پتنگا - کنجر یعنی ہاتھی ان سب کا ایک
ایک ہی دوش کے کارن ناش ہوتا ہے جن پر پانچ دوش ہیں ان کا بچاؤ کیسے کیا جا سکتا ہے
شکاری گھنٹی بجا کر ہرن کو پکڑ لیتا ہے یعنی ہرن گھنٹی کی آواز پر سب کچھ بھول جاتا ہے کستوری بھی مست ہے کہ ہرن
کے پیٹ میں کستوری ہوتی ہے مگر اس کو پتہ نہیں کہ کستوری کی خوشبو پیٹ سے آ رہی ہے وہ اس خوشبو کے
کارن بھاگ دوڑ کرتا ہے آخر شیر کو پراپت ہو جاتا ہے - مچھلی یعنی مین کو کانٹے میں چارہ لگا کر کنڈی سے پکڑا
جاتا ہے بھرنگ یعنی بھنورا کلی کلی کا رس چوسنے میں مست ہو کر پھول پر بیٹھا رہتا ہے شام ہوتے ہی
کلی کی پنکھڑیاں بند ہو جانے سے بھنورے کی مرتیو ہو جاتی ہے اور پتنگا روشنی پر فدا یعنی مست ہو کر
جلتی شمع پر قربان ہو جاتا ہے اور ہاتھی کو پھنسانے کیلئے ایک نقلی ہتھنی بنا کر کھڑا کر دیتے ہیں
اس کے نیچے ایک بڑا سا گڑھا کھود اس کے اوپر گھاس پھوس ڈال بند کر دیتے ہیں وہ ہاتھی اس
ہتھنی پر مست ہو کر بھاگتا آتا ہے اور اس گڑھے میں گر کر پکڑا جاتا ہے اس پر کبیر
جی نے کہا ہے یہ ایک ایک دوش کے کارن یہ پرانی اپنی جان گنوا دیتے ہیں تو ان پرشوں
کا کیا ہوگا جو - روپ - رس - گندھ - سپرش - سواد آدی اندریوں کے دوش میں ہوتے ہیں ان کا
کیا ہوگا (کام - کرودھ - لوبھ - موہ - اہنکار)

(335) چین کے ماؤزے تنگ کا یہ نظریہ ہے کہ جب دشمن آگے بڑھے تو پیچھے ہٹ جاؤ دشمن کی فوج میں جا اس
بے چینی کی کوشش کرو جب دشمن تھک جائے تو ایک دم اس پر حملہ کرو جب دشمن بھاگنے لگے تو
کافی دور تک اس کا پیچھا کرو۔

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized by eGangotri

(336) سداشو راتی سرو شرو رجتے یعنی راتی ہر چیز سے بڑی ہوتی ہے۔

(337) بھگوان نے کہا ہے نارد وشنو کہتے ہیں کہ میں بیکنٹھ میں واس کرتا ہوں ہر منی میں یوگیوں کے ہردے کا بھی الّنگن کر دیتا ہوں پر جہاں میرے بھکت کیرتن کرتے ہیں میں وہیں واس رہتا ہوں۔

(338) آپ کے بیٹے تو آپ کی بہوؤں کی ڈیوڑھی تک ہیں اور آپ کی بیٹی داماد کی ڈیوڑھی تک مگر تیرا رشتہ صرف شمشان تک تیری ڈیوڑھی ہے پھر اکیلا ہی کس چیز کا تیری آخری منزل شمشان ہے مگر جیو آتما کی منزل بھگوان ہے۔

(339) ماں نو مہینے کی کلپنائیں ایک دن ماں کو مارنے کر دیتی ہیں.

(340) بیٹے کو آزاد شعلوں کے بدلے خدائی کی جنت کو قربان کر دو.

(341) منگا رہنا اتنا سنیپ ہی نہیں سکتی نہیں ان کا دنیا میں کچھ بھی نہیں

(342) جنہیں آنکھیں خدا نے دیں وہ پتھر میں خدا سمجھے۔ یہ دل جس کا دل کچے پتھر وہ پتھر میں کیا سمجھے

(343) عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی۔ یہ خاکی اپنی فطرت میں نہ نوری ہے نہ ناری ہے

(344) دنیا میں کتنی سبھیتائیں اور پیدا ہوئیں اور کال کے گرت میں مل گئیں وقت کے تھپیڑوں کے ساتھ بھیشن سے بھیشن دور میں بھی بھارت نے اپنی وراثت کو قائم رکھی. تک - ہن - مغل - پٹھان انگریزوں کے دور میں بھی ہماری سبھیتا کو بار بار مٹانے کی بھرپور کوشش کی گئی پر مٹی نہیں ہمارے پاس ایک ویسی سنسکرت وراثت ہے جو دنیا میں کسی قوم کے پاس نہیں اسی سنسکرت وراثت کی دیکھا دیکھی دنیا کا ہر راشٹر ہے یہی سنسار میں شانتی کا اپدیش دیتا ہے تو ہمارے پاس بیٹھا ہے پڑوسی دشمن کے خلاف آواز اٹھانی ہو تو بھی ٹیگر ہی ایک نعرہ ہے

(345) کنٹرول کرنا بیٹھنا کا کام ہے پر اپنے کنٹرول کرنا سب پرستوں کا کام ہے اچاریہ مہا شری

(346) دار فانی میں بیتے برسوں کا میں کس سے پوچھوں - سب یہیں پر دیکھ یہاں کا کوئی ساتھی ہی نہیں۔

(347) ریاست جموں کشمیر میں سٹیٹ سبجیکٹ ایکٹ 1927 کو لاگو ہوا تھا۔

(348) دنیا میں سب سے پہلا موجود پالی بھارت میں تکشلا میں عیسیٰ سے بھی 700 برس پہلے قائم ہوا تھا جس میں دنیا بھر سے آئے 10500 سے بھی زیادہ ودیارتھی 60 سے بھی زیادہ وشیوں میں یہاں شکشا گرہن کرنے آیا کرتے تھے چینی ودوان ہیون سانگ نے بھی یہاں ہی شکشا گرہن کی تھی

(349) نو برس انگلش میگزین میں چھپی ایک رپورٹ جس میں کہی ہے کہ سنسکرت بھاشا ہی نہیں بلکہ تمام یورپ کی بھاشاؤں کی جننی ہے دنیا کو سمندری جہاز کا گیان بھارت سے ملا ہے

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized by eGangotri

سمندری

دیا تھا بھارت میں جہاز رانی کی تعلیم اور عمل 6000 سال پہلے سندھو ندی میں کی گئی تھی

پی سکندر آچاریہ نے پانچویں شتابدی میں پرتھوی دوارہ 100 برسوں میں سورج کی پرکرما کرنا جانی

سمے میں گیانم کی گنتی یعنی گنت گنتا لفی گنتی کر لی تھی اس سے پہلے ویدک وگیان بھی پتا کرتے

تھے شاستروں میں پتہ چلتا ہے کہ بھارتی ودوانوں نے گیان اور وگیان میں صدیوں پہلے ترقی کر دکھائی تھی

اس طرح کلپ کمنڈل شاستروں نے پرتھوی اور سورج کی پرکرما کی کھوج کر لی تھی۔

بھارت میں دوسرا وشو ودیالیہ نالندہ میں تھا جو 700 برس پہلے جاری ہو گئی تھی

(345) اتہاس کے پنوں سے پتہ چلتا ہے کہ انگریز میں ہمیں جتنے بھی یدھ لڑے ان میں زیادہ تر دے

بھارت کی جیت کی ہیڑی کیپ کیپ ملی ہے سب سے پہلے ترک کی سینا سکندر یونانی سے مل کر بھارت آیا

وہ پنجاب کے اندر تھا پورا دیس چلا گیا۔ عرب کی سینا بن قاسم کی ادھیکشتا میں آئی اور سندھ کو تباہ

کر گئی دوسری طرف سے حملہ آور سلطان محمد غزنوی محمود شاہ محمد غوری۔ تغلق لودھی۔ مغل عرب

افغان وغیرہ لٹیروں کی فوجیں لگاتار بھارت آتی رہیں اور بھارت پر اپنی حکومت بھارت

کی دھرتی کو روند کر آگے بڑھتی رہیں ہم نے اتہاس کے کچھ سنہری پنے بھی پڑھے ہیں کہ یونانیوں

اور شکوں ہنوں کو شکست دی تھی [illegible] کا وشال افغانستان تک تھا ان کے بعد ایک بار پھر

اور شکی سینا رہی تھی جس نے افغانوں اور ایرانیوں کو سزا دی تھی وہ تب لاہور سے راج کرتے تھے

اور پیر جی میں [illegible] سنگھ کی سینا نے [illegible] اور سنگھ جموں سے مل لداخ اور

گلگت تک بھارتی جھنڈا لہرایا

(346) ہر سال 8 مئی کو ریڈ کراس ڈے منایا جاتا ہے دنیا بھر میں منایا جاتا ہے یہ ریڈ کراس آندولن کا بانی

ہیومن کے دھیان دیکھ کر سب سے پہلا لوگوں کی امداد کیلئے سر جین ہنری ڈونٹ نے مانویہ

اور سہایتا کرنے کیلئے ریڈ کراس ڈے کے نام سے دکھایا گیا تھا۔

(347) الفاظ والی لکھ و چار دھارا کے لوگ جو سکھ دھرم اور ہندو دھرم کو الگ مانتے ہیں وہ گورو گرنتھ

جی اور دسم گرنتھ کی وانی اور وچار پر ترکش بنتا ہندی دھر پروانی کے بارے میں کہتے ہیں کہ شری گورو جی

نے کیول ایک پربھو بھکتی اور دھرتی کی رکھشا کی تھی یعنی صرف کیول ایک نراکار پرماتما کی اپنے گرنتھ

دکھی گورو صاحبان نے تو ست گرنتھ لکھ کر ہر سکھ کو اپدیش دیا ہے کہ ان کے بعد تمہارا گورو گرنتھ صاحب

ہی ہے صاحب اس پر تھوڑی شردھا آستھا رکھی جائے تو یہ کیسے کہا جا سکتا ہے کہ گورو گرنتھ صاحب

میں ہری شبد 8344 بار رام شبد 2533 بار گوپال شبد 1445 بار گوبند شبد 475 بار نرائن شبد

85 بار مرارری شبد 99 بار موہن 75 بار مادھو 22 بار آیا ہے گرنتھ صاحب میں بھی

آپ کو ہندو کتابوں سے الگ دھرم والا مانتے ہیں آپ ہر روز اپنا ملک جگت میں گورو گرنتھ کو پڑھتے ہیں

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized by eGangotri

گیتا پر لکھی گئی کافی بحث مطرحہ ہو گیا ہے وہ کرانتی ٹیکے لکھے گئے ہیں وہ کتنا عطر کر رہے ہیں یا تلک اور ونوبا
کی رکشا کیلئے گورو تیغ بہادر جی نے جو بلیدان دیا تھا وہ غلط تھا یا ہیرو کو کہتے ہیں تو رکشا کیلئے لوگوں کا
کھلا بلیدان کیسے بھلایا نہیں جا سکتا اس تو کا رشد لوں نے دیکھا ہو ہیں ایک کرانتی کی لہر پیدا کر دی تھی
تو اس شریمد بھگوت کے 1430 پر شلوک ہیں یعنی 1430 صفحے ہیں یہ گرنتھ تو اور دین دیو جی نے لکھائی
ہری رام کرشن گوپال مراری شبد نکال جائیں تو کیول جلد ہی رہ جاتی اس کا ارتھ پرمانا ہے کہ
کہ سکھ دھرم میں ہندو دھرم کے پرتی پرچار کیا دنہ ہوا جاتا تھا۔

(368) سنسار میں ابھی تک کوئی ایسی تلوار نہیں بنی اور نہ ہی کوئی ایسی تولنے والا پیدا ہوا جو دھرتی کی سین
شکتی دان کی حفاظت اور شہید کی شہادت کی تول کر اس کا وزن بتا سکے کسی دیش کو جب نی کے لئے
بزدلی سے مجبور جانوں کسی دیش کے بیرونی کی پیر ناصر اپنے آزادیہ کیلئے شہیدوں کا دان کرنے سے
یا دیش کیلئے اس کے تو مقرر کے دان کی رکشا کیلئے اپنے دیرتی پرات ہو جانے میں ہوتا ہے
لالسا نہیں بلکہ اس میں چیتنت اور بلیدان کا سناتن تنتر سطحے اس تو جو نکارتا ہے
وہ اس کا اناد کرتا ہے اس میں اس بلیدانی کا جگو سوارتھ اور ہو شدت کی دیتا
ہے اس اشیروادی سرشٹی میں اس کو شکر اور راکشش کہا جاتا ہے یہ سچ ہے کہ تب
صرف ہوتا رشی اور منسی نہیں کرتے تھے تب تو راکشس اور وسواہی کرتے تھے جو اسروں
کا تپ کیول اپنے لئے اور دیوتا اور رشی منیوں کا تپ وشو منگل کیلئے ہوتا تھا اسروں اور منشیوں
کی تلنا میں اسروں کا شستر اور شستر بل بہت ادھک ہوتا تھا مگر تو وہاں کبھی تو درگا کی راکشس ارشتی
کرتے ہوئے اسی اور نند تھی تو شکتی نے اسروں کی شکتی اور ان کا پراکرم دیوتاؤں کا تیاگ اور ان کی
سر دشنا اور سنو پرمان مانی تھی کہ دونوں کے سنگھرش میں جیت ہمیشہ بھارت ماں کو ہو سکتی ہے کیونکہ جس سنگھرش میں
کیلئے دھرم و شو اور دیش دھرم ہونے کا ادب کیا جاتا ہے اور جب تک ایسا ہو کچھ لوگوں میں اور وہ
عبارت کی سمجھ و دیویں اور جل پرہم پریم کو حقارت کی نظر سے دیکھا جاتا ہے تب اس سنگھرش کی تپسیا کا
میٹھا پھل ہر کسی کو بالکل ویری نادوں کا بیٹ تھا انجان پہ لوٹ کر پائے تو وہ سب کو اپنے پہرے میں پیران
کی طرح پال کر اور پالنے اور اس کے پہرے میں پیران کی طرح دیئے گئے دور دیش کی رام کو شکتی دوں اور
دشمن کا شتر و مانتے ہیں کی نادانی نہ کرتے۔

(369) آتم رکشا کیلئے دشمن کو تیار ہونے سے پہلے ہی دبوچ لو۔ (نپولین بونا پارٹ)

(350) جہاں دشمن کی کمزوری دیکھو وہیں پہ وار کرو۔ (مہاکوی کالیداس)

(351) جب تک ٹھیک موقعہ نہ آئے دشمن کو کندھے پر بٹھا کر جب کیول موقعہ آئے دشمن کو گرا کر

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized by eGangotri

ایک ٹینک دو چینی گورکھا سپاہی پر (مہابھارت کی شکتی)

(352) 1965 ہند پاک یدھ میں بھارت کے 2902 فوجی شہید ہوئے اور 8622 زخمی ہوئے اور 31 لاپتہ رہے

(353) 1971 " " 3631 جوان شہید ہوئے 9856 زخمی ہوئے اور 213 لاپتہ رہے

(354) کارگل دراس جنگ میں " 500 جوان شہید ہوئے 600 زخمی ہوئے اور 6 لاپتہ رہے 24/7/99

(355) سیاچن 1984 سے " 650 جوان شہید ہوئے 10500 زخمی ہوئے

(356) اکتوبر 1947 کو پاکستان کی فوج کو سرحد سے باہر نکالنے کیلئے 1303 جوان شہید ہوئے 3152 زخمی اور 2303 لاپتہ

(357) 1962 بھارت چین یدھ میں 1521 جوان شہید ہوئے 548 زخمی اور 1730 لاپتہ

(358) سری لنکا میں شانتی کیلئے 1157 جوان شہید ہوئے 165 زخمی ہوئے

(359) سب سے کم شہادت دو جوان کارگل دراس میں ہوئی

(360) 1979 سے 1989 تک پنجاب اور جموں کشمیر میں آتنک وادیوں نے پنجاب میں 25000 اور جموں کشمیر میں 20000 بے گناہ لوگوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا

(361) لالہ لاجپت رائے کا جنم 28 جنوری 1865 کو لدھیانہ کے ساتھ لگتے ایک گاؤں ڈوڈی میں ہوا تھا ان کے پتا جی کا نام لالہ رادھا کشن تھا سائمن کمیشن کا بائیکاٹ کرتے 30 اکتوبر 1928 کو ان پر پولیس نے لاٹھیاں برسائیں 17 نومبر 1928 کے دن لالہ جی کا دیہانت ہو گیا لالہ جی نے کہا تھا میرے شریر پر پڑی ایک ایک لاٹھی انگریزوں کے کفن کا کیل ثابت ہوگی چنانچہ 15 اگست 1947 کو لالہ جی کا سپنا پورا ہو گیا

(362) کالی ماں کا مندر قلعہ باہو میں راجہ جامبو لوچن نے 1820 میں بنوایا تھا

(363) رنبیریشور مندر 1830 میں مہاراجہ رنبیر سنگھ نے بنوایا تھا

(364) بھارت کے پرتھم راشٹرپتی بابو راجندر پرشاد تھے

(365) بھارت کا اپنا ودھان 26 جنوری 1950 کو لاگو ہوا تھا

(366) ایک سچے کومل ہردے کے لکشن یہ ہیں شکر پاؤں میں چکر دل میں ترت اور سر میں کمند کے

(367) جموں کا رگھوناتھ مندر مہاراجہ گلاب سنگھ نے 1846 کو 75 لاکھ روپیہ کی لاگت سے بنوایا تھا اور اس کے شریشٹ کا مہادھان مہاراجہ رنبیر سنگھ کو بنایا تھا۔

(368) انسان کے مرنے کا اتنا دکھ نہیں ہوتا جتنا انسانیت کی موت کا۔ لیکھک شرت چندر بوس

(369) ہمیں اپنے اتیت کے بوجھ ہی میں نظر نہیں رکھنی چاہیئے ہندوستان اور ہندو دھرم کو بھی سنوارنا ہے لالہ لاجپت رائے

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized by eGangotri

(320) شاہجہان کا بیٹا دارا شکوہ کہ 1615 سے 1659 تک رہے اُس نے لکھا تھا ہندی اور سنسکرت زیب النسا بھی تھی
بادشاہ نہ ہوتا تو سنسکرت پنڈتوں کا خاندان کبھی نہ ہوتا
شہزادہ دارا شکوہ نے لکھا تھا   شہزادہ ہے جہاں کوئی ملا نہیں ہوتا
دارا شکوہ بالکل بادشاہ اکبر پر گیا تھا کم و بیش تھا اُسکی نظروں میں نہ کوئی ہندو تھا
ہندو تھی نہ مسلمان بلکہ ہر شخص ایک انسان ہے

(321) سال 1947 سے پہلے جموں شہر کی آبادی تقریباً 40 ہزار تھی جو اس وقت 13 لاکھ تک پہنچ گئی ہے دسمبر 2001

(322) دھرم اور سنسکرتی کی رکشا اسکے پیچھے ہر چار اور ہر سال رکھنے والے لوگ شیو مندروں کو حفاظت اور کامیاب بنانے میں سہایک ہوتے تھے کیونکہ اصل بات جو ساری دنیا جانتی ہے کہ دھرم اور سنسکرتی کی رکشا دیوتاؤں کی تلواروں سے ہی ہو سکتی ہے اس لیے شستر اور شاستر دونوں میں مہارت ہونے کا سندیش ہمارے رشیوں نے دیا ہے

(323) شہر کلکتہ کی بنیاد 25 اگست سے 1690 والی جاب چارنک نے 1947 سے بنگالی کو رکھی گئی تھی

(324) ہولی آسوری شکتیوں یعنی راکشسی شکتیوں کو جلانے کے لیے ہی جلائی جاتی ہے یعنی پاپی وچار رکھنے والوں کو بھسم کرنے کیلئے جیسے ہرنیاکشیپ کو جلانے کیلئے اسکی بہن ہولیکا اس بات سے کہ مجھے دیوتاؤں کے کارن آگ نہیں جلا سکتی لیکن اتہاس ساکشی ہے کہ ہرنیاکشیپ تو صاف بچ گیا پر ہولیکا جل کر مر گئی اسی پرم پرا کو سامنے رکھ کر ہم ہر برس ہولی جلاتے ہیں۔

(325) 1983 کو شاہ بانو کیس میں سپریم کورٹ نے شاہ بانو نام کی ایک مسلم عورت کے حق میں فیصلہ دیا کہ طلاق دینے والا اس عورت کو گذارہ کیلئے ہر ماہ کچھ ادا کرے گا لیکن مسلم سماج نے اس کا سخت اعتراض کیا کہ ہمارے اسلام کے قانون میں طلاق شدہ عورت کو کوئی معاوضہ دینے کی شرح نہیں مسلم سماج نے سرکار کے خلاف زور دار جدوجہد شروع کی مسلم سماج کو خوش کرنے کیلئے اس وقت کے بھارت کے پردھان منتری کی کرسی پر بیٹھے راجیو گاندھی نے عدالت کے فیصلے کے خلاف جا کے ودھان کی دفعہ 125 کے تحت فیصلہ دیا کہ مسلم وقف بورڈ اس عورت کو گذارہ الاؤنس دیگا یہ اعلان صرف مسلم ووٹ حاصل کرنے کیلئے کانگریس سرکار نے دیا طلاق شدہ عورت جیئے یا مرے مسلم قانون کو اسکی پرواہ نہیں۔

(326) راج نیتی دُشٹ اور فریبی لوگوں کی آخری شرن استھلی ہے۔
politics is the last Resort of the scoundrels

(327) پنڈا نام ہے بُدھی کا جس میں بُدھی ہے وہی پنڈا یعنی پنڈت ہے

(328) کب مریگا پیارا وہ بھگوان ہے - پیاسا مریگا پیارا وہ انسان ہے - جو جی لیکر ترسیں انسان کی پیاس کو بجھا پایا نہ جو انسان ہے

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized by eGangotri

(379) ایک وقت ایک زمانہ وہ ضرور آئیگا - آدمی جب آدمی بن جائیگا

(380) ووٹنگ میں ایک ایک ووٹ کی جیت ہوتی ہے سال 1800 میں امریکہ کے راشٹرپتی کا چناؤ بھی چناؤ میں
تھامس جیفرسن نے مقابلہ میں ایرن برّ جیفرسن کیول ایک ووٹ سے جیت گیا - انگلینڈ کے راجہ چارلس
پرتھم کو 1649 میں کیول ایک ووٹ کے کارن پھانسی ہو گئی پھانسی کے خلاف 67 ووٹ اور پھانسی
کے حق میں 68 ووٹ پڑے تھے 1967 میں اتر پردیش میں یو.پی. ودھان سبھا کے چناؤ میں
کانگریس کے امیدوار شری کرشنا نند رائے کیول ایک ووٹ سے جیتے تھے 1952 میں مغربی بنگال
کی ودھان سبھا چناؤ میں کانگریس امیدوار شری ... ساتھی فارورڈ بلاک کے شری
پرکاش ناتھ سے کیول ایک ہی ووٹ سے ہارے تھے ابھی حال میں 1999 پارلیمنٹ میں
شری اٹل بہاری واجپائی کی سرکار کیول ایک ہی ووٹ سے گر گئی تھی

(381) کیول بن کر جو جیا وہ سب جگہ سلا گیا - جب کو فولاد کے ڈھانچے میں ڈھلنا چاہیئے
چنگاری جب تمہارا حق کوئی لوٹ رہا ہو - آنکھ میں آنسو نہیں شعلہ نکلنا چاہیئے

(382) دھن کے پیچھے شوق سے دوڑ کر جو جیتے ہیں وہ سب برے لوگ بن جاتے ہیں (بائبل)

(383) آلس میں جیون بتانا زندہ پیٹھ کے برابر ہے (شنکراچاریہ)

(384) آلس میں رہ کر تو صرف ادھیکار ہے جو اس نہیں کرتا ہو سکے ہر پرشرم میں مکتی کا واس ہوتا ہے

(385) جو کچھ بھی نہیں کرتا کیول وہی آلسی نہیں آلسی وہ بھی ہے جو اپنے کام سے اور بھی اچھا کام
کر سکتا ہے لیکن کرتا نہیں - (شنکراچاریہ)

(386) اس دھرتی پر کبھی بھی بیرونی حملہ آوروں نے دیش بھگتوں کو مار کر جتنی بھی خون کی بوندیں
گرائی ہیں ان بوندوں سے اتنی ہی دیش بھگتی کی فصل پیدا ہوتی ہے

(385) جیسے چندن کا لال ... روشنی دیتا ہے دیپک ... اپنے پرانوں
پر بھی دیا کرتے ہیں (چانکیہ)

(386) شری ننکانہ صاحب ... 1948 ... 22 مئی کو شری ننکانہ
... پاکستان کے قبضہ میں تھا ... کا نام ... ہونے کے
بعد 1972 میں ... ودھان ... کے بعد اس کا نام شری ننکانہ گورنمنٹ ہوا

(385) ... 30 لاکھ ... کو ... دیا تھا

(386) بہاری ... اور شاستر کہتے ہیں کہ ... کے بعد ... ہو جاتا تو
... کے بغیر ... بنا ... رہ جاتا ہے کیول ... ایک ... ہے اور اتنی ... کی

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized by eGangotri

رشی رسی لیے پران دریت شد ہر کو سچ بلا دی بھاشا میں رشی کہتے ہیں

(387) گھر کے اندر کے اندھیرے کو ایک چھوٹا سا دیپک دور کر دیتا ہے سورج چاہے کتنی بھی روشنی دیتا ہے
مگر وہ باہر کی روشنی پھیلا دیتا ہے پر اندر کے اندھیرے کو دور نہیں کر سکتا

(388) ہر کام میں رہنا انسان کیلئے سب سے بڑا شراپ ہے (مہرشی چندر بوس)

(389) پریم سب سے کرو بھروسہ تھوڑوں پر ہی کرو (شیکسپیئر)

(390) بھاگیہ پر کیول وہی بھروسہ کرتا ہے جس میں شکتی نہیں ہے نہیں ہوتی (منشی پریم چند)

(391) گنگا کنارے بسے لوگ گنگا جل لیکر رامیشورم جا کر گنگا جل چڑھاتے ہیں اور دکشنی بھارت کے
لوگ یہاں سے ادھر بھی گنگا اشنان کیلئے آتے ہیں دونوں باتیں ایک دیش کو جوڑتی ہیں لیکن
تیرتھ یاترا میں اب کچھ پہلے جیسی بات نہیں رہی [illegible] میں پردے دیتے ہیں کھلے ہی [illegible]
رہن سہن اور کھان پان میں بھی اور بولی میں بھی بھنتا پڑتی ہے

(392) جو لوگ بھارت درشن میں ذرا بھی سمجھ رکھتے ہیں وہ جانتے ہیں کہ [illegible] سنسار میں پرکرشن اور
جانکاری سے ادھک رشی نیتی جاننے والا اس پرتھوی پر اور کہیں نہیں ہوا اور جو بھی دنیا ان سے
کچھ سیکھتی ہے وہ ان سے کچھ پڑھ پاتا ہے راشٹر میں [illegible] میں وہی رشی بنتا ہے
ورنہ [illegible] کی کوئی نیتی نہیں

(393) ارجن نے انہوں نے کرشن سے پوچھا [illegible] دیکھا تھا کیا ہے بھگوان نے جن کے ہیں اور جن
منش کا سکھ [illegible] ہے دیکھا تھا جو دیکھی تھا اور تت ہے انہیں نہ تو دکھ اور نہ ہی سکھ ہے (شانتی)
اور جو کچھ اشانت ہے وہ نہ تو [illegible] اور نہ ہی راشٹر کو سکھی رکھ سکتا ہے

(394) شیواجی ایک مہان ویر پرش تھے شیواجی نے ایک بار شیرنی کا دودھ لانے کو اپنے گورو سمرتھ رام داس
کو [illegible] کر دیا پھر بھی [illegible] گورو کا شیواجی پر [illegible] کا بہت بڑا [illegible] تھا سب سے
شیواجی کو [illegible] درشن دیا ہم شیواجی کو یاد کر بڑے گرب سے کیول جاتے ہیں
مگر سمرتھ گورو رام داس کو یاد نہیں رکھتے۔ چندر گپت موریا کی مہانتا کی چانکیہ کے بنا کلپنا بھی
نہیں کی جا سکتی۔ بلکہ [illegible] کے شاسن کال [illegible] کی [illegible] بچہ بچہ جانتا ہے مگر اس کے
سچے کا [illegible] کا [illegible] ہے کہ [illegible] ایک [illegible] کی طرح رشی نیتی کو
[illegible] کا ایک اور [illegible] ہے کہ مہاراجہ رنجیت سنگھ کے
[illegible] سال 1802-03 کے [illegible] دوران ایک جشن میں آئی نرتکی [illegible] کو
دیکھ [illegible]

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized by eGangotri

مہاراجہ نے موراں نرتکی کے ساتھ دھرم شاستر کی رسم سے موراں سے بیاہ کر کے محل میں لے آئے وہ موراں کے موہ جال میں پھنس کر راج کاج کی سدھ بدھ کو بھول بیٹھے مہاراجہ نے 1803 میں موراں کے نام سکہ بھی جاری کیا راج کاج کے کام میں لاپرواہی ہونے کی خبریں اکال تخت کے جتھیدار کے لئے ناقابل برداشت تھیں کہ اتنے بڑے راج کا مالک موراں کے موہ جال میں پھنس کر راج کی سدھ بدھ کو بھلا بیٹھے اکال تخت کے جتھیدار اکالی پھولا سنگھ نے مہاراجہ کو اکال تخت پر بلا مہاراجہ کے ننگے بدن پر سو کوڑے مارنے کا حکم جاری کیا مہاراجہ نے اپنا جرم قبول کر کے کوڑے کھانے کو تیار ہو گئے اپنا سر جھکایا سارا دربار لاہور کی پوری جنتا استری اور پرش کھڑا تھا پھر جتھیدار سے فریاد کرنے لگے پنجاب کی جنتا کی فریاد سن کر جتھیدار اکالی پھولا سنگھ نے مہاراجہ کی سزا معاف کر دی اور کہا صرف ایک ہی سزا کافی ہے مہاراجہ رنجیت سنگھ کی حکمرانی کا کال ایک آدرش تسلیم کیا جاتا ہے جب کوئی حکمران نرنکش ہو جائے تو دھرم ~~بھی نرنکش ہو جاتا ہے~~

دھرم انکش کا کام کرتا ہے پراچین کال سے بھارت ورش میں یہی نیم تھا کہ کسی راجہ کو گدی پر بٹھانے سے پہلے راج تلک کرتے سمے پروہت ہاتھ میں ڈنڈا لے کر راجہ کے سر پر ڈنڈے سے 3 بار چھوتا تھا اس کا مطلب تھا کہ یدی تمہارے من میں کوئی ادھرم یا اپرادھ کی بھاونا آئی تو اسکو ڈنڈ دیں گے یدی تم کوئی اپرادھ کرو گے تو یہ دھرم کا ڈنڈا تمہیں ڈنڈ دیگا۔ یہ تھی ہماری راجنیتی دھرم اور راجنیتی کا سمبندھ ہے۔

(39) قنوج کے راجہ چندن رائے کی بیٹی کا نام درگاوتی تھا گڑھ منڈل نریش دلپت شاہ سے اس کی شادی ہوئی کچھ ہی سمے بعد اس کے گھر ایک بیٹا پیدا ہوا جس کا نام بیر نارائن رکھا گیا ابھی وہ بالک تین سال کا تھا کہ اس کا باپ دلپت شاہ کا سورگواس ہو گیا رانی نے راج کاج سنبھال لیا بادشاہ اکبر کی نگاہ گڑھ منڈل پر قبضہ کرنے کی تھی اس کا سپہ سالار آصف خاں فوج لیکر گڑھ منڈل کی طرف بڑھا گڑھ کی رانی درگاوتی اور اس کے سپاہیوں نے مغل فوج کو ہرا کر بھگا دیا تھوڑے عرصہ بعد پھر آصف خاں نے ایک بہت بڑی فوج لیکر گڑھ منڈل پر چڑھائی کی لیکن بہادر رانی کے آگے پھر شکست کھا کر جان بچا کر بھاگ گیا تیسری بار پھر ایک وشال سینا لے کر حملہ کرنے کی ٹھانی اور گڑھ منڈل پر گڑھ منڈل سے کچھ غداروں کو خرید لیا ان غداروں کی مدد سے گڑھ منڈل قلعہ کو چاروں طرف سے گھیر لیا رانی درگاوتی نے بڑی بہادری سے مغلیہ فوج کا مقابلہ کیا راجکمار نے دیکھا اس کا بیٹا ابھی کم عمر اس وقت 15 سال کا ہو چکا تھا مقابلہ کرتا زخمی ہو کر گر پڑا رانی کے جانثار سپاہیوں نے اٹھا کر ایک محفوظ استھان پر پہنچا دیا رانی کو بیٹے کے زخمی ہونے کی خبر ملی تو رانی نے کیا پھر

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized by eGangotri

یہ سچے بیٹے کہلانے کا حق دیش کی آن کا ہے جب رانی کو دشمن نے چاروں طرف سے گھیر لیا تو دشمن کا ہاتھ میری گردن تک نہ پہنچے اپنے ہی کھڈگ سے آپ گردن کاٹ لی تو ایسے جانباز سپاہیوں نے رانی کی لاش بچا کر ایک بیٹے کے ساتھ ہی چتا میں رکھ کے ہی انتم سنسکار کی رانی دکھا دی کیا رحم کا نام اور کیا ریشہ ناری کا سمان اونچا کر گئی مگر جیتے جی اپنے دیش پر آنچ نہیں آنے دی ۔

(396) میدھ ہیر دیش آزادی کے سپنوں کا گاؤں میں 1857ء کی پہلی جنگ آزادی میں جب انگریزی انگریز کیا اتنی جوانوں سے کب تک آزادی سپاہ [illegible] میں جو ہو گئے وہ انگریز رڑکی میں تھے آپ کی محفوظ بچے تھے مگر کیا اس سپاہیوں نے اُن کو [illegible] لیا اور اُن انگریزوں سے مقابل کی کٹائی کا کام لیا مگر بدقسمتی سے 1858ء کے بعد بہادر شاہ ظفر تانتیا ٹوپے جھانسی کی رانی لکشمی بائی اور بہت ہی قوم آزادی کے تھے پیروں وہ جنگ جیت نہ سکے انگریز غالب آگئے انگریزوں نے اُن دیہاتیوں سے بدلہ لینے کے لئے گاؤں سے پکڑ پکڑ کر ایک برگد کے پیڑ پر 150 لوگوں کو پھانسی پر لٹکا دیا کئی سال لوگوں نے اس راستہ سے گذرنا چھوڑ دیا کہتے ہیں کہ اس برگد کے پیڑ کی عمر 500 سال کے قریب ہے کچھ عرصہ بعد اُن شہیدوں کی یاد میں اس بوڑھے برگد پیڑ کے ارد گرد ایک چبوترہ بنایا گیا 1925 تک وہ لوہے کے کنڈے جن پر پھانسی کے رسے باندھ لوگوں کو لٹکایا گیا تھا موجود رہے [illegible] 1957ء میں [illegible] لوگ اس پیڑ کے نیچے رکھے ہیں اُن تمام شہیدوں کو شردھانجلی دی گئی پیڑ کے ارد گرد شہیدوں کی یاد میں ایک سمارک بھی بنایا گیا ہر سال 10 مئی اور 15 اگست کو [illegible] اُن گمنام شہیدوں کو شردھانجلی دیتے تھے مگر آج اُن شہیدوں کی یاد لوگوں کو بالکل بھول گئی ہے نہ ہی 26 جنوری اور نہ ہی 15 اگست کو کوئی اس بوڑھے پیڑ پر پھول چڑھانے نہیں جاتا مگر آج بھی وہ بوڑھا پیڑ جس نے یہ سب کچھ دیکھا تھا پرانی یادیں لئے خاموش کھڑا ہے

(397) دیش ماتا کا بٹوارہ کرا کر ہم آزادی کا جشن منایا دکھی دیش کو خون کی ندیوں میں ڈبو دیا 1930 کی راوی کے کنارے کی گئی [illegible] کو پھانسی پر لٹکا دیا [illegible] کے میتا لاکھوں کی سیڑھیاں چڑھ کر لال قلعہ پر [illegible] 1942 میں [illegible] 15 لاکھ بے گناہ لوگوں کی چیخ و پکار [illegible] 1948 [illegible] لال قلعہ پر [illegible] 15 اگست کا دن [illegible] آزادی ادھوری ہے [illegible] پاکستان کے بارے میں [illegible]

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized by eGangotri

مگر پرانی نہیں بلکہ جگہ بدلے جا سکتے۔ انسان بدل سکتی ہے مگر بھوگول نہیں بدلا جا سکتا۔ رنفرنیتک میں پیل سمپیا بٹی سنی کی سیچ ہے جس وہ رکھائی پڑتی ہے کیونکہ رنفرنیتاؤں کا کوئی دھیان نہیں ہوتا

(398) برلن کی دیوار 1989 کو گرا دی گئی دونوں برلن جو بٹ چکے تھے ایک ہو گئے پورا برلن جیا کیں خوشی سے ناچنے لگی۔

(399) بھارت پر 300 سال مسلمان قوم کا راج رہا۔ 200 سال انگریزوں کا اور 50 سال گاندھی وادی کانگریس کا۔

(400) (1) سال 1898 کو ضلع سیالکوٹ کے ایک گاؤں جھکی جیا کا گیت سنگھ نے راشٹروادی اندولن میں شامل ہو سرکاری نوکری چھوڑ دی مگر 1961 کو انگریزی سرکار نے ایک قتل کے جھوٹے کیس میں گرفتار کر لیا 1962 میں اس نے لاہور میں سرکار کے ~~[illegible]~~ خلاف بھاشن دیا تھا پولیس نے اسے پکڑ کر بڑی بے دردی سے پیٹا وہ کئی روز ہسپتال میں رہے مگر 1962 ~~[illegible]~~ والا گاؤں میں شہید ہو گئے

(2) ضلع امرتسر کے گنگا سنگھ کو 13 اپریل 1919 جلیانوالہ باغ میں جنرل ڈائر کے حکم سے چلی گولیوں سے وہ شہید ہو گئے

(3) ودھیا دال جھنگا ڈوڈ [illegible] ضلع کے ایک اور [illegible] سنگھ [illegible] بھی اسی جلیانوالہ باغ میں 13 اپریل 1919 کو شہید ہوا تھا

(4) ضلع امرتسر کے ایک اور [illegible] سنگھ کو 1916 میں لاہور سازش کانگریس کیس میں گرفتار کیا وہ 1915 کو انبالہ جیل میں شہید ہو گئے

(5) ہوشیارپور کے [illegible] سنگھ [illegible] آزاد ہند فوج میں بھرتی ہوئے انگریزی فوج نے اسے 4 اگست 1944 گرفتار کیا وہ [illegible] ملتان جیل میں 16 ستمبر 1944 کو شہید ہو گئے

(6) امرتسر کے [illegible] گاؤں کا [illegible] سنگھ 1922 گرو کے باغ مورچہ میں شامل ہوئے پولیس نے اس کو پکڑ کر بہت تشدد کیا وہ 4 ستمبر 1922 کو شہید ہو گئے

(7) ضلع امرتسر کے [illegible] آباد گاؤں [illegible] سنگھ 1923-24 جیتو کے مورچہ میں شامل ہوئے پولیس نے اس کو پکڑ کر نابھہ جیل میں رکھی جہاں وہ سورگباشی ہو گئے

(8) پنجاب کا [illegible] ایک اور [illegible] سنگھ [illegible] 1921 کو ننکانہ صاحب میں [illegible] شہید ہو گئے

(9) فیروزپور کے [illegible] گاؤں کا [illegible] سنگھ ملایا میں آزاد ہند فوج میں بھرتی ہو انگریزی سینا کے ساتھ مقابلہ میں مارے گئے

(10) ہوشیارپور ضلع کے گاؤں [illegible] کا [illegible] سنگھ بھی سنگاپور کے [illegible] میں آزاد ہند فوج میں بھرتی ہوئے انگریزی سینا کے ساتھ مقابلہ میں شہید ہو گئے

اس طرح شہید اعظم بھگت سنگھ کے نام پر پنجاب کے 10 اور [illegible] سنگھ نے بھی اپنی جان قربان

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized by eGangotri

(401) ابھیمانی انسان پرکشش کے مکان پر آتا ہے تو وہ کس کو سایہ دیتا ہے اور نہ ہی پھل — (سنت کبیر)

(402) جیسے آگ سونے کو جیسے کندن بنا دیتی ہے اس طرح کٹھنائیاں انسان کو اور پرکشش بناتی ہیں۔ (سوامی رام تیرتھ)

(403) جیون منشور یلین ناش ہونے والا ہے اور انسان کی پونجی بہت تھوڑی ہے تو جیون پا کر بھی اچھا سا شکار نہ کر پائے تو نہ جانے کتنے جنم جنم تک بھٹکنا پڑے

(404) مہاتما بدھ کا ایک لیکھ ہمیں یہ سکشا دیتا ہے کہ دھرتی کی طرح بنو۔ آگ اور ہوا کی طرح بنو۔ دھرتی کا کوئی شور نہیں کیونکہ وہ ٹھیک ہوتا کوئی حد نہیں کھلی ہے اور اس میں سویکار کرنے اور کایا پلٹ کرنے کی طاقت ہے لوگ چاہے اس پر خوشبودار لوتر ڈالیں بلغم تھوک جیسی اچھی اور بدبودار چیزیں ڈالیں دھرتی سب کو سہرش سویکار کر لیتی ہے دھرتی پر چاہے آپ دودھ عطر اور سگندھت پھول ڈالیں دھرتی ہر ایک چیز سویکار کر لیتی ہے دھرتی کسی بھی بری سے بری وستو کو بھی ان اچھا سمجھ کر نہیں ہٹاتی ایسے ہی آکاش ہے ٹکڑے اور بادلوں میں چاہے سفید ہوں یا کالے شانتی سے ٹکڑیں یا گرجیں کڑکیں ایسے ہی پانی بھی ہے اور آگ بھی ان سب کا سب سے پہلا دھرم دھیرج ہے

(405) برطانیہ سرکار کے خلاف آزادی کی لڑائی میں لڑ کر پھانسی پر شہید ہونے والوں میں 121 شہیدوں میں 93 پنجابی تھے جن ہندوستانیوں کو عمر قید کی سزا ملی تھی ان 2646 جوانوں میں 2147 پنجابی نوجوان تھے امرتسر جلیانوالہ باغ میں معصوم انسانوں کی طرف سے چلائی گئی گولیوں کی بوچھار میں مرنے والے 1300 پنجابی تھے۔ شہید اعظم بھگت سنگھ اودھم سنگھ کرتار سنگھ سرابا لالہ لاجپت رائے وہ آزادی کی لڑائی میں نہ بھولنے والے سپوت تھے نیتا جی سبھاش چندر کی آزاد ہند فوج میں لڑ کر شہید ہونے والے ایک تہائی نوجوان سپاہی بھی پنجابی تھے

(406) یہ بھی من ہموں کے دیش کا بل ستا اور منتر میں نہیں درشن شاستر میں ہوتا ہے۔ پرکاش دیپک میں نہیں درشٹی میں ہوتا ہے اس درشٹی میں جو کیول پرکاش کو ہی نہیں اندھکار کو بھی دیکھتی ہے

~~(407) 26 جنوری کی وجہ کچھ خاص چاہیں 26 جنوری 1930 کو مغل بادشاہ بابر کی موت ہوئی 1930 کی مغل بادشاہ ہمایوں نے تخت کو ہرایا~~

(407) انسان تب تک جیتا ہے جب تک اس کی آتما زندہ ہے اور ایمان زندہ ہے جب آتما اور ایمان مر جائیں تو انسان جیتے جی مر جاتا ہے

(408) ہم یہ بھول چکے ہیں کہ دیش اور اس کی آزادی کی رکشا سینا اور سینک نہیں کرتے بلکہ جاگرت سماج کی دیش بھگتی اور دیش پیار کرتا ہے

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized by eGangotri

(۹۰) ہیرٹ یعنی پہاڑ نے غصہ سے سمندر سے پوچھا یہ میری سنتان یعنی ندیاں میرا گھر چھوڑ تمہاری شرن میں کیوں آ

رہی ہیں میں نے ان کو جنم دیا یہ میرا اپکار بھول یہ سب تمہاری شرن میں سر ٹیکتی ہیں کیا تمہیں شرم

نہیں آتی کہ تمہیں پیار کرنے کے لیے کیوں چلی رہی ہیں۔ سمندر نے اُتر دیا جو بھی میری شرن میں

آتا ہے اُسے میں پریم سے آشرا پردان کرتا ہوں میں ہر ایک کے پرتی سم درشٹی رکھتا ہوں

کسی سے بھی بھید بھاؤ نہیں کرتا میرا دوار دن رات سب کے لیے کھلا رہتا ہے جو کوئی ایک بار بھی

میری شرن میں آ جاتا ہے وہ مجھے چھوڑ کر واپس جانے کا کبھی نام ہی نہیں لیتا۔

(۹۱) کسی بھی آتنک وادی کی عمر 5 سال سے زیادہ نہیں ہوتی اور آتنک واد کا جیون کیول دس

برس کا ہوتا ہے۔

(۹۲) اگر ہم ان پھول پر دیسی کو مت چھوتا ہے وفا ہو گا۔ وطن کے ہو ان پیٹی کاٹے تو بھولو اپنے دامن میں

(۹۳) آلو بھارت میں 1600 عیسوی میں پرتگال کے بیوپاری ممبئی بندرگاہ سے لائے تھے پہلے بھارت

کے کچھ علاقوں میں آلو کیول ٹھنڈی فصل کے روپ میں اُگایا جاتا تھا لیکن دکشنی بھارت میں

1880 عیسوی میں آلو اُگنا شروع ہو پایا ۱۹۵۵ سے ۱۹۶۹ میں بھارت میں آلو کا وکاس پیدا

رس کوئی کا بھی کیا جاتا تھا آلو کی بے شمار قسمیں ہیں جیسے کوفری - جیوتی - چندر مکھی - سندوری

بادشاہ - بہار - لالیما - سرکاری - سوبرن - الکوب - عیلجی - جواہر - پکھراج - آلوکی - موتیا جینٹ وغیرہ

(۹۴) پراچین اتہاس کی کھوج کرنے والے ایک محقق نے لکھا ہے کہ مہابھارت کا یدھ

۱۷ اکتوبر ۱۹۵۲ قبل مسیح سے پہلے ہوا تھا یعنی آج سے 3960 سال پہلے۔

(۹۵) آج ۵۱ سال کی آزادی کے بعد پاکستان میں 33 سال مارشل لا اور ۱۸ سال عوامی راج رہا

پہلا مارشل لا جنرل ایوب خان نے لگا کر راشٹرپتی سکندر مرزا کو دیش بدر کر دیا دوسرا مارشل لا یحییٰ خان نے

لگا کر پہلے مارشل ایوب خان کو گدی سے ہٹا دیا تیسرا مارشل لا بھٹو نے لگا عوامی حکومت قائم کی اور

۹ بڑے فوجی جرنیلوں کو نظر انداز کر کے سب سے جونیئر جنرل ضیاء الحق کو چیف آف سٹاف بنایا جس نے

فوراً قبضہ کیا کر ساری عمر بھٹو کا وفادار رہنے کی کھائی قسم توڑ کر ۱۹۷۷ میں بھٹو کو پھانسی پر چڑھا

دیا اور ۱۹۸۸ میں ایک ہوائی حادثہ میں اس کی موت ہو گئی پھر سے عوامی حکومت نواز شریف کی بنا

پانچواں مارشل لا جنرل پرویز مشرف نے ۱۲ اکتوبر ۹۹ کو لگا نواز شریف کو قید کر دیا

۱۹۴۷ سے 2000 تک پاکستان کے حکمرانوں کا روپ (۱) لیاقت علی خان ۱۹۴۷ اگست سے ۱۹۵۱ تک قتل کیا گیا

(۲) خواجہ ناظم الدین اکتوبر ۱۹۵۱ سے اپریل ۱۹۵۳ تک رہا پردھان منتری۔ (۳) محمد علی بوگرا اپریل ۱۹۵۳ سے

۱۹۵۵ اگست تک رہا پردھان منتری (۴) چودھری محمد علی اگست ۱۹۵۵ سے ۱۹۵۶ تک رہا پردھان منتری (۵) حسین شہید سہروردی

ستمبر ۱۹۵۶ سے ۱۹۵۷ اکتوبر تک رہا پردھان منتری (۶) آئی آئی چندریگر اکتوبر ۱۹۵۷ سے دسمبر ۱۹۵۷ تک وہ بھی رہا پردھان منتری

(۷) فیروز خان نون دسمبر ۱۹۵۷ سے ۱۹۵۸ اکتوبر تک فوجی لیفٹیننٹ ہوئے۔ (۸) سکندر مرزا اکتوبر ۱۹۵۸ سے

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized by eGangotri

تو ملک ضعف میں فوجی بغاوت ہوئی (9) ایوب خان اکتوبر 58 سے مارچ 69 تک حکمرانی کے خلاف بھی فوجی بغاوت ہوئی

(10) یحییٰ خان مارچ 1969 سے دسمبر 1971 تک ان کے خلاف بھی فوجی بغاوت ہوئی (11) ذوالفقار علی بھٹو

دسمبر 1971 سے جولائی 1977 تک ان کو راولپنڈی میں 4 اپریل 1979 کو پھانسی دی گئی۔ (12) ضیاء الحق

جولائی 1977 سے 1988 اگست تک ہوائی حادثہ میں موت (13) بے نظیر بھٹو دسمبر 1988 سے اگست 1990 تک

برخاست - (14) M.K جتوئی نگران 1990 سے اپریل 1993 تک برخاست۔ (15) نواز شریف نومبر 1990 سے

اپریل 1993 تک (16) B.M مزاری اپریل 1993 سے مئی 1993 تک سپریم کورٹ نے انکو ہٹا دیا

(17) نواز شریف مئی 1993 سے اکتوبر 93 تک استعفیٰ (18) بے نظیر بھٹو اکتوبر 93 سے نومبر 96 تک برخاست

(19) معراج خالد نومبر 1996 سے فروری 97 تک نگران حکومت) (20) نواز شریف فروری 97 سے اکتوبر 99

تک فوجی بغاوت جنرل مشرف نے حکومت سنبھالی - نواز شریف کے خلاف جہاز اغوا کا کیس چلا اور

الزام تھا کہ 198 مسافروں کو قتل کی سازش کی ۶ اپریل 2000 کو عمر قید کی سزا تمام جائیداد

ضبط 5 لاکھ کا جرمانہ اب وہ جلاوطن ہیں۔

(6/14) پیرا گرافی کا علم ہے کہ بچہ جتنا چھوٹا ہوگا اس کا ہر [illegible] مثال ہوگا۔

(6/15) جون کوئی پل پر [illegible] پل بننے سے پہلے لکڑی کے تختوں کا پل بنا تھا ان دنوں نہ ہی کوئی موٹر کار بس تھی ان دنوں پل سے گزرنے والوں سے ایک پیسہ چنگی لی جاتی تھی جو شہر میں جانے اور شہر میں آنے پر دینی پڑتی تھی [illegible] ایک پیسہ بھی نہ دینے کی طاقت رکھتے تھے وہ جہلم کے نیچے پانی سے [illegible] کا بازو پکڑ کر دریا پار کرتے تھے

(6/17) کولمبس نے دنیا کا چکر لگانے کی اجازت سپین کی مہارانی سے مانگی مہارانی اور اس کے سینا پتیوں نے اور تمام درباریوں نے اس اجازت کی مخالفت کی اور کہا کو کولمبس پاگل ہو گیا ہے وہ خود کو اور اپنے ساتھ لے جانے والے آدمیوں کو بھی مروا دیگا مگر کولمبس کے بار بار التجا کرنے پر سپین کی مہارانی نے اسکو اجازت دے کر اپنا زیور اسکو سونپ دیا کہ کولمبس اپنے مشن میں کامیاب ہو گیا اس نے امریکہ کی کھوج کر ایک نیا اتہاس لکھا۔

(6/18) [illegible] کچھ [illegible] لیڈروں نے بھارت کو [illegible] بنا دیا اور خود [illegible] بن بیٹھے ایک مچھر نے کیا [illegible] بنا دیا۔

(6/19) [illegible] چانکیہ نے چندر گپت کو [illegible] بھارت کا سمراٹ بنایا تھا [illegible] چانکیہ نے سکندر کے سپہ سالار سیلوکس کی بیٹی کی شادی چندر گپت سے کروائی [illegible] شرط رکھی کہ [illegible] کی لڑکی سے پیدا ہونے والا لڑکا بھارت کی راج گدی پر نہیں بیٹھ سکتا

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized by eGangotri

ایسی وزنی نیتی کی مثال ما سوائے کرشن نیتی اور ودر نیتی کے اور کوئی نیتی نہیں دے سکتی۔ آج دنیا کا دھرم
بھارت کی گدی پر بیٹھنے کی لالسا لئے بیٹھا ہے۔ پر مذہب بھارت کے لوگ اس کی گدی پر بیٹھنے نہیں دیتے

(420) محمود غزنوی - محمد غوری - تیمور لنگ - چنگیز خان - احمد شاہ ابدالی - نادر شاہ درانی ان تمام
حملہ آوروں نے بار بار بھارت پر حملے کئے لوٹا مار [illegible] روپیہ لوٹ کر لے گئے اتنے بھیانک ظلم کئے کہ تمام
جانوروں کا خون [illegible] مگر وہ بھارت کی تہذیب اور سنسکرتی کو نہیں مٹا سکے کچھ ہے کہ ہستی مٹتی
دب نہیں خود مگر ختم نہیں ہوتی

(421) جب گوتم پران میں شری ویاس جی نے کلجگ کی دیا کیا کرتے ہوئے کہا تھا کہ کلجگ میں
کیول دولت سمپتی ہی آدمی کی پرتشٹھا کا کارن بنے گی قانون صرف دھنا ڈھیوں کی شکتی
کے آدھار پر ہی لاگو ہوگا یعنی اس کا صاف ارتھ ہے جو جتنا زیادہ شکتی شالی ہوگا قانون
پر اس کی پکڑ اتنی ہی کمزور ہوگی پرنتو جب کر دیا اس جی کو کہتے ہیں بھاگوت پران میں کہتے ہیں
کہ کلجگ میں زیادہ تر لوگ ڈاکو ہو جائیں گے

(422) جب سورج چڑھتا ہے تو پورا دنیا اس کو پرنام کرتا ہے لیکن وہی سورج جب ڈھلتا ہے تو ہم اس کو
دیکھنے کی بجائے اس کی طرف پیٹھ کر دیتے ہیں لیکن چڑھتے کو سب سلام کرتے ہیں کوئی یہ جاننے کی
کوشش نہیں کرتا کہ چڑھنے والا کیا کریکٹر کا ہے

(423) یہ ایک عام کہاوت ہے کہ کرسی پر بیٹھے لوگوں کو نیک صلاح کو قبول نہیں ہوتی راون کا
اداہرن آپ کے سامنے ہے راون نے مرتے سمے لکشمن کو نصیحت دی کہ مدد کرنے میں [illegible] نہ
کرنے والوں کی سینہ صلاح کا ماننا یہ کیول ایک وبھیشن ہی تھا جو مجھے لنکا [illegible] دیا کہ رام کے ساتھ
صلح کر سیتا کو واپس کر دو مگر میں نے اس کی نیک صلاح نہیں مانی اور اس کو دھکے مار اپنے راج سے باہر
نکال دیا

(424) مرکز میں کانگرس کی سرکار تھی 1959 میں کیرل میں کمیونسٹ پارٹی کی سرکار بنی وہاں کی سرکار نے ہر سرکاری
دفتر کو سائیکل پر دفتر آنے والوں پر ناجائز خرچ پر پابندی تھا وہ سرکاری گاڑیاں کبھی کسی افسر کو الاٹ
نہیں کی گئی کہ تمام ناجائز خرچ کی بچت کر غریب جنتا کی بھلائی پر خرچ کی جائے مگر نہرو کو یہ سب پسند نہیں
آیا کہ کہیں کیرل کا اثر مرکزی سرکار پر بھی نہ پڑے کیونکہ کیرل کی جنتا کمیونسٹ پارٹی کو ہر جگہ [illegible] حاصل
کرنے لگی نہرو نے کیرل میں مسلم لیگ کے ساتھ سمجھوتہ کر کمیونسٹ پارٹی کی سرکار گرا دی نہرو کے ماتھے پر
یہ ایک زبردست کلنک سیاہ دھبہ تھا کہ فرقہ پرست پارٹی کو اہمیت دی ۔

(425) دولت ضبط ہو سکتی ہے مگر ضمیر نہیں مکان ضبط ہو سکتا ہے مگر عزت نہیں روٹی ضبط ہو سکتی ہے مگر بھوک نہیں ۔

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized by eGangotri

(426) چندرما اپنا پرکاش کر روپ گگن میں پھیلاتا ہے مگر اپنے پرکاش کا کلنک اپنی ترسین دینے تک ہی سمجھے رکھتا ہے (ٹیگور)

(427) جو سادھنا کو اس سمبندھ میں جیسا کرنی ہوتی ہے اور چنتن بھی پھول ہونٹوں اور شبدوں سے سیاٹو ہوتی ہمدردی کرنے کا کوئی مطلب نہیں۔

(428) ہم نے دیا دیش کو جیون دیش ہمیں کیا دیگا۔ اپنی ترقی چاہنے والے کو نام تیاگ دینا چاہیے

(429) دھرم کو قائم رکھنے کیلئے اور دھرم کیلئے کٹھن بدلہ۔ مہاپرسوں نے راشٹر کے اس جھوٹی دنیا اس دھرم کی نبھانا ہے یہاں سوائے رشتوں کے اور پرچار ہوئے بھی ہو جاتے ہیں بدھ بھگتی اس جیسا جیون دشمن کیا۔ اک دھرم کی کھادنا سے پریرت ہو کر جا نکلنے سو دھرم کیلئے مہان لوک حکیمان کے لئے ایک بعض بغیر دھرم کے گورو کی سگھ گرو کی ستھاپنا کی اس دھرم سے ہر پریت ہو کر چیراں بانی نے راشٹر کی سکھ پہچان چھپائی دیا تعبیر ان رام نے اس دھرم کی بنانے کیلئے ۱۱ برس کا سنبندھ اس ہو گیا۔

اب رات کی دیپک بہم ہر اسی بھی اس بات کی بڑی ضرورت ہے کہ راشٹر یا راشٹر خیال سے جڑے لوگ جب حکیمان بھی کریں سارے جیون جی کر ایک ترقی اس کھا رہے ہیں مگر دکھ کی بات تو یہ ہے کہ ہم دھرم کو راشٹر بنیچ کر دینے والے دھرم کا ہیچ سے گلو گھر کرنا جانتے ہیں مگر اس کی سکشا ان کو اپنے جیون میں اتارنے سے بچتے ہیں۔

(430) سال 1554 بکرمی سمت ساون شکلا کی سپتمی تول نکشتر میں ضلع باندہ آتما رام دوبے ایک برہمن کل میں سنت تلسی داس جی کا جنم ہوا اس گاؤں کا نام راج پورہ جو جمنا جی کے کنارے واقع ہے آپ ماتا کے گربھ میں 9 ماہ کی بجائے 12 ماہ رہے جنم لینے سے ہی آپ کے منہ سے رام رام شبد نکلا اور پیدا ہوتے ہی آپ کے منہ میں دو دانت تھے جیٹھ شکلا 13 1583 دھیر دار پورے دو تیرہ کی ایک رتناولی نام کی کنیا سے آپ کی شادی ہوئی۔ کچھ سال سے جوانی کا سکھ بھوگ رہے تھے ایک دن آپ کہیں باہر گئے ہوئے تھے آپکی پتنی کو کسی کارن اپنے میکے جانا پڑا گھر آنے پر پتا لگا کہ پتنی میکے گئی ہے پتنی کو گھر نہ پا کر بیاکل ہو گئے رات کے سمے ہی اپنے سسرال کو روانہ ہوئے آپ کے سسرال کے سب لوگ سو رہے تھے بار بار آواز دینے پر بھی کسی نے دروازہ نہیں کھولا تو کھڑکی کے راستے مکان کے اندر داخل ہوئے آپکا پتنی کی نیند کھلی اس سمے آدھی رات کو آنے کا کارن پوچھا بولے بنا ایک پل کیلئے بھی تمہارا وچھوڑا برداشت نہیں کر سکتا پتنی نے کہا اس ہڈی ماس کے شریر پر آپ کا اتنا لگاؤ ہے یہی پریم اتنا شری رام کا بھگوان کے پرتی ہو تو بیڑا پار ہو جائیگا پتنی کے ان شبدوں سے تلسی داس جی کو تیر کی مانند لگے اسی وقت گھر سے نکل تیرتھ راج پریاگ پہنچے وہاں گرہستی میں رشتوں کو ایک اور گھرست آشرم کا تیاگ کر سادھو بھیس میں تیرتھ یاترا پر نکل پڑے کاشی آنے پر وہاں مانسرور

کے پاس آپ کو ناک کھنڈی کے درشن ہوں گے جس میں یہ روز رام کتھا کا شروَن کرتے کرتے رام جی کے چرنوں
شردھا بڑھنے لگی اسی پریم وش آپ نے رام چرتر مانس کی رچنا کی سال 1580 بکرمی 126 برس
کی آیو میں ساون شکلا ستیمی سنیچر وار کو یہ شریر تیاگ نروان پد پراپت کیا۔

(431) سنسکرت کا ایک شلوک ہے "اتی سروتر ورجیتے" یعنی اتی اچھی نہیں ہوتی اور اس کے
پرنام بھی اچھے نہیں نکلتے

(432) بنگال میں گنیش اتسو 1893 عیسوی میں شری بال گنگا دھر تلک نے شروع کیا تھا
جو لگاتار دس روز چلتا ہے۔

(433) دیپل کا مطلب ہے پیپل کا ایکوس مدھ ہاکوس کا ایک پودا ہوتا ہے

(434) سانپ ہمیشہ چندن کے درخت سے لپٹا رہتا ہے مگر پھر بھی اس میں چندن کی خوشبو نہیں ہوتی
کیونکہ اس میں زہر بھرا ہوتا ہے جبکہ چندن کے ارد گرد کے تمام درختوں میں چندن
کی خوشبو و مہک ہوتی ہے

(435) پیڑی میں سب سے اونچی چوٹی پر چڑھنا چاہتے ہو تو سب سے نیچے سے چڑھنا شروع کرو

(436) سیوا ہی عبادت ہے اس میں روحانی شکتیوں کے علاوہ گناہ کرنے والوں کا علاج ہے

(437) ہمارے شاستروں میں بہت ہی سرل ڈھنگ سے بیان کیا ہے کہ ایشور کی بھگتی اور دھن دولت سے
ایک سادھارن دیکھنے میں بیان تو ہو سکتا ہے مگر اس کے ویرپت پڑھنے والا منش ڈرتا ہے یہ خود ہی بنا
کر پڑھ دے و متر دھاری ہستی ہی بیان تھا ہیں سر شیخ پڑھنے والا تو بھی بیان تھا ہو سکتا ہے بینتی شاستر کی بات
اس سے بہت یاد آتی ہے جب کچھ لوگ مندروں میں جا کر شردھا سمن بھگوان کو بھینٹ کر اپنے نام کی چیخ پکار
لگانے کی چنتا میں دان دینے میں پوری کرتے پڑھنے پر نظر دوڑاتے تو پھر نام آتی ہے شام کو بیٹھ کر مرغا اور شراب
کے جام کے جام چڑھا کر پیٹ بھرنے کے لئے ہر طرح کے غلط ڈھنگ استعمال کرتے ہیں لوگوں کے خون چوسنے کی کمائی
کو اس طرح لوٹاتے ہیں یہ ڈھنگ دنیا میں بدی ہر اس دیوتا کی مورت بول سکتی تو لاچار اس لنگڑے
کلنک سے یہ سوال کرتی کہ مانس کھانے کے بعد تمہارے پیٹ کی قبر میں بھی اس بکرے کی آواز سے سسکی جس کا
مانس کھا کر تم ڈکار لیتے ہو کیا تمہیں کبھی اس بکرے کی چیخ دکھ بھری سنائی دی جبکہ تم نے اپنے پیٹ کی قبر
میں جو جانور دفن کیا ہے جو بڑے بڑے تلک لگا کر لوگوں کو بے وقوف بنانے کی کوشش کرتے ہو
کہ میں بڑا دھرماتما ہوں اور نیک انسان ہوں۔

(438) کبھی کبھی شانتی کے پودے کو سینچنے کے بدلے خون سے سینچ جانے کی بھی ضرورت پڑتی ہے
یہ شانتی جا پکڑنے ہند ثابت کر دی تھی

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized by eGangotri

(۴۳۹) ٹنگا پھل ندی ہی نہیں ہے جو بھارت کی جیوگرافی بدل رہی ہے ۔ ایک ایسی ندی ٹیڑھی

(۴۴۰) پہلے سیدھا پراپت کرو پھر ستا پراپت کرو دیکھیں کہ سیدھے کے بنا ستا ~~خطاب~~ بن جاتی ہے
ستا بے بن جاتی ہے ۔ (باپو ہراری جی کے دفن)

(۴۴۱) رامائن ساتھ اور بھارت ریاستوں والی رہا ہے اور میا بھارت شور دیر تاد امنگ رنگ
گفتاؤں والا بیان ترنقہ ہے

(۴۴۲) پرتگال کے واسکو ڈی گاما جس نے سمندر کے راستے چلتے چلتے امریکہ کی کھوج کی تھی
۲۴ دسمبر ۱۵۲۴ کو ان کی موت ہوئی تھی۔

(۴۴۳) ہزاروں برسوں سے بھارت میں یہ پرتھا تھی کہ کوئی بھی شبھ کام یہ سورج نکلنے کی پہلی کرن سے شروع
کیا جاتا تھا انگریز کے دور میں شروعات کیا جاتا تھا انگریز سارے سرکاری کام رات ۱۲ بجے
سے شروع ہوتے ہیں کسی کھوج راجیہ کا راجیہ پال ہے پاٹ کے ضروری کی شبھ گھڑی کرے لیکن رات
کے ۱۲ بجے کو ہی یہ کبھی بھارت ۱۵ اگست ۱۹۴۷ کو رات ۱۲ بجے ہی
بھارت تکنیکی کا جھنڈا لہرایا گیا اور یونین جیک اتارا گیا

(۴۴۴) سو سے کچھ زیادہ برس سے دور شروع ہوئے میں بزنس کے کیا رحم کیا جائے
یہی سوچتا تھا اب وہ ندی کے کنارے پر بیٹھے ہیں اور پانی حالی جگہ پر شروع سے لیٹا ہے
تم بین لینی جھیل جھیل جب کے بیر ہیں وہ کہاں جائے پوچھنے لگی کہ جب کا کوئی ترسا نہیں
ہو دن کا کیا پتہ

(۴۴۵) بھارت میں تقریباً ~~۶۰۰۰۰~~ ۵۷۶۰۰۰ گاؤں ہیں ۲۵۰۰۰ لائبریریاں ہیں
۱۳۱۰۰۰ ڈاک گھر ہیں

(۴۴۶) ان لوگوں کے اصلی نام یہ ہیں بنجی بابرا - بیچ ناتھ - رانا سانگا - سنگرام سنگھ -
تان سین ترلوچن - منشی - مہاتما بدھ راج کمار سدھارتھ - تیرتھنکر مہاویر وردھمان
سوامی رام تیرتھ - رام تیرتھ -

(۴۴۷) ۱۹۴۵ میں سین فرانسسکو میں ہونے والی اقوام متحدہ کی کانفرنس میں کہا تھا کہ جو ہے اقوام متحدہ
بھر ہوئے یعنی قانون کے پابند ہو گئے شہر کو شروع ہی سے ہو گئے

(۴۴۸) پنجاب کے مہاراجہ رنجیت سنگھ کے نابالغ بیٹے دلیپ سنگھ کے راج میں جب انگریزوں نے پنجاب پر قبضہ کر لیا تو
انگریزی وائسرائے لارڈ ڈلہوزی نے ۱۹۴۹ میں کوہ نور ہیرا انگلینڈ لے جا کر ملکہ وکٹوریہ
کے تاج میں جڑ دیا تھا۔

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized by eGangotri

(۹۹ ط) ہندوستان کی آزادی کا روشن اتہاس۔ سردار دھنتا سنگھ کا جنم ضلع جالندھر کے ایک گاؤں سنگھوال میں ہوا تھا
ان کے پتا سردار بوٹا سنگھ اور ماں بختی بیوی نے بچپن سے ہی دھنتا سنگھ کے دل میں دیش پیار کے بیج بونے
شروع کر دیئے تھے دھنتا سنگھ نے ۱۹۰۷ء سکول جالندھر میں تعلیم حاصل کی وہیں سے ان کے دل میں راشٹر کے وادھا
کے جذبے بڑھتے گئے دسویں تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد وہ چین دیے ٹانگ کانگ ہوتے ہوئے امریکہ پہنچے
وہاں ان کا ساتھ دیش بھگت ہندوستانی نوجوانوں سے ہوا جو دیش پر اپنی جانیں قربان کرنے کیلئے تیار رہتے تھے
ساتھیوں نے مل کر امریکہ میں ایک نام غدر کے نام کا ~~پرچار~~ ایک اخبار کا پرکاشن ہوا اس
سمے پنجاب کو پنجاب میں تقسیم کرنے اور انگریزوں کو بھگانے کا کام دھنتا سنگھ کو سونپا گیا وہ ۱۹۱۳ء میں امریکہ
سے بھارت آئے دھنتا سنگھ نے بھارت آنے پر اس سمے اسپیشل ڈنڈوں کو چلانے کیلئے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا
امریکہ اور کینیڈا سے آئے گئے کرانتی کاریوں کا سنگھوال کا گاؤں ایک گڑھ بن گیا ان کے ساتھی
سردار پریتم سنگھ گنڈی والا۔ سردار جسونت سنگھ - سردار کرشنا سنگھ سوا - سردار امر سنگھ کوٹلہ
سردار شو سنگھ۔ بابا گوردت سنگھ - راس بہاری بوس - بی بی گلاب کور جیسے ان کے ساتھی تھے
دیش میں تب پہلی کسی پر پولیس نے اپنی غدری باغیوں کی تنی ہوئی پولیس جنگی سردار دھنتا سنگھ
دھنتا سنگھ کے پیچھے پڑنے کی تھی۔ پولیس کی چوکسی بڑھتی گئی ویسے ہی دھنتا سنگھ کی سرگرمیاں
بھی بڑھتی گئیں ہتھیار برآمد کرنے کیلئے گئی جب سرکاری پولیس چوکیل پر قبضہ کر دیے گئے
ٹیلیفون کے تار کاٹے گئے ریلوے کی پٹڑیاں اکھاڑی گئیں ماتال دالہ سٹیشن سے گوجرانوالہ جا رہے
ہتھیار ریل کے ڈبے سے لوٹنے کیلئے دھاوا کیا لاہور میں پولیس انسپکٹر جو ہر سمے ان کی تاک میں رہتا تھا
گولی مار دی گئی انگریزی سرکار نے دھنتا سنگھ کی گرفتاری کیلئے ۲ مربع زمین اور ایک ہزار روپیہ کا انعام
کا اشتہار نکالا اپنی کے ایک غدار ساتھی پرتاب سنگھ نے جیل میں آکر ۱۵ جون ۱۹۱۵ء کو دھنتا سنگھ
کو گرفتار کروا دیا اُن پر مقدمہ چلا ۲۲ اگست ۱۹۱۵ء کو دھنتا سنگھ کو پھانسی دے دی گئی دیش
پر قربان ہونے کی خوشی میں اس دیر سپاہی کا جیل میں ۱۷ پونڈ وزن بڑھ گیا یہ سرکاری
ریکارڈ میں موجود ہے ۱۹۶۲ء کو پنجاب سرکار نے ان کی یاد میں ایک چوک کا نام شہید
دھنتا سنگھ نام رکھا گیا سنگھوال چوک رکھا گیا ۱۹۹۶ء کو اسی چوک میں دھنتا سنگھ کا بت
نصب کیا گیا تاکہ آنے والی پیڑھیاں ان پروانوں کی قربانی سے پریرنا حاصل کریں۔۔

(۴۵۸) راشٹر رشی پرشوتم داس ٹنڈن - ڈاکٹر رام منوہر لوہیا - آچاریہ نریندر دیو - رفیع احمد قدوائی
جیسے نیتاؤں سے لیڈروں نے بھارت تقسیم کی زبردست مخالفت کی تھی مگر ان کی ایک نہ چلی گئی
آزادی کے ۱۶ سال گزرنے کے بعد بھی حالی کشمیر آزادی کا پرنام ہی کے سامنے ہے بلکہ پنجاب سرحدی پردیش
جیسے کئی بھاگ دیش نا سمجھ کر کے ہمیں کاٹے رہے ہیں

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized by eGangotri

(451) تیغ سے تیغ کا بیڑا اٹھانا - مہاراجہ ریپودمن سنگھ نابھہ 21 فروری 1913 کو گدی پر بیٹھے انگریز
سرکار نے ریپودمن سنگھ کو بادشاہ ایڈورڈ ہفتم کی تعزیتی تقریب کا حکم نافذ کیا جب ... کو نیل میں
خاص سبھی ہمارے لیئے شری گوپال کرشن گوکھلے اور دادابھائی نارو جی کو کہا سانحہ دیکر پولیس بل
کی بھی مخالفت کی یہ سب انگریزی حکومت کو پسند نہیں آیا اس کا رن مہاراجہ پٹیالہ اور مہاراجہ نابھہ کا مقدمہ
جھگڑا کھڑا کیا گیا انگریزی سرکار نے الہ آباد ہائی کورٹ کے جج (انگریز) سے وارنٹ کو اس تفتیش کیلئے نامزد کیا
جج کی رپورٹ پر مہاراجہ نابھہ ریپودمن سنگھ کو گدی سے معزول دیا پنجاب کے سکھ لیڈروں نے برٹش سرکار
کی اس کارروائی کی زور دار مخالفت شروع کر دی شرومنی گوردوارہ پربندھک کمیٹی نے اس فیصلہ کو
سارے پنجاب اور ساری سکھ قوم کیلئے چنوتی قرار دیا 9 ستمبر کو پنجاب کے گوردوارہ کمیٹی نے نابھہ دوس منانے
کا فیصلہ کیا 9 ستمبر کو گوردوارہ میں اکھنڈ پاٹھ شروع ہو گئے اس پر سارے پنجاب سے گوردوارہ گنگسر
میں آنے شروع ہو گئے 26 سکھ لیڈروں کو انگریزی سرکار نے گرفتار کر لیا جیسے جیسے شہیدی جتھے پر جتھے
جا رہے تھے ... کی خبر پھیلی ... ویسے ویسے جتھوں کا جوش تیز ہوتا گیا پہلے پہل جتھوں میں 25 آدمی
آتے تھے پھر بڑھ بڑھ کر ان کی تعداد 500 تک پہنچ گئی انڈین نیشنل کانگریس نے حالات کو
دیکھنے کیلئے پنڈت جواہر لال نہرو اور شری کے سنتانم شری اے ٹی گڈوانی کو ریاست نابھہ میں بھیجا جیسے ہی
یہ نیتا ... دلی سے چل کر ... ہوتے ہوئے جیتو آئے ان کو وہاں کے انگریز گورنر نے دفعہ 144 کے
تحت گرفتار کر لیا ان سب کو مجسٹریٹ نے ½ سال کی سزا سنائی پنڈت نہرو نے کہا کہ دفعہ 144
کا زبانی حکم دینے کا کوئی وجود نہیں جب سرکاری آرڈر تحریری طور پر نہ دیا جائے اس وقت کے مجسٹریٹ نے
کہا یہ نابھہ ہے یہاں ڈنڈے کا حکم چلتا ہے ان تینوں لیڈروں کو ہتھکڑی لگا کر جیل میں حوالات
میں بند کر دیا بعد میں ان کو تھانہ سے ہتھکڑی لگا پیدل ریلوے سٹیشن تک لیجایا گیا پنڈت نہرو
نے اس دوران ایک لمبا بیان دیا وہ بیان ... صفحوں پر لکھا ہے وہ بیان پنجاب کے
... خانہ میں آج بھی محفوظ ہے

(452) راکھ پینتی یا گدی دعویداروں کے عہدہ کو ختم کرنے کے لئے تھی ٹکسال ... ایک
آس کی حفاظت راکھ یعنی کام سے کام نہ کرنا اور دوسرا گدی پاکر بے فکر ہو جانا
یعنی اطمینان ہو جانا کہ اب مجھے کسی کی کوئی پرواہ نہیں

(453) ہمارے بادشاہ حضوری یا سرکار پر بھول آئی کہ اسرائیل والوں نے اپنے اغوا شدہ جہاز کو کس پرکار
یوگنڈا کے ... شاہ کے چنگل سے چھڑایا اسرائیل کے کمانڈو ... نے اغوا کاروں کا بھیس بنا کر
امیر ... کو ... کے ... آزاد کرا کر ... اپنی دھاک جمالی تھی R.L

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized by eGangotri

26 جنوری 1739 کو نادر شاہ کی فوج نے دلی پر حملہ کیا تھا

26 جنوری 1792 کو ٹیپو سلطان کا انگریزوں سے یدھ ہوا تھا

26 جنوری 1882 کو ملکھا اور دیا سنگھ [illegible] چلا گیا

(454) 26 جنوری ایک اتہاسک دن

(1) 26 جنوری 1135 کو محمد غوری نے ملتان فتح کیا تھا

(2) 26 جنوری 1265 کو نصیر الدین کی موت ہوئی تھی

(3) 26 جنوری 1530 کو مغل بادشاہ بابر کی موت ہوئی تھی

(4) 26 جنوری 1532 کو ہمایوں نے شیر شاہ کو ہرایا ہمایوں نے شیر شاہ کو ہرایا تھا

(5) 26 جنوری 1539 کو شیر شاہ سوری نے ہمایوں کو ہرایا تھا

(6) 26 جنوری 1559 کو [illegible] کا جنم ہوا تھا

(7) 26 جنوری 1556 کو آسٹریلیا آزاد ہوا تھا

26 جنوری 1882 کو انگریزوں نے کابل میں پرویش کیا تھا

(7) 26 جنوری 1861 میں بمبئی میں ہائی کورٹ بنی تھی

(8) 26 جنوری 1861 کو [illegible] شروع ہوئی تھی

(9) 26 جنوری 1876 کو کلکتہ سے بمبئی تک پہلی ریل گاڑی چلی تھی

(10) " " 1882 کو انگریزوں نے کابل میں پرویش کیا تھا

(11) 26 جنوری 1930 کو پنڈت نہرو نے لاہور میں راوی دریا کے کنارے پر ترنگا لہرا کر بھارت کی مکمل آزادی کا پرستاؤ [illegible]

(12) 26 جنوری 1941 کو سبھاش چندر بوس کلکتہ سے انگریزوں کی نظربندی توڑ کر دیش سے باہر نکل گئے تھے

(13) 26 جنوری 1942 میں سبھاش چندر بوس نے ملایا میں آزاد ہند فوج کی استھاپنا کی تھی

(14) 26 جنوری 1947 کو [illegible] کی ریاست کشمیر باقاعدہ بھارت میں شامل ہوا

(15) 26 جنوری 1950 میں بھارت میں سنودھان لاگو ہوا

(16) 26 جنوری 1956 میں بھارت میں [illegible] لاگو ہوا

(17) 26 جنوری 1972 کو اندرا گاندھی کو بھارت رتن کی اپادھی دی گئی

(18) 26 جنوری 1980 کو مدر ٹریسا کو بھارت رتن کی اپادھی دی گئی

(455) [illegible]

(456) آگرہ کا تاج محل 22 ہزار کاریگروں نے لگاتار محنت کرنے کے بعد 22 سال میں مکمل کیا تھا [illegible]

ہندو مذہب چھوڑ کر ایک ہندو راجہ نے پیار کے روپ میں (ایمان کے روپ میں) مغل بادشاہ کو دیا تھا

(۴۵۷) راج نیتک نیتاؤں کا چہرہ کام نپٹانے سے نہیں کام اٹکانے سے بڑھتا ہے کیونکہ ایسے ہی کام کے لیے لوگ بار بار چکر لگاتے ہیں اور نیتا کی خوشامد کرتے ہیں اور نیتاؤں کا چہرہ بڑھتا جاتا ہے بڑھتا جاتا ہے

(۴۵۸) زندگی کی بھیڑ میں انسان کھو گیا۔ سادھو سنت اس دور میں بھگوان بن بیٹھے ہیں

(۴۵۹) جب پرانت میں پوری بارش کے اوپر پھول کھلتے دیکھنے کی دھن ہو تو سمجھو کبھی اس پرانت میں صد فیصد پڑھنے والا ہے

(۴۶۰) راج نیتی میں نیتکتا یعنی اصول کوئی چیز نہیں ہوتی آج کی راج نیتی میں اصول پوری طرح پر ختم ہو چکا ہے اس لئے ایک شعر سے بیان کیا جا سکتا ہے۔ جہاں سے رچا ہندوستان ہمارا

ہم تو ڈوبے ہیں اس کے یہ گلشن ہمارا

(۴۶۱) ہمارا اپنا سارا سنسار ایک پنجرہ ہے اور ہم لوگ اس پنجرے پر بادشاہ کرنے والے پاگل ہیں (شیکسپیئر)

(۴۶۲) یہ دنیا کسی پرورش نہ ہو محبت کے سچے رشتے ہیں پرانت کی جڑ تو وہ پھول ہے مٹتا پر منتا کبھی نہیں ان کو ان کی رکھنے کے لئے ہی ہیں۔

(۴۶۳) محبت کو لبھا لو تم دلوں میں۔ نہیں اس سے بڑھ کر کوئی خزانہ (ڈاکٹر جاوید اقبال)

(۴۶۴) دنیا میں لوگوں پر بڑی بڑی مصیبتیں پڑیں مگر ہر ایک نے کلاہ بنیتی کے خلاف سمجھے نہیں کئے ورنہ کیا ضرورت تھی ہیرا نہ پڑتا ہے کہ تھا اس کیونکہ اس کی روٹی کمانے کی کیا ضرورت تھی تو صرف لو بند کر کے اپنے سات سال اور دو سال کے بیٹوں کو دیوار میں چنے جانا دیکھا اور نہ کی وہ بھی تو سمجھوتہ کر سکتا تھا۔ راج دیوار پر بڑے بڑے نیتاؤں کے فوٹو لگائے سے کچھ نہیں ہوتا چرتر بھی بدلنا چاہئے

(۴۶۵) گنگا جل کی اہمیت کا شاید آپ نہیں جانتے منش کی ہڈیاں یدی تیزاب میں ڈال دی جائیں تو بھی کچھ روز کے بعد گلنے میں ایک مہینہ لگ سکتا ہے مگر گنگا جل میں ڈالی گئی ہڈیاں صرف ایک ہی ہفتہ میں گل کر ریشہ بن جاتی ہیں اس سے بڑا آشچریہ اور کیا ہو سکتا ہے کہ آج تک کروڑوں لوگ اس تیرتھ استھان گنگا جی میں اشنان کی گئی ہیں نہ یہ دعا ان ہڈیوں سے کوئی بیماری بن سکی اور نہ ہی گنگا جل اپوتر ہوا۔ گنگوتری سے لیکر گنگا ساگر تک ڈھونڈنے سے ایک مکھی بھی [illegible] کوئی نہیں ڈھونڈ سکتا کہ اس کے کنارے پکھیں چھپی جانوروں کی ہڈیاں ضرور مل جاتی ہیں مگر گنگا جل میں کوئی ہڈی نہیں مل سکتی گنگا جل میں ایک یہ شکتی ہے کہ وہ اپنے بچوں کے ادھیشٹھوں کو اپنی صفائی سے لگا لیتی ہے اس لئے اس جل کو جل نہیں پھول جل ہی کہنا سب پاپ ہے یہ جل نہیں [illegible] ہے۔

(466) اتہاس کے پنوں سے پتہ لگتا ہے کہ صدیوں پہلے ایک برہمن شام ہونے ہی والی اور چہرے پر اداسیاں لئے
تب آ رہا تھا اپنے سڑک سے گذر رہا تھا اچانک اس کے پاؤں میں ایک زبردست کانٹا چبھا پاؤں
سے خون بہنے لگا برہمن اس کا دیکھا کہ ایک کیکر کا پودا راستہ میں اُگا ہوا ہے برہمن نے اس پودے کو اکھاڑ
کر پھینک دیا اور اپنے راستے پر چل پڑا تھوڑی دیر بعد واپس آیا تو اسکے ہاتھ میں ایک کسی تھی
اس نے وہ جگہ جہاں پودا اُگا تھا اُکھاڑ ایک گہرا گڑھا کھود کر اس کی جڑ تک نکال پھینک دی
کہ آئندہ یہ پودا پھر نہ اُگے اور آنے جانے کی راہ گیر کو تکلیف نہ رہے جانتے ہیں وہ برہمن کون تھا
چانکیہ جسے لوگ کوٹلیہ کے نام سے بھی جانتے ہیں چانکیہ نے کہا تھا ہر ناگرک کا یہ دھرم ہے چاہے وہ سادھارن جن ہو
یا آفیسر ہو یا راجہ پر تک اس کا فرض ہے کہ وہ ہمیشہ سترک رہے تاکہ آتنک واد باہر کے دشمنوں
کو جڑوں سے ختم کرنے کیلئے راج کے دیگ میں چانکیہ کی یہی نیتی کارگر ہو سکتی ہے = آتنک واد
آفیسر یعنی نائک

(467) دنیا میں سب سے اونچی عمارتیں ہیں کوالالمپور (ملیشیا) کی پیٹروناس ٹاور کی اونچائی 452 میٹر 88 منزلہ یہ دو
ٹاور 1997 میں بن کر تیار ہوئے سیرز ٹاور شکاگو (امریکہ) 442 میٹر اونچی 110 منزلیں ہیں 1974 کو بنا تھا
3 جن ماؤ ٹاور شنگھائی چین 421 میٹر اونچی 88 منزلیں ہیں 1998 کو بنا تھا - 4 ورلڈ ٹریڈ سینٹر
نیو یارک امریکہ 417 میٹر اونچی 110 منزلیں ہیں 1972 کو بنا تھا - 5 ورلڈ ٹریڈ سینٹر دوسرا نیو یارک امریکہ 415 میٹر
اونچا 110 منزلیں ہیں 1973 میں بنا تھا 6 ایمپائر سٹیٹ بلڈنگ نیو یارک امریکہ 381 میٹر اونچی 102 منزلیں
7 سینٹرل پلازہ ہانگ کانگ چین 1992 میں بنی تھی - 8 بینک آف چائنا 369 میٹر اونچی 70 منزلہ 1989 میں بنی تھی
9 ٹی اینڈ سی ٹاور بلڈنگ کاؤ سیونگ تائیوان 348 میٹر اونچی 85 منزلہ 1998 میں بنی تھی چین کے شنگھائی
شہر میں ورلڈ فائنانشل سینٹر کی 460 میٹر اونچی 94 منزلہ عمارت اس سال میں بن کر تیار ہو جائیگی یہ
دنیا میں سب سے اونچی عمارت ہوگی ۔

(468) چانکیہ یعنی کوٹلیہ کے ارتھ شاستر میں دو شبدوں کی دیا کیا اس طرح کی گئی ہے کہ ایک تو راج دھرم دوسرا
دوم دنڈ نیتی چانکیہ کے ارتھ شاستر میں راج نیتی شبد کہیں بھی نہیں راج دھرم سے راج اور دنڈ نیتی
سے نیتی شبد لیکر راج نیتی نام کا دوسرا شبد یعنی مرادی شبد راج کے دیگ میں پر دھان بنا ہے آج راج
نیتی کا یہی رنگ چل رہا ہے اصل میں یہ راج نیتی ہے اس کا ایک ہی ارتھ ہے کہ راج کرنے کے لئے جتنی بھی
نیتی کا سہارا لیا جائے وہ سب یعنی جائز ہے زیادہ سے زیادہ ووٹوں کی گنتی کا سہارا لیکر پارٹی جی
حکومت بنا لیتے ہیں کرسی سنبھالی جاتی ہے اور فساد اور خونخرابہ کی پرواہ نہیں کی جاتی ہے ہر ا
دھن بل دھونس سے ووٹ لیا جاتا ہے جو ووٹ راج نیتی کا سہارا لیکر ووٹ بٹورتے ہیں
ہیں کبھی آ نیتاؤں نے چانکیہ کی زندگی سے بھی کچھ سیکھنے کی کوشش کی اتنے بڑے عہدے پر بیٹھ

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized by eGangotri

کا پرسمن ضروری ہے چانکیہ ایک جگہ میں رہ کر راج کاج کی باگ ڈور چلایا کرتا تھا لیکن جب جنگ کا کام کرتا تو سرکاری دیا جلا لیتا اور لکھا پڑھتا یدی کوئی ان کو ذاتی طور پر ملنے آتا تو وہ سرکاری دیا بجھا دیا کرتا تھا کہ سرکاری تیل فضول کام میں خرچ نہ ہو۔

(٦٦٩) سمراٹ چندر گپت نے ایک بار اپنے گورو چانکیہ سے پرشن کیا گورو جی راجہ کا سب سے بڑا دشمن کون ہوتا ہے چانکیہ نے کہا اوسکا خوشامدی خوشامدی اس کی ان کمزوریوں کی طرف دھیان دلاتا ہے جنہیں کبھی بادشاہ خود نہیں دیکھ سکتا مگر خوشامدی نندک کی نندا کرتے ہیں اسکو اپنا سب سے بڑا شترو مانتے ہیں جیسے کسی نے کہا ہے نندک نیڑے راکھئے آنگن کٹی چھوائے

(٦٧٠) اپنے دوشوں کی پہچان نہیں کرنا لیکن دوسروں پر سیخ پا ہو جانا ہی پتن کا دان ہوتا ہے (سوامی وویکانند)

(٦٧١) رام راون یدھ میں جب راون رام کے ہاتھوں گھائل ہو کر دھرتی پر پڑا ہوا اپنی زندگی کی آخری سانسیں گن رہا تھا تو رام نے لکشمن سے کہا ہم جانتے ہیں کہ راون بڑا گیانی تھا مگر جب تک اس کی آتما دور ہوتا جا رہا ہے آسکا کوئی بڑے سے بڑا ودوان بھی اوسکا مقابلہ نہیں کر سکتا یہ چاروید اور شاستر جاننے والا مہان ودوان ہے جاؤ اس سے کچھ سکشا لیں لکشمن راون کے پاس گیا آواز دی مگر راون نے کوئی جواب نہیں دیا رام نے کہا لکشمن تم راون کے سر کی طرف کھڑے ہو یدی کوئی سکشا لینی ہے تو اس کے پاؤں کی طرف کھڑے ہو کر پرارتھنا کرو راون رشی پلستیہ کا پوتر ہے لکشمن نے رام کی آگیا مان کر راون کے پاؤں کی طرف کھڑے ہو کر سکشا کی پرارتھنا کی راون نے کہا اب میرا انت سمے قریب آ گیا ہے میں تمہیں کیا سکشا دے سکتا ہوں مگر میری ایک سکشا سدا یاد رکھنا کہ چاپلوسوں اور خوشامدیوں سے سدا بچنا جو جال میں پھنسا لیتے ہیں میرے دربار میں کیول ایک ہی آدمی وبھیشن تھا جس نے مجھے کئی بار سمجھانے کی کوشش کی کہ جاؤ سیتا کو رام کے پاس جا کر معافی مانگ لو مگر میں نے وبھیشن کی ایک نہیں سنی بلکہ اسے دھکے دے کر دربار سے باہر نکال دیا یدی وبھیشن کی سکشا سنی ہوتی تو آج میرا یہ حشر نہ ہوتا۔

(٦٧٢) آزادی کے بعد بھارت کی اس گنگا کو بھول گئے جسے یاد رکھنا آج ضروری ہے جب کورو پانڈو کے پیارے بھیشم پتامہ گورو درون سے لے کر وغیرہ دروپدی کا بھری سبھا میں دوشاسن دوارہ چیر ہرن دیکھتے رہے مگر دھرتراشٹر کا ان کوئی ویر ودوان اور دوشاسن کو روکنے یا کہنے کی ہمت نہیں کر سکا سوائے وکرن کے دروپدی چیر ہرن کے دور کو تو آج صدیاں گزر گئیں مگر آج تک صاف نہیں کیا جا سکا لیکن اوسی سدھانت پر دوشمن بھول کر بلی کے بکرے کی تلاش کرتے ہیں جو بڑوں کو منظور ہو پر جن کے ساتھ ان کو یہ نہیں معلوم کہ سدھانت کی لڑائی بلی کے بکرے سے نہیں لڑی جاتی پر لڑائی ہوتی رہتی ہے۔ پرنتو اور ہر ایک سے لڑی جاتی ہے جیسے اور سدھانت کے دیوتا کو آگے سے بچانے کیلئے کیا کارن ہی جو دھاتو کا ماتر ہو جاتا ہے۔

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized by eGangotri

(۱۷۲۲) کشمیر میں جب دکش پرجا پتی یگیہ رچایا تمام رشیوں منیوں اور دیوتاؤں کو نمنترن دیئے مگر اپنی پتری ستی اور اپنے
داماد شو جی کو یگیہ میں آنے کی دعوت نہیں دی ستی کو جب اپنے پتا کے یگیہ رچانے کا پتہ چلا تو اس نے اپنے
پتی شو جی سے یگیہ میں شامل ہونے کی آگیا مانگی مگر بھگوان بھولے شنکر نے ستی کو یگیہ میں بن بلائے نہ جانے کے لئے کافی
روکا مگر ستی نہیں مانی آخر شو جی نے ستی کو یگیہ جانے دیا اور اپنے پتا کے یہاں بھری سبھا میں پتا کے شو کا اپمان دیکھ کر
دکھ سے ستی نے شو جی کے لئے کوئی آسن نہ دیکھ کر دکھ میں آ کر اس یگیہ کنڈ میں چھلانگ لگا کر آتم ہتیا کر لی
جب ستی کے پتا جی اور ان کے بعد دکش پرجا پتی کے یگیہ کو تہس نہس کر دیا سب یگیہ میں کھڑے ہو گئے
سب کا سر دھڑ کاٹ دیا شو جی کو جب ستی کے آتم ہتیا کا سماچار ملا تو بھگوان شو نے آ کر ستی کے شریر کو لے کر
شریر کو اٹھا کر دیوانہ وار ناچنا شروع کر دیا شو جی کا یہ تانڈو دیکھ کر وشنو بھگوان نے اپنے سدرشن چکر سے
ستی کے شریر کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے جہاں جہاں ستی کے شریر کے انگ گرے وہیں وہیں شکتی پیٹھ بن گئے
تینا دیوی کے ستھان پر ستی کے نین گرے یہ نینا دیوی مندر آنند پور سے جو کرتپور سے چل کر پہاڑی پر ہے
سمندر سے 3595 فٹ کی اونچائی پر ہے اور دوسری ستی کی ناسکا گری جہاں ماتا دیوی کا مندر ہے کانگڑہ میں جوالا جی گری
جو ۱۱۱۳ میں گری
جموں میں ستی کے ستھن گرے جو ستھان مان دیشو دیوی کے نام سے پرسدھ ہے ستی جی کی جیبھا
جہاں گری دکھن میں پھونچھ نام کا مندر ہے اور باقی کا شریر سیالکوٹ (پاکستان) میں گرا۔ یہ سب شکتی پیٹھ ہیں
جہاں یاتریوں کی بڑی شردھا ہے

(۱۷۲۳) گورو گوبند سنگھ کے دو بیٹے اجیت سنگھ اور ججھار سنگھ چمکور کی جنگ میں دشمن سے مقابلہ کرتے شہید ہوئے
اور دو چھوٹے بیٹے ۷ برس کی آیو کا زورآور سنگھ اور ۹ برس کی آیو کا فتح سنگھ نواب سرہند کے حکم
سے دیواروں میں زندہ چنے جانے لگے تو بڑے بھائی کی آنکھوں میں آنسو آ گئے چھوٹے زورآور
سنگھ نے پوچھا کیا یہ آپ کی آنکھوں میں آنسو اچھے نہیں لگتے تو فتح سنگھ نے کہا میں مرنے سے نہیں ڈرتا مگر جب
تو مجھ سے عمر میں چھوٹا ہے مگر شہادت کا رتبہ تو مجھ سے پہلے لے رہا ہے میں اس کا رونا رو رہا ہوں کہ مجھے
بڑا ہونے کے ناطے شہادت دینے کا حق نہیں ملا۔

(۱۷۲۴) سب وقت کی آزادی سے پہلے یہ کرانتی کاری یہ گانا گایا کرتا تھا
کبھی وہ دن بھی آئے گا جب آپنا راج دیکھیں گے
جب اپنی ہی زمیں ہوگی اور اپنا آسماں ہوگا

(۱۷۲۵) آتما رام پہلے شہید رام بدھ سارتھی لالہ لاجپت رائے اور اندوبالا رام کو حکومت نے مار ڈالا تھا
(۱۷۲۶) انگریز سرکار کے سکیشن منتری لارڈ میکالے نے آہستہ آہستہ ہماری پرانی سبھیتا اور سنسکرتی کو مٹانے
کی خاطر ہماری پاٹھ شالاؤں میں انگریزی بھاشا پڑھانی شروع کر دی۔

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized by eGangotri

(477) ہندی کا اچھوت چھوڑ کر میں کسی بدیشی بولی کا زہر نہیں پینا چاہئے — مولانا ابوالکلام آزاد

(478) ایک پراتن شاستریہ سنگیت اور ڈسکو میں کیا فرق ہے؟ دونوں شاستریہ سنگیت میں شروع تا انتہا پر سلسلہ ہے اور ڈسکو میں تا انتہا۔

(479) جیبھ سے چاٹ کر جو جانور پانی پیتا ہے وہ جانور گوشت کھاتا ہے اور جو گھونٹ سے پانی پیتا ہے وہ گوشت نہیں کھاتا

(480) ہوائی جہازوں کو بار بار اغوا کرنے کی تفصیل

(1) 23 جولائی 1968 پاپولر فرنٹ فار دی لبریشن آف فلسطین کے لوگ تل ابیب سے ڈسنے والے جہاز کو اغوا کر کے الجیریا لے آئے اور یرغمالیوں کو یکم ستمبر 1968 یعنی 40 روز بعد رہا کیا

(2) 14 جون 1985 شیعہ بندوق دھاریوں ایک T.W.A بوئنگ 727 کو اغوا کر لبنان بیروت میں اترنے پر مجبور کیا انہوں نے اسرائیل کی قید میں 700 عرب لوگوں کی رہائی کی مانگ کی بیروت پہ کر دخل دینے کے بعد 39 امریکی یرغمال رہ گئے ان میں ایک امریکن نوسینا کا غوطہ خور مار دیا گیا یکم جولائی کو ان تمام یرغمالیوں کو 18 روز بعد رہا کیا

(3) 5 اپریل 1988 کو کچھ شیعہ بندوق دھاریوں کویت ایئر ویز کے تھائی لینڈ سے کویت جا رہے جہاز کو اغوا کر لیا۔ سائپرس اور الجیریا لے گئے انہوں نے کویت سے 17 ایرانی سمرتھک اگروادیوں کی رہائی کی مانگ کی دو یرغمالیوں میں سے دو کی ہتیا کر دی اور باقی مسافروں کو 16 روز بعد یعنی 20 اپریل کو چھوڑ کر اغوا کرنے والوں کو الجیریا چھوڑنے کی اجازت دی گئی

(4) 2 مارچ 1981 کو تین پاکستانی لڑکوں نے کراچی سے پشاور جا رہے انٹرنیشنل ایئر لائن کے جہاز کو اغوا کر کے اسے افغانستان اور پھر سیریا لے گئے اور پاکستان کے 54 قیدیوں کی رہائی کا مطالبہ کیا جو مان لی گئی اور 14 مارچ 1981 کو 13 دن بعد جہاز کو چھوڑ دیا

(5) 27 جون 1976 فلسطین اور جرمنی کے آتنک وادی ایئر فرانس کے جہاز کو اغوا کر یوگانڈا لے گئے انہوں نے اسرائیل، کینیا اور یورپ میں قید 53 فلسطین کے سمرتھک قیدیوں کی رہائی کی مانگ کی اسرائیل کمانڈو دل کے نوجوانوں نے جہاز پر حملہ بول یرغمالیوں کو چھڑا لیا تمام اپہرن کرتا مارے گئے 4 جولائی یعنی 8 روز بعد ان کو رہا کروا لیا

(6) 3 دسمبر 1984 کچھ شیعہ بندوق دھاری دوبئی سے کراچی جا رہے ایک کویت ایئر ویز کے جہاز کو اغوا کر تہران لے گئے یعنی ایران میں اترنے پر پائلٹ کو مجبور کیا اغوا کرنے والوں نے دو امریکی اور فرانسیسی یہ ہی جنہوں نے خاص خاص جگہوں پر جو کیا ہے ان کو گرفتار کیا گیا تھا

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized by eGangotri

کویت سرکار سے ان ملزموں کی رہائی کا مطالبہ کیا اس جہاز میں ۲ امریکی مارے گئے تھے یہ سنگ ایرانی فوجیوں کے صفائی کرنے والوں کے بھیس میں جہاز میں داخل ہوئے اور دہشت گردوں اغوا کرنے والوں کو دبوچ کر 8 دسمبر 1984 یعنی 6 روز بعد سب کو رہا کروا لیا

7 24 دسمبر 1999 کو انڈین ایئر ویز کا ایک جہاز نیپال کے کاٹھمنڈو کے ہوائی اڈہ سے 178 مسافروں کو لیکر دلی آ رہا تھا جسکو پاکستانی ایک نیپالی اور ایک افغانی نے اغوا کر لیا پہلے امرتسر، پھر لاہور پھر دوبئی سے سعودی عرب ہی گئے ان بندھکوں میں سے 27 عورتوں اور بچوں کو رہا کیا اور ایک آدمی جسکو جہاز میں قتل کیا گیا تھا اسکی لاش بھی اتار دی پھر دوبئی سے کابل پھر دوبئی سے قندھار جا کر جہاز کو اتار لیا اب جہاز میں جو 155 سوار تھے بھارت سرکار کو دھمکی دی یہی ہمارے 36 اتنگوادی جو آپ نے قید کر رکھے ہیں ان کو چھوڑ دو ورنہ ان سب بندھکوں کو مار دیں گے یدی ہمارے اتنگوادی رہا کر دو تو ہم ان کو بھی رہا کر دیں گے 25 دسمبر 1999 تک بھی کوئی فیصلہ نہیں ہو سکا اخر 31 دسمبر 99 کو بھارت سرکار نے اتنگوادیوں کے مطالبہ ان میں کے تین قیدی ظہیر مسعود، مشتاق زرگر، اور عمر سعید شیخ تو ان قیدیوں کو جسونت سنگھ خود ہوائی جہاز پر قندھار لے گئے ان تینوں کو اغوا کرنے والوں کو سونپ اپنے اغوا شدہ لوگوں کو چھوڑا لیا۔ اغوا کنندہ اور چھوڑے گئے قیدی طالبان کی گاڑیوں پر بیٹھ نامعلوم جگہوں پر چلے گئے رہا ہوئے لوگوں کے پریوار تو خوش ہوئے مگر پورا بھارت شرمندہ تھا کیونکہ سرکار کے سامنے ان کو چھوڑنے کے علاوہ کوئی راستہ نہیں تھا بھارت سرکار کی کمزوری کا فائدہ اٹھایا گیا ہے

(8) یہ کیا - دلی سے سری نگر انڈین ایئر لائن کا جہاز اغوا کر کے لاہور لے گئے یہ جہاز کے اغوا کا پہلا واقعہ تھا

(9) 11 ستمبر 2001 کو امریکہ کی ہوائی سروس کے اتنگوادیوں نے 4 جہاز اغوا کر امریکہ کے واشنگٹن میں سب سے بڑی عمارتیں تباہ کر ہزاروں لوگوں کو مار دیا اور اتنا ہی نہیں امریکہ پینٹاگون کا دفتر بھی یہ دنیا میں سب سے بڑا اتنگوادی حملہ ہے اس کا نتیجہ یہ کہ دنیا میں ... مسلمان ہیں ... جنگ ... ہوئی

(48) بھارت اور چین کے سمبندھ شروع سے ہی اچھے نہیں رہے -

1. اپریل 1950 بھارت اور چین کے مابین دوستی
2. 1953 پنڈت نہرو کی چین یاترہ
3. 1956 چینی پردھان منتری چو این لائی کی بھارت یاترہ
(4) 1959 چو این لائی کی پھر بھارت یاترہ
5. 1960 چین کے پردھان منتری کی پھر بھارت یاترہ
6. 1962 چین اور بھارت کے درمیان جنگ
7. 1976 پھر دونوں ملکوں نے ایک دوسرے کے دیش میں سفارت خانے کھولے

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized by eGangotri

8۔ موجودہ 1976ء ودیش منتری اٹل کی چین یاترہ

9۔ 1988ء پردھان منتری راجیو گاندھی کی چین یاترہ دونوں نے تبت میں شانتی کا پرن لیا

10۔ 1991ء چینی پردھان منتری لی پینگ کی بھارت یاترہ

11۔ 1992ء رکشا منتری شرد پوار کی چین یاترہ

12۔ " راشٹرپتی وینکٹ رمن کی چین یاترہ

13۔ 1993ء لوک سبھا کے ادھیکش شیوراج پاٹل کی چین یاترہ

14۔ ستمبر ماہ 1993ء پردھان منتری نرسمہا راؤ کی چین یاترہ دونوں نے معاہدہ کیا کہ سرحد پر شانتی رہیں

15۔ 1993ء چین کے رکشا منتری چی ہاؤ تیان کی بھارت یاترہ

16۔ اکتوبر 1994ء اپ راشٹرپتی K.R. نارائنن کی چین یاترہ

17۔ نومبر 1995ء راشٹریہ پیپلز کانگریس کمیٹی کے ادھیکش چیاؤ شی کی بھارت یاترہ

18۔ 1996ء چینی راشٹرپتی جیانگ زیمن کی بھارت یاترہ دونوں کے تعلقات بہتر بنانے پر فیصلہ

19۔ جون 1999ء بھارت منتری جسونت سنگھ کی چین یاترہ دونوں کے تعلقات بہتر بنانے پر فیصلہ ہوا

(482) بھارتی راشٹریتا پہ [illegible] ۔ دہشت گردوں کے ہتھیاروں کے کارن [illegible] کے کارن [illegible] کا خاتمہ (بھارتی [illegible] نہیں بلکہ [illegible] ہے)

(483) (1) ہماری سرکار کی کمزوریاں 1989ء میں اس وقت کے گرہ منتری مفتی محمد سعید کی بیٹی روبیہ سعید بانو کے اغواہ کے ڈرامہ کے کارن J.K.L.F کے پانچ خونخوار آتنک وادیوں کو جیل سے رہا کر دیا

(2) اس کے بعد ایک مرکزی وزیر سیف الدین سوز کی بیٹی ناہیدہ کے اغواہ کا ڈرامہ کو بھی پانے کے لیے [illegible] محمد حسین کے 3 آتنک وادی رہا کئے گئے

3۔ سال 1993ء کو حضرت بل کو گھیرے میں لئے آتنک وادیوں کو جب کہ فوج نے ان کو چاروں طرف سے گھیر رکھا تھا تب ان کو باحفاظت داماد کی طرح بہترین قسم کے کھانے کھلائے گئے اور ان کو باحفاظت پاکستان کے لیے ڈویژن کی سرحد سے باہر بھیج کر رہا کر دیا

4۔ کارگل یدھ میں امریکی راشٹرپتی کلنٹن کے دباؤ کے کارن پاکستانی گھس پیٹھیوں کو اپنے گھیرے سے نکال باحفاظت پاکستان جانے کے لیے راستہ کھول دیا

5۔ 1995ء [illegible] سے پہلے [illegible] میں A.K.47 200 AK 56 [illegible] [illegible] کی [illegible] کو [illegible] بنا [illegible] [illegible] [illegible] نے [illegible] یاترہ [illegible] سے پہلے یہ شرط رکھی کہ [illegible] کو رہا کر [illegible]

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized by eGangotri

ان کے دباؤ کے کارن ان قیدیوں کو جولائی 2000 میں رہا کر دیا گیا

ہ) سنگاپور میں ادھم پر ڈھول بجانے کے جرم میں ایک ہندو نوجوان کو عدالت نے چھ ہفتوں کی سزا
سنائی مگر وشو ہندو پریشد کے دباؤ سے وہ 6 کی بجائے 4 ہفتوں کی سزا دی گئی

ح) ادھو کرونا ندھی سرکار نے راشٹریہ سیوک سنگھ قانون توڑ کر پیرس میں تعمیر کے سیوکوں کو جیل
بندی بنایا تب بھی ایک فیصلہ دیکر ان کارکنوں کو چھوڑنے کیلئے ہیر اپنی ڈگری کی مانگ پر ان کو رہا کر دیا
اور ان پر لگایا گیا قانون کو بھی ناجائز قرار بنا لیا مگر سپریم کورٹ کے آدیش ان کو مانا
نہ ہی کرناٹک کی سرکار اور نہ ہی تامل ناڈو کی سرکار میں ہی کاویری کے ندی کے پانی کی مانگ پر گئے تھے پھر بھی نہیں
اپنے ہم منع کرنے پر دیش کی ہتک ہی ہی

(484) شری رام مندر ایودھیا میں کئی بار بنا اور کئی بار تہذیبی زیادتیوں کا شکار ہوا۔ آخر ایک بار راجہ بکرماجیت نے اس کو
بنایا مگر سال 1033 عیسوی میں محمود غزنوی کے بھانجے سالار مسعود نے مندر کو نشٹ کرنا
چاہا اس کی وجہ یہ تھی کہ جس کے ماما محمود غزنوی نے سومناتھ مندر کو لوٹ کی دھن کمائی ہوئی تھی
یہ سالار مسعود پنجاب سے ہوتے ہوئے میرٹھ دہلی سے قنوج لکھنؤ کے راستے اودھ پہنچ گیا اس نے
وہاں مندر توڑنے کی کوشش کی مگر وہ پوری طرح مندر کو نشٹ نہیں کر سکا کئی جنگوں کے بعد وہ ہندوؤں کے ہاتھوں
مارا گیا اس کے بعد میں ایودھیا پر کوئی بھی مسلمان حملہ آور نہیں آیا جس میں کبھی ہی ایسا ہوا کہ مسلمانوں پر
ہندوؤں کی طرف سے اتنی مار پڑی کہ 500 سال تک کسی بھی حملہ آور نے رام جنم بھومی کی طرف دیکھنے کی جرأت
کی۔ تک 1526 عیسوی کو میواڑ کا رانا سانگا کو ہرا کر مغل بادشاہ بابر نے دہلی پر اپنا قبضہ کر لیا آہستہ آہستہ طاقت بڑھائی
شروع کر دی 1528 عیسوی کو وہ ایودھیا کی طرف بڑھا اور اپنے ایک فوجی افسر میر باقی کو مندر گرانے
کا حکم دیا۔ 15 روز ہندو اور مسلمان فوجیوں کے درمیان زبردست لڑائی ہوئی آخر مغل سینا جیت گئی میر باقی جب
مندر میں داخل ہونے لگا تو وہاں کا پجاری راستہ روک کر کھڑا ہو گیا اور کہا جیتے جی تم اندر نہیں جا سکتے
میر باقی نے غصے میں اس پجاری کو تلوار سے قتل کر دیا جب وہ مندر کے اندر داخل ہوا تو حیران ہو کر
وہاں دیکھا کوئی مورتی نہیں تھی کچھ عرصہ بعد معلوم ہوا کہ اس کے پاس ایک کشتی عبادت کے برتن کو وہ مورتیاں
لیکر چلا گیا تھا۔ مغل فوج نے مندر گرا دیا اور مسجد بنا دیا گیا تھا مغل بادشاہ بابر کے راج میں ہندوؤں نے
مسجد کے باہر ایک چبوترہ پر رام مندر کا نرمان کیا اور ہر روز پوجا کرتے تھے سینکڑوں سالوں تک ہندوؤں کا بلیدان
بھی کیا مگر اورنگزیب ہندوستان کی گدی پر بیٹھا تو اس نے کئی مندروں کو توڑ کر مسجدیں بنانی
شروع کر دیں جہاں کاشی وشوناتھ مندر کو بھی نہ چھوڑا اور متھرا میں بھی ایسا ہی کیا وہ جب مغل کمزور ہونے لگے دکشن
میں مرہٹے پنجاب میں سکھوں کا زور بڑھنے لگا انہی دنوں ہزاروں سادھو سینا سے مل کے

سرجوندی کے کنارے ایسے زمین جا رہے تھے کہ دیکھ اور وہ کی رکے کبھی بنانے لگے ہندوؤں کو پھر

دیکھا کہ ان کو لڑائی کی کوشش کرتے تھے اتنے میں سکھوں کے پیچھے شہر دھا دینے شروع کی کہ وقت آگے پھر

آ بے نوٹ کروں آ نتائج کی مقابلہ کر سکیں۔

اسی کارن پنجاب کی بے رحمت سنگھ مہاراجہ رنجیت کی یادوں کی یاد میں فتح گڑھ کے گردوارہ کو لاہور

کی لاٹ کی زمین ناظم صاحب کو کرپٹ کر دی جہاں ان بہادروں کو گولی کا نشانہ بنایا گیا جو

دھرم کی آزادی کے لئے قربان ہو گئے تھے۔

(485) (1) موجودہ دلی ... کا نام پہلے اندرپرستھ تھی جو کبھی مہابھارت کی سبھا کے اندر تھی

(2) انڈونیشیا کا پہلا نام ہندی رتنہ تھا یہاں مخلوق ہندوؤں کے نام سے پرنام تھی

(3) موجودہ قندھار کا پہلا نام گندھار تھی جو بھارت کا ہی حصہ تھی

(4) افغانستان کا پہلا نام ... تھا جو بھارت کا ہی حصہ تھی

(5) سری لنکا پہلی جنگ آزادی 1857 سے پہلے بھارت کا ہی حصہ ہوا کرتا تھا

(6) برما ملک برما (برما) تھا جو ... 1937-45 کے دوران بھارت سے الگ ہو گئے

(7) کبھی پنجاب ... موجودہ پاکستان ... 1947 میں بھارت سے الگ ہو گئے

(8) کشمیر کا ایک بہت بڑا حصہ ... 1947 سال سے ... کی پہلی لڑائی میں آزاد کشمیر بن گئے

(486) (1) 1947 میں ہم نے کیا کھو دیا – سندھ، بلوچستان ... کے ساتھ پنجاب کے دو ضلع

دیوں مشرقی بنگال

(2) جموں کشمیر کا ... بات

(3) ننکانہ صاحب کا گوردوارہ – راجہ ... کی ... شہر لاہور ... پنجاب ...

(4) لوک ... آریوں کی ... ملتان – گوروؤں کی جنم بھومی ننکانہ صاحب

(5) ٹیکسلا – ... پنجاب کی 3 ندیاں جہلم، سندھو اور راوی

کتنے تیرتھ استھان ندیاں پربت اور بھومی

ایک ملا لکھنے کو دیا ... ہندوؤں کے ... ہوئے ... سے بڑا ...

اورنگ زیب کا جنم 4 نومبر 1618 ... کو ہوا تھا

(487) مغل بادشاہ اورنگ زیب بڑا ظالم ... قسم کا آدمی تھا ... اس کا ایک بھائی دارا شکوہ جو

مسلمان ... ہندو مسلمان کی کوئی تمیز نہیں تھی ...

... نے ... کا ... اور ... کا ... کرتا

... عبدل ... خان ... نے ... کو ... کے ...

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized by eGangotri

تو ہزار ترجمہ ہیں جو سنسکرت میں رچی گئیں وہ زبانیں ہیں یعنی جنکی کوئی قیمت نہیں آنکی جا سکتی.
سید ابراہیم رس خان نے بھگوان کرشن کے بال روپ کے بارے میں جو کویتائیں لکھیں
وہ بے مثال ہیں جن جن کی ہیں ان دونوں مہان کویوں کی رچناؤں
کو کانگڑہ ہماچل پردیش کے راجیہ پال اور مہان ودوان ڈاکٹر شاستری نے کیا ہے
ہندی بہت سے پہاڑی بھی ہماری بہت سی ہیں پرچیان پر ... لکھی ہیں

(488) ہم اپنے اندر کے راون کو مارے بغیر سچے رام بھکت نہیں بن سکتے (سوامی ستیہ مترانند)

(489) مانو جاتی کے آدی پُرش منو - مہا پرتاپی رگھو - مہاراجہ پرتھو - ستیہ وادی ہریش چندر
مہاراجہ ساگر - دلیپ - بھاگیرتھ - ... جیسے مہان راجہ ایودھیا میں ہی ہوئے

(490) کیا رنجیت سنگھ کی رنگیلا - بنگلہ - اور دکھنی گانے کی کیفیت سے کام نہیں کریں دیکھیں ہی پنجاب
سندھ گجرات مراٹھا دراوڑ اتکل بنگلہ کا جو گان کیسے ہو سکتا ہے سندھ ندی کا ایک
ٹکڑا ہمارے پاس ہے مگر سندھ ندی ہمارے دیش کا انگ نہیں - پنجاب کا بھی ایک حصہ پاکستان
میں پڑا ہے بنگال کا بھی بڑا حصہ ایک الگ بنگلہ دیش بن چکا ہے بنگلہ دیش کے فوجی
بارڈر سینکوں نے ہماری سینا کے ساتھ ابھی حال ہی میں 18 اپریل 2001 کو 19 جوانوں کو بہت بے
رحمی سے جانوروں جیسا سلوک کر کے موت کے گھاٹ اتار دیا ہمارے دیش کی سرکار اور تمام
بدھی جیوی خاموش بیٹھے تماشہ دیکھ رہے مگر بنگلہ دیش وہ بھول گیا کہ پاکستان کی ظالم سرکار سے نجات
دلانے کیلئے 1971 میں ہمارے ہی ویر جوانوں نے 16 دسمبر 1971 کو 4½ بجے شام ڈھاکہ کے ریس کورس
میدان میں بنگلہ دیشی دیشوں کے سامنے پاکستان کے جنرل نیازی نے ہمارے کمانڈر لیفٹیننٹ جنرل جگجیت سنگھ
اروڑہ کے سامنے آتم سمرپن کر دیا تھا پاکستان کے 93000 فوجی قید کر کے بنگلہ دیش آزاد کروایا تھا
مگر بنگلہ دیش احسان فراموش یہ بھول گیا کہ 3630 بھارتی جوان قربان ہوئے اور
9856 زخمی ہوئے شاید یہ اس قوم کی فطرت ہے -

(491) زندگی میں جتنے سچ کو سویکار نہیں کیا وہ ایک نہ ایک دن اور ... پڑتا ہے
ڈر کر کچھ دنوں کیلئے کھلیا ہو کر نہ ملی ...

(492) بھارت دوسروں کی ... میں دیکھا نہ ہونے کے کارن ہم 850 سال ودیشیوں کے غلام رہے کبھی
شک - کبھی ہن - ایرانی - یونانی - ترک - مغل - افغان - پٹھان - فرانسیسی - پرتگالی - انگریز
اور انگریزوں نے اس دیش کو اپنے پاؤں تلے روندھا اور ہم بھارت دیشوں کا ہی ... پر
حکومت کی -

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized by eGangotri

(۴۹۳) علاوہ ازیں جب سے پاکستان نے قبضہ کیا ہوا ہے وہ پانچ ضلعوں میں بانٹا گیا ہے۔ مظفرآباد
سے باغ، پونچھ، میرپور، کوٹلی، مظفرآباد کے دیہاتی علاقے جس کی آبادی 20 لاکھ کے قریب ہے
ان یہاں کے رہنے والوں کو کوئی انسانی حقوق حاصل نہیں یہاں کے لوگوں سے طرح طرح سے ٹیکس وصول کیا جاتا
ہے دراصل یہ پاکستان میں انکو کسی قسم کا بھی روزگار کرنے کا حق نہیں یہاں کے زیادہ لوگ
تنگ ہیں اور ان لوگوں سے بھی کافی زمینیں زمینیں چھین لی گئی ہیں میرپور کے لوگ
تو بہت ہی زیادہ تعداد میں 1947 میں مارے گئے تھے جو بچے تھے انکو بھی اس علاقہ سے نکال دیا گیا
ہے اور ان کی زمینوں پر پاکستانیوں کا قبضہ ہے اور یہاں پر ہندوؤں کی تمام جائیداد پر بھی پاکستانیوں
کا قبضہ ہے اس کی پوری آمدنی پاکستانی سرکار کو جاتی ہے نہ ہی ان لوگوں کے لئے تعلیم کا کوئی سادھن ہے
پاکستانیوں نے مدرسوں کو جہاں مولوی بچوں کو قرآن کی تعلیم اور [illegible] کی شکشا دیتے ہیں

(۴۹۴) دلی اور ہریانہ کے نزدیک لکھنؤ ... ہے ایک ایئر پورٹ ہوائی جہاز کا ایکسیڈنٹ ہو جہاز اڑتے ہی
جہاز ٹوٹ کے ہی اس میں آگ لگ گئی جہاں جہاز کا ملبہ گرا تمام مسافر جل گئے۔ اس جگہ زمین کھیل
جیسی ہے اور کچھ باقی تمام کے تمام سواریاں جل گئیں سرکار کی طرف سے ان مرے ہوؤں مسافروں
کی سہایتا کیلئے بہت دیر بعد ہوا امداد آئی مگر تب تک دن اور رات میں R.S.S کے
سوئم سیوکوں نے سینہ اور ناک پر کپڑے باندھ کر ان میتوں کی سہایتا کرتے رہے اس سیوم سیوکوں
کی پرشنسا کمال بھارت ہی نہیں بدیشوں میں بھی سراہنا کی گئی جس کی کوئی مثال نہیں ملتی پہلی بار
دیکھی دادری کی مسجد کے اندر ہندو کے سوئم سیوکوں کو اس مسجد کے اندر ... اور تمام جسم کو دھونے
نے سنا نت ... اور ہندو مسلم ایکتا کے نعروں سے فضا گونج اٹھی مگر اس نے سوئم سیوکوں کو پیرو
یہ کہکر بیزت نہ کرنا ... کیسے ہوئے ان کو شرم نہیں آتی۔

(۴۹۵) لوہے سے بھی کٹتا ہے۔ نرمدا پیار شبھ مگن نہیں

(۴۹۶) نرمدا پیار شبھ مگن ہیں جو لوہے سے ہی کٹتا ہے ایسا کانٹا لوہے سے ہی نکلتا ہے

(۴۹۶) 1947 میں کشمیر سے پاکستانی حملہ آوروں کو نکالنے پر 1303 جوان شہید ہوئے 3152 زخمی [illegible] ہوئے
1962 میں بھارت چین جنگ میں 1821 شہید 548 زخمی 1230 - لاپتہ ہوئے
1965 میں ہند پاک جنگ میں 2902 شہید 8622 زخمی 326 لاپتہ ہوئے
1971 ہند پاک جنگ میں 3630 شہید 9856 زخمی 213 لاپتہ ہوئے
کرگل میں شہید ہوئے 500 شہید 3152 زخمی 2303 لاپتہ ہوئے

(۴۹۷) ایک سیب کے ٹکڑے کی شکتی ہوتی ہے تبھی تو دریا کی ان گنت لہروں سے بجلی پیدا کی جاتی ہے
رتھ ۵

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized by eGangotri

(498) خاندان مغلیہ کے بادشاہ کا راج کال بھارت پر

(1) بابر 1525 عیسوی کو ہندوستان کی گدی پر بیٹھا 1530 عیسوی کو اس کی موت ہوئی

(2) ہمایوں 1530 کو گدی پر بیٹھا 1556 عیسوی "

(3) اکبر 1556 " " 1605 عیسوی تک

(4) جہانگیر 1605 " " 1627 عیسوی تک

(5) شاہجہان 1628 " " 1659 اورنگ زیب نے باپ کو بندی بنا گدی سنبھال لی بیٹے دارا شکوہ، مراد، اورنگ زیب

(6) اورنگ زیب 1659 " " 1707 تک

(7) بہادر شاہ ظفر 1707 " " 1712 عیسوی تک انگریزی سرکار نے بادشاہ کو گدی سے اتار رنگون لے گیا

رنگون کالے پانی کی جیل میں بند کر دیا گیا۔ اس کر اس آخری مغل بادشاہ نے

بے وطنی کی زندگی کی [illegible] کے لئے [illegible] ۔ رانی جھانسی [illegible] کا ساتھ دیا تھا

(499) سال 1952 سے 1953 کے درمیان ریاست میں [illegible] دفعہ 370 کے خلاف پرجا پریشد پارٹی کا زبردست

آندولن کا نعرہ تھا ایک ودھان، ایک نشان اور ایک پردھان شیخ عبداللہ کی حکومت نے [illegible] آندولن

کا زور بڑھا۔ بے شمار نوجوانوں کو گولی کا نشانہ بنایا سب سے بڑی شہادت ڈاکٹر شیاما پرشاد

مکرجی کی سری نگر جیل میں ہوئی۔ شہید ہونے والے [illegible] کی سوچی یہ ہے

1. میلہ رام — چھمب [illegible] چھمب میں
2. کرشن لال — [illegible] (سندر بنی میں)
3. بابو رام جی [illegible] — [illegible]
4. بیلی رام — [illegible]
5. [illegible] — [illegible] (ہیرانگر میں)
6. بہاری لال — [illegible]
7. بھیکم سنگھ — ہیرانگر
8. [illegible] — ڈوڈا
9. [illegible] (جوڑیاں میں)
10. [illegible] — [illegible]
11. [illegible]
12. [illegible]
13. دیوی شرن — بلونت [illegible] (رام بن)
14. [illegible] — "
15. [illegible] — [illegible]

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized by eGangotri

(500) ست سنگ کی مہما - مہارشی وشوامتر نے اپنی 60 ہزار سال تک تپسیا کرنے کے بعد 30 ہزار سال کی تپسیا کا پھل مہارشی
وششٹھ کو دے دیا۔ مہارشی وششٹھ نے پرسنتا سے سویکار کرنے کے بعد ایک پل کے ست سنگ کا پھل مہارشی وشوامتر
کو پرشاد کے روپ میں دیا۔ مہارشی وشوامتر کو کیول ایک پل کے ست سنگ کا پھل ہے کہ ان دونوں میں کس کی سمجھ
سکیا کہ پھل کس کا زیادہ ہے۔ دونوں فیصلے کے لیے برہما جی کے پاس گئے۔ شیو جی مہارشی وشوامتر کی سمجھانے لگے تو رشی
وشوامتر کے کرودھ سے ڈر کوئی فیصلہ نہ دے سکے۔ دونوں کو ساتھ لے کر برہما کے پاس گئے۔ برہما جی بھی وشوامتر کے کرودھ
کے ڈر کوئی فیصلہ نہ دے سکے۔ سب مل کر برہما جی وشنو بھگوان کے پاس گئے۔ مگر وشنو بھگوان نے بھی کوئی فیصلہ کرنے سے انکار کر دیا
سب سے آخر شیش ناگ جی کے پاس گئے۔ رشی وشوامتر اور وششٹھ جی دونوں رشیوں کا بیان سننے کے بعد
شیش ناگ جی نے کہا آپ دیکھ رہے ہیں کہ میں تو دھرتی کا بوجھ اٹھائے ہوئے ہوں۔ آپ کو اپنا فیصلہ سنائی
شیش ناگ جی نے تھوڑی دیر بعد وشوامتر سے کہا 30 ہزار سال کی تپسیا کے بل پر آپ تھوڑی دیر پرتھوی کا بوجھ
سنبھالیں۔ رشی وشوامتر نے پرتھوی کا بوجھ اٹھایا تو تھوڑی دیر بعد ان کے پاؤں ڈگمگا گئے تو شیش ناگ جی
نے مہارشی وششٹھ جی سے کہا کہ آپ کے پاس جو تیس ہزار برس کی تپسیا کا پھل ہے آپ اس بوجھ کو سنبھالیں
وششٹھ جی بھی پرتھوی سنبھال نہ سکے تو شیش ناگ نے وشوامتر سے پوچھا کہ اب ایک پل کے ست سنگ کے
پھل کی طاقت سے یہ بوجھ سنبھالیں۔ رشی وشوامتر جی نے ست سنگ کے ایک پل کی مہما کے پھل سے پوری پرتھوی
کا بوجھ سنبھال لیا تو شیش ناگ جی نے کہا وشوامتر جی اب آپ سمجھ گئے ہوں گے کہ تپسیا بڑی
کہ ایک پل کے ست سنگ کا پھل۔ رشی وشوامتر جی نے سویکار کیا کہ ایک پل کے ست سنگ کی طاقت
سب طاقتوں سے زیادہ ہے۔

(501) 20 اکتوبر 1925 کو جب سائمن کمیشن لاہور آیا کیونکہ اس کمیشن میں کوئی بھارتی ممبر نہیں تھا لوگوں نے
اس کمیشن کے خلاف جلوس نکالا۔ سائمن کمیشن گو بیک کے نعرے لگائے۔ پولیس نے زور دار لاٹھی چارج شروع کر دیا
D.S.P سانڈرس کی لاٹھیاں لالہ لاجپت رائے کی چھاتی پر پڑیں۔ لالہ جی نے کہا میری چھاتی پر پڑی لاٹھیاں انگریز
سرکار کے کفن پر ایک ایک کیل ہوگی۔ 17 نومبر 1928 کو لالہ جی کا دیہانت ہو گیا
لالہ جی کی موت کا بدلہ 17 دسمبر 1928 کو چار ویر جوانوں نے لیا۔ سانڈرس انگریز D.S.P کو گولیوں سے
بھون دیا۔ ان تینوں کی زندگی کی قربانی ہے۔ 3 نام لال - بال - پال مشہور تھے
25 اکتوبر 1901 لال یعنی لالہ لاجپت رائے، پال بنگال کے بپن چندر پال، بال مہاراشٹر کے بال گنگادھر تلک
15 اکتوبر 1965 جب پاکستان نے حملہ کیا تو دیش میں اناج کی بہت کمی تھی ان دنوں
بھارت کے پردھان منتری لال بہادر شاستری نے دیش واسیوں سے اپیل کی کہ بھارت دیش سے اناج
کی کمی ختم کرنے کے لیے شاستری جی نے دیش واسیوں کو ہفتے میں ایک دن کا برت رکھنے کی اپیل کی

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized by eGangotri

سے تاج محل کی حفاظت نہیں ہو پائی تھی جو دے عبارت شاستری جی کے ترجمان پر ہر سکھ دلوں کو بہت دکھ ہوا جس کی عبارت

کے کسی لیے لکھی ہیں سکھ دلوں کو چوٹ نہیں پہنچانا تھا شاستری جی نے ایک نعرہ دیا جے جوان جے کسان

اور جسے ہر مجاہد جوانوں نے پاکستان کو دیئے امریکن پیٹن ٹینکوں کا قبرستان بنا دیا اور اور سے ہم

برس پنجاب کے کسان نے زور دار سبز کرانتی لا کر دکھا دی تب اناج کے خود دار ہوئے ہے ۔

(501) انگریزی سرکار کے ساتھ آزادی کے یدھ میں پھانسی پر شہید ہونے والے نوجوانوں کی تعداد 121 میں 93 پنجابی نوجوان تھے

جبکہ 2646 وطن کے پروانوں کو جیل کی سلاخوں کے پیچھے عمر قید کاٹنی پڑی ان میں 2147 پنجابی نوجوان تھے

اور جلیانوالہ باغ میں گولیوں سے شہید ہونے والے 1300 لوگ بھی سب پنجابی تھے ۔ کاماگاٹا مارو کا پیرا جانا

اور کالا پانی انڈمان میں 400 سے بھی زیادہ پنجابی نوجوان شہید ہوئے ۔ شہید اعظم بھگت سنگھ اودھم سنگھ

کرتار سنگھ سرابا ۔ لالہ لاجپت رائے سب پنجابی تھے ۔ نیتاجی کی آزاد ہند فوج میں لڑنے والے ایک لاکھ نوجوان

بھی پنجابی تھے ۔

(503) دنیا کے سات عجوبے: (1) تاج محل (2) چین کی دیوار (3) ٹاور آف پیسا اٹلی (4) F.W.O (5) ہینگنگ گارڈن (6) ... (7) اہرام مصر

(504) پاکستان کیسے وجود میں آیا 23 مارچ 1940ء کو لاہور میں علامہ اقبال کے سپنوں کو ساکار کرنے کی

مد نظر آل انڈیا مسلم لیگ نے ایک پرستاؤ پاس کر کے جس کا نام لاہور ریزولیوشن رکھا

اس میں تمام ہندوستانی مسلمانوں نے ایک جٹ ہو کر رائے ظاہر کی کہ ہم الگ ہماری کوم الگ ۔ ہمارا کلچر الگ

ہمارا مذہب بھی الگ اس حالات میں اب ہم ہندوستان کے ساتھ نہیں رہ سکتے ہم اپنا الگ

ملک چاہتے ہیں ہم اس وقت کے ہندوستان کی تقسیم چاہتے ہیں اس کے بعد سال 1947ء کو

سر کرپس مشن نے ایک افسر نے پہلی مسلمانوں کی اس مانگ کو ریجیکٹ دی اور پھر بعد میں اس پرستاؤ

کی حمایت کر لی شروع کر دی سال 1945ء میں کیبنٹ کی میٹنگ میں سر کرپس مشن نے مسٹر جناح

بیان کرنے کو [illegible] پر اپنی رائے ظاہر اس پرستاؤ کے حق میں دی سال 1947ء

3 جون کو مونٹ بیٹن نے گورنمنٹ اس پرستاؤ کو منظور کر دیا 15 اگست 1947ء کو

مہاتما گاندھی کا اپنا نعرہ ادھورا رہ گیا کہ پاکستان میری لاش پر بنے گا ایک دوسرے کا

منہ دیکھتے رہ گئے اور 15 اگست 1947ء کے بعد ہندوستان میں اپنا کا اس قدر ماندہ ہو گیا

جس کا بیان نہیں کیا جا سکتا تھی گاندھی نے کہا تھا پاکستان میری لاش پر بنے گا مگر پاکستان

بن لاکھوں بے گناہ ہندو سکھوں کی لاشوں پر لاکھوں شرنارتھی ہندو سکھ مسلم سے

بگڑے شیخ ... لاکھوں کی کثیر پر بنی ... ہندوؤں کی ... بھی

جان تھی ۔

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized by eGangotri

(505) ہریانہ کے پانی پت کے میدان میں 3 تین مشہور یدھ ہوئے۔ پہلا یدھ 21 اپریل 1526 عیسوی کو ابراہیم لودھی اور بابر کے درمیان ہوا۔ بابر کی فوج نے ابراہیم کو ہرا دیا۔ دوسرا یدھ 1556 میں اکبر اور ہیمو بقال کے درمیان ہوا۔ ہیمو اکبر کی فوج سے ہار گیا۔ تیسرا یدھ 14 جنوری 1761 عیسوی کو احمد شاہ ابدالی اور افغان کی فوجوں نے مرہٹہ فوج کو ہرا دیا تھا۔

(506) جب گندھربوں نے کوروں کو ہرا کر بند بنا لیا تو یدھشٹر نے اپنے بھائیوں کو سمجھا کر کہا ہم ویسے پانچ اور کورو سو ہیں مگر دشمن کے مقابلے میں ہم ایک سو پانچ ہیں۔ پانڈو کوروں کی امداد کرو۔ [illegible]

(507) گوسوامی تلسی داس جی کی رامائن کا ایک شلوک ہے راون رتھی ورتھ رگھوبیرا یعنی جب راون یدھ میں راون رتھ پر سوار ہے اور رام بنا رتھ کے پیدل ہیں راون کا سامنا کر رہے ہیں مگر آخر میں رام راون یدھ میں بادشاہی شکتی کی ہار ہوئی اور دیو شکتی کی جے جے ہوئی۔

(508) بھارت ورش پر کئی ہزار برس پہلے جب ہمالیہ ہی آریوں کا راج تھا تمام راج [illegible] یعنی اس زمین پر جب آریوں کا راج تھا منو سمرتی جو دنیا کے شروع میں ہوئی تھی اس میں صاف لکھا ہے کہ اس آریہ ورت میں پیدا شدہ تمام برہما [illegible] زمین [illegible] ہمالیہ [illegible] بھارت کی حد تک تمام ریاستیں ان کے ماتحت تھیں چین کا [illegible] افغانستان کا [illegible] ایران کا [illegible] تمام راجے جو مہابھارت یدھ میں شامل ہوئے تھے [illegible] تب راون بھی یہاں کے ماتحت ہی تھا [illegible] یدھ میں مارے جانے کے بعد وبھیشن کو یہاں کا راجہ بنایا گیا تھا جنوب میں [illegible] شمال کے پہاڑوں سے نکل جنوب کے [illegible] اور مندروں میں دریائے برہم پتر جو نیپال کے مشرق [illegible] بنگال اور آسام کے مشرق اور برہما کے جنوب سے [illegible] جنوب کی طرف خلیج بنگال میں جا ملتا ہے [illegible] تک [illegible] کے دونوں طرف [illegible] تک جس قدر علاقہ ہے وہ تمام آریہ ورت کہلاتا تھا کیونکہ یہ تمام علاقہ آریوں نے ہی بسایا تھا [illegible] 16.22.2 میں [illegible] یہ پورا لکھا ہوا ہے۔

آریہ ورت کے راجاؤں کی دانشمندی [illegible] لکھی ملتی ہے

~~[illegible]~~

آریہ راجاؤں نے 124 [illegible] 16 دن تک حکومت کی

1 یدھشٹر سال ماہ دن 36-8-25 — 2 پریکشت سال ماہ دن 60-0-0 — 3 راجہ جنمیجے سال ماہ دن 84-7-23 — 4 راجہ شتانیک سال ماہ دن 82-8-22

~~راجہ دویشٹھرا~~ — 5 راجہ دویشٹھرا سال ماہ دن 88-2-8 — 6 اگر سین سال ماہ دن 81-11-28 — 7 چتر رتھ سال ماہ دن 75-3-18

8 دُشٹ شیلہ سال ماہ دن 75-10-24 — 9 راجہ اگر سین سال ماہ دن 78-7-21 — 10 شور سین سال ماہ دن 78-7-21 — 11 بھون پتی سال ماہ دن 69-5-5

12 رنجیت سال ماہ دن 65-10-4 — 13 رشیک سال ماہ دن 64-7-4 — 14 سکھ دیو سال ماہ دن 62-0-24 — 15 نرہری دیو سال ماہ دن 51-10-2

16 سچی رتھ سال ماہ دن 42-11-2 — 17 شور سین دوئم سال ماہ دن 58-10-8 — 18 پربت سین سال ماہ دن 55-8-10 — 19 میدھاوی سال ماہ دن 52-10-10

20 سون چیر سال ماہ دن 50-8-21 — 21 بھیم دیو سال ماہ دن 47-9-20 — 22 نرہری دیو سال ماہ دن 45-11-23 — 23 پورن مل سال ماہ دن 44-8-7

24 کرندسی سال ماہ دن 44-10-8 — 25 الم دیک سال ماہ دن 50-11-8 — 26 اودے پال سال ماہ دن 38-9-0 — 27 دمن مل سال ماہ دن 42-10-24

28 ونات سال ماہ دن 32-0-0 — 29 بھیم پال سال ماہ دن 58-5-8 — 30 کشیمک سال ماہ دن 40-11-21

نوٹ: راجہ کشیمک کو مار کر اسکے وزیر وشرو نے راج لیا اسکی 14 پشتوں نے سال ماہ دن 500-3-17 راج کیا

تفصیل پشتوں یہ ہے: 1 وشرو سال ماہ دن 17-3-29 — 2 پرسینی سال ماہ دن 42-8-21 — 3 ویرسین سال ماہ دن 52-10-7 — 4 انگ شائی سال ماہ دن 47-8-23

5 ہری جیت سال ماہ دن 35-9-17 — 6 پرم سینی سال ماہ دن 44-2-23 — 7 سکھ پاتال سال ماہ دن 30-2-21 — 8 کدرت سال ماہ دن 42-9-24

9 سبج راج سال ماہ دن 32-2-14 — 10 امر جود سال ماہ دن 27-3-16 — 11 امی پال سال ماہ دن 22-11-25 — 12 دسرتھ سال ماہ دن 25-4-12

13 دیرسال سال ماہ دن 31-8-11 — 14 ویرسال سین سال ماہ دن 47-0-14

نوٹ: راجہ دیرسال سین کو مار کر اسکے وزیر مہاباہو نے راج لیا اسکی 16 پشتوں نے گدی سنبھالی سال ماہ دن 445-5-23 ان کا راج

1 راجہ دیرمہا سال ماہ دن 35-10-8 — 2 ابھی سنگھ سال ماہ دن 27-7-29 — 3 سرودت سال ماہ دن 38-3-10 — 4 بھون پتی سال ماہ دن 15-4-10

5 ویرسین سال ماہ دن 21-2-13 — 6 مہی پال سال ماہ دن 40-8-7 — 7 شترو شال سال ماہ دن 26-4-3 — 8 سنگھ راج سال ماہ دن 17-2-10

9 تیج پال سال ماہ دن 28-11-10 — 10 مانک چند سال ماہ دن 37-7-21 — 11 کام سین سال ماہ دن 42-5-10 — 12 شترو مردن سال ماہ دن 8-11-13

13 جیون لوک سال ماہ دن 28-9-12 — 14 ہری راؤ سال ماہ دن 26-10-29 — 15 ویر سین دوئم سال ماہ دن 35-2-20 — 16 آدتیہ کیتو سال ماہ دن 23-11-13

نوٹ: [illegible] آدتیہ کیتو کو مار کر راجہ دھن دھر نے راج گدی سنبھالی جس کی 9 پشتوں نے سال ماہ دن 374-11-26

1 راجہ دھن دھر سال ماہ دن 42-7-24 — 2 مہرشی سال ماہ دن 41-2-29 — 3 سن رشی سال ماہ دن 50-10-19 — 4 مہایدھ سال ماہ دن 30-3-8 روز

5 دورناتھ سال ماہ دن 28-5-24 — 6 جیون رشی سال ماہ دن 45-2-25 — 7 اودے سین سال ماہ دن 47-4-28 — 8 اوپہ لک سال ماہ دن 52-10-28 روز

9 راج پال سال 36-0-0

نوٹ: راجہ راج پال کو اسکے وزیر مہان پال نے مار کر راج سنبھالا جس نے 14 سال تک حکومت کی۔ مہان پال کو مار کر راجہ وکرماجیت نے 93 سال راج کیا۔ راجہ وکرما دتیہ کو شالی واہن نے [illegible] سمدر پال نے مار کر گدی پر قبضہ کیا اسکی 16 پشتوں نے سال ماہ دن 372-4-27 تک راج کیا جسکی تفصیل یوں ہے

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized by eGangotri

۹ راجہ مہندر پال روز ماہ سال 54-2-20 ۱۰ مہندر پال 36-5-4 ۱۱ سنپال پال روز دن ماہ سال 11-6-11 ۱۲ دیپ پال 27-7-28

۱ ہرنسگھ پال دن ماہ سال 18-0-20 ۲ رگھو پال روز ماہ سال 27-1-15 ۳ رام پال دن ماہ سال 22-3-25 ۴ گوبند پال روز ماہ سال 27-1-17

۵ اوجے پال روز ماہ سال 36-10-13 ۶ بلی پال روز ماہ سال 12-5-17 ۷ مہی پال دن ماہ سال 13-8-4 ۸ سیو پال روز ماہ سال 14-8-4

۱۳ سیس پال دن ماہ سال 11-10-13 ۱۴ مدن پال روز ماہ سال 17-10-19 ۱۵ دیو پال دن ماہ سال 16-2-6 ۱۶ دریو پال روز ماہ سال 24-11-13

نوٹ) راجہ سکھ چند بیلے بیراگی ہو گئے اور یہ پال کا تخت سکھ چند نے سنبھالی اس کی ۱۰ پشتوں نے 191-1-16 دن ماہ سال حکومت کیا

۱ سکھ چند دن ماہ سال 54-2-10 ۲ وکرم چند دن ماہ سال 12-7-12 ۳ امین چند دن ماہ سال 10-0-5 ۴ رام چند دن ماہ سال 13-11-8

۵ ہری چند روز ماہ سال 14-9-24 ۶ مکیند چند دن ماہ سال 10-5-4 ۷ بھیم چند دن ماہ سال 16-2-9 ۸ لوک چند روز ماہ سال 23-3-22

۹ گوبند چند دن ماہ سال 31-7-12 ۱۰ رانی پدماوتی 1-0-0 سال

نوٹ) رانی پدماوتی لاولد رہیں پورے دربار کے امیروں نے مل کر ہری پریم دیرا گی کو تخت پر بٹھایا اس کی پانچ پشتوں نے 50-21 دن سال حکومت کیا

۱ ہری پریم دیراگی دن ماہ سال 7-5-16 ۲ گوبند پریم دن ماہ سال 20-2-28 ۳ گوپال پریم روز ماہ سال 15-7-28 ۴ مہا بائی روز ماہ سال 6-8-19

نوٹ) راجہ مہا بائی رانی چوری ... پر ہوئے جنگل ... بنگال کے راجہ دھی سین کو ملی وہ آکر تخت پر کامیاب ہوئے

۱ راجہ دھی سین دن ماہ سال 18-5-21 ۲ ولاول سین دن ماہ سال 12-4-2 ۳ کیشو سین دن ماہ سال 15-7-12 ۴ مادھو سین روز ماہ سال 12-4-2

۵ سکھ دیو سین روز ماہ سال 20-11-27 ۶ بھیم سین روز ماہ سال 5-10-9 ۷ کلیان سین دن ماہ سال 4-8-21 ۸ ہری سین دن ماہ سال 12-0-25

۹ لچھمن سین دن ماہ سال 8-11-15 ۱۰ نارائن سین دن ماہ سال 2-2-29 ۱۱ لکشمی سین دن ماہ سال 26-10-0 ۱۲ دامودر سین دن ماہ سال 11-5-19

نوٹ) راجہ دامودر سین نے اپنے دو بیٹوں کو ... دیپ سنگھ نے فوج سے مل کر راجہ کو مار کر گدی سنبھالی اس کی ۶ پشتوں نے حکومت کیا
22 دن تک ماہ 16-07 سال

۱ دیپ سنگھ دن ماہ سال 17-1-26 ۲ رن سنگھ دن ماہ سال 14-5-0 ۳ راج سنگھ روز دن ماہ سال 9-8-11

۴ نرسنگھ دن ماہ سال 45-0-15 ۵ ہری سنگھ روز ماہ سال 13-2-26 ۶ جیون سنگھ روز ماہ سال 8-0-1

نوٹ) راجہ جیون سنگھ نے اپنی فوج شمال کی طرف بھیجی پرتھوی راج چوہان دیپراتے کے راجہ جیون سنگھ نے حملہ کر جیون سنگھ کو مار اندر پرستھ کی گدی سنبھال لی جس کی 5 پشتوں نے روز ماہ سال 20-0-86 تک حکومت کی

۱ راجہ پرتھوی پال روز ماہ سال 12-2-19 ۲ ابھے پال روز ماہ سال 14-5-12 ۳ دُرجن پال روز ماہ سال 11-7-14

۴ اودے پال روز ماہ سال 11-7-3 ۵ یشپال روز ماہ سال 36-4-22 تک حکومت کی

نوٹ) راجہ یشپال پر سلطان شہاب الدین غوری نے ... فوج لے کر یشپال پر چڑھائی کی اور راجہ یشپال کو پریاگ کے قلعہ میں 1249 کو قید کر اندر پرستھ یعنی دلی کی حکومت سنبھال کر 3 پشتیں 1-45-754 ماہ سال دار سلطنت ... پر رہے

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized by eGangotri

16 دسمبر

(509) بنگلہ دیش کے کارن بھارت اور پاکستان میں 1971 میں یدھ ہوا 93000 پاکستانی فوج قیدی بنی تھی 1972 میں 1975
میں شیخ مجیب بنگلہ دیش کے پردھان منتری بنے تو پاکستان کے شیطانوں نے جو یہ حکومت برداشت نہ ہو سکی 15 اگست
کو شیخ مجیب و ان کے پورے پریوار کو دھوکے سے مار دیا تو صرف ایک لڑکی شیخ حسینہ بچ گئی وہ اس وقت
دلی میں تھی -

(510) مینار کے بیچ ایک مسجد کے فرش پر ہیں وہ سناتن دھرم کے ہیں [illegible] (کراچی [illegible])

(511) [illegible] مکّہ میں ہے دنیا میں انڈونیشیا کے بعد بھارت میں سب سے بڑا مسلم آبادی والا دیش ہے -

(512) [illegible] کی طرح ہوتا ہے [illegible] (سنت کبیر)

(513) درخت اپنے سر پر تیز دھوپ برداشت کرتا ہے مگر ہمیں چھایا میں [illegible] کی تپش سے بچاتا ہے
(کالی داس)

(514) 31/12/1600 کو بھارت میں ایسٹ انڈیا کمپنی کی ستھاپنا ہوئی تھی -

(515) 28/12/1885 کو A.O. ہیوم نے انڈین نیشنل کانگریس کی نینو رکھی یعنی کانگریس بنی

(516) سردار ولبھ بھائی پٹیل لوہ پرش کا 15/12/1950 کو سورگباش ہوا

(517) 3/12/1984 کو بھوپال (مدھیہ پردیش) میں یونین کاربائیڈ گیس لیک ہونے سے ہزاروں لوگ مرے

(518) 15/12/88 کو ووٹر کی عمر 18 سال کا بل پارلیمنٹ میں پاس ہوا

(519) 6/12/1992 کو ایودھیا میں 450 سال پہلے بابری مسجد بنی توڑی گئی یہ مسجد رام جنم بھومی پر بنی تھی

(520) بھارت کے راشٹرپتی

(1) پہلے راجندر پرشاد سردیلی 13 مئی 1952 سے 12 مئی 1957 تک

(2) پھر دوبارہ " " 13 مئی 1957 سے 12 مئی 1962 تک

(3) ذاکر حسین " 13 مئی 62 سے 12 مئی 67 تک

(4) وی.وی. گری 13 مئی 67 سے 3 مئی 69 تک

(5) ڈاکٹر وی.وی. گری 24 اگست 69 سے 24 اگست 74 تک

(6) فخر الدین علی احمد 24 اگست 74 سے 11 فروری 77 تک

(7) نیلم سنجیوا ریڈی 25 جولائی 77 سے 25 جولائی 82 تک

(8) گیانی ذیل سنگھ 25 جولائی 82 سے 25 جولائی 87 تک

(9) آر. وینکٹرمن 25 جولائی 87 سے 25 جولائی 92 تک

(10) ڈاکٹر شنکر دیال شرما 25 جولائی 92 سے 25 جولائی 97 تک

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized by eGangotri

اہم [illegible] دنیا بھر کے [illegible] کے انو بھو

(21ک) [illegible] نندہ [illegible] نے [illegible] کو دینی [illegible] نندہ کو [illegible] سے [illegible] سرکاری کوٹھی بھی خالی کر [illegible] سامان سڑک پر پھینک دیا وہ سو سال کی عمر میں [illegible] 15/1/98 کو [illegible]

(22ک) 30 جون 1997 کو 156 سال بعد ہانگ کانگ برطانیہ سرکار سے آزاد ہو کر چین میں شامل ہو گیا
اس کی آبادی 64 لاکھ ہے

(23ک) نغمہ تا گلشن کمار کو ممبئی میں مندر سے پوجا کر باہر نکلا ٹیکسی پر آئے کچھ لوگوں نے گولیوں سے مار دیا
12 اگست 1997

(24ک) 7 دسمبر 96 کو تامل ناڈو کی چیف منسٹر جے للتا کو کروڑوں روپیہ رشوت کے الزام میں گرفتار کر دیا گیا چھاپہ مارا
تو 40 کلو سونا 20 کلو چاندی اور بے ان گنت قیمتی سامان ضبط کیا۔

~~(25ک) منگل گرہ پر سے زندگی کا پتہ آتا ہے۔ [illegible]~~

(25ک) منگل گرہ پر سے زندگی کا پتہ آتا ہے۔ اس سے ٹکرانے [illegible] کا پتھر [illegible] (ڈی [illegible])

(26ک) لو [illegible] میں [illegible] آ گئی

(27ک) پنجاب نیشنل بینک [illegible] کے ذریعہ [illegible] 8/3/99 تک 6,76,33,238 روپیہ
کیا جا چکا ہے اس کے [illegible]

(28ک) 8/1999 [illegible] بھوپال سے [illegible] کی تعداد 40 ہزار [illegible]

(29ک) تیاس سے پتہ چلتا ہے 1976 میں چین کے تنگشان علاقہ میں بھونچال سے 2 لاکھ چالیس ہزار
لوگ مارے گئے تھے

(30ک) 10/1999 کو پاکستان میں جنرل مشرف نے نواز شریف کو گدی سے ہٹا پاکستان کی گدی پر [illegible]
قبضہ کر دیش میں ایمرجنسی لگا نواز شریف کو جیل میں بند کر دیا

(31ک) اڑیسہ میں سمندری طوفان نے بے شمار تباہی مچائی دلی کی مرکزی سرکار نے اڑیسہ کو 300 کروڑ روپیہ 30/10/99
کی امداد کا اعلان [illegible] مرنے والوں کی تعداد 10000 سے زائد

(32ک) 23/11/1999 کو جنرل مشرف نے نواز شریف کا [illegible] جیل میں بند [illegible] نواز شریف
نے کہا کہ مشرف مجھے بھٹو کی طرح پھانسی پر لٹکانا چاہتا ہے

(33ک) 10/12/1999 [illegible] پارلیمنٹ میں [illegible] بل پیش کیا

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized by eGangotri

دنیا کے مختلف دیشوں اتہاس

(534) 3/1/2000 کو امریکہ کے راشٹرپتی کلنٹن بل رشٹ پاشور پر آر ڈی ایس کے ساتھ ان کی بیٹی اور ساس بھی ہے

(535) 15/6/2000 کو مرکزی سرکار نے جموں کے بابو پرمانند کو پردھان کا گورنر بنایا

(536) راجہ نند نے ایک کالے حکومت برہمن کو پرنیٹ کے روپ میں تڑی پر جگہ دیکھی تو کرودھ میں آ کر اس کالے

کا برہمن پرنیٹ کیسے ہو سکتا ہے اسکو دربار سے باہر نکال دو اس برہمن نے غصے سے اپنی بالوں کی چوٹی کو

بھرے دربار میں کھول کر پرتگیا کی جب تک اس نند ونش کا خاتمہ نہ کر دونگا میں چوٹی نہیں باندھونگا وہی اس

برہمن نے دوارا علم کی ایک درسی کے پتر کو چندر گپت موریا بنا کر اسکا سمراٹ بنایا ایک دن وہ ننگے پاؤں

پیدل جا رہے تھے راستہ میں کشا کی جڑ سے اسکے پاؤں کو زخمی کر دیا اس نے اس کا غذ ڈال جڑوں کو

جڑ تک اکھاڑ پھینکا کہ یہ پھر کسی کو تکلیف نہ پہنچائے ایک بار چین کا ایک یاتری فاہیان کبادت پاترہ

پر جا نکلا کی بیٹی اور تالیف کر چرچا سن وشنو کو آیا پھر کر نے پر بیٹھا تھا کہ سب راشٹر کے کرائٹ کا پردھان

منتری ایک کٹیا میں رہتا ہے وہ جب اندر آیا تو چانکیہ نے شام کے وقت جل رہا دیا بجھا دیا فاہیان نے پوچھا

دیا کیوں بجھا دیا چانکیہ نے کہا کہ دیا سرکاری کام کے لئے جلایا گیا تھا اب جب سرکاری کام پورا نہیں تو دیا بجھا دیا

(537)
25/1/2000 بہار میں حکومت سے الگ ہو کر جھارکھنڈ کا سرکاری تقرر ہو گیا

11/2000 بنگال کا چیف منسٹر جیوتی بسو نے چیف منسٹری سے استعفیٰ دیا وہ تھا بار 24 سال بنگال کا چیف منسٹر رہے

(538)
امریکہ میں راشٹرپتی چناؤ میں جارج بش جیت کر بیالیسویں راشٹرپتی بنا 14/12/2000 کو

(539)
(540) 26/1/2001 گجرات کے رن کچھ احمدآباد کے علاقہ میں زبردست بھونچال سے مرنے والوں کی تعداد 40 ہزار سے بھی اوپر

بتائی گئی سنگھ دی گجرات شاہ ہو گئے بہت سی عمارتوں کے نیچے دبے ہوئے لوگوں کو اب تک نکالا جا رہا ہے

(541)
25/1/2001 ترنمول کانگریس کی کرشن سنگھا اور سکھبیر سنگھ نے مانا دیوی پرساد کو سونے کا کلس چڑھایا جسکی قیمت

دو کروڑ روپیہ سے بھی زیادہ ہے یکم جنوری 2001

(542) 29/1/2001 بھارت سرکار نے گجرات میں بھونچال کی بھیانک تباہی کے کارن گجرات کی سرکار کو 500 کروڑ روپیہ کی

امداد دی مرنے والوں کی تعداد ایک لاکھ تک پہنچ گئی ہے

(543) 2/2/2001 گجرات کے بیٹے باپ سے ملنے پر تمام بچے بھی دودھ کی امداد آ رہی ہے

(544) 3/2001 افغانستان میں طالبان والوں نے ہزاروں سال پرانی مہاتما بدھ کی بڑی بڑی مورتیوں کو توپوں

گولوں سے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا تھا دنیا بھر سے اس کانڈ پر ملامت ہو رہی ہے

(545) 3/2001 کابل قندھار کے طالبان لیڈر محمد عمر نے کہا ہم اپنے علاقہ میں کوئی بت نہیں رہنے دیں گے

(546) 19/3/2001 افغانستان میں طالبان کی طرف سے مہاتما بدھ کی مورتیاں توڑنے کی خوشی میں ان لوگوں نے 100

گائیوں کا بدھ کر کے گوشت بانٹا

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized by eGangotri

99

اویسہ حکمن دنیا میں منتن ویشو اتہاس سے انوکرم

(۶۷۶) 1 4/2001 سالہ سیرکو کورٹ نے ترنگ توہ کر ردیا کہ دلی میں اب کوئی بھی ڈیزل رکشہ یا سکوٹر کار ڈیزل اور پیٹرول سے نہیں چلیگا یہ تمام گاڑیاں اب گیس سے چلیں گی کیونکہ دن کے دھوئیں سے بہت زیادہ پریاورن دوشت ہو رہا ہے

(668) 2 6/2001 کو نیپال کے مہاراجہ بیریندر بیر بکرم شاہ جی اور مہارانی ایشوریہ راجیہ لکشمی دیوی شاہ اور راجپریوار کے 8 ممبروں کی ہتیا اسی پریوار کے یوراج دیپیندر نے کر دی

(۶۶۹) 2 7/2001 تک دلی شہر کے دیش کی ٹاپ کاریشن کی سی ہسپتال میں ڈاکٹر جی نے انسان کو زندہ رکھا

اور نرتک

(۵۵۵) 30 6/2001 سلہ تامل ناڈو میں جے للتا سرکار نے سابقہ مکھیہ منتری کرونا ندھی کو بیٹے سابقہ مرکزی منتری مارن اور سابقہ مرکزی منتری ٹی آر بالو کو رات کے گھر سے نکلوا کے بڑے دروازے توڑ کر گرفتار کر لیا گیا۔ جیل پہنچایا اور ان پر جے للتا نے الزام لگایا کہ سرکاری پل بنانے میں ان لوگوں نے گھپلا کیا تھا صاف ظاہر ہے کہ جے للتا ان لوگوں سے بدلہ لے رہی ہے گرفتار کئے گئے وزیروں کے حق میں لوگوں نے جے للتا کے خلاف زوردار اندولن کیا 8000 لوگ گرفتار کئے گئے اسی طرح 25/26 جون 1975 کی آدھی رات کو اندرا گاندھی نے ایمرجنسی لگا اپنے خلاف اٹھنے والی ہزاروں لوگوں کو جیل میں ڈالا تھا

(۵۵۱) 1 7/2001 تامل ناڈو کی گورنر جس کے خلاف زبردست لوگوں کا غصہ بھڑک رہا تھا فاطمہ بی بی نے استعفیٰ دے دیا

(۵۵۲) 25 7/2001 کو دن دہاڑے کسی نے ممبر پارلیمنٹ پھولن دیوی کو گولیوں سے بھون دیا وہ پارلیمنٹ کے اجلاس میں شرکت کرنے لیکر اپنے گھر سے نکلی ہی تھی

(۵۵۳) 27 7/2001 پھولن دیوی کے قاتل شیر سنگھ کو پولیس نے گرفتار کیا اس نے بیان دیا کہ اس نے بیہمئی کو گاؤں میں جہاں پھولن نے ٹھاکر لوگوں کو مار دیا تھا ان لوگوں کا بدلہ لیا

(۵۵۴) 9 8/2001 بہار کی سابقہ ریاستی چارہ گھوٹالہ ملزم رابڑی دیوی لالو پرساد یادو کی طرف سے 27/5/99 کو 85000 روپے کا ڈرافٹ 27/2/2000 کو 25000 روپے کا ڈرافٹ اور اب 9/8/2001 کو 167000 روپے کا ڈرافٹ یعنی آج تک 1000-50-10 کروڑ روپیہ وزیر اعظم ریلیف فنڈ میں جمع کیا

(۵۵۵) 8/10/2001 سپریم کورٹ کا فیصلہ ہے کہ کوئی بھی شخص جو چناؤ جیت جانے کے بعد ممبر پارلیمنٹ یا ممبر اسمبلی بنا ہو اگر پہلے اس پر کوئی الزام ہے تو چھ ماہ کیلئے منتری تو بن سکتا ہے مگر اس کے بعد پھر چناؤ جیت کر منتری بنیگا اگر جس پر الزام ہو وہ چناؤ نہیں لڑ سکتا اس کا اثر جے للتا پر بھی ہوا

(۵۵۶) 19 6/2001 کو زلزلہ میں چھتیں گرنے کے بعد گجرات کے لئے کروڑ روپیہ کا ڈرافٹ ایڈوانی جی کو دیا جو وزیر اعظم ریلیف فنڈ میں دینے ہے

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized by eGangotri

مبارکن

(597) 11/9/2001 کو امریکہ کے نیویارک میں دہشت پسندوں نے ورلڈ ٹریڈ سینٹر اور امریکی واشنگٹن کی بہت بڑی
کثیر منزلہ عمارتیں ہوائی جہازوں سے ٹکرا کر تباہ کر دیں ہزاروں لوگ مرے
اس سانحہ کا ذمہ دار اسامہ بن لادن اور ... کی ... دہشت گردوں کو ذمہ
دار ٹھہرایا گیا۔

(598) بھگوان پرست لوگوں نے مندروں کے وسط تصویریں بنا کر دی ہندو دھرم کی۔

(599) بگڑنے نہ دو تصویر اپنے وطن کی بنانے میں جس کے زمانے لگے ہیں

(600) کچھ لوگوں کو کچھ دیر کیلئے بیوقوف بنایا جا سکتا ہے اور کچھ لوگوں کو عمر بھر بیوقوف بنایا جا سکتا ہے مگر تمام دنیا کو ہمیشہ
کیلئے بیوقوف نہیں بنایا جا سکتا (رفیع سنگھ مہر جیتے)

(601) ہر جنگ ہم نے میدان میں جیتی مگر ٹیبل پر ہاری

(602) بہت سخت ہیرے کا نام ہی سانپوں کے کاٹنے کے ہیرے کی سانپوں کے ساتھ دوستی تو ضرور ہوتی ہے مگر ہیرا سانپ
کے دانت توڑ کر ان سے دوستی کرتا ہے کیونکہ ہیرے کو پتہ ہے کہ سانپ کے دانت میں زہر ہوا کرتا ہے نہ معلوم کب
کاٹ لے

(603) عام کیا دوست ہے ... ٹوٹ جانے ... سنتوں کیلئے ... قابل ... ہوتے
دوستی کی ہیرا کی جان جاتی ہیں مگر ... جب ... تو وہ ... جاتے ہیں

(604) 13 اپریل 1699 کے دن آنند پور صاحب میں گورو گوبند سنگھ نے خالصہ پنتھ کی بنیاد رکھی تھی ہزاروں لوگوں کو امرت
پان کروا ہندو دھرم کی رکشا کیلئے جان قربان کرنے کی قسمیں دلوائی گئی تھی

(605) 10 اپریل 1875 کو سوامی دیانند جی سرسوتی نے آریہ سماج کی استھاپنا کی

(606) شری ... یاترا کیلئے ... شری ... 50 ... میں
100 روز 15 نومبر 2001 سے 10 جنوری 2002 تک جیل گئے۔

5 نومبر کو
(607) امریکن بائیو گرافیکل انسٹیٹیوٹ بورڈ نے سال 2001 کیلئے ... کو
مین آف دی ایئر ... ۔

(608) پنجاب میں آتنک واد 1981 میں پھیلنا شروع ہوا جو پھیلتا پھیلتا ہریانہ، ہماچل، دلی اور راجستھان تک
پہنچ گیا
پھیلتا گیا جب کا ان 5000 سے زائد بے گناہ لوگ مارے گئے پھر اکیلے آتنک واد 1989 سے ... میں شروع ہوا
سال 1989 سے 2001 تک 5000 ہندوں سے کہیں زیادہ بے گناہ لوگ مارے گئے۔

(609) دربار صاحب ہرمندر یعنی دربار صاحب امرتسر کی بنیاد ... 1645 بکرمی کو رکھی گئی تھی جس کی بنیاد ...
... 1620 ...

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized by eGangotri

(۶۱۰) خالصہ پنتھ کی بنیاد گورو گوبند سنگھ جی نے تخت کیش گڑھ آنند پور صاحب میں یکم بیساکھ 1756 بکرمی میں پانچ پیاروں کو امرت پان کرا کے رکھی تھی۔

(۶۱۱) سکھ پنتھ میں دو گھلو گھارے یعنی قتل عام ہوئے۔ پہلا گھلو گھارا جس میں سکھوں کا قتل عام ہوا لاہور کے صوبہ دار یحییٰ خان اور دیوان لکھپت رائے نے کروایا۔ اعلان کیا گیا جو بھی کسی سکھ کا سر کاٹ کر لائے گا انعام دیا جائے گا۔ سکھوں نے صوبہ دار یحییٰ خان اور دیوان لکھپت کی فوجوں کا ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ اس گھلو گھارے میں 7 ہزار سکھ شہید ہوئے۔ یہ گھلو گھارا 1803 بکرمی میں ہوا۔ دوسرا گھلو گھارا 28 مارچ 1818 بکرمی میں سکھوں کے خلاف پہلے احمد شاہ درانی، زین خان حاکم سرہند اور نواب بھیکن خان مالیر کوٹلہ کی طرف سے [illegible] کپ رہیڑا کے مقام پر ہوا۔ اس میں سکھوں نے ان کی فوجوں کا بڑی بہادری سے مقابلہ کیا جس میں 20 ہزار سکھ شہید ہوئے۔

(۶۱۲) کیشب چندر نے ایک جگہ لکھا ہے: [illegible] یعنی ہندوستان کے دکھ درد [illegible] ان کو دور کرنے کی کوشش کرے۔ ([illegible])

(۶۱۳) سوامی وویکانند - انکی ماتا کا نام بھونیشوری دیوی اور پتا کا نام وشوناتھ دت تھا۔ 12 جنوری 1863ء مکر سنکرانتی کے دن صبح کلکتہ میں ان کا جنم ہوا۔ بچپن میں ان کا نام [illegible] بعد میں ان کا نام نریندر ناتھ [illegible] رام کرشن پرمہنس سے ملے [illegible] سنیاسی ہو کر ان کا نام سوامی وویکانند ہوا۔ امریکہ میں 11 ستمبر 1893 میں شکاگو کی ورلڈ ریلیجن کانفرنس میں [illegible] بھارت کا نام اونچا کیا۔ سوامی جی نے [illegible] 4 جولائی 1902 کو شام 9 بجے [illegible] بیلور مٹھ کلکتہ میں [illegible] مہا سمادھی لی۔

(۶۱۴) دھرم میں کچھ گھٹنائیں ایسی ہوتی ہیں جو اتہاس کی دھاراؤں کو موڑ دیتی ہیں۔

(۶۱۵) 22 دسمبر 1704 کو سرہند [illegible] گورو گوبند سنگھ کے صاحبزادے فتح سنگھ اور زورآور سنگھ [illegible] صاحبزادے 9 سال اور 7 سال کی عمر میں سرہند کے صوبیدار وزیر خان نے زندہ دیوار میں چنوا دیا تھا۔ مالیر کوٹلہ کے نواب شیر محمد خان نے ان بچوں پر [illegible] نہیں سنی گئی [illegible] ان کو زندہ دیوار میں دفن کر دیا [illegible] ٹوڈرمل نے ان بچوں کی سنسکار کی [illegible] جگہ [illegible] اشرفیاں بچھا کر [illegible] سنسکار کیا [illegible] ٹوڈرمل [illegible] فتح گڑھ صاحب گوردوارہ [illegible]

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized by eGangotri

(۱۶) نہ رہے فن کار باقی اس کا فن موجود رہتا ہے

پرندہ اڑ بھی جائے تو بھی چمن موجود رہتا ہے

(۱۷) دنیا میں ہر برس 26 جولائی کو کارگل کا وجے دن منایا جاتا ہے

(۱۸) پاکستان کی طرف سے 1947 کو بھارت کے خلاف پہلا حملہ 22 اکتوبر 1947 کو قبائلی بھیس میں 5000 کے قریب پاکستانی فوج

نے کشمیر کے [illegible] شہروں پر دھاوا بول دیا اور مظفرآباد میں [illegible] گلگت سکردو - حاجی پیر درہ - پونچھ - راجوری

نوشہرہ - جھنگڑ اور میرپور [illegible] کی پہاڑیوں پر [illegible] یہ تمام علاقے [illegible] قبضہ [illegible] کارگل [illegible] سیکٹر

اور [illegible] میں بھی حملہ کیا سب سے بڑا حملہ مظفرآباد پر ہوا [illegible] ریاست کی فوج کی تعداد بہت کم تھی اور [illegible]

[illegible] کے [illegible] مظفرآباد کی طرح تباہ ہو گیا [illegible] 23 اکتوبر 1947 کو [illegible]

[illegible] بریگیڈیئر راجندر سنگھ نے [illegible] [illegible] راجندر سنگھ شہید ہو گئے [illegible]

بھارت کی سرکار [illegible] مہاراجہ [illegible] کی [illegible] [illegible] فوج بھیجنے کا حکم دیا [illegible]

[illegible] ریاست کا بھارت میں شامل ہونے

کے کاغذات پر دستخط کرے تو فوج بھیجی جائے گی [illegible] ریاست کو بھارت میں شامل کر دیا [illegible] فوج ریاست

کو بچانے [illegible] راستے سے [illegible] بارہمولہ میں [illegible] کی کمان میں سکھ بٹالین بڑی بہادری سے لڑی

[illegible] بارہمولہ اور [illegible] شہروں [illegible] شہید ہو گئے [illegible] 150 جوان شہید ہوئے

اور [illegible] زخمی [illegible] کی طرف بڑھی [illegible] کی کمان [illegible]

[illegible] بڑگام [illegible] سے [illegible] دیا [illegible]

اور [illegible] پاکستانی [illegible] اور [illegible] میں داخل ہو [illegible] کارگل میں بھی پاکستانی

فوج نے حملہ کر دیا [illegible] کارگل اور [illegible] نے [illegible] کیا یا [illegible] 1961 [illegible]

بریگیڈیئر نے [illegible] پاکستان نے [illegible] فوج نے 14 اکتوبر 1948

کو [illegible] پر [illegible] حاصل کر لیا [illegible] فوج دشمن کو [illegible]

مار [illegible] 1948 [illegible] U.N.O [illegible]

[illegible] 1948 [illegible] U.N.O نے یکم جنوری 1949 کو جنگ بندی کا اعلان کر دیا [illegible]

تب تک ہماری فوج نے پاکستان نے 842583 [illegible] پاکستان کے قبضہ میں

گلگت - میرپور - مظفرآباد - بلتستان پر پاکستان کا قبضہ ہو گیا $\frac{1947}{48}$ میں [illegible] میں [illegible] 1500

[illegible] 20000 [illegible] 6000 [illegible] مار دیا -

(۱۹) پاکستان کی طرف سے 1965 ~~1962~~ [illegible] پر حملہ کر دیا [illegible] ہماری فوج نے [illegible] مقابلہ کیا [illegible] امریکہ اور برطانیہ

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized by eGangotri

کے مطابق ۳۰ جون 1965 کو سمجھوتہ پر دستخط کر دیئے گئے۔ اس کے کچھ عرصہ بعد پاکستان نے میجر جنرل اختر حسین کی زیر کمان میں
۳۰۰۰۰ تیس ہزار فوجیوں کے ساتھ پھر ایک بار کشمیر پر حملہ کر دیا تھا۔ ان فوجیوں میں پاکستانی سینا اور دیگر جیش اور
فرنٹیئر فورس کے جوانوں سمیت مجاہد اور رضاکار بھی شامل تھے ان میں ٹیکوں کے نام طارق فورس
قاسم فورس - خالد فورس - صلاح الدین فورس - نصرت فورس - غزنوی فورس - اور بابر فورس کے نام سے اڑی والی
طرف سے کارگل - گریز - ٹیٹوال - اوڑی - گلمرگ - سری نگر - نوشہرہ - راجوری - مینڈھر - پونچھ اور نوشہرہ
میں حملہ کر دیئے گئے تھے ۸ اگست 1965 کو صلاح الدین فورس سری نگر میں تو داخل ہو گئی مگر ان کے ریڈیو اسٹیشن - ہوائی اڈے
پر قبضہ کر لیں تاکہ وہاں رہ رہے کشمیریوں کی طرف سے انقلاب کا کوئی اعلان نہ ہو سکا اور کشمیر کو آزاد کرنے کا خواب پورا نہ ہو سکا
بھارتی فوجوں نے بہادری سے مقابلہ کیا۔ یکم ستمبر 1965 کو چھمب پر حملہ کیا اس طرح پاکستانی فوج چھمب جوڑیاں کے علاقے پر حملہ کرنے
کا راستہ بنا ہوا تھا سکندر - محمود غزنوی - بابر - نادر شاہ - احمد شاہ ابدالی سبھی اسی راستے سے کشمیر پر حملہ کرنے آئے تھے
اس وقت بھارت کے پردھان منتری لال بہادر شاستری نے جب کشمیر پر دشمن کے بڑھتے قدم دیکھے تو بھارت کا اعلان کیا بھارتی سینا کو
پاکستان پر حملہ کرنے کا حکم دیا ۶ ستمبر 1965 کو بھارتی فوج واہگہ بارڈر لاہور کی طرف بڑھیں پاکستان اپنی تباہی دیکھ
کمزور ہو گیا اور فیلڈ مارشل ایوب نے اپنی فوج کو ہٹنے دی ایک تبدیلی اس پر دوبارہ بھارت کے ٹینک تباہ ہو گئے جس
امرتسر کی طرف سے پیٹن ٹینک بھارتی فوج نے تباہ کر دیئے اور ٹینک اپنے قبضہ میں لے لئے ۲۲ ستمبر 1965 کو
جنگ بندی ہو گئی تاشقند سمجھوتہ کے تحت دوسرا یدھ بند ہو گیا جب ہندوستان کے علاقہ کارگل - حاجی پیر درہ جیسے اہم
علاقے - رسول پور - چاروہ - خلدہ - ڈیرہ بابا نانک - ڈیرہ والی اور بارکی پر بھارت کا قبضہ ہو گیا تھا۔ تاشقند
معاہدہ اور کچھ کر بھارت کے قبضہ سے نکل گئے مگر بھارتی جوانوں نے پیٹن ٹینکوں کی دھجیاں اڑا دیں امریکہ اپنے ٹینکوں کی اس
شکست دیکھ پریشان ہو گیا۔

تیسرا یدھ 1971 اس جنگ میں پاکستان کو زبردست دھکا لگا اس کا ایک حصہ الگ ہو کر بنگلہ دیش بن گیا کیونکہ مغربی پاکستانی فوج
مشرقی پاکستان پر ظلم کرتی تھی اور ان کے حقوق چھینے جاتے تھے بنگالیوں نے حاصل کرنے کے لئے مشرقی پاکستان نے شیخ مجیب الرحمن
کی قیادت میں پاکستان سے آزادی حاصل کرنے کی جدوجہد کی پاکستانی فوج نے بنگالی عورتوں کی عصمت لوٹی اور
ان پر ظلم کیا جاتا تھا وہاں کے لوگوں پر ظلم ... بھارت نے پناہ دی ۹۰ ہزار بنگالی عورتوں کو
... وہاں کی پولیس ... ۱۹۷۱ کو بنگالیوں نے ... پاکستان کے قبضہ سے آزاد
کرا لیا بنگالی ... پاکستانی ... لاکھوں کی تعداد میں ... بھارت آ گئے
... بھارت پاکستان یدھ شروع ہوا ۳ دسمبر 1971 کو بھارت ... پاکستان کے ... شروع ہو گئی
پاکستان نے ۳ دسمبر 1971 کو پنجاب ... بنگلہ دیش میں ... بھارت نے ... جواب میں
کامیابی ... ۱۱ دسمبر 1971 کو ... بھارت کی فوج کے قبضہ میں ... ۱۶ دسمبر 1971 کو پاکستانی فوج

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized by eGangotri

بھارتی فوج کے سامنے ہتھیار ڈالے سرینڈر کر دیا پاکستان کے 93000 سپاہیوں کو جنگی قیدی بنایا گیا اور دو حصوں میں بھارت میں بھی پاکستانی حملہ
ناکام ہو چکا پاکستان کے ٹکڑے ہو گئے یعنی پاکستان دو حصوں میں بٹ گیا۔

چوتھی یدھ 1999 کارگل کے سرحدی علاقے میں جب پردھان منتری اٹل بہاری واجپائی پاکستان سے میل ملاپ کی بات کر رہے تھے اور لاہور بس
لے کر گئے وہاں کے پردھان منتری نواز شریف سے گلے ملے مگر دوسری طرف بھارت کا نعرہ دیا اور ان کے فوجیوں نے
کارگل پر چپ چاپ قبضہ جما لیا۔ 17000 فٹ کی اونچائی پر برفانی چوٹیوں جہاں 15- ڈگری تاپمان کم رہتا ہے
بھارتی جوانوں نے یہ جو کارنامہ کر دکھایا وہ ایسی مثال تھی کہ کوئی سیڑھی پر چڑھ کر ایک بہت مشکل تھا
ڈوگرہ رجمنٹ اور مراٹھا رجمنٹ جیسی پہاڑیوں پر قبضہ کرنا کیونکہ دشمن پہاڑیوں کے اوپر بیٹھا تھا اور بھارتی فوج پہاڑیوں سے
نیچے تھی ہمارے جوان پہاڑی پر اپنے ملک کو بچانے کے لئے دشمن کی توپوں کے سامنے جوان آگے ہی آگے بڑھ
چڑھ جاتے تھے اور دشمن کو مار گرایا کارگل میں دشمن کے داخل ہونے کا پتہ 3 مئی کو لگا۔ جب ہماری سینا آگے گئی
8 مئی کو پہلی جھڑپ دشمن سے ہوئی جب 16 مئی کو کارگل میں بٹالک اور دراس کے درمیان کی پہاڑیوں پر دشمن
کے قبضہ کا پتہ تھا تو وہاں سینا کی زبردست کارروائی سے خاص طور پر ٹائیگر ہل اور دراس کی پہاڑیاں پہلی کامیابی
پر ہوئی یہ چوٹی 8 مئی کو پاکستان کے فوجی ماہرین کے قبضہ میں تھا اور ہماری فوج نے ان چوٹیوں پر بھارت کا جھنڈا
کا بہت اونچی چوٹی تھی جوانوں نے ایک ایک انچ زمین بھی دشمن کے قبضہ میں نہیں رہنے دی کارگل کے یدھ کی شوریہ گاتھا
بچے بچے کی زبان پر ہے 26 جولائی 1999 کو بھارتی جوانوں نے کارگل علاقہ کا پورے کا پورا علاقہ دشمن سے
خالی کرا کر جیت کا جھنڈا لہرا دیا 26 جولائی کا دن بھارت میں وجے دیوس کے روپ میں منایا جاتا ہے
اس سے 1999 کو بھارت کے پردھان منتری اٹل بہاری واجپائی تھے جن کو اس جیت کا شریہ ملا۔

(619) بھارت اور پاکستان کے درمیان ہوئی جنگوں میں بھارتی جوانوں کی شہادت کی تفصیل

1925	پہلا یدھ 1947/48 22 اکتوبر 1947 سے 1 دسمبر 1948 تک شہیدوں کی تعداد
3382	دوسرا یدھ 1965 یکم ستمبر 1965 سے 23 ستمبر 1965 تک
3454	تیسرا یدھ 1971 3 دسمبر 1971 سے 17 دسمبر 1971 تک
502	چوتھی یدھ 1999 8 مئی 99 سے 26 جولائی 1999 تک
9263	شہید ہوئے کل جوانوں کی تعداد

~~(620) لال بل بکری کی طرح تو چارہ کر جاتا ہے تو چھ چھ کر مار جاتا ہے اسے بل پر قبضہ کر لیتا ہے سانپ سے بل کبھی نہیں ہو سکتا~~

(621) نبوت ہونے کے باوجود ہم جو سنگل ٹکٹ بہت سی کوششوں سے بھی ہو سکتے ہیں نہ ہر چیز دیش کی ایکتا کی بھاؤنا کا احساس
میں بھی روشنی بہت بڑی کمی ہوتی ہے

(622) ہر سال ہریالی کے نام پر جنگل کاٹے جا رہے ہیں یا سڑکیں بنائی جا رہی ہیں ہر سال کروڑوں درخت لگائے جاتے ہیں
طرف سے بنی تھی جو یا تو پیڑوں کی تعداد روز بروز گھٹنے کے کارن ہریالی ختم ہوتی جا رہی ہے اس کے لئے ہر ایک کو
ذمہ دار بننا ہو گا کیونکہ درختوں کی سرکشا کرنا ہمارا دھرم ہے

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized by eGangotri

صفحہ 20 سے صفحہ 100 سے آگے صفحہ 230 پر

100

(625) کیا شان سے آسمان پر چھایا رہتا ہے وہ جب ہم چپ ہیں۔ اندھیرا دھوپ کو دھکا رہا ہے اور ہم چپ ہیں

(626) جب کسی وقت کرسی سیاست دانوں کے ذہن میں پھیل بن گئے۔ مگر ہم تو وہ ہیں جو فطرت کے وقت ذہن شانوں میں
سمٹ جاتی ہے اور روشنی کے پیچھے چلتی ہے۔ کرسی ایسی بھول جاتا ہے کہ ذہن کبھی نیچے نہیں جب سکتی

(627) گناہ کے پرورش کا علاج تو کیا جا سکتا ہے مگر بڑی گناہ گاری ہی پرورش ہو جائے تو اس کا علاج کیسے ہو سکتا ہے

(626) وطن کو شعوری نذر کر دینا اے وطن والو بیٹیوں نے بڑی مشکل سے قرض چکائے ہیں۔

(627) جب ہم سکول میں پڑھتے تھے تو گایا کرتے تھے ہندی ہیں ہم وطن ہے ہندوستاں ہمارا۔ ہم بلبلیں ہیں اس کی یہ گلستاں ہمارا
مگر اب نہ ہم ہندی ہیں نہ ہندوستانی۔ جب ایک حصہ پاکستان بنا ایک بنگلہ دیش۔ ایک ہندوستان [illegible]
گلشن کا کچھ حصہ چین کے [illegible] چلا گیا ہے اب ہیں کوئی پتہ نہیں۔

(628) رامائن ہمیں جینا سکھاتی ہے اور گیتا مکتی کا راستہ

(629) سماج دکھتی سے بڑا ہے۔

(630) سوامی دیانند سرسوتی کا جنم 1824 عیسوی میں گجرات کے کاٹھیاواڑ کی ایک چھوٹی سی ریاست موروی میں پنڈت امبا شنکر کے
گھر ہوا۔ ان کا نام مول شنکر رکھا گیا۔ سوامی مول شنکر بچپن سے ہی اپنے ویدوں میں [illegible] 36 سال کی عمر میں
متھرا میں سوامی ویرجانند کے چیلے بن کر [illegible] کی اور سوامی جی کی [illegible] ویدوں کا پرچار کرنا شروع کر دیا
چھوا چھوت کے خلاف اور [illegible] کی [illegible] 30 اکتوبر 1883 عیسوی کے دن وہ سنسار چھوڑ گئے

(631) رنگوں کا نیچر۔ [illegible] رنگوں کا بڑا اثر ہے ہر ایک رنگ کی اپنی ہی وشیشتا ہے (1) سفید رنگ میں شانتی
[illegible] (2) پیلا رنگ [illegible]
[illegible] (3) ہرا رنگ [illegible]
[illegible] (4) لال رنگ [illegible]
[illegible] (5) نیلا رنگ [illegible]
[illegible] (6) [illegible]
[illegible] (7) [illegible] (8) بینگنی رنگ
[illegible] ہے۔

(632) قانون [illegible] قانون [illegible] جب چاہے بدل لیں۔

(633) سال 2002 میں [illegible] 3 [illegible]

(634) [illegible]

1938 [illegible]

[illegible] 1866 [illegible]

[illegible] 1886 [illegible]

[illegible] 1889 [illegible]

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized by eGangotri

ریاست جموں کشمیر کی تواریخ میں ڈوگروں کا عروج اور ریاستی راج کی حد بندیاں

روایت ہے کہ جموں شہر کی بنیاد باہو لوچن کے بھائی جامبو لوچن نے 3000 برس پہلے رکھی تھی باہو لوچن نے دریائے توی کے کنارے ایک قلعے کی تعمیر عمل میں لائی تھی۔ اکھنور کے نزدیک کھدائی سے پتہ چلتا ہے کہ جموں بھی اس علاقہ کا ہی ایک حصہ ہے جو ہڑپا کی تہذیب سے وابستہ تھا جہاں کشان اور گپتا زمانے کے کھنڈرات بھی ملے ہیں۔ اس کا زمانہ قدیم اور پرانی قدریں رفتہ رفتہ سامنے آ رہی ہیں۔ بہر حال جموں کے بارے میں ہمیں 900 عیسوی سال کے دوران کا علم ہوتا ہے

تیمور کے سفرناموں میں ہمیں 1398-99 عیسوی کے دوران جموں پر حملے کی بابت معلوم ہوتا ہے مغل سلطنت (1712 عیسوی سال) کے خاتمے کے بعد رنجیت دیو نے جس کی بابت ڈوگرہ سرداروں کو اپنے دھین کے لیے ان کے عہد حکومت میں ڈوگرہ علاقہ کافی خوشحال تھا۔ ڈوگرہ خاندان میں سے گلاب سنگھ کا جنم 1792 عیسوی میں ہوا تھا راجہ رنجیت دیو نے 1742 سے 1780 تک ڈوگرہ خاندان نے حکومت کی تھی ڈوگرہ خاندان کے آخری دور میں ڈوگروں میں سکھ حکومت کے زیر تسلط جموں میں پنجاب کی سکھ حکومت نے جموں پر حملہ کیا ڈوگروں نے سکھ قوم کا ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ یہ لڑائی گمٹ کے قریب ہوئی تھی ڈوگرہ فوج شکست کھا گئی میں موتی سنگھ گلاب سنگھ جو اس وقت صرف 16 سال کی عمر کا تھا اس کی بہادری کے چرچے مہاراجہ رنجیت سنگھ تک پہنچے مہاراجہ رنجیت سنگھ نے گلاب سنگھ کو اپنی ملازمت میں لے لیا (13 روپیہ ماہوار تنخواہ پر) گلاب سنگھ کے دونوں بھائیوں دھیان سنگھ اور سچیت سنگھ بھی مہاراجہ رنجیت سنگھ کے ملازم ہو گئے مہاراجہ رنجیت سنگھ کی بہت سی فوجی کارروائیوں میں گلاب سنگھ نے بے مثال شجاعت اور بہادری کے جوہر دکھائے۔ خاص طور پر ملتان اور جالندھر کے محاذوں میں اور 1819 عیسوی کی یوسف زئی قبائلیوں کی جنگ کے بعد مہاراجہ رنجیت سنگھ کا اعتماد پر قبضہ ہو گیا گلاب سنگھ بہادری کے عوض جموں ڈوگرہ علاقہ میں کچھ جاگیریں عطا کر دیں اور اسے اپنی فوج رکھنے کی بھی اجازت دے دی اور گلاب سنگھ کو راجہ کا خطاب بھی عطا فرمایا گلاب سنگھ نے آہستہ آہستہ ریاستی کشتواڑ اور چھوٹے چھوٹے راجواڑوں کو اپنے تسلط میں لے لیا 1834 میں گلاب سنگھ نے کافی علاقہ پر دبدبہ قبضہ کیا اور لاہور دربار میں دھیان سنگھ اور سچیت سنگھ دونوں بھائیوں نے بھی اپنی کافی عزت بنانی شروع کر دی۔ دھیان سنگھ مہاراجہ رنجیت سنگھ کے وزیر اعظم بن گئے ادھر راجہ گلاب سنگھ کی فوج کے ایک بہادر جرنیل زور آور سنگھ کی بہادری سے بلوچستان پر فتح کرنے لشکر بلتستان اور لداخ پر بھی قبضہ ہو گیا اور گلاب سنگھ ایک بہت راجہ گلاب سنگھ کہلانے لگا۔ 1846 میں ڈوگرہ حکومت کا جھنڈا جب لداخ پر لہرایا تو وہاں سے آگے چین اور تبت کی سرحد تک ڈوگرہ فوج اپنا حملہ بڑھاتی بڑھتی گئی زور آور سنگھ کی زیر قیادت ڈوگرہ فوج نے تبت پر بھی قبضہ جمانے کی کوشش کی تھی مگر اسی دوران زور آور سنگھ نے تکلا کوٹ پر قبضہ کر لیا تھا بدقسمتی سے وہ تبت میں ہی ایک برفانی طوفان کے

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized by eGangotri

دیو نے یہ تقریباً زورآور سنگھ نے بڑی بہادری سے ۱۵۰۰۰ فٹ کی بلندی پر زوردار لڑائی کی یہ پہلی مثال ہے کہ گرم علاقہ کے رہنے والے جوانوں نے اس برفانی علاقہ میں اپنی بہادری کے جوہر دکھائے زورآور سنگھ کی فوج کا ریکارڈ اور زورآور سنگھ یہیں مارا گیا جب تک دنیا قائم رہیگی جرنل زورآور سنگھ کی بہادری کے نقش دنیا والوں کے دلوں پر سنہری حروف میں لکھے جائیں گے زورآور سنگھ جی کانگڑہ پرانت کا رہنے والا تھا اس کا راجہ گلاب سنگھ کی فوج میں جرنیل بننا ایک عجیب حسن اتفاق تھا۔

زورآور سنگھ کانگڑہ پرانت کے ایک چھوٹے سے گاؤں ... کا رہنے والا تھا یہ تین بھائی تھے بڑے کا نام ... سنگھ اور اس سے چھوٹا زورآور سنگھ اور سب سے چھوٹے کا نام دلیل سنگھ تھا زورآور سنگھ مہاراجہ رنجیت سنگھ کی فوج میں ایک سپاہی کی حیثیت سے ملازم تھا ایک سکھ کمانڈر سے کسی بات پر زورآور سنگھ کا جھگڑا ہو گیا سکھ کمانڈر نے زورآور سنگھ کو ماں کی گالی دی زورآور سنگھ برداشت نہ کر سکا جھٹ میان سے تلوار نکال اپنے کمانڈر کا سر دھڑ سے الگ کر کے بھاگ گیا ... میں آ کر وہ کانگڑہ کے راجہ کی فوج میں بھرتی ہو گیا سکھ فوج اپنے کمانڈر کے قاتل کو پکڑنے نکلی ان کو کسی طرح پتہ چل گیا کہ زورآور سنگھ راجہ کانگڑہ کی فوج میں ملازم ہے سکھوں نے راجہ کو لکھا کہ زورآور سنگھ ہمارا ملازم ہے اس کو ہمارے حوالے کر دو ورنہ حملہ کے لیے تیار ہو جاؤ کانگڑہ کا راجہ رنجیت سنگھ کی فوج کا مقابلہ نہیں کر سکتا تھا اس نے زورآور سنگھ کو سکھ فوج کے حوالے کر دیا سکھ فوج نے زورآور سنگھ کو گرفتار کر کے ایک قلعہ کے اندر جیل میں بند کر دیا ایک رات زوردار بارش ہو رہی تھی اس قلعہ کے ساتھ ایک ... بہتا تھا پاس سے دریا بہتا تھا پہرے دار غفلت کی نیند سو رہے تھے بارش کی وجہ سے دریا میں زبردست باڑھ آئی ہوئی تھی زورآور سنگھ نے جل دیوتا کو یاد کر کے قلعے کی دیوار سے دریا میں چھلانگ لگا دی تیرتے تیرتے وہ قلعہ سے ۱۰ کوس دور ... نام کے ایک گاؤں کے نزدیک کنارے پر لگا۔ ہوش آنے پر ... اپنے گھر آ گیا دوسرے روز سکھ فوج کے سپاہیوں کو زورآور سنگھ کے جیل سے بھاگ جانے کی خبر ملی فوج کی ایک ٹکڑی اس کی تلاش میں ڈھونڈتے ڈھونڈتے اس کے گاؤں ... میں آ گئی زورآور سنگھ کو اپنے گھر کے اندر سکھوں کی فوج کے آنے کی اطلاع مل گئی اس نے گھر کے پچھواڑے کی دیوار پھاند جنگل کی طرف بھاگنا شروع کر دیا مگر اپنے بچاؤ کی کوئی صورت نہ دیکھ اس کو جموں کے مہاراجہ ڈوگروں کی یاد آئی جن کی بہادری کے چرچے جگہ جگہ پھیل رہے تھے کانگڑہ اور جموں دونوں ڈوگرہ علاقہ ہیں دونوں کی سرحدیں آپس میں ملتی ہیں۔ یہاں ... وہ جموں کے نزدیک ایک گاؤں ... کا رہنے والا تھا وہ ایک دلیر راجپوت تھا پنجاب میں سکھوں کا راج ہونے کے کارن جگہ جگہ سکھا شاہی پھیلی ہوئی تھی سکھ سپاہی جب بھی جموں کی طرف آتے جہاں کہیں بھی کوئی خوبصورت لڑکی دیکھتے اس کو پکڑ کر اس کی عصمت دری کرتے چونکہ مہاراجہ گلاب سنگھ ... راجہ رنجیت سنگھ کے رحم و کرم پر

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized by eGangotri

ڈوگرہ خاندان میں مہاراجہ گلاب سنگھ 1846 سے 1857 تک مہاراجہ رنبیر سنگھ 1857 سے 1885 تک - پرتاپ سنگھ
پرتاپ سنگھ 1885 سے 1925 تک اور ہری سنگھ 1925 سے 1952 تک

شاہ وہ سکھ فوج سے کوئی بھی جھگڑا کرنے کا خطرہ مول نہیں لینا چاہتا تھا انہی دنوں یہاں کے بعد میدان میں آیا
کسی بھی فریادی کی فریاد پر بادشاہ اس کی امداد کر سکھ سپاہیوں سے اس کی لڑکی کو آزاد کروا
اس کے ماں باپ کے حوالے کر دیتا تھا اسی کارن اس کی بہادری کے چرچے جگہ جگہ پھیل رہے تھے وہ کئی بار
رنجیت سنگھ کے ساتھیوں کی لڑنے سے بچ نہیں سکتا تھا بلکہ دن رات کے حالات وہ گلاب سنگھ کو چیلنج کرتا تھا کہ
راج میں رہتے جموں شہر کا محلہ اس بازار ڈھونڈتا وہ ڈھول بجا کر اس بازار میں آتا اور [illegible] کر حملہ جاتا
اسی بہادری کے کارنامے سن کر رنجیت سنگھ نے اپنے بھائی کو جموں کی طرف بھیجا کہ سکھ فوج سے میری
الگ بہادری دکھا رہا ہے کہ جہاں آج کل [illegible] ہے اس وقت نہ ہی وہاں کوئی حاضر [illegible] کی
اور نہ ہی [illegible] رہا [illegible] اس کی حالات [illegible] گلاب سنگھ [illegible] گلاب سنگھ نے دیکھا اس کی چال
کی چال دیکھی اور سمجھ گیا کہ یہ کوئی ~~[illegible]~~ بانکا جوان پردیسی ہے گلاب سنگھ نے [illegible] کو
کو اپنے پاس بلا کر اس سے پوچھا تم کہاں کے رہنے والے ہو اور کیسے آئے اس وقت گلاب سنگھ
کے ساتھ سپاہی [illegible] میں [illegible] سمجھ گیا کہ یہی جموں کا راجہ گلاب سنگھ ہے [illegible] نے
اپنے جموں [illegible] کارناموں سے [illegible] یہاں آ پہنچے [illegible] گلاب سنگھ کو بتائے گلاب سنگھ
نے اس کی پوری آپ بیتی سن کر اسے اپنی فوج میں بھرتی کر دیا [illegible] ریاست میں [illegible] طرف
کے سپاہی حملہ کی حفاظت [illegible] کو ریاست بھیج دیا کچھ دنوں بعد جو ریاست کا راجہ
گلاب سنگھ سے [illegible] 500 جوان [illegible] ریاست پر حملہ آور ہوئے قلعہ میں اس طرف
صرف 25 جوان تھے وہ قلعہ بند ہو کر دشمن کا مقابلہ کرنے لگے ان دنوں [illegible] جدید قسم کے ہتھیار
اور نہ ہی [illegible] جاتی [illegible] تلوار یا توڑے دار بندوقوں سے ہی جنگ لڑی جاتی تھی
قلعہ میں بارود بھی [illegible] بارود کو [illegible] کے لیے سنبھال کر [illegible] پتھروں سے قلعہ کی دیوار سے
دشمن کا مقابلہ کیا جانے لگا [illegible] گلاب سنگھ [illegible] دشمن کا حملہ [illegible] کی اطلاع مل گئی
جموں سے ایک فوج کی ٹکڑی ریاست کی طرف بھیجی دشمن [illegible] دونوں طرف سے مقابلہ کرنے میں
[illegible] دشمن [illegible] کا [illegible] سنگھ
[illegible] اپنے [illegible] ایک [illegible] جوان [illegible] فوج کے [illegible]
[illegible] جموں [illegible] گلاب سنگھ [illegible]
[illegible] گلاب سنگھ [illegible]
[illegible] فتح [illegible] کو فتح کرتا [illegible]
ڈوگرہ فوج کے ساتھ [illegible] میں جا داخل ہوئے [illegible] سنگھ نے [illegible] ڈوگرہ [illegible]

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized by eGangotri

سمجھا گیا دونوں نے ترت زنگار رکھی جیت حاصل کرلی دونوں بھائی آپس میں اور بھرجیا نسل کے ٹکورے اور
پاؤں کی پہاڑیاں پہاڑیاں جو پنجاب کی کانوں سے جڑی ہوئی ہیں سب کے قبضہ میں آگئیں پھر سے مہاراجہ
گلاب سنگھ کی مدد کیا مہاراجہ نے جموں میں بیٹھ بڑا جلد کر اپنے دربار سے اپنے دوار دھیان سنگھ کو
بھیجتا اعلان کیا کہ پہلے ہم تینوں بھائی فوج سے ہم جا رہا تھی پہنچتے ہیں ادھر دھیان سنگھ وزیر اور دھیان سنگھ
کا خطاب دیا گیا پھر وزیر اور دھیان سنگھ کی بہادری کے کارنامے جس کے کارن مہاراجہ گلاب سنگھ
مہاراجہ گلاب سنگھ بنا۔ ادھر پنجاب میں 1839 میں شیر پنجاب مہاراجہ رنجیت سنگھ سورگباش ہو گئے
سکھ دربار سازشوں کا گڑھ بن گیا 1845 میں انہی سازشوں کے کارن پنجاب میں وزیر اعظم کے عہدہ
پر بیٹھے مہاراجہ دھیان سنگھ کا قتل ہو گیا آہستہ آہستہ ڈوگروں کا اثر سکھ دربار میں کم ہونے لگا
مہاراجہ رنجیت سنگھ کے مرنے کے بعد انگریزوں نے قسم قسم پنجاب کی حکومت کو کمزور کرنے کیلئے جگہ جگہ پھیلانے
دیئے ادھر مہاراجہ گلاب سنگھ کو سکھ حکومت پر رکھنا چاہیئے تھے مگر انگریزوں کی بڑھتی طاقت کو دیکھ
مہاراجہ گلاب سنگھ دوہری چال چل رہے تھے ایسٹ انڈیا کمپنی یعنی انگریزوں کا ساتھ دینے لگا
اس کارن سکھوں اور انگریزی فوج کے درمیان 1845-46 کے درمیان پہلی لڑائی ہوئی
یہ سرحد کی جنگ ستلج کے کنارے ہوئی گلاب سنگھ کی بڑی سازش کے کارن سکھوں کی ہار ہوئی
... نے ... آہستہ آہستہ ... دن ... لاہور کے شاہی قلعہ سے سکھ حکومت کا شاہی کیسری نشان
یعنی جھنڈا اتر گیا ~~... گلاب سنگھ ... انگریزوں کو ... تھی~~ سکھ انگریزوں
کے رحم کرم پر آ گئے سکھ حکومت پر ½ ایک کروڑ روپیہ کا تاوان ڈالا مگر سکھ قوم اتنا روپیہ دینے کے
قابل نہیں تھی اس کارن معاوضہ کے طور پر 9 مارچ 1846 کو کچھ علاقے تاوان کے طور پر انگریزوں
کو دینے پڑے جس میں کشمیر کا علاقہ بھی شامل تھا ... کشمیر کا تمام علاقہ 75 لاکھ روپیہ کے عوض
انگریزوں نے مہاراجہ گلاب سنگھ کو دے دیا مہاراجہ کے خزانے میں اتنا روپیہ نہیں تھا کہتے ہیں کہ
یہ روپیہ ... آبادی کے دیوانوں سے ... قرضہ کے طور پر لیا اس قرض کے بدلے ریاست کی
ٹکسال میں ... روپیہ ... جس میں 10 آنے مہاراجہ کی سرکار کو 6 آنے دیوانوں
کا حصہ ... دیوانوں نے ... دیوان جو الا سہائے نیر کیا ...
... قائم ہونے کے بعد مہاراجہ گلاب سنگھ نے کشمیر کی حکومت سنبھالی تو ... کشمیر وادی
کا ¾ حصہ جاگیرداروں کے قبضہ میں ہے گلاب سنگھ کو ... ...
ہے ... خواہ کشمیر کا نام ... دراز سے ... ... کہ اس کا ... تھا
حصہ جاگیرداروں کا ... کشمیر کے علاقہ

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized by eGangotri

کی کل آمدن ان دنوں صرف 36 لاکھ روپیہ سالانہ تھی۔ تاریخ کے اہم ماخذ یعنی تاریخ لکھنے والے
کلہن کی لکھی راج ترنگنی کے مطالعہ کے بعد میں نے جو کچھ پڑھا وہ میں آپ ناظرین کے پیش
کر رہا ہوں۔ راج ترنگنی کا مطلب یعنی شاہوں کا دریا مگر راج ترنگنی کیول شاہوں اور سلطانوں
کا سفر نہیں بلکہ اس کے ساتھ ساتھ علاقے چھوٹے چھوٹے راستے ہوتے ہیں جو ملکی کونوں سے بھی ہو کر گذرتے ہیں
جہاں سے ہم مختلف حالات اور زمین کے بند دروازوں میں جھانک کر دیکھ سکتے ہیں تاریخ کیول
حکمرانوں کی ہی نہیں بلکہ رعایا کی بھی داستان حیات ہوتی ہے قدیم ہندوستان کے ہندؤں میں
شاید تاریخ لکھنے کی روایت نہیں تھی مگر کلہن کی کتاب راج ترنگنی کشمیر کی تاریخ کا ایک بیش قیمت
حصہ بن چکی ہے یہ کتاب 1148-50 عیسوی کے درمیان لکھی گئی تھی اس سے کشمیر میں زمانہ قدیم
کے سیاسی اندرونی معاملات اجاگر ہوتے ہیں۔ ہمارے پرانے گرنتھوں سے پتہ
کشیپ رشی نے دریافت کیا ہے مگر اس کی ابتدا اور دونوں کی بابت عوام کی واقفیت بہت کم
حیرانی والی بات ہے یہاں کشمیر کے احساس پر نظر دوڑائیں تو ہندو راجاؤں کے علاوہ کئی
سازشوں جوڑ توڑ چالوں کمینگی بیماری اور عیاشی کی ہی ایک بھی داستان دکھائی دیتی ہے
سب سے پہلے یہاں ہندو مت اور بدھ مت کافی عرصہ تک پھلا پھولا کشمیر کا اولین راجہ
آنند مگدھ دیش کے راجہ جراسندھ کا رشتہ دار تھا۔ راجہ جراسندھ راجہ کنس کا سسر تھا
راجہ آنند راجہ جراسندھ کی امداد کو گیا مگر کرشن نے اسے شکست دے کر مار دیا
اس کے بعد راجہ آنند کا بیٹا دامودر کشمیر کا حاکم بنا اپنے باپ کی موت کا بدلہ لینے کیلئے کرشن
کے ساتھ یدھ میں وہ بھی مارا گیا دامودر کی بیوہ یشووتی اپنے خاوند کی موت کے سمے حاملہ تھی
کرشن نے دامودر کی خالی گدی پر یشووتی کو رانی کے روپ میں گدی پر بٹھایا یشووتی کے بچے کا پیدا
ہونے پر وہ کشمیر کا راجہ بنایا مہابھارت کی جنگ کے سمے وہ چھوٹی عمر کا تھا وہ آخر نہ تو کوروؤں کی
مدد کو گیا اور نہ پانڈوؤں کی مدد کو بڑا ہونے پر اس کا نام آنند دیو رکھا گیا اور یہ کہا جاتا
ہے کہ جب ہم کشمیر اور شمالی ہندوستان کے لوگوں کی آپس میں رشتہ داریاں ہوتی تھیں
آنند دیو کے بعد باری باری کشمیر پر 35 راجے حکمران ہوئے مگر وہ کمزور ہونے کے کارن کسی گنتی
میں نہیں آئے اور نہ ہی ان کا کہیں ذکر دکھائی دیا۔ اس کے بعد 273-232 قبل مسیح راجہ اشوک
موریہ نے کشمیر پر قبضہ جمایا اشوک نے وادی میں بدھ مت پھیلایا جگہ جگہ بدھ وہار اور بدھ
ستوپوں کی تعمیر ہوئی مگر اس نے کبھی ہندو مت کی مخالفت بھی نہیں کی اشوک نے سری نگر شہر کی بنیاد رکھی
وہ موجودہ شہر سے تھوڑا ہٹ کے تھا راجہ اشوک کے بعد موریہ سلطنت کا شیرازہ بکھرنا

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized by eGangotri

شروع میں تو اس کا بیٹا مہرگل کا خود مختار حاکم بن بیٹھا اس نے اپنے باپ کے بنائے ہوئے علاقے پر اور دوسرے
لڑنے کے بعد شہر میں کے دیئے اس کی حیثیت بالکل ہندوستان کی طرف تھی چھٹی صدی عیسوی کے درمیان
ایک ہُن جرنیل مہرگل نے کشمیر پر قبضہ کر لیا اس نے 515 عیسوی تک کشمیر پر حکومت کی
وہ بہت ظالم قسم کا انسان تھا کسی فریادی کو اپنے ہاتھی دینے پر ہی اپنے ظلم کی فریاد کرنے کی ہمت
نہیں تھی کہیں کہتے ہیں کہ آسمان پر گدھوں کی پرواز سے پتہ چل جاتا تھا کہ یہ آدمی یہیں ہیں یعنی
جدھر سے بھی اسکی فوج گذرتی تھی وہ قاپرول کی طرح لوگوں کو کاٹتی جاتی تھی اس کے خلاف
جنتا میں روش بڑھنے لگے وہ ایک ہی پر پھر رہی جیسے اسکی فوج کا وحشی پن بڑھنے لگے آہستہ آہستہ اسکی
فوج کو بھی باغی ہونے لگی اس طرح مقامی حکمرانوں نے ہُنوں کی طاقت کمزور ہوتے دیکھ 550 عیسوی
کو ہُنوں سے راج چھین لیا کچھ عرصہ بعد گونند خاندان وجود میں آیا اس خاندان کا ایک راجہ
سنگھ دیگیون خاص طور پر قابل ذکر ہے ان دنوں کشمیر پر راجہ بکرما دیتہ کا بھی بالواسطہ غلبہ تھا 631 عیسوی
633 عیسوی کو چینی سیاح ہیون سانگ کشمیر آیا ان دنوں کشمیر پر کارکوٹ خاندان
کی حکومت تھی ہیون سانگ دو سال کشمیر رہے اس نے دیکھا کہ اس وقت کشمیر کا راجہ طاقتور
اور مشہور تھا اس کی حد سے کشمیر تک پورا قبضہ تھی مگر وہ پورے طور پر کشمیر کا مختار حاکم نہیں تھی
ان دنوں قنوج کی گدی پر راجہ ہرش وردھن کا راج تھی راجہ ہرش وردھن کا کشمیر پر بھی غلبہ تھا
یعنی کارکوٹ کے حکمران ایک طرح راجہ ہرش وردھن کے ماتحت تھے اسی کارکوٹ خاندان میں ایک مشہور
راجہ للتادتیہ ہوئے راجہ للتادتیہ کٹر قسم کا ہندو تھا اس کو بدھ مت کے پیرو بھی پوری شردھا
تھی اس نے ایک بدھ وہار میں مہاتما بدھ کی خالص سونے 84000 تولے کی ایک مورتی بنوائی تھی
اس کی دوسرے علاقے فتح کر لیا تھا مشرق شمالی جنوبی ہند میں کاویری تک مغرب میں کونکن کا علاقہ
تک اور مشرق میں بنگال تک اس نے فتح کر لیا اس نے لداخ اور تبت تک بھی قبضہ
جمایا چینی قوم کا ایک فوجی جرنیل اس کی فوج کا ایک اعلی جرنیل تھا راجہ للتادتیہ
کے چین کے راجہ کے ساتھ بھی دوستانہ تعلق تھے ہونے کی وجہ سے وہ تبت کو اپنے قابو میں رکھنے
میں کامیاب رہے اس نے بہت سے مندر بنوائے تھے مارتنڈ میں سورج دیوتا کا شاندار مندر جو کھنڈر سے
تھا جو اب کھنڈر ہے بنوایا اس نے 724 عیسوی سے 761 عیسوی تک
کشمیر پر حکومت کی مگر اس کے جانشین قابل نہ ہونے کی وجہ سے نویں صدی کے وسط میں یہ خاندان ختم ہو گیا
اسکے بعد 150 سال تک کشمیر میں دو عورتوں کا بھی قبضہ رہا ان میں سے ایک عورت کا نام
جیا دیوی تھی اس نے ایک خاندان اتپال کی بنیاد رکھی اس خاندان میں کشمیر میں ایک

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized by eGangotri

لا مثال عروج اونتی ورمن تک پہونچا ۔ اونتی ورمن نے کشمیر پر 855 سے 883 عیسوی تک حکومت کی
اس کی حکومت میں لوگ بہت سکھی اور خوشحال تھے کشمیری دنوں دن بہتر ہونے لگے اس نے جنگلی جانوروں کے
قتل پر مکمل پابندی لگائی تھی اس نے ایک نیا شہر اونتی پور بسایا جو خوبصورت مندر اونتی سوامی
اور اونتیشور تعمیر کروائے آج بھی ان مندروں کے کھنڈر دیکھ کر لوگ عش عش کر اٹھتے ہیں اس
کے ایک دانشور سورا نے سناپور کی بنیاد رکھی جو آج سناسر کے نام سے مشہور ہے ایک درباری سیا نے
سیاپور بسایا جو موجودہ سوپور کے نام سے ہے راجہ نے دریاؤں میں کئی جہیل ڈل کے کنارے
شنکر مندر اور دیگر سڑکوں کا نرمان کروایا راجہ اونتی ورمن کشمیر کے اتہاس میں سنہری حرف
میں امن اور شانتی کے لئے لکھا گیا ہے راجہ اونتی ورمن کے بعد اس کا جانشین شنکر ورمن گدی
پر بیٹھا اس نے بجائے ضروری فوجی کاروائیوں کی وجہ سے وادی کے دامن میں خلل ڈالنا شروع کر دیا
جنگجو لڑائیوں کی وجہ سے سرکاری خزانہ خالی ہونے شروع ہو گئے کمی پوری کرنے کے لئے جنتا پر طرح طرح
کے ٹیکس لگائے جانے لگے اس کے جانشین نا اہل ثابت ہوئے اس طرح 939 عیسوی میں
اتپال خاندان ختم ہو گیا ۔ 939 سے 1586 عیسوی تک کشمیر میں کئی اتار چڑھاؤ ہوئے کئی راجے
تخت پر آئے اور گئے کشمیر سازشوں کا گڑھ بن گیا ان حالات کو دیکھ کر ایک مرزا حیدر نام کا
جرنیل ہمایوں کی فوج کا جرنیل جو شیر شاہ سوری سے ہار گیا تھا وہ 1540 عیسوی کو تنخہ تیمور
کشمیر میں داخل ہو گیا اس کے ساتھ 400 فوجی سپاہی تھے کشمیر میں کسی نے بھی اس کی مخالفت نہیں کی
بلکہ اس کو کشمیر کی تعریف کرنے کے لئے ہر طرح کی امداد دی گئی ہوشیار ایک لمبی مدت تک حیدر نے کشمیر
کی گدی پر آ براجا ہوا اس نے کشمیر میں صنعت و حرفت اور کاریگری کو بڑھاوا دینے میں کافی
امداد کی کشمیر کی مالی حالت جو پہلے نا اہل راجوں کی وجہ سے بگڑ چکی تھی آہستہ آہستہ
بہتر ہونے لگی 1561 عیسوی میں کشمیر کے حالات پھر پہلے جیسے ہونے لگے اس دربار کا ایک چک درباری
چک درباریوں کے ساتھ سازش کر کے کشمیر کا تاج اپنے بھائی چک کے سر پر رکھ دیا اس طرح کشمیر چک
خاندان کے قبضہ میں آ گیا لیکن حالات پھر سازشوں بھرے ہوئے کشیدگی کے بننے لگے
کشمیر میں ایک دو خاندانوں سے تعلق رکھنے والے شیعہ و سنی باری باری لوگوں نے کس طرح اس وقت ہندوستان
کے بادشاہ مغل اکبر تک رسائی کر کے فریاد کی کہ کشمیر ایک لاوارث ریاست ہے شہنشاہ ہماں سے ایک
ساتھ کشائی چاہتے ہیں ۔ اب کشمیر کو اپنے ادھین کر لو لوگوں کی حالت بد تر ہیں ان لوگوں کی
شکایت پر 1586 عیسوی میں کشمیر پر مغل خاندان کا مکمل قبضہ ہو گیا اکبر خود چل کر کشمیر آیا اور
اس وقت کے حاکم یوسف شاہ نے اکبر کی اطاعت قبول کر لی دوسری بار اکبر 1598 عیسوی کو

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized by eGangotri

پورا کشمیر جب ۱۵۸۶ عیسوی کو کشمیر آیا تو ان دنوں کشمیر میں راجاؤں کی ٹکی دیکھ مغل بادشاہ نے ان کشمیریوں
کی ہر طرح امداد دینی شروع کر دی پھر بجائے امداد کے دونوں حکومتوں کشمیر میں راجاؤں کی لڑائیاں شروع
کر دیا لوگوں کو امداد کا دینے بھی بہت سے موقعہ ملتے رہے اکبر کے بعد جہانگیر بادشاہ کشمیر آیا کشمیر میں
قدرتی خوبصورت نظارے دیکھ کر کشمیر سے بہت پیار ہو گیا بادشاہ جہانگیر کا بار بار کشمیر آیا
اس کے بعد اس کا بیٹا شاہجہان کشمیر سے محبت رکھتا تھا اس کے عہد میں شالیمار باغ۔ چشمہ شاہی۔ نشاط باغ
رہا۔ اور پری محل جیسی بہت سی خوبصورت عمارتیں کشمیر میں بنیں جن کو اس نے کشمیر کی خوبصورتی
کو چار چاند لگا دیئے ایک شاعر نے کہا اگر فردوس بر روئے زمین است ہمیں است ہمیں است
یعنی دنیا پر اگر جنت دیکھنی ہو تو وہ کشمیر ہے شاہجہان کے بعد اس کا بیٹا اورنگ زیب
تخت پر بیٹھا پہلے تو تھوڑی دیر اس نے کشمیر پر خوش اسلوبی سے حکومت کی مگر آہستہ آہستہ وہ فرقہ
پرستی کے رنگ میں رنگتا چلا گیا اس نے زبردستی کشمیری پنڈتوں کو مسلمان بنانا شروع کر دیا
کشمیری پنڈتوں پر طرح طرح جزیے اور ٹیکس لگانے شروع کر دیئے وہ ۴۹ سال ہندوستان کی گدی پر
بیٹھا اس کے دوران ۱۴ گورنر کشمیر میں باری باری آئے ہیں ان میں تو [illegible] ایک گورنر
افتخار خان نے ۱۶۷۱ سے ۱۶۷۵ عیسوی تک لوگوں پر طرح طرح کے ظلم ڈھانے شروع کر دیئے
کشمیری پنڈتوں کا ایک ~~[illegible]~~ وفد کسی طرح نکل سکھوں کے نویں گورو تیغ بہادر کے پاس جا
اورنگ زیب کے گورنر کے ظلموں کی شکایت کی اور کہا ہمیں زبردستی مسلمان بنایا جا رہا ہے
ہر روز ہزاروں کی تعداد میں پنڈت زنار اتار رہے ہیں گورو [illegible] ہم لوگوں کی مدد کریں
میں [illegible] دیا [illegible] ایک دن [illegible]
مسلمان بن جائے گا تو [illegible] تیغ بہادر نے کہا جاؤ گورنر سے کہہ دو اگر تیغ بہادر
مسلمان بن جائیں تو ہم سب کے سب خوشی سے اسلام قبول کر لیں گے مغل گورنر بادشاہ اورنگ زیب
کو فوراً اطلاع بھیجی [illegible] گورو کو مسلمان بنانا منظور کر دیا [illegible] بہت [illegible]
تیغ بہادر [illegible] گورو کو گرفتار کر کے دلی لا کر ان کو مسلمان بننے کے لیے مجبور کیا جانے لگا ان پر طرح طرح
کے ظلم ہونے لگے [illegible] اپنے دھرم پر ڈٹے رہے [illegible] گورو جی کو شہید کر دیا گیا ان کی شہادت
سے [illegible] ایک [illegible] ہندوستان بھر میں مغل بادشاہ اورنگ زیب کے
خلاف نفرت پیدا ہونے لگی اس طرح آہستہ آہستہ مغلیہ حکومت کا ستارہ غروب ہونے لگا اور کشمیر سے
مغل حکومت کا خاتمہ ہو گیا کشمیر ایک بار پھر افغانوں کے قبضہ میں آ گیا کیونکہ کشمیری قوم بنیادی طور پر
جنگ سے [illegible] دور رہنے میں ماہر اور [illegible] لوگوں کی [illegible] میں ہو کر [illegible] رہی ہے۔

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized by eGangotri

اس کے بعد جو بھی گورنر کشمیر آیا وہ یہاں کے حالات دیکھ کر خود اپنا ڈپٹی گورنر مقرر کر کے کشمیر سے غائب ہو جاتا
1746 عیسوی میں کشمیر میں ایک زبردست سیلاب آیا کشمیر میں قحط پڑ گیا مرکزی سرکار کی طرف سے ان لوگوں
کو کوئی امداد نہیں دی گئی۔ لوگ بھوکوں مرنے لگے دلی تخت کی [illegible] کے باوجود بھی ہزاروں کی تعداد میں
لوگ کشمیر چھوڑ کر ہندوستان کی طرف بھاگنے لگے سینکڑوں راستے میں مرنے لگے۔ کشمیر پر مغل راج
کے 120 سالہ دور میں اکبر، جہانگیر، شاہجہان کے بعد سب سے زیادہ برے دن دیکھے لوگوں
نے اس وقت احمد شاہ ابدالی کو کشمیر پر قبضہ جمانے کی دعوت دی۔ احمد شاہ ابدالی موقع کی نزاکت
دیکھ کر 1753 عیسوی میں عبداللہ خان اشک آغاسی اپنے ایک تجربہ کار جرنیل کو ایک مضبوط فوج کے ساتھ
سے کشمیر کی طرف بھیج دیا اس طرح افغان جرنیل کشمیر پر قابض ہو گئے۔ احمد شاہ ابدالی کو
کشمیر میں بلانے والوں کو یہ پتہ نہیں تھا کہ ہم ایک انسان کو نہیں شیطان کو اپنے اوپر حکومت کرنے کی
دعوت دے آئے ہیں عبداللہ ایک درندہ صفت انسان تھا کشمیر کی طرف سے جب یہ پٹھان
جرنیل عبداللہ خان اشک آغاسی یہاں سے [illegible] سے زور زبردستی کر کے
[illegible] جو [illegible] ان کو [illegible] کر کے ڈل میں ڈال
دیا جاتا تھا اس طرح کے ظلم ہوتے دیکھ کر ایک برہمن پنڈت بیربل دھر کسی طرح لاہور جا کر مہاراجہ رنجیت سنگھ
کے دربار میں حاضر ہو کر اپنے کشمیری بھائیوں پر ہو رہے ظلم کی داستان سنا کر مہاراجہ سے امداد کی فریاد
کی۔ [illegible] افغان حکومت کی ساری کمزوریوں اور ان کی فوجی طاقت کی پوری جانکاری مہاراجہ رنجیت سنگھ کو بتا
دی۔ مہاراجہ رنجیت سنگھ اس سے پہلے بھی 1812 اور 1814 عیسوی کو دو بار کشمیر جیتنے کی کوشش کر کے ناکام
ہو چکے تھے۔ جب ان کو افغان حکومت کی تمام کمزوریوں کی جانکاری ملی تو انہوں نے دیوان چند [illegible] کو
ایک فوج کے ساتھ کشمیر فتح کرنے کو بھیجا۔ 15 جولائی 1819 عیسوی کو شوپیاں کے مقام پر سکھ فوج
نے کشمیر پر اپنا قبضہ جما لیا۔ مہاراجہ رنجیت سنگھ کو جب فوج کی جیت کی خبر ملی تو [illegible] لاہور میں
[illegible]
اور [illegible] لاہور میں اعلان کرنے کا حکم دیا۔ مہاراجہ رنجیت
سنگھ کی قدرتی خوبصورتی کے بارے میں کئی بار سنا تھا، ان کے من میں کشمیر کے باغات دیکھنے
[illegible] کی بہت بڑی خواہش تھی مگر [illegible] حکومت میں [illegible] دیکھنا نصیب نہیں ہو سکا
سب سے پہلے گورنر [illegible] دیوان چند [illegible] گورنر [illegible] تھا [illegible]
[illegible] لاہور [illegible] داخل کیا جاتا تھا [illegible]
[illegible] کشمیر کا گورنر بنا [illegible] سے [illegible]
صرف [illegible] تھا۔ 1832 عیسوی میں کشمیر میں دو ایک بار زبردست قحط پڑا [illegible]

کی زیر انتظامی ریاست بنی تھی 1834 عیسوی کو شیر سنگھ کی جگہ جرنل میاں سنگھ کو گورنر بنا بھیجا۔ عام جنتا جرنل کو جرنل
کے نام سے جانتی تھی لوگوں پر ان کی دہشت کو دیکھ کر انہوں نے لوگوں پر لگے ٹیکس معاف کر دیے
مالیہ ترتیب نادر حل مہر زنگے تحریری ہے 1839 میں مہاراجہ رنجیت سنگھ کے دیہانت کے بعد 1841 عیسوی کی
17 اپریل کو سکھ فوجیوں نے بغاوت کر جرنل میاں سنگھ کو قتل کر دیا۔ اس کے بعد جو بھی گورنر آئے وہ بیکل
برائے نام گورنر کے گورنر تھے آخری گورنر امام الدین کے جس وقت میں مہاراجہ
کے وقت سکھ حکومت نے انگریزوں کو تاوان کے طور دینے کے لیے 75 لاکھ روپیہ کشمیر مہاراجہ
گلاب سنگھ کے حوالے کر دیا۔ اس طرح مہاراجہ گلاب سنگھ بیک وقت جموں کا ہی نہیں جموں کشمیر لداخ
کا مہاراجہ بن گیا تھا۔ مہاراجہ گلاب سنگھ جموں پرانی منڈی میں کھلے عام ایک دربار لگاتے
ہر جگہ عام لوگوں کے معاملے سنا کرتے تھے مہاراجہ گلاب سنگھ زیادہ پڑھا لکھا نہیں تھا پر ان کی حکمت عملی
اور نظام حکومت چلانے کا کوئی ثانی نہیں تھا ان کے عہد میں یہ عام کہاوت عام مشہور تھی

روپیہ، اللہ، پیچھے تحصیلہ، باقی فیصلہ

یعنی روپیہ پر ان کا نام ہی پنجے میں راجہ کا وزیر اعظم جیلا جیلا ان کی حکومت میں 3 عہدے
خوب مشہور تھے۔ جیلا وزیر جو حکومت کا کام اور پورے نظام کی دیکھ بھال کرتا تھا
دوسرا دفتر اتا کوتوال جو جموں شہر میں چور اور پیرا ذات کی حفاظت کی ذمہ داری اس پر تھی
اور تیسرا لدھانا کوتوال جو ملزموں کو پھانسی پر لٹکایا کرتا تھا۔

سال 1857 میں جب بھارت کے شمالی حصہ میں فوجی بغاوت شروع ہوئی جسے پہلی جنگ آزادی
کہا جاتا ہے اس وقت انگریزی سرکار ایسٹ انڈیا کمپنی تھی تو مہاراجہ سرکار نے اس وقت انگریزوں کا
ساتھ دیا۔ اس میں انگریزوں کا غلبہ تقریباً پورے بھارت پر پھیل گیا تھا۔ ایسٹ انڈیا کمپنی
کے سربراہ گورنر جنرل نے مہاراجہ گلاب سنگھ کو جن کا بیٹا کوئی بیٹا نہیں تھا رنبیر سنگھ کو
بیٹا جانشین بنانے کی اجازت دی تھی۔ مہاراجہ گلاب سنگھ نے جموں کشمیر پر
1846 عیسوی کو
1857 عیسوی تک حکومت کی تھی مگر ریاست پر اپنا غلبہ بنائے رکھنے کے لئے 1852 عیسوی میں ایک انگریز
ریذیڈنٹ آفیسر کی تقرری کی گئی تھی۔ مہاراجہ رنبیر سنگھ نے ریاست میں کا نظام چلانے کے لیے
باقاعدہ رنبیر پینل کوڈ نام سے ایک قانون بنایا (R.P.C.) جموں شہر کو مندروں
کے شہر کا خطاب دیا جاتا تھا رنبیر گھوڑ مندر کی 1830 سو میں تعمیر ہوئی پر ان سے زیادہ بنی تھیں
جگہ جگہ مندر بنانے کے لئے مورتیاں منگائی گئیں جو جموں شہر کی دیواروں کے اطراف کمرا جمعانی
کی طرح جگہ جگہ مکانوں کی دیواروں اور رستوں سے گھیرے ہوئے ہیں

مہاراجہ رنبیر سنگھ نے 1857 عیسوی سے 1885 عیسوی تک جموں کشمیر پر راج کیا۔ مہاراجہ رنبیر سنگھ کے بعد
مہاراجہ پرتاپ سنگھ 1885 عیسوی کو گدی پر بیٹھے۔ مہاراجہ پرتاپ سنگھ دھارمک سوچ والے
کے کارن مہاتما قسم کے راجہ تھے۔ ان کی گدی نشینی کے بارے میں بہت بڑی شردھا تھی
ان کی عقیدت کی کہانی میں اتہاس سے ملتی ہے۔ مظفرآباد کے ایک زمیندار جن کا نام تھا
جنہوں نے لکھا ہے کہ میں مہاراجہ بہادر سے ملنے جموں گیا۔ صبح صبح ان کے محل کے باہر کھڑا تھا اور کئی
بیٹھے لوگ درشن مہاراجہ کی سواری کے باہر نکلنے کا انتظار کر رہے تھے اتنے میں دیکھا مہاراجہ کے
محل کے باہر ایک خوبصورت گائے جس کا بڑا شنگار کیا ہوا تھا سرکاری ملازم پجاری نے
اس گائے کو پکڑ کر مہاراجہ کے محل کے مین گیٹ پر کھڑا کر دی میں بڑی حیرانگی سے محل کی
طرف دیکھ رہا تھا کہ مین گیٹ کے سامنے جب لوگ مہاراجہ کے درشن کرنے کھڑے ہیں مجھے
بیان کیا گیا کہ گؤ پوجا کا مطلب ہے تھوڑی دیر میں مہاراجہ جب محل سے باہر تشریف لائے
سب سے پہلے انہوں نے گؤ ماتا کو نمسکار اس کے چرنوں کو چھو کر بندنا کی پھر آنے والی جنتا کی
دعا میں ملتے گئے۔ لوگوں سے دریافت کرنے پر مجھے معلوم ہوا کہ مہاراجہ کوئی سرکاری کام
کرنے سے پہلے ہر روز گؤ ماتا کے درشن کر کے نمسکار کرتے تھے اس کے بعد ہی کام کرتے ہیں۔ اس دوران
انگریزوں کی طرف سے ریاستی حکومت کے ہر کام میں دخل اندازی ہونے لگی تھی ریاست کی حکومت
پر نظر نگرانی کے لیے باقاعدہ طور پر ایک خاص قسم کا ایک انگریز افسر یہاں ریذیڈنٹ
رکھا گیا تھا۔ ستواری اور جموں کے درمیان ایک بنگلہ بنا کر دیا جو ریذیڈنٹ کی رہائش تھی
جس کو لوگ ٹوپی بنگلہ کہتے تھے۔ مہاراجہ کی اپنی کوئی اولاد نہیں تھی اس کارن انہوں نے
اپنے چھوٹے بھائی راجہ رام سنگھ کے بیٹے ہری سنگھ کو 1925 عیسوی میں گدی پر بٹھایا۔ اس طرح
مہاراجہ پرتاپ سنگھ 1885 سے 1925 عیسوی تک گدی نشین رہے۔ جموں پر مہاراجہ ہری سنگھ کے
راج کے وقت مہاتما گاندھی جیسے مہاپرش حالات پر عمل پیرا تھا تب ہندوستان میں انڈین نیشنل کانگرس
کی رہنمائی میں تحریک آزادی زور پکڑ رہی تھی ان واقعات کا اثر ریاست جموں کشمیر پر بھی پڑ رہا تھا
کافی تعداد میں نوجوان لاہور اور علی گڑھ سے تعلیم حاصل کر کے آئے ان کے دماغ میں بھی
آزادی کے خیال سے ایک نئی بیداری آنے لگی ان آنے والے طلبا میں ایک شخص شیخ محمد عبداللہ
تھا جس نے 1932 عیسوی میں جموں کشمیر مسلم کانفرنس کے نام سے ایک سیاسی جماعت کی بنیاد رکھی
اس جماعت کے شروع میں بنیادی مطالبات تھے ان کا مقصد ریاست کے مسلمانوں کی ترقی بہبودی
اور اقتصادی حالات کو سدھارنے کے لیے کام کرنا تھا اور سرکاری نوکریوں میں مسلمانوں

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized by eGangotri

[illegible]

لیکن نے زیادہ سے زیادہ نوکریوں میں حصہ لینا تھا تک 1936 میں اس مسلم کانفرنس پارٹی کے اندر اختلافات بڑھ گئے اس وقت چودھری غلام عباس کو مسلم کانفرنس کا [illegible] جنرل سیکرٹری مقرر کیا گیا [illegible] وزیر اعظم کے ساتھ غلام عباس کی گفت و شنید ناکام ہو گئی اور کئی [illegible] مطالبات وزیر اعظم نے ٹھکرا دیئے تو غلام عباس نے سول نافرمانی کی کال دی جس کا مطلب ٹیکس کی ادائیگی [illegible] نہیں چودھری غلام عباس کو گرفتار کر کے چھ ماہ کی سزا سنا جیل میں بند کر دیا گیا اور مسلم کانفرنس [illegible] نیشنل کانفرنس بھی ریاستوں میں دخل انداز ہو رہی تھی کہ یہ لوگ راجہ ہوتے سب کے سب انگریزی حکومت کے ماتحت ہو کر [illegible] ان حالات کو دیکھ شیخ عبداللہ نے مسلم کانفرنس کا نام بدل نیشنل کانفرنس رکھ دیا کہ اس جماعت میں مسلمانوں کے علاوہ دوسری قومیں بھی شرکت کریں اس معاملہ میں مولانا محمد سعید مسعودی اور شیخ عبداللہ نے تقریریں کر کے [illegible] 1944 عیسوی میں نیشنل کانفرنس نے اپنا مینی فیسٹو جاری کیا اس پروگرام میں لوگوں کو نیا کشمیر بنانے کا نعرہ دیا کہ اس شخصی حکومت کی بجائے یہاں عوامی راج بنے تک ہم لوگ اپنے حقوق حاصل کر لوگوں کی بہتری کے کام کریں ریاست میں بھی بھارت کی طرح 15 مئی 1946 عیسوی کو کشمیر چھوڑ دو تحریک چلائی 20 مئی 1946 کو شیخ عبداللہ اور [illegible] ساتھیوں کو گرفتار کیا گیا پنڈت نہرو [illegible] بھارت میں [illegible] کانگریس [illegible] کشمیر چھوڑو کی تحریک بھی اپنے [illegible] چل دیئے تھے پنڈت نہرو شیخ عبداللہ کی [illegible] کیلئے سری نگر آیا مگر مہاراجہ نے نہرو کا داخلہ سری نگر کے لئے بند کر پنڈت نہرو کو کوہالہ پل پر روک [illegible] گرفتار [illegible] مہاراجہ ہری سنگھ اور پنڈت نہرو کے درمیان خلیج بڑھتی [illegible] دنوں بعد شیخ عبداللہ نے بلا کسی شرط مہاراجہ سے معافی مانگ کر جیل سے رہائی حاصل کر لی آہستہ آہستہ مولانا آزاد [illegible] پنڈت نہرو اور دوسرے کانگریس لیڈروں کے ساتھ شیخ کے تعلقات بڑھتے گئے اور دوسری جنگ عظیم کے بعد انگریزی حکومت کافی کمزور ہو چکی تھی جن کے راج میں سورج غروب نہیں ہوتا تھا وہ سورج غروب ہونے لگا کانگریس پارٹی کی جدوجہد اور آزادی کی خاطر [illegible] کارن انگریزی سرکار نے بھارت چھوڑنے کا فیصلہ لیا جب مسلم لیگ محمد علی جناح نے بھارت سے الگ ایک حصہ مسلم آبادی والے کو پاکستان اور زیادہ ہندو آبادی والا حصہ بھارت بنا اور یہاں کے راجوں نوابوں کو آزادی دی گئی کہ وہ جس بھی حصہ میں رہنا چاہتے ہیں رہیں یا آزاد رہنا چاہتے ہیں تو آزاد رہیں بھارت کی تقریباً تمام ریاستوں کے راجوں مہاراجوں نوابوں نے جس بھی ملک میں شامل کرنا چاہا کر دیا مگر ریاست جموں کشمیر کو کسی بھی حالت [illegible] فیصلہ نہیں لیا راجہ ہری سنگھ کے [illegible] ہندوستان [illegible]

[illegible]

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized by eGangotri

وزیر اعظم رام چند کاک کے مشورہ سے انڈین انڈیپنڈنس ایکٹ 1947 کی رو سے جس میں
ہندوستانی ریاستوں کو جس بھی ملک میں شامل کرنا چاہیں کریں یا وہ آزاد رہنا چاہیں تو
آزاد رہیں۔ مہاراجہ نے وزیر اعظم رام چند کاک اور دوسرے درباریوں کے مشورہ پر خود مختار
رہنے کا فیصلہ کر کے اس مضمون کی ایک چٹھی گورنر جنرل لارڈ ماؤنٹ بیٹن کو لکھ دی کہ دونوں ملکوں
کے ساتھ ہمارے تعلقات جوں کے توں رہیں گے۔ ہندوستان اور پاکستان دونوں کی سرکاروں نے
مہاراجہ کا یہ فیصلہ منظور کر لیا مگر در پردہ پاکستان کو یہ فیصلہ ناگوار گذرا وہ کسی طرح ریاست
جموں کشمیر کو اپنے زیر کرنے پر تلا ہوا تھا جس کا منصوبہ پہلے ہی تیار رکھا 15 اگست 1947 کی درمیانی
رات جب ہندوستان آزاد ہوا اور دو حصہ پاکستان بنا۔ پاکستان ریاست جموں کشمیر کی پوری سرحد
پھیلا پاکستان کے ساتھ لگتی تھی پاکستان ریاست جموں کشمیر میں داخل ہونے کے لئے دو ہی راستے تھے
ایک جالندھر اور سیالکوٹ سے ریل اور سڑک کے ذریعہ دوسرا مظفر آباد سے ہو کر راستہ
22 اکتوبر 47 دونوں راستے پاکستان میں ہو کر جاتے تھے پاکستان نے ہزاروں قبائلی مجاہد کشمیر میں بھیس بدل کر
کرسیاں چھوڑ کی صورت میں آنے لگے ہر طرف جناح کی ٹوپیاں نظر آنے لگیں پاکستان نے دونوں
راستے بند کر ریاست کی ناکہ بندی شروع کر دی جو لوگ بھی کشمیر میں داخل ہوئے انہوں نے
کشمیری مسلمانوں کو اپنے ساتھ ملا کر ہندو سکھوں کے خلاف زہریلا پرچار شروع کر دیا
جھگڑے بازی اور آتش زنی کی وارداتیں شروع کر دیں پرچار کے علاوہ گلگت سے لیکر میرپور
تک چھوٹی چھوٹی جھڑپیں شروع کر دیں ریاست کی حالت ایک دم خطرناک صورت اختیار
کرنے لگی 22 اکتوبر 1947 کو پاکستان نے باقاعدہ قبائلیوں رضاکاروں اور بے وردی کے
ریگولر فوج کے میجر جنرل اکبر خان کے زیر قیادت کشمیر میں داخل ہو گئے میجر جنرل اکبر خان
کا کوڈ نام طارق مشہور رکھا گیا کہ یہ پاکستانی فوج کا دستہ نہیں یہ مجاہد ہیں ان دنوں ریاستی فوج
جو صرف 9 پیادہ بٹالین اور دو پہاڑی توپ خانہ پر مشتمل تھی [illegible] آنے والے حالات سے
بالکل بے خبر تھی اس پر ایک بدبختی اور کہ ہماری ہی ریاست کا ایک بریگیڈیر خدا بخش
اپنے زیر کمان مسلم فوجیوں کے ساتھ پاکستان میں شامل ہو گیا۔ مسلم فوجیوں کی بغاوت
کے بعد بھی ہماری ریاستی فوج نے حوصلہ نہیں ہارا اوڑی کے جانباز بریگیڈیر راجندر سنگھ کی کمان
میں اوڑی سیکٹر میں گنتی کی تعداد میں تھے [illegible] بہادر سپاہیوں نے آخری گولی اور آخری جوان
تک وہ دشمن کو ایک قدم بھی آگے نہیں بڑھنے دیا۔ جب تک ان کے پاس بارود اور جوان
تقریباً ختم ہونے پر آئے تو پیچھے ہٹتے گئے انہوں نے اوڑی کے پل کو توڑ دیا کہ دشمن

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized by eGangotri

ریاست کے اندر داخل نہ ہو سکے آخر بریگیڈیر راجندر سنگھ ایک جانباز سپاہی کی مانند شہید ہو گئے
لیکن جیتے جی دشمن کو ایک قدم بھی آگے نہیں بڑھنے دیا۔ 24 اور 26 اکتوبر 1947 کو دشمن
نے بارہمولہ پر قبضہ کر لیا وحشی قبائلیوں نے لوٹ مار قتل و غارت اور کچھری عورتوں سے
کھلم کھلا زنا شروع کر دی جو بھی ان کے سامنے آیا اسکو بڑی بے دردی سے حلال کر دیا
بارہمولہ کا دورہ کرنے کے بعد شیخ پارک کے ایک نمائندے نے لکھا تھا کہ ان 2 دنوں میں دشمن نے
3000 سے بھی زیادہ لوگوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا تھا اور 23 اکتوبر 1947 کو مظفرآباد
بھی ہمارے ہاتھ سے نکل گیا۔ 24 اکتوبر 1947 کو دشمن نے ماہورہ سری نگر کے بجلی گھر
کو بھی اپنے قبضہ میں لے لیا تھا سری نگر پورے طور پر اندھیرے میں ڈوب گیا ایک ایک منٹ
بھی قیمتی تھا۔ 24 اکتوبر 1947 کو مہاراجہ نے ایک خط میں بھارت سرکار کو لکھا کہ
میں اپنی ریاست کو مکمل طور پر بھارت میں شامل کرتا ہوں میری ریاست کے حالات بہت
نازک صورت حال اختیار کر گئے ہیں ریاست کے لوگوں کی جان مال کی حفاظت کرو ~~[illegible]~~
لہذا پنڈت نہرو نے دلیپ سے کہا ہے شیخ عبداللہ کو رہا کرو اور بھارتی سینا ہماری مدد کو بھیجی جائے
ہو چونکہ پنڈت نہرو مہاراجہ سے شیخ کو لال چوک پر روکے جانے کا بدلہ لینا چاہتے تھے اور شیخ کے
ساتھ انکے دوستانہ تعلقات تھے مجبوراً شیخ کو جیل سے رہا کر کے اسکو وزیراعظم بنا دیا گیا
تو 26 اکتوبر 1947 کو ریاست اور ہندوستان کے درمیان معاہدہ ہوا 27 اکتوبر 1947 کو
بھارتی فوج کا پہلا دستہ بذریعہ ہوائی جہاز سری نگر کے ہوائی اڈہ پر اترا سری نگر کا ہوائی اڈہ
ندھ پر بسے ہی دشمن نے بالکل تباہ کر ہوائی جہاز اترنے کے قابل نہیں چھوڑا تھا مگر تاریخ گواہ ہے
کہ راشٹریہ سویم سیوک سنگھ کے سیوکوں نے رات ہی رات ہوائی پٹی کی مرمت کر کے ہوائی جہاز
اترنے کے قابل بنا دیا تھا۔ بھارتی فوج کا پہلا دستہ کرنل رنجیت رائے کی کمان میں کشمیر میں داخل
ہوا تو انہوں نے ہوائی جہاز سے اترتے ہی ایک دم دشمن پر حملہ بول کر دشمن کو کھدیڑنا شروع
کر دیا آگے بڑھتے بڑھتے تھوڑے تھوڑے فاصلے پر دشمن کے ساتھ ~~[illegible]~~ بڑھتے ہوئے دشمن کے
نزدیک پہنچ گیا تھا بارہمولہ میں دشمن کو چاروں طرف سے گھیر لیا دشمن گھبرا گیا کہ
نامعلوم بھارت سے کتنی بڑی تعداد میں فوج آگئی ہوگی دشمن کو پیچھے ہٹنا پڑا کرنل رائے دشمن کی
گولی کا شکار ہو کر شہید ہو گئے ادھر دوسری طرف میجر سوم ناتھ نے بڈگام میں دشمن کو گھیر لیا جو سری نگر
ہوائی اڈہ کے بالکل نزدیک ہے میجر سوم ناتھ کی فوجی ٹکڑی کا مقابلہ ایک جوان سے آٹھ جوانوں
سے کرنا پڑ رہا تھا مگر میجر سوم ناتھ بہادری کے ساتھ پیر پہنچ کر دشمن کو گاجر مولی کی طرح کاٹتا

[Margin notes: مہاراجہ کی نظر میں ... / لال چوک پر ... / ... پٹیل کو ... / سردار پٹیل ... / مجبور ہو گئے]

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized by eGangotri

شہید کر دیا ۔ لاشوں دشمن کی فوج کی لاشوں کے ڈھیر لگا دیئے سری نگر کا ہوائی اڈہ دشمن
کے قبضہ میں جانے سے بچا لیا پھر سوم ناتھ شرما کے ریکٹ جوان مرد کی طرح شہید ہو گئے یہ پہلا بھارتی
فوجی تھا جس کو بعد از مرگ پرم ویر چکر ملا یہ تین بہادر جوان لیفٹیننٹ کرنل رنجیت رائے
میجر سوم ناتھ اور بریگیڈیر راجندر سنگھ کی قربانی سے ملک کا تاج کشمیر ترنگے جھنڈے ہمارے پاس ہے
ادھر بریگیڈیر سین نے دشمن پہلا کو شالا ٹینگ کے نزدیک روکے رکھا اور 5 نومبر 1947 کو
بریگیڈیر سین نے دشمن پر تین طرف سے حملہ کر دیا دشمن مقابلہ کی تاب نہ لا کر بھاگ پڑا
سری نگر پر چھائے کالے بادل چھٹنے لگے اوڑی کی پیش قدمی کے کارن بھارتی فوج نے بارہمولہ
دشمن کے قبضہ سے آزاد کرا لیا مگر پیٹرول کی کمی کے کارن فوج آگے نہ بڑھ سکی ورنہ پیر پور
اور مظفر آباد بھی آزاد کرا لیا ہوتا۔

ادھر وادی کے شمال میں میجر براؤن نے گلگت میں بریگیڈیر گھنسارا سنگھ کو گورنر مقرر کیا تھا
پاکستان رچا ہوا 31 اکتوبر 1947 ریاست کے مسلم فوجی افسروں نے بغاوت کر کے گورنر کو قید کر لیا
اور گلگت پر 4 نومبر 1947 کو پاکستانی جھنڈا لہرا دیا ڈوگرہ افسر میجر سنگھ یہ کچھ بھی نہیں کر سکا تھا
کہ جس کی کمان میں دوسری جنگ عظیم جرمن اور اتحادی فوجوں کے درمیان لڑی گئی تھی
یہ فوج شاید لنکا نہ تھی کہ جس کی کمان میں لڑی تھی یہ وہی کر سکتے ہیں جن غدار مسلم
فوجیوں نے رات سوتے ہوئے کرنل مہر سنگھ کو بھی قتل کر ڈالا دیا

دشمن نے لداخ پر بھی قبضہ کرنے کی ہر ممکن کوشش کی مگر بھارتی فوج کی دانشمندی اور
بہادری نے لداخ کو دشمن کے قبضہ میں جانے سے بچا لیا ۔ ایئر کمانڈر مہر سنگھ نے لداخ کو
ہوائی جہاز کے ذریعے 23000 فٹ کی بلندی پر جہاز کو رنا نہ رستہ پر 11554 فٹ کی
بلندی پر نا ممکن لینڈنگ کر جہاز کو اتار کر ایک مثال قائم کی

دوسرا کارنامہ تھا 11578 فٹ اونچے درہ زوجیلا جو برف سے پوری طرح ڈھکا ہوا تھا
یکم نومبر 1947 کو ٹینک لیکر دشمن کے 25 مورچے تباہ کر دیئے یہ دونوں کارنامے
دنیا تک یاد رکھے جائیں گے بھارتی فوج نے دشمن کو بھگا کر جون کیمر پر قبضہ کر لیا
بھارتی فوج آگے بڑھ رہی تھی مگر لارڈ ماؤنٹ بیٹن اور ان کی بیوی ایڈوینا نے نہرو کو دباؤ ڈال کر
جنگ بندی کرا دیا بھارتی افسروں نے بہت کہا کہ ہمیں صرف 6 گھنٹے کی مہلت دی جائے ہم دشمن کو
مار کر نکال دیں گے لیکن نہرو نے ایک نہ سنی دشمن سے صفائی کروا لیں گے لڑائی
جوانوں کی ایک نہیں سنی گئی اور یکم جنوری 1949 سیز فائر ہو گیا جب فوج دو سال سے بھی زیادہ
نوشہرہ کو تحفظ دیا جس تک شیخ محمد عبداللہ نہیں کہتے فوج آگے نہیں بڑھ سکی

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized by eGangotri

لوگوں نے بار بار پنڈت نہرو سے پوچھا آپ نے دلیپ سنگھ کیوں کیا جبکہ ہمارے بہادر جوان پورا علاقہ دشمن سے خالی کرا سکتے تھے
تو نہرو نے ایک ہی بات کہی تھا کہ دنیا میں بہت لوگوں کا خون بہایا گیا ہے میں نہیں چاہتا کہ پھر سے
دوبارہ خون خرابہ نہ ہو مسئلہ یو۔این۔او میں لے گیا

۵ مارچ ۱۹۴۸ کو پنڈت نہرو نے مہاراجہ ہری سنگھ سے ذاتی دوستی کی بنا پر شیخ عبداللہ کو ایمرجنسی ایڈمنسٹریٹر مقرر کر کے مکمل طور پر تمام اختیارات شیخ کے سپرد کر دیئے۔ شیخ کو اس بات کی تمنا تھی کہ وہ ریاست کا بادشاہ بن جائے جبکہ شیخ کو مہاراجہ سے کسی مشورہ کی ضرورت نہیں تھی وہ بھی مہاراجہ سے پوچھنے کے بجائے سب کچھ نافذ کر دیتا۔ حالات یہاں تک پہنچ گئے کہ ۲۰ اپریل ۱۹۴۸ کو پنڈت نہرو نے ایک خط لکھا کہ ہندوستان کے وزیر داخلہ کو شکایت ہے کہ شیخ کی بدسلوکیاں حد سے زیادہ بڑھ گئی ہیں جو برداشت سے باہر ہو رہی ہیں۔ مگر مہاراجہ کی چھٹی کا فیصلہ نہرو پر کوئی اثر نہیں پڑا کیونکہ وہ بھی مہاراجہ سے ذاتی طور بدلہ لینا چاہتا تھا۔ پنڈت نہرو اس کول خیر کا نذرانہ تھی جو ۱۹۳۱ لندن میں ہوئی تھی جس میں مہاراجہ نے کہا تھا کہ انگریزی سرکار نے ہندوستان کی آزادی کے متعلق جو فیصلہ کیا ہے اس کو پتہ نہیں کہ ہندوستان کی ۵۰۰ ریاستوں کے راجے مہاراجے اور نواب کوئی بھی اپنی حکومت آزادی کی خاطر شامل ہونے کا پتا نہیں ہے مگر ان دنوں بھی اس میں گول میز کانفرنس میں بیان دیا تھا کہ سب سے پہلے میں اپنی ریاست جموں و کشمیر کو ہندوستان کی کانگرس کی حکومت میں شامل کروں گا۔ انگریز سرکار کا یہ بیان سن کر سٹپٹا گئے تھے اور مہاراجہ سے بدلہ لینے کیلئے ایک طبقہ کو خبر ریاست میں ہندو مسلم فسادات کرا دیئے تو پھر یہ سب ہندوؤں جانیں گئی۔ تلف ہو گئی پھر ہندوؤں کی تعداد میں ہزار بار کی کمی ریاست میں رہی جبکہ سیٹیں ریزرو کرنے دفعہ پر ہندوستان کی آزادی کیلئے مہاراجہ کی کتنی بڑی قربانی ہے وہ بھول گئے صرف کانگریس کو یاد رہی مندرجہ بالا حالات کے پیش نظر مہاراجہ ہری سنگھ نے ۹ جون ۱۹۴۹ء کو اعلان جاری کر کے ریاست کے تمام اختیارات اپنے بیٹے کرن سنگھ کے حوالے کر دیئے اور خود بمبئی چلے گئے۔

جموں کشمیر کا کل رقبہ ۲۲۲۲۳۶ کلومیٹر ہے جس میں سے ۷۸۱۱۴ کلومیٹر پر پاکستان کا قبضہ اور ۴۲۶۸۵ کلومیٹر پر چین کا قبضہ ہے پاکستان نے زور زبردستی قبضہ کئے رقبہ سے غلط طریقے سے ۵۱۹۰ مربع کلومیٹر کا رقبہ چین کو انعام کے طور پر دے دیا گیا ہے۔ آج بھی ہماری سرکار ...

شیخ عبداللہ کے حوصلے اور بڑھ گئے وہ کرن سنگھ کو کوئی اہمیت نہیں دیتے تمام فیصلے خود ہی کرتے تھے ان حکموں سے قومی سطح کے کوئی ضابطہ شدہ قانون سازی ہی نہیں تھی جس کو شیخ جواب دیتا

۲۶ جنوری ۱۹۵۰ء کو بھارت کا نیا آئین پارلیمنٹ میں ہوا جس میں دفعہ ۳۷۰ کے تحت ریاست کو خاص درجہ دیا گیا ~~جسمیں یہ کہا گیا ہے~~ اب ریاست کا باقی بھارت کے ساتھ مکمل دفعہ ۳۷۰ کے تحت ہی ہے یہ فیصلہ نہرو کے دماغ کی اپج ہے مگر اس کو یہ پتہ نہیں کہ بھارت کا کشمیر کے ساتھ مکمل دفعہ ۳۷۰

(حاشیہ: ناقابل برداشت تھے مرکز کو دخل دینے کی ضرورت تھی)

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized by eGangotri

ہے ہی نہیں بلکہ ان سمبندھوں کی جڑیں بھی آدی کال سے ہیں جن نہ تو انہیں صدیوں پہلے
سنگ پوجنی اور شنگ پنتھ والے دور نشٹ کر پائے اور نہ یہ درمیان سمے کی مانے والی نیتی اور
مذہب والی منیتی ان سمبندھوں کو توڑ سکتی ہے یہ سمبندھ ان اور تما پائے جو آدی کال سے چلے
آ رہے ہیں اس سمبندھ کے وشے میں یہاں کوی کلہن نے اپنی تصنیف راج ترنگنی میں لکھا تھا کشمیر میں
شاید ہی کوئی ایسا استھان ہوگا جو تیرتھ نہ ہو لغت سمجھ ایک یورپین فلاسفر نے بھی کہا ہے
کہ ہیراکلیٹس بھارتی سنسکرتی کے سمجھ تر پرانے اوشیشوں میں ہر بجاد شالی روپ سے ملتے ہیں
وہ کون سی نشانیاں تھیں ~~جن~~ سے صدیوں پہلے جن سے آج سے ۱۵۰۰ سال پہلے ظاہر ہوتی تھیں
اس کے کل پر ایک چھوٹا سا مندر بنایا جسے آج شنکراچاریہ پربت کہا جاتا ہے اس پربت کا نام
کشمیر کے پہلے شاسک للتادتیہ نے ۷۲۱-۷۶۱ بکرمی کے دوران میں سوریہ دیوتا کا بھویہ مندر بنوا دیا
راجہ اونتی ورمن نے ۸۵۵-۸۸۳ بکرمی میں اونتی پور میں اسی پرکار کا ایک بھویہ مندر بنوا دیا
وہ کون سا درشن تھا وہ کیسی پرکار کی مہا شکتی تھی کیا وہ پربت کا ساتھی [illegible]
انہی سانسکرت شکتیوں کی اپج نہیں تھی جو بار بار کے دوسرے کے ساتھ [illegible] تھیں
آخر میں دیا سب تھیں آخر وہ کیسے ہے کہ ہزاروں برسوں کے بعد بھی کشمیر [illegible] کا ہر جن ہر آتا
کال اپنے پیار سے ترقی پر دونوں کے ہاتھ جوڑ کر ادھار کرتا ہے [illegible] شاردا دیوی کشمیر منڈل واسنی
یعنی ہے ماں شاردا جو آپ کشمیر منڈل میں براجمان ہیں میں آپ کو نمسکار کرتا ہوں
آج بھی یہی رسم پرا ہے کہ جہاں ماں باپ اپنے بچوں کی تعلیم کی دیوی شاردا دیوی جو اتری کشمیر
میں کشن گنگا گھاٹی میں براجمان مانی جاتی ہے ان کا آشیرواد لینے کیلئے پرارتھنا کیا جاتا ہے
آخر وہ شکتی تھی جس نے کلہن کی [illegible] اٹھا کشمیر تک ہزاروں کوس دور
دراز پہاڑوں کی یاترا کرنے کیلئے پریرت کیا آخر وہ کون سی شکتی تھی جس نے انہیں کافی دیر تک
کشمیر کے لئے پریرت کیں اور یہاں پر [illegible] جب جب انہوں نے شکتی اور شو کے
درشن کرنے کا [illegible] اس شکتی نے ان کو پریرت کیا آخر کشمیر میں
شوونت کے بیان [illegible] شنکراچاریہ کہا جاتا ہے کیوں کہ انہوں نے
اپنے ادویت وچاروں کو اسی ستھان سانسکرت وچار دھارا سے پریرت کیا جیسے سوامی شنکر
آچاریہ نے پرست کیا تھا آخر وہ کون سی شکتی تھی جس نے سوامی وویکانند کو کلکتہ سے کنیا کماری تک
اور پھر کشمیر آئی اور [illegible] شکتی [illegible] کر کے سامنے لا کر کھڑا
کر دیا اور کئی دنوں تک انہیں [illegible] رکھا [illegible] یہاں [illegible]

سیدھے نوید پا کر شبدوں میں وہ اتنے بعد گھوم پھرے کہ کئی دنوں تک بھگوان شو کے اس
عجوبہ کھیل کے علاوہ اور کوئی شبد نہیں کہہ سکے اور شیخ صاحب سے ہی عبادت شنوں پرشنوں
کچھوں دار شک آدمی کا پیٹوں سے بھرنا تھا اگر شن شکل رہے ہے اور وہ کون سی دستی
جس نے بھگوان کی کا لیہ اس کو بھی کی شیخ جی میں ہی لیہ میں عبداللہ شیخ کے اس پر پیاس کی کلپنا کی
پھر پینا لہو پر دان کی۔ میاں کی سفید دھیم سوامی عبادتی کو پردرشتا پرنٹٹ کرنے کے لئے پیر پرت
کیا کہ شیخ عبادت والا کا قلعہ ہے یدی اپ تمام پرشنوں پر وچار کیا جاتا تو لکھی یقین پر نتیجہ نکلتا
کہ شیخ پہنر اور برعکس سے عبادت کا اعلیٰ انگ ہے یدی اس بات کے اولٹ کوئی بھی اور دوسری
شکتی شیخ کو عبادت کا انگ ماننے سے انکار کرتی ہے تو وہ ہمارے ہزاروں برس کے اتہاس
سچائی اور وکتت کا اپمان کرتی ہے جیسے عبداللہ کبھی نہیں کر سکا۔

یکم مئی 1951 کو کرن سنگھ نے اعلان کیا کہ ریاست میں ایک دستور ساز اسمبلی کا قیام عمل میں
لایا جانا ہے جو اکتوبر 1951 میں ریاست میں چناؤ کرائے جائیں گے۔ چناؤ ہونے ریاست میں آبادی
کے لحاظ سے کئی سیٹیں جموں اسمبلی کے لئے بنائی گئیں مگر ریاست میں پھر سے لاقانونی کو دیکھ
جموں میں نئی نئی بنی پرجا پریشد پارٹی نے اسمبلی انتخابات کا بائیکاٹ کر دیا جس میں شیخ عبداللہ
کی پارٹی نیشنل کانفرنس نے 73 سیٹیں بلا مقابلہ حاصل کریں اور 2 سیٹوں پر کسی دوسری
پارٹی نے نیشنل کانفرنس کا انوکا نے جیت لیں یعنی 75 کی 75 سیٹیں نیشنل سیٹوں پر نیشنل
کانفرنس کا قبضہ ہو گئی۔ 31 اکتوبر 1951 کو دستور ساز اسمبلی کا پہلا اجلاس
مولانا مسعودی کی زیر صدارت ہوا اور شیخ نے شاہی قانون بنانے
شروع کر دیئے جیسے اپریشن کرنے سے پہلے آدمی کو کلورافارم سنگھا کر بے ہوش کیا جاتا ہے
اسی طرح شیخ نے اپنی سنگھ شیدا لعل اور گوپال لوگوں سے راشٹر کو اور قوم کو بے ہوش کر
من مانی کرتا تھا کیونکہ اس کے ہاتھ میں ایک مضبوط ہتھیار دفعہ 370 آ گئی تھی
3 دنوں کو نیا کشمیر کا خواب دیکھ رہا تھا مگر اس کے پیچھے اس کی تمنا آزاد کشمیر کی

تمنا شیخ کی ہے اک نیا کشمیر بن جائے
نیا کشمیر جو باپ کی جاگیر بن جائے
یدی کوئی کرے جرأت ذرا بھی نکتہ چینی کی
تو دفعہ 370 شیخ کی شمشیر بن جائے

اب دفعہ 370 کیا کیا گل کھلانے لگی اور شیخ دفعہ 370 کی طاقت کیسے

عمل میں لائی گئی۔

دفعہ 370 یکم جب مہاراجہ ہری سنگھ نے 26 اکتوبر 1947 کو ہندوستان سے الحاق کر کے
معاہدہ کی تکمیل کی جس کے تحت صرف ہندوستان کو مکمل تین اختیارات دیئے۔ بیرونی معاملات میں
ریاست کی حفاظت کے دفاع، خارجی امور اور مواصلات کے امور مرکزی سرکار کو دیئے گئے
اور جموں میں کہا کہ دفعہ 370 کے تحت ریاست کے الحاق کا فیصلہ مستقل طور پر ریاست کی
دستور ساز اسمبلی کرے گی کیونکہ یہ ایک عارضی معاہدہ ہے پھر جون 1952 میں دہلی نے فروری 1954
کو مہاراجہ ہری سنگھ کے کئے گئے الحاق کی توثیق کر کے الحاق کو مکمل طور پر ہو گیا مگر دفاع
امور خارجہ اور مواصلات کے بارے میں پارلیمنٹ کے اختیارات کو محدود رکھا گیا
اسی دفعہ 370 کے تحت ریاست کا اپنا الگ آئین، الگ جھنڈا اور صدر ریاست کے اختیارات ختم کر
کے گورنر بنایا گیا جبکہ بھارت میں کسی بھی ریاست کا نہ تو اپنا الگ آئین اور نہ ہی الگ نشان ہے
~~آج بھی اس کے تحت دفاع، امور خارجہ مواصلات کے علاوہ ریاست میں~~
نہ ہی ریاست میں سپریم کورٹ کے اختیارات لاگو ہیں اور نہ ہی انتخابی کمیشن نہ ہی آڈیٹر جنرل
کو ریاست کے کھاتوں کی جانچ اخراجات اعداد کو چیک کرنے کا اختیار ہے۔ اختیارات
ریاست کے اندرونی معاملات میں مرکز کسی طرح کی بھی دخل اندازی نہیں کر سکتا
اتنے سارے اختیارات ملنے پر شیخ عبداللہ خود کو بن گیا یعنی کہ یہ دفعہ 370 عوام کے لئے
نہیں تھی بلکہ حکمران جماعت کی رسوخی شکتی کو دائمی ثبات دینے کے لئے ہی بنائی گئی تھی
17 نومبر 1952 کو ڈاکٹر کرن سنگھ نے جب اپنے پتا مہاراجہ ہری سنگھ کی جگہ صدر ریاست کا عہدہ سنبھالا تو انہوں
نے ریاست کا جھنڈا ترک کر دیا تھا کیونکہ نیشنل کانفرنس کا ہل والا جھنڈا سرکاری
کا درجہ لے کر لہرایا گیا جموں پرجا پریشد میں ایک دم جوالا مکھی کی طرح لاوا پھوٹ پڑا جموں پرمنت
میں ہڑتال ہوئی 23 نومبر 1952 کو پنڈت پریم ناتھ ڈوگرہ نے پرجا پریشد جماعت کے
پروگرام کے تحت عبادت کے راشٹرپتی بابو راجندر پرشاد کا فوٹو لگانے میں تھا اور بھارت
کا ترنگا جھنڈا ہاتھ میں لے کر شیخ عبداللہ کے خلاف تحریک کا اعلان کر دیا ایک دیش میں دو ودھان
ایک دیش میں دو ودھان۔ دو نشان اور دو پردھان نہیں چلیں گے
پنڈت پریم ناتھ ڈوگرہ کو ریاستی پولیس نے گرفتار کر کے جیل کی کوٹھڑی میں بند کر دیا۔ جموں
میں جوالا مکھی کی طرح تحریک کا بیج کر دیا پولیس نے سکولوں اور کالجوں کا گھیراؤ کیا
کر دیا دکانداروں نے اپنی اپنی دکانوں پر تالے لگا دیئے مزدوروں نے کام پر

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized by eGangotri

ریاست جموں کشمیر کی تواریخ ڈوگروں کا عروج اور موجودہ دور کی حق تلفیاں

جانا بند کر دیا۔ کسانوں نے بھی اپنی اپنی درانتی کھیتوں میں پھینک دی۔ جموں پرانت میں جگہ جگہ جلسے اور جلوس نکلنے لگے۔ ہر روز بے گناہ شہید ہونے لگے۔ جیسے جیسے پولیس ستیہ گرہیوں کو گرفتار کرنے لگی ویسے ویسے ہی ہر شہر ہر قصبے سے ستیہ گرہیوں کی گرفتاریاں بڑھنے لگیں۔ جموں پولیس کی امداد کیلئے پنجاب پولیس اور جموں کشمیر ملیشیا کے جوان ایجی ٹیشن کو دبانے کیلئے تشدد پر اتر آئے۔ ستیہ گرہیوں کا سیلاب نہیں رک سکا۔ قتل و غارت، لاٹھی چارج، ٹیئر گیس کا کھلے طور استعمال کیا جانے لگا۔

ستیہ گرہیوں سے جموں جیل، کوٹ بلوال جیل، ادھمپور جیل، ریاسی وغیرہ سب جیلیں بھر گئیں۔ سرکار کو ستیہ گرہیوں کو بند کرنے کیلئے جگہ جگہ نئی جیلیں بنانی پڑیں۔ موت کا تانڈو شروع ہو گیا۔ پھر حالات فوجی [illegible] رنگ کا [illegible]۔ درجنوں نوجوان ترنگا لہرانے کی کوشش میں اس بلی بیدی پر قربان ہونے لگے [illegible] پیش پیش اپنے اپنے [illegible] اور اپنی اپنی بچوں کو چھوڑ کر اپنے [illegible] کی ترقی کی رفتار اس قومی سیلاب میں روانہ کرنے لگیں۔ اس طرح چھمب سے [illegible]، سندر بنی سے کرشن لال۔ باوا رام لال، بھیلی رام اور ہیرانند سے ہیرا نگر سے۔ بھیکم سنگھ، دیانم سنگھ اور رام بن سے دیوی کرن۔ [illegible] ترلوک سنگھ۔ نانک چند زرین وغیرہ نے [illegible] اپنی جوانیاں [illegible] بھارت بھر سے اس اندولن کی حمایت شروع ہو گئی۔ 11 مئی 1953 کو ڈاکٹر شیاما پرشاد مکرجی بنگال سے چل کر ریاست میں بغیر پرمٹ داخل ہوئے۔ آپ کو لکھن پور سے گرفتار کر کے سرینگر [illegible] کوٹھی میں بند کر دیا۔ 23 جون 1953ء کو ڈاکٹر مکرجی کی موت کی خبر بھارت بھر میں پھیل گئی۔ دیکھتے ہی دیکھتے [illegible] ان کی موت کیسے اور کن حالات میں ہوئی یہ راز بن گیا۔ ڈاکٹر مکرجی کی لاش ہوائی جہاز سے کلکتہ پہنچائی گئی۔ کلکتہ کی تواریخ میں آج تک اتنا بڑا ماتمی جلوس نہیں نکلا۔ پارلیمنٹ میں ہنگامہ ہوا۔ سب [illegible] پنڈت نہرو کے خلاف [illegible] میں ایک زبردست جذبہ ابھر گیا تھا۔ پنڈت نہرو نے ریاست کے لوگوں پر ترنگا لہرانے کے جرم میں جس قدر تشدد اور قتل کا [illegible] پرجا پریشد نے پارلیمنٹ میں رکھ[illegible] شیخ کی حکومت کے خلاف تمام سفارشیں [illegible] نہرو نے [illegible] میں جموں میں ہوتا تو ان سے [illegible] پر [illegible] سختی کرتا [illegible] سامنے کی [illegible] پر [illegible] کے سر میں [illegible] کی [illegible] میں [illegible] شیخ عبداللہ کا پورے کا پورا [illegible] پارلیمنٹ میں زبردست ہنگامہ [illegible] غلطی سے [illegible] اتنا بڑا اختیار [illegible] غلطی [illegible] نہرو [illegible] بنایا [illegible] 26 جون 1953 کو پنڈت نہرو نے شیخ عبداللہ کو ایک چٹھی لکھی [illegible] اور [illegible] خلاف ہے۔

اس سے آگے صفحہ 151 پر

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized by eGangotri

بھارت دیش کی سواد ھینتا کی گورو داستان اور قانون دور کا زمانہ

مغل بادشاہ شاہجہان نے ایک انگریز ڈاکٹر سے اپنی لڑکی کا علاج کروایا انگریز ڈاکٹر نے شاہجہان سے ہندوستان میں ایسٹ انڈیا کمپنی کے لئے بیوپار کی اجازت حاصل کر لی ایسٹ انڈیا کمپنی نے اپنے تجارتی بیوپار کے ساتھ ساتھ چھوٹی چھوٹی ریاستوں پر اپنا جال پھیلانا شروع کر دیا شاہجہان سال 1628 کو گدی پر بیٹھا تھا۔ 1757 عیسوی کو پلاسی کی لڑائی میں غدار لالچی اور دیش دروہی لیڈروں نے اس دیش کو ایسٹ انڈیا کمپنی کو بیچ دیا بنگال میں پلاسی میدان کے نزدیک میر جعفر نے اس انگریزی کمانڈر رابرٹ کلائیو سے سودا کر کے اپنے 300 سپاہیوں کے ساتھ نواب سراج الدین کے ساتھ 18000 سپاہیوں کی فوج کو ہرا دیا اور بھارت کو غلام بنا لیا یہیں سے بھارت کی غلامی کی نیو پڑ گئی جب کہ آزادی ملی تب تک یعنی 1947 تک انگریزوں کے غلام رہے

اسی طرح سال 1757 میں غدار راجہ جے چند۔ مان سنگھ اور میر جعفر جیسے لوگوں نے بھارت کو غلام بنانے میں اپنا دامن سیاہ کر لیا۔ انگریزوں کی بیوپاری ایسٹ انڈیا کمپنی کے نام سے مشہور تھی اس کی راجدھانی کلکتہ میں تھی دھیرے دھیرے اتر پردیش۔ بہار۔ بنگال۔ دلی۔ پنجاب آدی پردیشوں کے راجیہ کشیتروں پر ان کا ادھیکار ہو گیا

<u>1857</u> بھارت کی پہلی جنگ آزادی کے کارن

راجنیتک کارن عہ 1 لارڈ ڈلہوزی کی ہڑپ نیتی اور ڈلہوزی کی لیپس کی نیتی کے کارن بھارتیہ شاسک بہت سنتوشٹ نہیں ہو سکے

عہ 2 نانا صاحب پیشوا کی پنشن بند کر دی اس کارن وہ بھی انگریزوں کے خلاف لڑے

عہ 3 جھانسی کی رانی لکشمی بائی جس نے اپنی اولاد نہ ہونے پر ایک دتک پتر کو گود لیا تھا انگریزی سرکار نے اس کو راجیہ کا اتر ادھیکاری منظور نہیں کیا

عہ 4 ستارہ اور ناگپور کی ریاستوں کو انگریزی سرکار نے جبراً اپنے ادھین کر لیا تھا اس کارن وہاں کے حکمران انگریزوں کے خلاف ہو گئے تھے

عہ 5 زمیندار اور جاگیردار بھی انگریزوں کے خلاف تھے اس کارن بہت سے لوگوں کی زمینیں چھین لی گئی تھیں

آرتھک کارن عہ 1 بھارتیہ کاریگروں کا روزگار چھین لئے گئے ان کو کچا مال نہ خریدنے دینے کی بجائے وہ مال باہر بھیج کر وہاں سے انگریزی سامان منگوا کر بیچا جاتا تھا جو کاریگر بھوکوں مرنے لگے۔

عہ 2 انگریزوں کی بیوپاری نیتی کے کارن بھارت کا بیوپار تقریباً تباہ ہو گیا بھارت سے مال باہر انگلینڈ بھیجا جاتا تھا جس پر بہت زیادہ ٹیکس لگایا جاتا تھا جس کارن بیوپار ختم ہو گیا

عہ 3 بھارت کے بھوگی مالکوں پر طرح طرح کے ٹیکس لگا کر جبراً وصول کر کے روپیہ سرکاری خزانہ

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized by eGangotri

میں جو بیچ جاتے تھا۔ اور کسانوں پر بھی ٹیکس تھا ان کو بہت کمزور کر دیا تھا ان وہ بھی آزاد ہونا چاہتے تھے

(۲) دھارمک کارن — (۱) عیسائی پادری غریب ہندوستانیوں کو لالچ دے کر عیسائی بنا رہے تھے

(۲) لوگوں کو انگریزی شکشا دی جانے لگی اور پچھمی سبھیتا پھیلنے لگی۔ لوگوں کے من میں یہ ڈر آنے لگا کہ

کہ ہم دھیرے دھیرے اپنی پراچین سبھیتا کو بھول جائیں گے۔

(۳) عیسائی لوگ عیسائیت کا پرچار کرنے کے علاوہ ہندو دھرم گرنتھوں کی نندا کرتے تھے

(۳) سینک کارن — (۱) 1856 میں ایک ایسا فوجی قانون بنایا کہ ہندوستانی فوجوں کو ضرورت کے لیے سمندر کے پار بھیجا جا سکتا ہے

مگر ہندو لوگ سمندر پار جانے کو پاپ سمجھتے تھے

(۲) ایک انگریز افسر ہر بات کے وقت انگریز بھارتی سپاہیوں سے برا برتاؤ کرتے تھے اور ان کو گالیاں تک

نکالتے تھے مگر بھارتی سپاہی اسے برداشت نہیں کر سکتے تھے

(۳) بھارتی فوجیوں کو انگریز فوجیوں کے مقابلہ میں بہت کم تنخواہ دی جا رہی تھی

(۴) انگریز افسر بھارتی فوجیوں کے سامنے ان کی سبھیتا اور دیوی دیوتاؤں کا مذاق کرتے تھے

(۵) چربی کا کارتوس — فوجیوں کو دیئے جانے والے کارتوس کے متعلق افواہیں آنے لگیں کہ ان کارتوسوں میں گائے

اور سؤر کی چربی کا استعمال کیا جاتا ہے جبکہ پہلے کارتوس اس کارتوس میں لگا کاغذ سپاہی کو

منہ سے کھولنا پڑتا تھا اس کارن ان کارتوسوں کو بھارتی فوجیوں نے استعمال کرنے کا انکار

کر دیا جب ایک انگریز افسر بھارتی فوجیوں کو گالی نکالنے لگا تو ایک بھارتی جوان منگل پانڈے

(۵) تتکالک کارن — ~~1857~~ 29 مارچ 1857 کو بارکپور چھاؤنی کی 34 دیسی رجمنٹ کا 1446 نمبر کا سپاہی تھا ایک انگریز کو

اپنی سرکار کے خلاف بغاوت کا بگل بجا دیا

گولی مار ہلاک کر دیا اس کے بعد اس افسر کی امداد کے لیے کوئی بھارتی جوان آگے نہیں آیا اتنے دیر میں

ایک اور انگریزی سارجنٹ منگل پانڈے کو گرفتار کرنے آگے بڑھا منگل پانڈے نے اسے بھی ختم

کر دیا کئی سپاہی کھڑے دیکھ رہے تھے اتنے میں ایک اور فوجی افسر منگل کو پکڑنے کے لیے آگے بڑھا

منگل پانڈے نے تلوار کے ایک وار سے اس انگریز افسر کا ہاتھ کاٹ دیا اور زخمی کر دیا ہوا

انگریز افسر نے منگل پانڈے پر گولی چلائی جو سیدھی اس کی ٹانگ پر لگی وہ بیہوش ہو کر

گر پڑا تو منگل کو گرفتار کر لیا گیا یہ واقعہ 23 مارچ 1852 کا ہے منگل پانڈے پر فوجی

[illegible]

مقدمہ چلا کر پھانسی پر لٹکا دیا گیا۔ اسے ہی یہ بغاوت کی ابتدا سمجھا جاتا ہے بھارتی فوجیوں میں

بغاوت دیکھتے ہی دیکھتے پھیل گئی۔ منگل پانڈے کو انگریزی سرکار کے خلاف آواز کو اٹھانے

والے پہلا شہید مانا جاتا ہے ان کا جنم ضلع ... کے ایک چھوٹے سے گاؤں ... میں ہوا تھا ان کے پتا کا

نام ... [illegible] ... جانا جاتا ہے

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized by eGangotri

بچپن میں نانا صاحب کا نام گوبند گھونڈو پنت تھا۔ ان دنوں مراٹھا شاسک باجی راؤ پیشوا کی کوئی
سنتان نہیں تھی۔ گوبند گھونڈو پنت کی ہوشیاری کے چلتے باجی راؤ پیشوا نے جب وہ چار سال کے تھے (جون ۱۸۲۷)
کو باجی راؤ پیشوا نے شاستری ودھی کے انوسار گوبند گھونڈو پنت کو گود لیا تھا۔ تب سے ان کا نام نانا جی پیشوا ہو گیا
پڑا۔ نانا جی نے ہتھیار چلانے کی ودیا اور سنسکرت اور فارسی انگریزی بھاشا کا گیان حاصل کر لیا تھا۔ انکے بچپن کے ساتھی
ایک تو ایک تھی جو نانا جی کی منہ بولی بہن تھی جو شادی کے بعد رانی لکشمی بائی بنی تھی
باجی راؤ پیشوا کے سورگباش ہونے کے بعد انگریزوں نے ان کے راجیہ پر قبضہ کر لیا اور آٹھ لاکھ روپیہ انکو پنشن
کے روپ میں دینے کا وعدہ کیا۔ مگر پیشوا جی کے بعد نانا جی کو دتک پتر کہہ کر پنشن دینا بند کر دی
پنشن بند ہونے کے کارن لوگوں میں سرکار کے پرتی غصہ بڑھتا گیا جس طرح سے رانی لکشمی بائی کے گود لئے دتک
پتر کو راج ادھیکاری انگریزوں نے نہیں مانا اسی طرح نانا جی کو بھی باجی راؤ پیشوا کا اترادھیکاری نہیں مانا
انگریزی شاسن کے اس غلط فیصلے کے کارن عظیم اللہ خان کانپور کے رہنے والے ایک نامی وکیل تھے نانا جی کے خلاف
انگریزی سرکار کے اس غلط فیصلے سے وہ بھی غصہ میں آ کر نانا صاحب پیشوا کی حمایت کرتے ہوئے ان کے پکش میں
شامل ہو گئے اور انگریزی شاسن کو سمانپت کرنے اور بھارت سے ودیشی حکومت کو ختم کرنے کے لئے ایک
جٹ ہونا شروع ہو گئے۔ دیکھتے دیکھتے بھارت میں کرانتی کا بگل بجانے کی ذمہ داری کے ساتھ تیاری
پر جانے کے لیے تیاری ہونے لگی اور انگلینڈ جا کر عظیم اللہ خان وکیل نے گھوم گھوم کر
انگریزی شاسن کے خلاف لوگوں کو سنگٹھت کرنا اور ان میں دیش پیار کا جذبہ پیدا کرنے کا کام کیا
اسی طرح بہت سے ساتھیوں نے سادھو سنیاسیوں، فقیروں، مداریوں، جیوتشیوں کا بھیس بدل کر
گاؤں گاؤں میں گھوم گھوم کر جنتا کو جاگرت کیا اور نانا جی پیشوا کا نام پھیلایا۔
دلی کے بہادر شاہ ظفر آخری مغل بادشاہ کو اس کرانتی سنگٹھن کا مکھیا بنایا گیا مگر انگریزی جاسوسوں
کو اپنے ہر ... سنگٹھن کی بھنک تک نہیں پڑی۔ انگریزوں کے خلاف بھارتیہ سپاہیوں کو ایک جٹ کرنے کے لئے کمل کا پھول
ایک سے دوسرے کے ہاتھ بھیجا گیا جب بھی ایک سپاہی کمل کا پھول لیتا تھا ہر ایک سپاہی پر ... کرتا تھا
تبھی بھارتی سپاہی اس نشان کو دیکھ کر ایک دوسرے سے ملنے کی پرتگیا کرتے تھے کہ جب تک شریر میں پران
نہ رہے گی ہم ان انگریزوں کو باہر نکال کر ہی دم لینگے۔ اسی طرح روٹی کو بھی نشان بنا
روٹی گاؤں گاؤں میں ایک سے ایک گاؤں روٹی کا ٹکڑا ان کے دلوں میں سنگٹھن بن جاتے تھے اور لوگوں کو
یہ سندیش پہنچتا تھا کہ ... روٹی ... کی بجائے روٹی ... جاتی ہیں۔
انہی دنوں ... پلٹن کے ... رکھنے ... ایک ... دیا ...
بھارت دیش کا ... ۱۸۵۷ کو ... بعد ہم بھارت کے ... ہیں

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized by eGangotri

ایسی شکتی کا پرچار کر کے بغاوت کو اسپاہیوں نے تیار کیا برٹش ادھیکاریوں نے کہ دس طرف کا فتنہ میں
دیا۔ نانا صاحب پیشوا نے 31 جولائی 1857 کی تاریخ مقرر کر دی تھی کہ اس دن ایک ساتھ ہر جگہ پر تمام سپاہی
لوگ چھاؤنیوں میں پہنچ جائیں ایک دم جیسے بجلی چمکتی کی طرح لپک کر ان کا سروناش کر کے بھارت کو سوتنتر کرا
لیں۔ مگر وہ مقررہ تاریخ آنے سے پہلے ہی منگل پانڈے نے 29 مارچ 1857 کو چھاؤنی میں انگریز فوجیوں کو مار
کر انقلاب کا شری گنیش کر دیا۔ 10 مئی 1857 کو میرٹھ میں بھارتی فوجیوں نے ہر ہر مہادیو کا نعرہ لگا کر
انگریزی فوجیوں کو تہس نہس کر دیا میرٹھ میں قبضہ کرنے کے بعد بہادر سینک دلی کی طرف بڑھے
11 مئی 1857 کو دلی بھی انگریزی حکومت سے آزاد ہو گئی اور دلی کے تخت پر بہادر شاہ ظفر کو
آزاد بادشاہ قرار دیا گیا۔ 4 جون 1857 کو کانپور میں یدھ شروع ہوا انگریزوں کو مار کر وہاں کے لوگوں
نے کانپور پر نانا صاحب کا ادھیکار ہو گیا۔ پھر لکھنؤ بھی انگریزوں کے چنگل سے آزاد
کرا لیا گیا اور پھر بہادر کنور سنگھ نے آرہ اعظم گڑھ میں انگریزوں کو شکست دے کر اسے آزاد کرا لیا
[illegible] جھانسی کی رانی لکشمی بائی کے دتک پتر کو انگریزوں نے
ادھیکاری نہیں مانا تو رانی لکشمی بائی نے وہ مردانگی سے انگریزوں کے خلاف یدھ میں ان کا مقابلہ کیا تھا
اور بھی ہمت کی کنگنا بھی پیش پیش تھیں کہ خوب بڑی مردانگی سے وہ لڑی تھیں مگر انگریزوں
نے 21 مارچ 1858 رانی کا رخ بدل لیا گیا۔ 3 اپریل کو انگریزوں کی جھانسی پر آخری حملہ ہوا
1500 ویر سینکوں کو لے کر رانی انگریزوں پر ٹوٹ پڑی مگر انگریزوں کی بہت بڑی فوج سینا کے سامنے وہ
کامیاب نہیں ہو سکی اور جھانسی دیش دروہی راجہ انگریزوں کے ساتھ ہو گئے جس سے آخر اس
مہان کرانتی کاری رانی لکشمی بائی نے دیش پر اپنا بلیدان کر دیا۔ لکشمی بائی کی ایک سہیلی جوہی اور منڈر
نے بھی رانی لکشمی بائی کے ساتھ توپ خانے کا سنچالن کر کے جو بہادری دکھائی کہ انگریزی فوج تھرا اٹھی گوالیار
کی سینا جو لکشمی بائی نے جوہی اور منڈرا کی امداد کے لئے بھیجی تھی وہ غداری کر کے انگریزوں کے ساتھ مل گئی
ان عورتوں لڑکیوں نے یدھ کے میدان میں وہ جوہر دکھائے جو بھارت کبھی نہیں بھول سکتا۔ آزادی کی لڑائی میں
ایک وطن بہادر کا نام ہمیشہ کے لئے سنہری اکشروں میں لکھا ہے وہ ہے تانتیا ٹوپے۔ انکے بچپن کا نام تھا رام چندر
وہ مہاراشٹر کا رہنے والا تھا جنم سال 1814 کو ناسک ضلع کے ایک چھوٹے گاؤں میں ہوا تھا انکے پتا کا
نام پانڈورنگ راؤ بھٹ ماتا کا نام تھا رکما بائی۔ تانتیا ٹوپے کا نانا صاحب پیشوا کو اپنا ستیسنگ
سکھانے والے باجی راؤ پیشوا کے ساتھ ان کے دوستانہ سمبندھ تھے بچپن سے ہی تانتیا ٹوپے نے نانا صاحب پیشوا
راؤ صاحب اور لکشمی بائی کے ساتھ گھوڑ سواری تلوار چلانا [illegible] شستروں کا ابھیاس کرنا
سیکھا تھا۔ باجی راؤ پیشوا نے ان کی چترائی اور بہادری دیکھ کر انکو انعام دینے کے لئے انکو چھوٹی عمر میں ہی

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized by eGangotri

مرہٹہ سردار ایک سندر ٹوپی پہنا کرتے تھے جس کی وجہ سے ان کا نام ٹوپی مشہور ہو گیا اور ان کا اصل نام رام چندر
تھا جب نانا صاحب ٹوپی نام [illegible] پیشوا [illegible] وہ مراٹھی، گجراتی، ہندی اور اردو چاروں زبانوں میں بات کرتے تھے
[illegible] سال 1842 میں ہی منو بائی کے ساتھ بٹھور میں رہ رہے تھے اس دوران منو کی شادی جھانسی کے راجہ
گنگا دھر راؤ کے ساتھ ہو گئی اب منو بائی رانی لکشمی بائی بن گئی رانی لکشمی بائی کے بچپن کا دوست ہونے پر ان کو
جنگ شروع ہونے کے اور دوچار نہ سہنے کے کارن انہوں نے رانی لکشمی بائی کے ساتھ انگریزوں کے خلاف لڑنے میں وہ
کوشش کی اور بہت سے علاقے انگریزی سینا کے قبضہ سے واپس لینے میں کامیاب رہے لیکن آہستہ آہستہ انگریزی
فوجوں کا دباؤ بڑھنے پر یہ [illegible] ہو گئے 7 اپریل 1859 کو تانتیا کو انگریزی کمانڈروں
نے پاین کے جنگل میں گرفتار کر لیا ان پر سرکار کے خلاف بغاوت کرنے [illegible] اور انگریزی فوجیوں کا قتل کرنے
کے جرم میں فوجی عدالت نے انہیں پھانسی کی سزا سنائی 18 اپریل 1859 کو خود سیڑھیاں چڑھ کر پھانسی کا پھندہ
اپنے گلے میں ڈال کر رخصت ہو گئے [illegible] پھانسی پر جھول گئے۔ ایک انگریزی مصنف (اتہاس کار) نے لکھا ہے کہ
[illegible] کی بات ہے کہ جو انگریزی سینا تانتیا ٹوپی کا پیچھا کر رہی تھی [illegible] تھیں
کی [illegible] تانتیا کے [illegible] کی کہ ان سے کچھ بھی نہ بن پڑا
جانتا تھا کہ [illegible] تانتیا ٹوپی [illegible] ایک دلکش [illegible] پرستش [illegible]
اس آزادی کی لڑائی میں انگریزی سرکار نے مغل خاندان کے آخری بادشاہ بہادر شاہ ظفر [illegible] بیگم کا نام
حضرت محل یا زینت محل تھا [illegible] بیٹے کا نام مرزا مغل دوسرا مرزا خضر سلطان
[illegible] تیسرا مرزا ابوبکر [illegible] کا نام مرزا [illegible] جب انگریزوں کو [illegible] کہ نانا صاحب [illegible]
پر بادشاہ بھی آزادی کی لڑائی میں [illegible] دیتے تو انہوں نے بادشاہ کو دلی کے تخت سے بے دخل کر دیا
ہندوستانی [illegible] بہادر شاہ ظفر کو [illegible] آزادی کی لڑائی کا نیتا قرار دیا انہوں نے تمام دیشی راجوں کو لکھا
ایک [illegible] ہندو [illegible] رہیں گے تو دشمن کو ایک دم مٹا دیں گے
ہم دشمنوں کو ختم کر کے اپنے [illegible] دیش کو [illegible] آزاد کروا لیں گے اس اعلان
کے بعد کمل کا پھول [illegible] تھا [illegible] میں [illegible] کا ٹکڑا [illegible]
میں [illegible] کو [illegible] کا ٹکڑا [illegible] آزادی کے [illegible] کا [illegible] اس طرح
ایک گاؤں سے دوسرے گاؤں میں [illegible] اس طرح [illegible] 10 مئی 1857
کو میرٹھ سے شروع ہو [illegible] انگریزی [illegible] کو موت کے گھاٹ اتارا جانے لگا تھا
16 مئی 1857 کو دلی انگریزوں کے قبضہ سے آزاد کروا لی گئی [illegible] کے لوگوں میں آپس میں [illegible] کے کارن
جلدی فوجیں کمزور پڑ گئیں انگریزوں [illegible] نے کچھ [illegible] غداروں کی [illegible] سے جیت حاصل کرنی شروع کی

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized by eGangotri

اس دوران انگریزوں نے پھر دلی پر قبضہ کر کے بہادر شاہ ظفر کو بندی بنا لیا اور ان کے چار بیٹوں کو بھی قید کر لیا
بادشاہ اور بیگم کو ایک جیل میں اور ان کے بیٹوں کو کسی دوسری جیل میں قید کر دیا گیا
ان کے چار اور بیٹوں جنکے کے لئے باہر بند ہو رہے تھے ایک انگریز میجر ہڈسن نے ان چاروں کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔ ان کے سروں سے جو خون بہہ رہا تھا اس انگریز میجر ہڈسن نے اس خون کو پیا اور کہا کہ میرے دل میں جو آگ بھڑک رہی تھی ہیں اگر یہ خون نہ پیتا تو میرے دل میں لگی آگ کبھی شانت نہ ہوتی۔ ان چاروں شہزادوں کے سر کاٹ کر بہادر شاہ ظفر کے سامنے لائے بیٹوں کے سر دیکھ کر باپ کو بہت دکھ ہوا [illegible] مگر بندی ہونے کے کارن کچھ نہیں کیا جا سکتا شہزادوں کی لاشیں شہر کی کوتوالی کے سامنے لٹکا دی گئیں پھر جیل خانے کے سامنے خونی دروازوں پر لٹکا دیئے وہ جگہ آج بھی ان بلیدانیوں کا بلیدان ستھان مانا جاتا ہے۔ پھر میجر نے بہادر شاہ ظفر کا اپمان کرتے ہوئے کہا

دم دمے میں دم نہیں اب خیر مانگو جان کی
اے ظفر ٹھنڈی ہوئی اب تیغ ہندوستان کی

بادشاہ ظفر یہ شعر سن کر غضب ناک ہو اٹھا اور زوردار شبدوں میں بولا

غازیوں میں بو رہے گی جب تلک ایمان کی
تخت لندن تک چلے گی تیغ ہندوستان کی

انگریزوں نے بہادر شاہ ظفر کو دلی سے ایک قیدی کے روپ میں رنگون برما بھیج دیا اور انہیں وہاں پر طرح طرح کی تکلیفیں دینی شروع کیں۔ آخر ۷ نومبر 1862 کو بادشاہ نے یہ شریر چھوڑ دیا اس ستھان کو قبر پر بہادر شاہ کی قربانی [illegible] کا پوجنیہ ستھان مانا جاتا ہے اب ~~[illegible]~~ 1973 کے بعد مرکزی منسٹر اور [illegible] کے نیتا اٹل بہاری واجپائی نے وہاں پہنچ کر بہادر سینانی آزادی کے نائک بادشاہ کے پرتی اپنے شردھا سمن ارپت کئے

اس کرانتی یدھ کے ایک اور سینانی دیکش عظیم اللہ خاں کا نام بھی سنہری اکشروں میں انکت ہے انہوں نے دیکش کے روپ میں نانا صاحب پیشوا کے ساتھ بہت [illegible] کے خلاف انگلینڈ میں جا کر ان کی وکالت کی تھی اور [illegible] جا کر ان کو اس آزادی کے یدھ میں شامل ہونے کیلئے پریرت کیا تھا وہ کانپور میں پیدا ہوئے تھے اور ایک مشن سکول میں ودیارتھی تھے وہاں کا عیسائی پادری ان کو دھرم پریورتن کر عیسائی بنانا چاہتا تھا تو پادری کے طرح طرح کے پرلوبھن دینے پر بھی انہوں نے دھرم پریورتن نہیں کیا اچھے نمبروں میں شکشا گرہن کرنے کے بعد برگیڈیر سکاٹ کے دفتر میں منشی کے طور نوکری کرنے لگے ایک دن برگیڈیر کا ان سے کسی بات پر جھگڑا ہو گیا برگیڈیر نے ان کو نوکری سے نکال دیا وہ بٹھور [illegible]

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized by eGangotri

دیس کے ننا صاحب، بہادر شاہ کے ساتھ اچھے سمبندھ ہو گئے۔ آزادی کی جنگ میں انہوں نے نانا صاحب پیشوا کو پورا پورا سپورٹ دیا تھا
وہ [illegible] دونوں مل کر [illegible] کی بات کی جیسے [illegible] بنانے میں لگے رہتے بعد جنگ آزادی میں شامل ہونے
کی [illegible] بہار کے [illegible] وہ اتنی [illegible] سمجھداری سے کام لیتے تھے کہ انگریزی جاسوس بھی ان کو نہیں پہچان سکے
جان تک نہ ہی وہ [illegible] انقلابی [illegible] کی کرانتی بہار میں ایک 80 سال کا بابا
ویر کنور سنگھ بھی شامل تھے وہ بہار پردیش کے جگدیش پور کے راجپوت راجہ تھے ان کے [illegible] ان پر [illegible] ہے
کرانتی کا [illegible] کی [illegible] جنگلوں میں [illegible] کو [illegible] جاتا تھا
ایک دن [illegible] کا [illegible] انگریزوں کی [illegible] حملہ کر دیا ان میں سے کافی لوگوں
کو [illegible] کر دیا اس کا [illegible] انگریزی [illegible] کے [illegible] نے ان کرانتی کاریوں کو
[illegible] کی کوشش کرنی شروع کر دی ان کرانتی کاریوں کے [illegible] کی خبر دانا پور چھاؤنی میں پہنچی وہاں [illegible]
[illegible] میں [illegible] کے [illegible] 25 جولائی 1857 کو ان جوانوں کو ایک [illegible] سینا پتی کی [illegible]
تھی ان [illegible] جگدیش پور کے [illegible] میں جا کر [illegible] کنور سنگھ کو اپنا سینا پتی بنایا [illegible] 80 برس
کی [illegible] میں [illegible] 26 جولائی کو کیپٹن [illegible] فوج لیکر دانا پور سے [illegible] دونوں
فوجوں کے درمیان [illegible] کنور سنگھ کی سینا کے مقابلے میں کیپٹن [illegible] تمام انگریز فوجی مارے گئے
[illegible] میجر [illegible] بڑی سینا لیکر [illegible] 2 اگست 1857 کو [illegible] کنور سنگھ کی فوج نے انگریزی
فوج کو [illegible] کنور سنگھ [illegible] جگدیش پور [illegible] آگے بڑھ [illegible] کی طرف بڑھ
[illegible] انگریزی سینا [illegible] فوج [illegible] کنور سنگھ [illegible] انگریزی سینا
[illegible] رات کو [illegible] کنور سنگھ اپنی سینا [illegible] کشتیوں کے ذریعہ گنگا ندی پار کرنے لگے
تمام فوج کے پار [illegible] کے بعد [illegible] ایک انگریزی [illegible] کی گولی کنور سنگھ کے ہاتھ پر لگی
[illegible] نے [illegible] زہر [illegible] تلوار سے [illegible] گنگا ندی میں پھینک دیا
اور جگدیش پور پہنچ گئے [illegible] انگریزوں نے بڑی سینا لیکر جگدیش پور پر حملہ کیا مگر کنور سنگھ کی سینا نے
انگریز فوجیوں کو [illegible] کی طرح کاٹ دیا [illegible]
جگدیش پور پر آزادی کا جھنڈا لہرا دیا [illegible] زخمی ہونے کے ناطے 26 اپریل 1858 کو
کنور سنگھ [illegible] شہید ہو گئے [illegible] کنور سنگھ نے [illegible] انگریزوں [illegible] بہار میں
[illegible] کنور سنگھ کے چھوٹے بھائی امر سنگھ نے اپنے بھائی کی خواہش کو پورا کر دیا
[illegible] انگریزوں سے [illegible] رام [illegible]
[illegible] انگریزی فوجیں [illegible] ہو گئیں

[illegible] 1956 [illegible]

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized by eGangotri

بھارت سوادھینتا آندولن میں عورتوں کی بھومیکا کا رول

آزادی آندولن میں بھارتی ناری عورتوں کا مہتوپورن یوگدان رہا ہے۔ بے شمار عورتوں نے اس مکتی آندولن میں حصہ لیا اور ہمت کا پریچے دیا۔ بہت سی عورتیں اپنی قربانی دیکر بھی امر ہو گئیں۔ آزادی آندولن میں جھانسی کی رانی لکشمی بائی، پیشوا نانا جی کی بیٹی مینا وتی، پنادتی، جھلکاری بائی، عزیزن، بیگم حضرت محل، دیویتی لتا، ہونا اور ماتا ... زوجہ فضل علی کے علاوہ بھی مدن تا۔ بیگم کاما جیسی بدیشی عورتوں کا نام خاص طور پر قابل ذکر ہے۔ سال 1857 کے پہلے آزادی یدھ سے پہلے بیلون چیار اور چینمّا نے برٹش فوج سے یدھ کرکے ویر جیون کا بلیدان دیا تھا۔ دکشن کے راجیہ کتّور ... کی پتنی ... چینمّا نے انگریزوں سے زوردار جنگ کی تھی۔ اس نے اپنی راجدھانی کتور پر دوبارہ قبضہ حاصل کرنے کے بعد بیرونی ہتھیار ... اسی طرح کرناٹک پرانت میں بھی کتور ... رانی چینمّا نے انگریزوں سے لڑ کر ویرگتی پائی تھی۔ ہیرا رانی لکشمی بائی نے سال 1857 کی پہلی جنگ آزادی کی پرچم ... جھانسی کی رانی کے آدھین 4 جون 1857 کو آزادی کی پہلی لڑائی شروع ہوئی۔ ایک سال اپریل 1858 تک برطانیہ سرکار کے خلاف زوردار جنگ کرتے ہوئے ویرگتی پائی اور رہتی دنیا تک رانی لکشمی بائی جھانسی کا نام روشن کر گئیں۔ رانی کی دو سہیلیاں ایک مندرا اور کاشی کے علاوہ جھلکاری بائی نے بھی آخری سانس تک لکشمی بائی کا ساتھ نبھایا۔ قدرتی طور پر اس کی شکل بالکل لکشمی بائی سے ملتی تھی۔ اس نے رانی لکشمی بائی کو جھانسی کے قلعے سے نکال بحفاظت کالپی کی طرف نکال دیا تھا۔ انگریز جنرل روز اسے لکشمی بائی سمجھ اس کو چاروں طرف سے گھیر کر بیٹھ گیا۔ وہ آخری سانس تک انگریزی فوج سے یدھ کرتی رہی۔ تب تک لکشمی بائی ان کے چنگل سے بچ کالپی پہنچ گئی تھی۔ جب کانپور پر برٹش فوج کا دوبارہ قبضہ ہو گیا تو نانا صاحب پیشوا راؤ کو قلعہ چھوڑنا پڑا۔ اس بھاگ دوڑ میں بھی نانا جی کی بیٹی مینا وتی وہیں قلعہ میں رہ گئی۔ انگریزی فوج نے 30 جولائی 1857 کو بٹھور نانا جی کا قلعہ گھیر لیا۔ نانا جی کو گرفتار نہ کر سکنے کے کارن انہوں نے قلعہ پر توپوں سے گولے برسا قلعہ کو تباہ کرنا شروع کر دیا۔ اچانک ایک اندھیرے کمرے میں تلاشی کے دوران انگریزوں نے مینا وتی کو گرفتار کر برطانوی فوج کے کمانڈر کے سامنے پیش کیا۔ کمانڈر نے نانا جی کا پتہ جب اس سے پوچھنا چاہا تو اس ویر کنیا نے ہر طرح کے کشٹ سہہ کر بھی اپنے باپ کا پتہ نہیں بتایا۔ آخر کمانڈر نے مینا وتی کو زندہ آگ میں جلا دیا۔ اس ویر کنیا کے منہ سے آہ تک نہیں نکلی۔ گورو دیو رابندر ناتھ ٹیگور کی بڑی بہن سورن کماری دیوی کی بڑی بیٹی سرلا دیوی نے سال ۱۹۰۹ کو بندے ماترم کا راشٹریہ نعرہ لگایا۔ اسی طرح اس نے بنگال کے کرانتی کاری اخبار بھارتی کا سمپادن کیا۔ اس کی

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized by eGangotri

اسی طرح گوا مکتی سنگھرش میں بھی عورتوں نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا تھا ۔ ڈاکٹر رام منوہر لوہیا

کی قیادت کی سرپرستی میں شریمتی سندھو دیش پانڈے ۔ شانتا نائیک ۔ ~~[illegible]~~ اندر کلیکر آدی

عورتوں نے بہت بڑی بہادری دکھائی تھی پکڑے جانے پر سندھو دیش پانڈے کو ۱۲ برس کی سخت سزا

گوا مکتی سنگھرش کا سمتی کی پردھان شریمتی ارونا آصف علی کے علاوہ [illegible] پر حملہ دنڈا دے

[illegible] گیا لیکن [illegible] عورتوں کو [illegible] بلیدان [illegible] سنگھرش

کے کارن ۱۷ دسمبر ۱۹۶۱ کو گوا اور دوسری پرتگالی بستیوں کی بھارت میں شمولیت ہو گئی

اصل میں بھارت کی آزادی کی لڑائی میں عورتوں کی دیش بھگتی بہت اور تیاگ کا ہے

پر [illegible] دیکھ رہے ہیں کہ انہوں نے خود ہر طرح پر بدیشیوں کے ظلم اٹھا کر اور

دور شکتی کے خلاف ڈٹ کر سنگھرش کیا اور ساتھ ہی پرشوں کو بھی اتساہ بڑھانے

کا کام کیا ہو [illegible] کی [illegible] آنے والی نسلوں کے لیے راستہ

دکھائی ہیں گی ۔

آپ کے کلکتہ کی ۲ نوجوان بچیوں [illegible] اور شانتی

گھوش کی بہادری کی داستان پڑھ کر اس عمر کی لڑکیوں کی بہادری سن

کر عقل اور دماغ حیران ہو جاتا ہے

ان کے بارے میں ایک بار جموں [illegible] کے سامنے لگنے پر ایک

[illegible] کی دوکان پر ایک آئینہ پر یہ شعر پڑھا تھا جو مجھے ۵۰ سال بعد پڑھا یاد ہے

دو ایسی بنگالی لڑکیاں نے تھا وہ کھیل کھیلا ہوتے

شیروں کے [illegible] دکھا پرشوں کے دل دہلا دیتے

اس [illegible] کی دوکان کا [illegible] کا مالک [illegible] جس کی آزادی

[illegible]

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized by eGangotri

شادی پنجاب کے چیف [illegible] رام بھج کے ساتھ ہوئی تھی اس نے بنگال اور پنجاب کے ویروں کا سنبندھ جوڑنے میں
بہت بڑا یوگدان دیا اپنے جوشیلے شبدوں سے وہ نوجوانوں کے دلوں میں جو الاؤ جگا دیتی تھی اسکے سبب کو
[illegible] سزا ہوئی تھی کئی بار اسکو بھی جیل جانا پڑا۔ بنگال کی ویر [illegible] کی کہانیوں سے کون بڑی ہے
کو بینا چودھری اور اسکی ایک سہیلی شانتی گھوش جو دونوں ۱۶ اور ۱۷ سال عمر کی تھیں ایک انوکھا بدلہ طریقہ
سے ایک انگریز کلکٹر سٹیونس کو پستول کی گولیوں سے بھون دیا تھا یہ واقعہ ۱۴ دسمبر 1931 کا ہے وہ ایک
[illegible] رکھنے کے بہانے کلکٹر سے ملنے گئیں سیکورٹی والوں نے ان کو اندر جانے کی اجازت دے دی اس کو شک
بھی نہیں ہو سکتا تھا کہ یہ چھوٹی عمر کی لڑکیاں خون کر سکتی ہیں اندر جا کر انہوں نے کلکٹر کو باتوں میں لگایا اور
یک دم پستول نکال [illegible] چودھری نے کلکٹر پر گولیوں کی بوچھار کر دی ان دونوں کو عمر قید کی
سزا ملی۔ [illegible] کے [illegible] کی رانی راجندر کماری نے اس [illegible] میں اپنی ویرتا کا پریچے دیا
وہ پنجاب میں اور دیش بھگتی کی [illegible] تھی اسکا [illegible] دیوان سنگھ [illegible] دونوں نے انگریزوں
سے [illegible] اس دیش بھگت [illegible] کو لوگ یاد کرتے ہیں بھارت کی آزادی کی لڑائی میں
کچھ بدیشی عورتوں نے بھی بہت یوگدان دیا ایک بھگنی نویدیتا اور دوسری میڈم کاما بھگنی نویدیتا 1898
میں بھارت آئی تھی سوامی وویکانند اور مہرشی اربند گھوش کے ساتھ مل کر اس نے سوتنترتا سنگرام میں
کافی [illegible] نبھائی تھی۔ اس نے بنگال کے کرانتی کاریوں کو خوب زور دار پرچار کیا اور میڈم کاما پارسی کی
[illegible] اور بھارت [illegible] 1907 میں جرمنی میں [illegible] میں [illegible]
آزادی [illegible] دیا تھا اس نے [illegible] نام کے ایک پتر کا پرکاشن کیا اس تمام جائیداد انگریز
سرکار نے ضبط کر لی [illegible] اس نے [illegible] 1942 [illegible]
اندولن میں انگریزی سرکار کی چولیں ہلا دیں اس نے انگریزی افسروں کی نیند حرام کر دی تھی سبھاش بوس کی
آزاد ہند فوج رانی جھانسی رجمنٹ کی کمانڈر ڈاکٹر لکشمی سہگل تھی اس رجمنٹ کی [illegible]
انگریزی فوج کے ساتھ [illegible] رجمنٹ کی [illegible] 9 فروری 1946 [illegible]
بغاوت میں [illegible] بمبئی کی [illegible] 5 فروری 1946 کو پولیس کی گولی
سے [illegible] 24 فروری 1946
کو [illegible] 15 اگست 1947 کو بھارت تو آزاد ہو چکا تھا مگر حیدرآباد اور گوا [illegible] کی آزادی باقی تھی
ان اندولنوں میں بھی عورتوں نے بہت بڑا [illegible] حیدرآباد مکتی سنگرام میں [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized by eGangotri

ان کو پتہ چل گیا کہ جگدیش پور پر ہم اپنا قبضہ کر لیں گے۔ رانا امر سنگھ کو ایسی جانکاری ملتے ہی
انگریزی فوج کو آنے سے پہلے ہی انہوں نے دشمنوں پر حملہ کر دیا۔ آرہ کے مقام پر زوردار جنگ کے بعد
انگریزی فوج بھاگ گئی۔ اپنی فوج کے ہار کی خبر ملتے ہی بریگیڈیئر ڈگلس اور جنرل لوگارڈ اپنی فوج لیکر
رانا امر سنگھ پر حملہ کرنے چل پڑے۔ امر سنگھ کی سینا تھوڑی تھی اور انگریزی سینا کی تعداد بہت زیادہ
تھی۔ مگر رانا امر سنگھ نے اپنی بدھی سے کام لیا۔ اپنی فوج کو چھوٹے چھوٹے حصوں میں بانٹ دیا اور ادھر
ادھر چھپا دیا۔ ایک حصہ جب انگریزی فوج پر حملہ کرتا تو جب انگریزی فوج ان کا مقابلہ کرنے کو آگے
بڑھتی تو ادھر دوسری طرف سے دوسرا گروہ پیچھے سے حملہ کر دیتا اور ان کے کیمپ پر قبضہ کر لیتے۔
ان حالات کا مقابلہ کرتے انگریزی فوج پریشانی میں پڑ جاتی۔ ان کا سیناپتی لوگارڈ پریشان
ہو کر نوکری چھوڑ کر واپس انگلینڈ چلا گیا۔ بریگیڈیئر ڈگلس نے امر سنگھ کو مارنے یا پکڑنے کیلئے انعام کی
گھوشنا کر دی۔ ایسی گھوشنا سنتے ہی رانا امر سنگھ کی سینا نے الگ الگ جگہوں پر انگریزی فوج کے چھکے چھڑا
دیئے۔ اور جب بہت سی انگریزی فوج امر سنگھ کو گرفتار کرنے جگدیش پور کی طرف آئی۔ انگریز فوج
بھی امر سنگھ کی طرح الگ الگ حصوں میں بٹ کر آگے بڑھنے لگی۔ یہ ساری خبر امر سنگھ کو مل گئی۔ پچھلی طرف
سے جو انگریزی سینا آگے بڑھ رہی تھی مگر ساتھ توپیں لے کر ان کو آنے میں دیر کی خبر ملتے ہی امر سنگھ اپنے
ہیڈ کوارٹر سے جنگل سے نکل کر سب آگے نکل گئے۔ انگریزوں کو ان کی کوئی خبر نہیں ملی کہ وہ کہاں
اسی بیچ تک رہے۔ ادھر انگریزی سینا نے جگدیش پور پر اکیلے زوردار حملہ کر دیا۔ امر سنگھ کی سینا نے
بہت بہادری سے ان کا مقابلہ کیا مگر توپیں زیادہ تھیں۔ سب کے سب دیش پر بلیدان ہو گئے۔ صرف دو ہی کارکن
کار بچ کر باہر میدان میں نکل بجلی کی طرح انگریزی فوجیوں کی مار کاٹ کرتے ان کے گھیرے سے آزاد
ہو نامعلوم مقام کو بھاگ گئے۔ ایسی حالت دیکھ جگدیش پور کی تمام استریوں نے خود اپنی ہی توپوں کے سامنے کود کر
ہندو دھرم کی رسم ادا کر اپنی بھارتی سنسکرتی جیون کی پوترتا و راشٹر بھکتی کا جل ادھار ان پر پرت
کر دیا۔ ادھر بہار دیش میں آج کل مرزا پور کے ضلع میں ایک چھوٹا سا راج پرانام
کاٹ کی ہے جہاں 1857 میں ایک چھوٹی سی راجدھانی تھی جس پر مہارانا بختاور سنگھ جی کا نام راج تھا
تھی ان کی رانی کا نام رانی دیوی کنور تھا مہارانا کافی بڑے تھے اور بیمار رہا کرتے تھے وہ دیش
کے روز بازی دھا کے دیکھتے تھے۔ ان میں راشٹر بھکتی بھی کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی کہ دفعتہً 1857
کے بغاوت سے ان کا سمبندھ جڑ رہا تھا۔ انگریزی سرکار کو ان کی دیش بھکتی اور کرانتی کاریوں سے سمبندھ
بہت طرح طرح کی خبریں ملتی رہتی تھیں۔ اتنے میں مہاراجہ تکوجی راؤ ہولکر اور راجہ بختاور سنگھ
نے یہ جان لیا تھا کہ اپنے دیش سے انگریزی حکمرانوں کو باہر نکالنا ہے اور بھارت ماں کو آزاد

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized by eGangotri

ان گوروں حکمرانوں سے شکست کرانا ہی ان کا لکش تھا جیسے ہی ان کو خبر ملی کہ بیرک پور (بنگال) سے منگل پانڈے
نے کرانتی یدھ کا شنکھ ناد کر دیا ہے تو بہادر تولا رام راؤ اور رانا بختاور سنگھ نے بھی اپنے پرگنے
[illegible] والوں تمام انگریزوں کو ختم کر دیا لیفٹیننٹ ڈونلڈ کو اپنی جان بچانے کے لئے بھاگنا پڑا وہ ہوشنگ آباد
پہنچ گئے انگریزی سینا کی انگریزی سینا کا جھنڈا اکھاڑ کر پھینک اپنے راج کا جھنڈا [illegible] ایک
تاریخ نے پھیرا دیا ادھر انگریزوں کو شک پڑ گیا کہ ہم کسی صورت میں بھی یہاں کامیاب نہیں ہو سکتے
انگریزوں نے چال چلی اور بہادر رانا بختاور سنگھ کو ایک سندیش دیا کہ ہم آپ کو خود مختار راجہ مان کر سمجھوتہ کرتے
ہیں کہ اب آپ کا ہر کوئی [illegible] راج ہی رہے گا۔ رانا صاحب نے [illegible] اپنے دس ساتھیوں کو لے کر
ملنے گئے انگریزی کیمپ میں پہنچے انگریزی سینا نے ایک دم دھوکے سے رانا صاحب اور ان کے تمام ساتھیوں
کو بندی بنا لیا ان سب پر [illegible] سے غداری کا الزام لگا مقدمہ چلا دیا۔ جج نے ۲۱ دسمبر 1857 کو بہادر رانا
اور ان کے ساتھیوں کو مرتیو دنڈ کی گھوشنا کر دی ۱۵ فروری 1858 کو بہادر رانا بختاور سنگھ دیوان [illegible]
[illegible] خان کو [illegible] کی چھاؤنی کے میدان میں پھانسی پر لٹکا دیا دلی کے [illegible] کی طرف
تقریباً بیس میل کی دوری پر راجہ ناہر سنگھ نام کا ایک جاٹ راجہ تھا دلی کے بہادر شاہ ظفر کے ساتھ
راجہ ناہر سنگھ کے دوستانہ تعلقات تھے بادشاہ کے دربار میں ناہر سنگھ راجہ کو ایک سونے کی کرسی پر
بٹھایا جاتا تھا جیسے ہی راجہ ناہر سنگھ کو پتہ چلا کہ انگریزوں نے بہادر شاہ کی سلطنت دلی پر قبضہ کر لیا ہے
وہ برداشت نہ کر سکے [illegible] انہوں نے جب جب بھی انگریزی سینا دیکھی ان کو گاجر مولی کی طرح کاٹنا
شروع کر دیا انگریزوں نے ایک چال چلی اور ناہر سنگھ کو ایک سندیسہ بھیجا کہ ہم نے بہادر شاہ ظفر کو پھر
دلی کے تخت پر بٹھا دیا ہے آپ بے شک [illegible] بادشاہ سے مل سکتے ہیں ناہر سنگھ دھوکے میں آ گئے
وہ اپنے کچھ سپاہیوں کے ساتھ دلی کی طرف آ گیا جیسے ہی وہ دلی میں داخل ہوا انگریزوں نے جو اپنی فوجیں چھپا
رکھی تھیں [illegible] ٹوٹ پڑے [illegible] پکڑ ڈالا ناہر سنگھ کو گرفتار کر لیا بریگیڈیئر [illegible] نے ناہر سنگھ کو کہا تم
ہمارے ساتھ دوستی کر لو میں آپ کو اپنا [illegible] بنانا چاہتا ہوں آپ سے [illegible] یہ کرانتی کا راستہ چھوڑ
دو اپنے کرانتی کاریوں [illegible] دیش کی [illegible] تو آپ کو پھانسی پر نہیں چڑھائیں گے [illegible]
ناہر سنگھ جان گئے کہ یہ مجھے دیش کا غدار بنانا چاہتا ہے [illegible] اپنے دیش کے دشمنوں کے آگے نہیں جھکنا
[illegible] نہ میں تم سے دوستی کروں گا اور نہ ہی تمہاری مانگوں کو [illegible] مجھے یقین ہے کہ تم مجھے [illegible]
مجھے افسوس ہے کہ میں [illegible] بھارت ماں کی [illegible] کرانتی کاری [illegible]
نے گھٹیا [illegible] ناہر سنگھ کو پھانسی پر لٹکا دیا [illegible] کی عمر [illegible] پھانسی والے دن
[illegible] ساتھیوں کو بھی پھانسی دے دی گئی۔

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized by eGangotri

نانا صاحب سے کانپور میں لٹنے تک

کانپور شہر سے لگ بھگ 25 میل کی دوری پر گنگا ندی کے کنارے ایک مشہور استھان ہے جسے بٹھور کہتے ہیں
رامائن کے آدیش پر لکشمن نے سیتا کو اسی بن میں چھوڑا تھا۔ یہ تمام رشی والمیکی کا آشرم تھا جہاں ماتا
سیتا کی کوکھ سے لو اور کش کا جنم ہوا تھا۔ اس کا ذکر ہے۔ یہ بٹھور استھان ہے۔ اسی استھان میں نانا صاحب
پیشوا رہتے تھے۔ وہ 1857 کی کرانتی یدھ کے نیتا تھے۔ ان دنوں میں انگریز پہلے نانا صاحب کو دینا قرض مانتے تھے
جب بھی کرانتی کا بیڑا چھیڑا تو انگریزوں نے 202 انگریز عورتوں کو نانا صاحب کے سنرکشن میں چھوڑا تھی۔ نانا صاحب کی
بیٹی مینا نے کافی لمبے وقت تک ان کی سورکشا کی تھی۔ کچھ عرصہ بعد کرانتی یدھ کمزور پڑنے لگا۔ حالات نے
نانا صاحب کو بٹھور چھوڑنے پر مجبور کر دیا۔ مگر ان کی بیٹی مینا بٹھور چھوڑ کر جانے کو راضی نہیں ہوئی۔ نانا صاحب نے
کہا بیٹی ان حالات میں جب دشمن ہم پر غالب ہو رہے ہیں تم اس بھون میں اکیلی کیسے رہ سکو گی۔ تم جانتی ہو میں کہاں
جا رہا ہوں۔ مینا نے کہا پتا جی آپ جہاں بھی جائیں سکھی رہیں آپ کو کامیابی ملے مگر میں یہ بھون چھوڑ کر نہیں جاؤں
گی۔ نانا صاحب بیٹی کی ضد کے آگے مجبور ہو چلے گئے۔ کچھ دنوں بعد جاسوسوں کی اطلاع پر انگریزی فوج نے
نانا صاحب کے بھون کو چاروں اور سے گھیر لیا۔ دروازہ توڑ کر حملہ بھون کو نشٹ کرنے لگے اچانک مینا ایک کھڑکی
کے سامنے پر آئی۔ کافی کرودھ بھرے سور میں کہنے لگی یہ غلط کام کیوں کر رہے ہو۔ اسے بند کرو۔ سینا پتی بول اٹھا
تم کون ہو۔ ہمارے فوجیوں نے پورے محل کا کونا کونا چھان مارا۔ کوئی نہیں ملا۔ تم کہاں سے آ گئی۔ مینا بولی
مینا بولی میں دیش بھکت نانا کی بیٹی ہوں۔ اسی کی خود سے آئی ہوں۔ تم اس بھون کو کیوں ڈھانا چاہتے ہو۔ سینا پتی
نے کہا کہ یہ بھون ہمارے سب سے بڑے دشمن نانا صاحب کا ہے۔ انگریزی سرکار نے اس کو برباد کرنے کا حکم دے رکھا ہے
مینا نے تڑپ کر کہا انگریزی سرکار کو نقصان تو نانا صاحب نے پہنچایا ہے مگر اس مکان نے نہیں۔ ان
سے بدلہ لینے کی بجائے بھون گرانا کہاں کی عقل مندی ہے۔ سینا پتی بولا پردیسی نیتی کا کوئی نام نہیں
اس کارن یہ دیا کہاں۔ دنیا ٹھیک کہتی ہے۔ سینا پتی ہوں مجھے اپنے حاکم کا آدیش پالن کرنا ہی ہے
مینا نے ہنس کر کہا مجھے اب پتا چلا کہ تم سینا پتی ہو مگر انسان نہیں۔ سینا پتی نے کہا مجھے اپنی سرکار کی آگیا
کا پالن کرنا ہی ہے۔ اب تک ~~[illegible]~~ سینا پتی نے اپنے سپاہیوں
کو مینا کو بندی بنانے کا آدیش دیا مگر وہ پکڑی نہیں ملی اور لوگوں کے توڑ پھوڑ سے محل کھنڈر بنا تباہ کر دیا گیا
سینا پتی کو یقین ہو گیا کہ مینا محل کے ملبے کے نیچے دب کر مر گئی ہوگی۔ رات کے سمے مینا محل کے تہہ خانے
سے چھپتی ہوئی باہر نکلی۔ انگریزی سپاہیوں نے اسے گرفتار کر سینا پتی کے سامنے پیش کیا۔ جنرل آؤٹرم
سینا پتی نے اس کو جنرل آؤٹرم کے سامنے پیش کیا۔ جنرل نے کہا اب تم ہمارے جال میں پھنس
گئی ہو۔ اپنے باپ دھوندو پنت کا پتہ دو۔ وہ کہاں ہیں ہم تمہیں چھوڑ دیں گے۔ ورنہ ہم ان کے

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized by eGangotri

چھپنے کے ٹھکانوں کا پتہ نہیں بتاؤ گی تو تمہیں زندہ جلا دیا جائے گا۔ مینا شیرنی کی طرح گرج کر بولی تم میرے شریر کو
جلا سکتے ہو لیکن میری آتما کو نہیں ختم کر سکتے جلا کر بھی تم مجھ سے دیش دروہ نہیں کروا سکتے۔ مینا جی نے کہا
لڑکی ابھی تمہاری عمر ہی کتنی ہے [illegible] ٹھکانا بتا دو ہم تمہیں سب سے انعام بھی دینگے اور زندہ رہنے بھی دیں گے
مینا نے کہا میں پیشوا [illegible] نانا صاحب پیشوا کی بیٹی ہوں اس کا ارتھ ہے بالکل موت کا خوف نہیں
انگریز جان لو کہ میری موت انگریزی شاسن کے پتن کا کارن بنے گی۔ اس جواب کو سن
جنرل آؤٹرم غصہ سے لال پیلا ہو گیا [illegible] اپنے سپاہیوں کو حکم دیا کہ اس لڑکی کو [illegible] درخت
کے ساتھ باندھ کر نیچے سے آگ لگا دو سپاہیوں نے حکم کا پالن کیا جب آگ بھڑک اٹھی
تو پھر جنرل نے ایک بار کہا اب بھی وقت ہے اپنے آپ کو بچا سکتی ہو لیکن اس شیرنی نے بالکل اپنی
[illegible] راشٹر بھگتی کا پریچے دیتے ہوئے کہا تم مجھے [illegible] جیتے جی بھی جلا دو
تو بھی میں اپنے پتا اور ساتھیوں کی گپت پناہ گاہوں اور ہتھیاروں کا پتہ ہرگز نہیں بتاؤں گی۔
پھر آگ [illegible] میں [illegible] اپنا بلیدان دے کر
سوتنترتا کی [illegible] تم کبھی آزاد
[illegible] ایک بار بھی [illegible] کا شبد نہیں نکلا
اس طرح اس ویر پتری کا بلیدان ہو گیا۔ سال 1857 آزادی کا یدھ یہ ثابت کرتا ہے
کہ بے شمار [illegible] لیکن [illegible] بلیدان
دینے [illegible] بہت
بڑا یوگدان تھا

سال 1857 کے سوتنترتا آندولن کے ناکامیاب ہونے کے بعد انگریزوں نے سمجھا کہ اب آزادی کی آواز ہمیشہ کے لئے
دبا دی گئی ہے [illegible] جانے والے کچھ دیوانوں نے دیش کی آزادی
[illegible] ستگورو رام سنگھ جی ان کا جنم 1816 عیسوی
سال 1872 بکرمی [illegible] لدھیانہ کے ایک گاؤں [illegible] میں
ہوا [illegible] 1857 عیسوی [illegible] اپنے پانچ پیارے [illegible]
[illegible] کی بنیاد رکھی [illegible]
ستگورو رام سنگھ جی 20 سال کی عمر میں مہاراجہ رنجیت سنگھ کی فوج میں بھرتی ہوئے اسی دوران
آپ کا سمپرک ستگورو بابا بالک سنگھ جی سے ہوا انہوں نے رام سنگھ کو سکھ دھرم کے پرچار
[illegible] جب 1939 عیسوی کو مہاراجہ رنجیت سنگھ کی مرتیو ہو گئی تو [illegible]

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized by eGangotri

پراپتی کے کارن کچھ ہی ناشانتی شروع ہو گئی تھی راج کا اور فوجی آپسی پھوٹ کے کارن مارے گئے
ان حالات کو دیکھ ست گورو رام سنگھ جی نے 1845 عیسوی میں اپنی نوکری سے تیاگ پتر دے دیا
اور ست گورو بابا بالک سنگھ جی کی سنگت سے وہ کرانتی کاری بن چکے تھے وہ دیش اور
دھرم کی سیوا میں جٹ گئے 29 مارچ 1849 کو انگریز سرکار نے پنجاب کا شاسن اپنے ادھیکار میں
لے لیا اور پنجاب کا دیس انگریزی سرکار نے اپنے ادھین کر لیا پنجاب سوروپ سکھوں میں انگریزی
سرکار کے اس دمن سے جو ادبھوت ٹوٹی تھی انگریزی سرکار نے تمام سکھ فوجیوں سے ہتھیار چھین
ان کو نہتا کر دیا انگریزوں کا دمن چکر شروع ہو گیا تب ست گورو رام سنگھ جی اس طرح کا مقابلہ
کرنے کے لیے میدان میں آ گئے سال 1861 عیسوی میں گورو بالک سنگھ جی سورگباش ہو گئے ان کے بعد
کوکا سمپردائے کو سنگٹھت رکھنے کی تمام ذمہ داری ست گورو رام سنگھ جی پر آ گئی وہ ایک طرف تو دھارمک
نیتا تھے اور دوسری طرف راشٹریک نیتا تھے وہ سکھوں کو بھی آدیش کر دیں انہوں نے اپنے انویائیوں کو
میں آتم بل جگایا اور قربانی راشٹر پریم کا جذبہ ہونا شروع کر دیا انہوں نے ودیشی
چیزوں کا مکمل تیاگ کرنے سرکاری نوکریاں چھوڑنے اور کسی طرح کا بھی انگریزی قانون نہ ماننے
کا اعلان کر دیا انگریزی سرکار اس کوکا سمپردائے ان نئی دشاؤں کو دیکھ گھبرا گئی ست گورو
رام سنگھ کے بارے ایک انگریز ادھیکاری میجر میکنیل کی رپورٹ پر لاہور [illegible] پابند کر ایکٹ 1818
1818 ایکٹ کے تحت مارچ 1872 کو ان کے ایک بھی مقدمہ چلائے بغیر [illegible] رنگون بھیج دیا
جلاوطن کر دیا ایک انگریز افسر نے ست گورو سے پوچھا تمہارا دل کا یہ حال کیا ہے تو
ست گورو رام سنگھ نے کہا تھا ایک رام سنگھ کو جلاوطن کر رہے ہو پر لاکھ ایک ایک گھر میں رام سنگھ
آزادی کے لئے جنگ کی خاطر
پیدا ہو گا (جب کہ بھارت چھوڑو برس نے رنگون برما میں اپنا کاریا لیپر تھا سب یہ تھا تو
[illegible] رام سنگھ کا کیسی حالت کیا اور کیا ست گورو رام سنگھ [illegible] ہرائے گئے آزادی
کے جھنڈے کے نیچے جو بلیدان نام دھاریوں نے دیئے ہیں سب [illegible] فخر کرتے رہیں گے جب
جیوتی کو ست گورو رام سنگھ نے [illegible] بہادر کا بچا جھوٹے کیا ست گورو ہری سنگھ نے
ان کی شکتی اور قربانی کا جذبہ دیکھ انگریزی سرکار کانپ اٹھی ان کے بھینی صاحب سے باہر جانے
پر پابندی لگا دی اس کے باوجود کوکا سمپردائے کے بہادروں نے باہر کے دیشوں میں سمپرک قائم
کئے اور اس سمپردائے کی ہر طرح سیوا تمام [illegible] لیا کہ ہمیں کتنی بھی قربانیاں دینی
پڑیں ہم دیش کو انگریزوں کی غلامی سے نجات حاصل کر کے رہیں گے انہیں کے دو ساتھی گورچرن سنگھ
اور [illegible] سنگھ نام کے دو سپاہیوں نے کابل سمرقند اور روس جا کر وہاں کے نیتاؤں

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized by eGangotri

اتہاس کے پنوں سے یہ پتہ چلتا ہے کہ 1871 تک کوکا اندولن پورے پنجاب کے علاوہ
بھارت کے ہر پرانت میں جیسے یو پی - حیدرآباد - پشاور - کابل - نیپال اور کشمیر پرانت میں
پھیل گیا اُن کے انویائیوں کی تعداد لاکھوں تک پہنچ گئی اُن کے نامدھاری دھارمک پرچار اور
دیش بھگتی کے جذبے سے بھارت ماتا کو غلامی سے نجات دلانے کا پرچار ہونے لگا۔ ایک دن مالیر کوٹلہ میں رائے کوٹ
کے کچھ کوکا چڑھ گئے جو گئوؤں کو ذبح کرنے کیلئے لے جا رہے تھے اُن تمام لوگوں کو ... نے چھین کر مار
دیا اور اُن کے قبضہ سے گئوؤں کو آزاد کرا دیا۔ اس کے بعد مالیر کوٹلہ میں بوچڑوں کے تمام
محلے کی اینٹ سے اینٹ بجا دی انگریز سرکار کو ان نامدھاریوں کو کوکا پنتھ کو ختم کرنے کا بہانہ
مل گیا اُن کو پکڑ کر 49 آدمیوں کو بنا مقدمہ پھانسی پر لٹکایا اور 17 جنوری 1872 کو 66 لوگوں کو عام جنتا کے سامنے
توپوں سے اڑانا شروع کر دیا اُن میں ایک چھوٹی عمر کا نوجوان تھا جو توپ کی پہنچ میں
نہیں آ رہا تھا اتہاس گواہ ہے کہ اس بلیدانی نے نزدیک کے کھیت سے کنکر پتھر اکٹھے کر
اُس پر کھڑے ہو کر اپنا سینہ توپ کے آگے کیا انگریز افسر کے حکم پر توپ چلی اُڑا دیا گیا۔
جس کا نعرہ تھا اُس سنہرے شیر پنجاب جیسے پر کچھ بھی نہیں ... بلیدانی تو بلیدان ہو گئے
اُن نامدھاریوں کا نام اتہاس کے پنوں میں سنہری حروف میں لکھا گیا باقی اُن کے پیروکاروں کو
قانون کی دھارا 1818 دفعہ ریگولیشن کے تحت کالے پانی کی جیل میں بھیج دیا اس قانون کو لوگ
کالا قانون کے نام سے جانتے تھے اس کا دوسرا نام کوکا پنتھ بھی پڑا کہ کوکے کا مطلب
ہے آواز یعنی اس کا مطلب ان کا نام کوکا پنتھ پڑا۔

~~[illegible] کی بنیاد رکھ دی تھی۔~~

بھارت کی سوتنترتا سنگرام میں غدر پارٹی کی بہت بڑی بھومکا ہے لاہور کی سنٹرل جیل میں 16 نومبر 1915
کو جن شہیدوں کو پھانسی دی گئی اُن میں کرتار سنگھ سرابا 19 سال کی عمر کا نوجوان تھا ایک اور
پیارا رتن تھا وشنو گنیش پنگلے ان سب کو یہ سزائیں پہلے لاہور سازش کیس
کے جرم میں سنائی گئی اُن پر الزام تھا کہ اُن لوگوں نے بھارتی فوج کی چھاؤنیوں میں فوجیوں کو
سرکار کے خلاف بھڑکایا اور 19 فروری 1915 کو لاہور اور فیروز پور میں سرکار کے خلاف آواز اٹھائی
جس کو لاہور سازش کیس میں 24 کو دفعہ ... سپاہیوں کو پھانسی کی سزا سنائی جب جج
نے اُن نوجوانوں کو پھانسی کی سزا کا اعلان کیا تو اُن نوجوانوں نے تالیاں بجا کر زور زور سے نعرے لگا
جج صاحب کا شکریہ ادا کیا اور کہا جج صاحب آپ کو بہت بہت مبارک ہے کہ آپ نے ہمیں

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized by eGangotri

پر سزا سنا ہی رہی تھی کہ عدالت برخاست ہوئی ان میں سے ایک نوجوان سنگھ نوجوان نے کہا جج صاحب ابھی تین
ہی تیاری کی تھی اس سے آگے کچھ نہیں اس طرح کچھ کرانتی کاریوں کو تاحیات کالے پانی کی سزا
سن کر پورٹ بلیئر بھیجے جانے والے ایک نوجوان جوالا سنگھ نے تڑپتے ہوئے کہا جج صاحب یہ نا انصافی کیوں
ہے ہمیں کیوں نہیں موت کی سزا کیوں نہیں سنائی گئی ۱۶ برس کے نوجوان کرتار سنگھ سرابھا کے بارے میں
گورنمنٹ پنجاب کے تحقیقات خاص ایجنٹ کے رپورٹ نے لکھا تھا کرتار سنگھ چھوٹی عمر کا نوجوان
ضرور ہے مگر یہ تمام کرانتی کاریوں میں سب سے زیادہ خطرناک ہے یہ یورپ امریکہ ہندوستان میں
ہے یہ اپنے کام پر بڑا فخر کرتا ہے اس لئے اس پر کسی قسم کی دیا یا رعایت نہیں کی جانی چاہیئے
اس بات کا ثبوت ملتا ہے ان کی سرکار نے اپنی کتاب کے صفحہ ۱۹۶ پر لکھا ہے پہلے لاہور سازش کیس میں
کرتار سنگھ سرابھا وغیرہ ۶۱ لوگوں پر سرکار کا تختہ پلٹنے کا جرم لگایا گیا تھا کرتار سنگھ اور پنگلے نے
اس ساری سازش کرنے کا جرم اپنے اوپر لے لیا تھا کرتار سنگھ کا بیان اتنا روچک اور دلچسپ اور
[illegible] جوشیلا تھا کہ رپورٹ کا سرکاری تحقیقی نوٹ لکھنے سے انکار کیا گیا اس نے کرتار سنگھ
کو چتاونی دیتے کہا تم جو بیان دے رہے ہو جانتے ہو اس کا نتیجہ تمہاری موت بھی ہو سکتی ہے
کرتار سنگھ نے کہا میں جانتا ہوں کہ آپ کی سرکار مجھے سزائے موت دے گی میں سزا سے نہیں ڈرتا
میری تو صرف ایک ہی خواہش ہے کہ میں اپنی ماتر بھومی کو سوتنتر دیکھنا چاہتا ہوں
آزادی کی لڑائی جب زوروں سے جاری تھی بھارت کے نیتاؤں نے سرکار کو مالیہ نہ دینے کا فیصلہ لیا تاکہ
انگریز سرکار سے عدم تعاون کیا جائے اس مہم میں سرکار کے خلاف آگ بھڑکانے کے جرم میں
سردار اجیت سنگھ سردار بھگت سنگھ کے چاچا کو پکڑ کر مانڈلے جیل بھیج دیا گیا تب انہیں سردار
اجیت سنگھ نے ایک تحریک پگڑی سنبھال او جٹا چلائی تھی اور لوگوں کو خوب ابھارا تھا مانڈلے جیل
سے آزاد ہونے کے بعد سردار اجیت سنگھ ہندوستان واپس آنے کی بجائے جرمنی - روم - پیرس - ترکی اور امریکہ آدی
دیشوں میں گھوم گھوم کر بھارت کی آزادی کی جدوجہد کرتے رہے اور ان کا پریال M.A تھا کوشش
جب دیش کو آزاد کرانے کی جدوجہد کرتے رہے وہ متواتر ۳۸ سال جلاوطنی
جلاوطنی کی زندگی گزار کر بوڑھے ہو گئے اس کارن ان کی صحت بہت خراب ہو گئی ڈاکٹروں کے
مشورہ پر ڈلہوزی کے پہاڑی بیماری کی حالت میں بستر پر پڑے رہے جس روز ۱۹۴۷ء
کو دیش آزاد ہوا سردار اجیت سنگھ کو آزادی کی خوشخبری ملی جیسے ہی ان کا سپنا
سچ ہوا انہوں نے اپنا شریر چھوڑ دیا ان کی یادگار ڈلہوزی میں ایک سمارک
بنا ہوا ہے سوتنترتا سنگرام کے مہان سپاہی سردار بھگت سنگھ کے چاچا سردار

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized by eGangotri

رہیں۔ اس طرح جنہوں نے لگاتار ۵۸ سال جلا وطنی میں کاٹے 5 اگست 1946 کو ندھن ہو گئے ساری عمر
جس سنگرام کی جنگ میں لگائی وہ جنگ کا انت وہ جیت ایک دن بھی نہیں دیکھ سکے وہ ایک دن
کے لئے بھی آزادی کا سکھ نہیں بھوگ سکے۔

سال 1883 میں بھارت کے انگریز وائسرائے لارڈ ڈفرن کے دور میں A.O ہیوم کو بھارت
میں انگریز سرکار نے ایک خاص مقصد کے لئے لگایا تھا انگریز سرکار بھارت میں اپنی سرکار کے خلاف
چل رہے اندولن سے پریشان تھی اس کارن لارڈ A.O ہیوم کو یہ ذمہ داری دی گئی
تھی کہ ایک ایسی نیتی اپنائیں جس سے بھارت میں سرکار کے خلاف بڑھتے اندولن کو دبایا
جا سکے اس مقصد کے لئے A.O ہیوم نے سال 1884 میں تھیوسوفیکل کونسل کے جھنڈے تلے
انڈین نیشنل یونین کی گوشٹھی مدراس میں کی اصل میں یہ تھیوسوفیکل کونسل آف انڈیا
بھارت میں عیسائیوں کی دھارمک سنستھا تھی اور اس پارٹی کے جھنڈے تلے انڈین نیشنل کانگریس
کی گوشٹھی کئے جانے کے پیچھے بھی لارڈ ہیوم کا اپنا ہی مقصد تھا یہی انڈین نیشنل یونین سال 1885
میں انڈین نیشنل کانگریس کے نام سے جانی گئی جسکا پہلا اجلاس بمبئی میں دسمبر 1885 میں
شری W.C بنرجی کی صدارت میں ہوا اس اجلاس میں پورے بھارت دیش سے 72 پرتی
ندھی شامل ہوئے بھارت کے اتہاس میں یہ ایک اتہاسک دن تھا کیونکہ آزادی کے اندولن
میں ایک ایسا راشٹریہ سنگٹھن بنا جو دیش کے ہر مذہب ہر فرقہ کی حمایت حاصل ہوئی
اس کے بعد ہر سال لگاتار راشٹریہ کانگریس کا اجلاس ہوتا تھا سال 1886 میں کلکتہ میں دادا بھائی
نارو جی نے اس اجلاس کی صدارت کی سال 1887 میں اس کا اجلاس مدراس میں
بدرالدین طیب جی کی صدارت میں ہوا سال 1888 میں اس کا اجلاس الہ آباد میں
جارج یولے کی ادھیکشتا میں ہوا سال 1889 میں بمبئی میں پھر ایک انگریز افسر سر ولیم ویڈربرن
کی صدارت میں ہوا سال 1890 میں پھر اس کا اجلاس کلکتہ میں سر فیروز شاہ مہتہ کی زیر
صدارت ہوا سال 1891 کو کانگریس کا اجلاس ناگپور میں P آنندا چارلو کی صدارت میں ہوا
سال 1892 کو پھر ایک بار W.C بنرجی کی صدارت میں الہ آباد میں ہوا سال 1893 کو
اس کا سالانہ اجلاس لاہور میں دادا بھائی نارو جی کی ادھیکشتا میں ہوا
سال 1894 95 96 97 98 99 سے اور سال 1905 میں اجلاس مدراس
پونا - کلکتہ - امراوتی - مدراس - لکھنؤ اور لاہور میں ہوئے ان اجلاس الفریڈ ویب
M.C بنرجی - رحمت اللہ سیانی - C شنکرن نائر A.M بوس اور R.C دت ایسیم

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized by eGangotri

۲۔ N.C چندرا دت جی ادھیکشتا میں ہوئے یعنی ۱۵ سالوں کے اندر کانگریس نے انگریزی سرکار
کے ساتھ ہتھیار سے ہی دیو چینے کی کوشش جاری رکھی ان کی کوشش تب کامیاب ہونے لگیں
جب اس پارٹی نے سالانہ اجلاسوں میں جمہوری ادارانہ تبدیلیوں اور مرکزی پارلیمنٹ میں لوگوں کو
زیادہ ادھیکار دینے اور برطانوی سرکار میں بھارتی لوگوں کو لئے جانے کے لئے ایجیٹیشن
پاس کرنے شروع کر دیئے اس دوران 1898 کو لارڈ کرزن کو بھارت کا وائسرائے بنا کر بھیجا گیا
لارڈ کرزن نے جب دیکھا کہ بھارتیہ راشٹریہ کانگریس کے بڑھتے پربھاو کو روکنے کی ایک نیتی
تیار کی جس میں دیش کے پربھاوشالی لوگوں کو دبانے کی کوشش شامل تھی لارڈ کرزن کی اس کوشش کا
نتیجہ بنگال کو بنایا گیا یعنی سال 1905 کو 16 دسمبر کو یہ اعلان کیا گیا کہ بنگال کو دو حصوں
میں بانٹ دیا گیا ہے یعنی ایسٹ بنگال کو علیحدہ کئے جانے کا اعلان کیا گیا بھارتیہ راشٹریہ کانگریس
انگریز حکومت کی اس چال کو سمجھ گئی اور کانگریس نے اس فیصلے کے خلاف زوردار اندولن کھڑا کر دیا
انگریز حکومت نے اس اندولن کو دبانے کی ہر ممکن کوشش کی اور توڑا گیا۔ سرکردہ کانگریس کاریہ کرتاؤں
کو جیل بھیج دیا کانگریس کے اس اندولن میں ہندو مسلم ایکتا سے پیچھے پر دیکھ انگریز سرکار
کی یہ چال بیکار ہونے لگی کیونکہ ایسٹ بنگال کی مسلم آبادی نے بھی کانگریس کے اس اندولن میں پوری
حمایت حاصل تھی اس کارن کانگریس کی طاقت قدم قدم پر بڑھنے لگی انگریز سمجھ گئے یدی
یہ دونوں قومیں ایکتا میں رہیں تو ان کو دیش پر بنا ادھیکار رکھنے کی مانگ اور طاقت در میانی
دونوں قوموں کی طاقت دیکھ کانگریس نے اور بھی بہت سے انگریزی کی قانونوں کو ماننے سے
انکار کر دیا اور بدیشی مال کا بائیکاٹ کرنے کا بھی فیصلہ لیا گیا اور ہر طرح کے ٹیکس نہ
ادا کرنے کا کانگریس نے اعلان کر دیا لارڈ کرزن کو کافی دھکا لگا انگریزی سرکار نے
لارڈ کرزن کو کامیاب نہ ہوتے دیکھ اس کو ہٹا کر لارڈ منٹو کو بھارت کا وائسرائے بنا کر بھیجا گیا
ان کارنوں سے کانگریس کی طاقت دن دن بڑھنے لگی اور بھارتی لوگوں کا لگاؤ کانگریس سے اور
بڑھا سال 1901 میں کانگریس کا اجلاس کلکتہ میں D.E واچا کی سرکردگی میں ہوا اور
اور اس کے بعد سال 1902 میں N.S بنرجی کی زیر سرکردگی اجلاس احمد آباد میں ہوا
سال 1903 اور سال 1904 مدراس اور بمبئی میں یہ اجلاس سر ہنری کاٹن اور M.L گھوش
کی ادھیکشتا میں ہوئے سال 1905 میں کانگریس اجلاس بنارس میں گوپال کرشن گوکھلے کی
زیر سرکردگی ہوا گوپال کرشن گوکھلے نرم مزاج کے لیڈر تھے انہوں نے ہوئے نرم تھیور انگریز سرکار
کے ساتھ اپنانے شروع کئے پھر سال 1906 میں دادا بھائی نوروجی کی ادھیکشتا میں کلکتہ میں ہوا

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized by eGangotri

اجلاس میں انگریزی سرکار کی غلط پالیسیوں کے خلاف زوردار نعرے لگائے گئے۔ انگریزی سرکار برداشت
نہ کر سکی اور پولیس کو آرڈر سے حملہ کیا۔ اجلاس میں لوگوں پر پولیس نے ڈنڈے برسائے اور
بڑے بڑے لیڈروں کو پکڑ کر جیل بھیج دیا۔ اس سے کانگریس پارٹی کو دو فائدے حاصل ہوئے
پہلا یہ کہ انگریزی سرکار نے اس پارٹی کے اندولن کو سویکار کر لیا اور دوسرا یہ پارٹی ایک سیاسی
پارٹی بن گئی اور لیڈروں کی گرفتاری سے ملک میں اس پارٹی کا سمّان اور انگریزی سرکار
کے خلاف جذبہ بڑھتا چلا گیا۔ انگریزی سرکار کی طرف سے لوگوں پر لاٹھی چارج کی وجہ
سے کانگریس کو اور شکتی ملی۔ شروع میں جو کانگریسی نرم سوچ رکھتے تھے وہ بھی گرم سوچ بننے لگے۔ کانگریس کے گرم دل
کے راشٹری نیتا اروند گھوش، لالہ لاجپت رائے، بال گنگا دھر تلک اور
وپن چندر پال سب سے آگے تھے۔ ان دنوں یہ گرم دل لال-بال-پال
کے نام سے بہت مشہور ہوئے اور لوگوں کے دلوں میں ان کے پرتی بہت شردھا بڑھ گئی۔ اس گرم دل
کی تحریک کی وجہ سے انگریزی سرکار کانپ اٹھی۔ اب سرکار کے لئے کانگریس سے سمجھوتہ کرنے کے
علاوہ اور کوئی راستہ نہیں تھا۔ کانگریس میں پھوٹ ڈالنے کی سازش نے گرم دل اور نرم دل
کو ایک ساتھ رہنے نہ دیا۔ اندولن چلانے پر جاری تحریک کے دوران بنگال کے دو حصے کر کے بنگال
لفٹیننٹ گورنر ہندو اور مسلمان دونوں فرقوں میں پھوٹ ڈالنے میں کامیاب ہو گئے۔ ہندو اور مسلم
دنگے ہونے لگے مگر بہت جلد ہندو اور مسلمان لیڈروں نے انگریزوں کی طرف سے پھیلائے زہر کو ایک دم ختم کر لیا
اور دونوں فرقوں میں صلح کرا دی۔ سال 1905 سے 1907 تک ہندوستان میں کانگریس اجلاس
میں دونوں دلوں کی اختلافات اس بیماری بڑھنے کی وجہ سے اجلاسوں میں قرارداد پاس کر کے ذریعے
حکومت سے آزادی مانگنے کا پاس کیا۔ مگر اس دوران کانگریس دو حصوں میں یعنی نرم دل اور گرم دل
میں پوری طرح بٹ گئی۔ گرم دل میں لالہ لاجپت رائے، بال گنگا دھر تلک، وپن چندر پال، اروند گھوش
اور کئی بڑے بڑے لیڈروں کا زور تھا۔ یہ گرم دل بہت بار کانگریس پر قبضہ کرنے کی کوشش کرتا رہا
مگر نرم دل نے بھی اپنی پوزیشن کو نہیں بدلنے دیا۔ اس دوران برطانیہ سرکار نے کانگریسیوں کو گرفتار کرنا
شروع کیا اور گرم دل کے لیڈروں کو جیل بھیجنا شروع کر دیا مگر نرم دل والوں کی ہمدردی گرم دل والوں کے ساتھ
نہیں تھی۔ گرم دل والے سدا نرم دل والوں کی ہمدردی کرتے تھے مگر گرم دل والوں کی تقریروں اور اندولن
سرکار کے ساتھ کوئی تعاون کے کارن انگریزی حکومت نے سال 1909 میں آئین میں تبدیلی کر کے لارڈ منٹو نے بھارت
میں سرکاری حکومت کے شاسن کی قانونی ستھتی میں ایک سیٹ بھی ہندوستانی کے لئے ریزرو کر دی۔ اس
پر سے کانگریس کا پہلا ممبر شری ستیندر سنہا کو چنا گیا یعنی کہ انگریزوں پر لگاتار کے ... میں چل رہے

آگے صفحہ ۱۴۰ پر

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized by eGangotri

چوتھے بھارت دیش پر کمیونزم سیمہ واد کا کالا کالا سایہ

بھارت میں کمیونزم پارٹی کی بنیاد سال 1920ء میں روس کے تاشقند کے مکان پر M.N
رائے اور دیگر نے رکھی تھی یعنی بھارت پر یہ کالے بادل 1920 سے منڈلانے
شروع ہو گئے تھے۔ اس پارٹی کا نہ تو کوئی مذہب ہے نہ دین نہ ایمان۔ ان کا کوئی خدا نہیں
نہ ہی کوئی مندر نہ کوئی مسجد

یہ نام نہاد پارٹی کا کمیونزم دیش بھگتی سے الگ اہم رول۔ یہی ماسکو میں بارش ہونے لگے تو یہ
بھارت میں بھی چھتریاں تان لیتے ہیں۔

(1) دوسرے وشو یدھ کے سمے کانگریس اس لڑائی کی مخالفت کر رہی تھی تب ان کمیونسٹوں نے انگریزوں کا
سمرتھن کر رہے تھے۔ ان کا کہنا تھا کہ یہ یدھ پیپلز وار یعنی عام لوگوں کا یدھ

(2) 1947 میں ان کمیونسٹوں نے پاکستان بننے کی حمایت کی تھی اور کہا تھا کہ بھارت کو ملنے والی آزادی
سچی آزادی نہیں ہو گی۔

(3) 1962 میں جب چین نے ہندی چینی بھائی بھائی کا نعرہ دے کر دھوکے سے بھارت پر 21 اکتوبر 1962 کو
حملہ کیا اور 36000 مربع میل کا رقبہ اپنے قبضہ میں لے لیا اس ہندی چینی بھائی بھائی کے نعرے
کی R.S.S. کے سرسنگھ چالک گرو گولوالکر نے کھلے شبدوں میں نہرو کو چین سے سادھان
رہنے کی وارننگ دی تھی لیکن نہرو اس خام خیالی میں بہت بری طرح کھو گیا تھا
نہرو نے R.S.S. کو بار بار فرقہ پرست پارٹی کہا اور کہا کہ یہ دیش ملک کے دشمن ہیں
جب چین نے بھارت پر حملے کر کے اس دیش دشمن کمیونسٹوں نے کھلے شبدوں میں چین کا سمرتھن کیا

(4) 1975 میں جب اندرا گاندھی نے غلط ڈھنگ سے دیش پر ایمرجنسی لگائی تو پورے بھارت دیش
میں اندرا کے اس فیصلہ کے خلاف جن آندولن شروع ہو گئے۔ جے پرکاش نارائن کی اگوائی میں
ہزاروں لوگوں کو جیل میں ٹھونسا جا رہا تھا اس وقت بھی ان کمیونسٹوں نے اندرا کے
ایمرجنسی لگائے جانے کو صحیح فیصلہ قرار دیا تھا

(5) دیو گوڑا سرکار کو جب کانگریس سمرتھن دے رہی تھی تو اس پارٹی نے کانگریس کو بری طرح بدنام
کرنے کی کوشش کی اور کہا کہ یہ دونوں ایک دوسرے ہیں یہ سرکار کو سمرتھن دے کر احسان نہیں کر رہے
ان پر بھی کوئی مجبوری ہے اس سمے کانگریس پارٹی نے اپنا سمرتھن واپس لے لیا
اپنی ہی پارٹی کے منتری اندرجیت گپتا جو خود کمیونسٹ ہیں انہوں نے کہا تھا کہ میری پارٹی کو کانگریس کے
بارے میں اس طرح سے شبہ نہیں کرنا چاہئے تھے

(6) ابھی حال میں ہوئے چناؤ کے سمے کمیونسٹ کانگریس کی رجوت مراد دیکر اس کی مخالفت کر رہی تھی

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized by eGangotri

بھارت میں کمیونزم سمپرداد کا کالا ماضی

لیکن جب ان کا ایک پولٹ بیورو لیڈر ہرکشن سنگھ سرجیت نے کہنا شروع کر دیا کہ کانگرس اکیلے بھی
پر فرقہ پرست پارٹیوں کا مقابلہ کر رہی ہے پر ووٹ ہو کانگرس کو ہی ملنے چاہئیں گے

(7) 1942 میں جب بھارت کی جنتا مہاتما گاندھی کے نعرہ انگریزو بھارت چھوڑو کی حمایت میں ہزاروں
کی تعداد میں لوگ جیلوں میں جا رہے تھے تب ان دیش دشمن پارٹی نے انگریزوں کا ساتھ
دے دیش واسیوں کی پیٹھ میں چھرا گھونپا۔

(8) امریکہ اور واشنگٹن پر آتنک وادی اسامہ بن لادن کے جوانوں نے ہوائی جہازوں سے حملہ کر ہزاروں بے گناہ
لوگوں کو موت کی نیند سلا دیا۔ دوسرے روز بھارت کے شہر میں ہو رہے آتنک وادی حرکتوں کو دیکھ کر بھارت سرکار نے
سٹوڈنٹ اسلامک موومنٹ یعنی سیمی پر دو سال کیلئے پابندی لگا کر ان کے تمام دفتر سیل کر دئیے۔ تب کمیونسٹوں نے کہنا شروع کر دیا
کہ ان جیسوں سے شریفوں کے آتنک وادی ہونے کا ثبوت نہیں ملا۔ اگر ملک کو تباہی سے بچانا ہے تو یہ کمیونسٹ وادی سرکار کے
اس فیصلہ پر طرح طرح کی نکتہ چینی کر رہے ہیں۔ ان کو دیش سے پیار نہیں صرف ووٹوں سے پیار ہے

(9) ہرکشن سنگھ سرجیت کمیونسٹ لیڈر کا 1999 کا بیان جہاں کانگرس کمزور ہوگی ہم وہاں کی امداد کریں گے اور
جہاں کانگرس طاقت ور ہوگی وہاں ہم ان کا ڈٹ کر مقابلہ کریں گے

(10) آزادی سے پہلے یہ بائیں پنتھی لوگ کھل کر سوتنترتا سنگرام کی مخالفت کرتے تھے انہوں نے مہاتما گاندھی کی
اور مہاتما کو کبھی بھی نیتا نہیں کہا ان کی نظر میں بھارت راشٹرواد کا حصہ تھا نہیں نیتا جی سبھاش چندر بوس اور
جب ریشم سنسکرتی سے بہت جڑی تھی وہ رہنے تو بھارت میں ... ان سوویت یونین کے ہی گن گاتے تھے

(11) سال 1975 میں روس کے اشارے پر اندرا گاندھی نے ایک مارکس وادی اتہاسکار پروفیسر نور الحسن کو سکھشا منتری
بنایا انہوں نے دیش کے اتہاس کو مارکس وادی درشٹی کون سے لکھوانا شروع کیا انہی کے شاسن کال میں اس نے چن چن
بام پنتھی وچار دھارا کے اتہاسکاروں کو بڑھاوا دیا جیسے رام شرن شرما، رومیلا تھاپر، ستیش چندر، وپن چندر،
عرفان حبیب، کے این پانیکر، کمیٹی سرکار، ڈی این جھا، ستری مالی، ارجن دیو جیسے بام پنتھیوں کو جوڑا انہوں نے
دیش کے اتہاس کو بام پنتھی درشٹی کون سے لکھنا شروع کیا ان کے بنائے اتہاس میں یہ لکھا گیا کہ پراچین بھارت
کے براہمن گؤ ماس کھاتے تھے ... جو ان اتہاسکاروں سے یہ ... پاٹھیہ
پستکیں ... یہ سرکار اور سرکاری منتری پرکاشت کر رہے ہیں ان کو بھی اپنی ... کر رہے ہیں کیا ارجن سنگھ یہ مانتے ہیں کہ
ان کے ہزاروں گرو ... سکھ ... بزرگوں کو ... اور ... کو بتا رہے ہیں کیا کوئی جیت ...
... ہو جائے گا ... یہ صرف خیالی ... ایک اتہاس کار نے ایک ... انڈیا
نام کی کتاب لکھی جو ... پڑھائی جا رہی ہے اس میں ... اور گورو تیغ بہادر کی قربانی اور ...
کا ذکر ... بادشاہ اورنگزیب کو ایک سنت ... ہے
اس کتاب کا ... ستیش چندر ... اس ... کیا گیا۔

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized by eGangotri

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized by eGangotri

پہلا وشو یدھ یعنی فرسٹ ورلڈ وار

وشو یدھ ہونے کے نیچے کارن

(1) یوروپ کا ہر راشٹر اپنی سبھیتا اپنی سنسکرتی کو دوسرے راشٹروں سے سریشٹھ مانتا تھا جس کارن راشٹروں کا آپس میں تناؤ بڑھ گیا

(2) یوروپ کا ہر راشٹر اپنی حکومت کے دائرے کو زیادہ سے زیادہ وستار کرنا چاہتا تھا

(3) سامراجیہ واد کی کامیابی کیلئے یوروپ کا ہر ایک راشٹر اپنی فوجی طاقت کو بڑھانے لگا بلکہ ہر دیش میں سینک شکشا سبھی پر ایک کیلئے لازمی کر دی گئی

(4) اس وقت کے ~~جانے مانے~~ سماچار پتروں میں صرف اپنے ہی راشٹر کے ہت کو دھیان میں رکھ کر اور دوسروں کے خلاف پرچار کرنے والے لیکھ لکھے جاتے انہی سماچار پتروں نے بھی یدھ کیلئے ہوا کھڑا کرنی شروع کر دی

(5) جرمنی اور فرانس بھی دونوں کی اپنی پرانی دشمنی کے کارن یدھ بڑھکا بڑھکا جرمنی نے ترکی سے دوستی کر کے انگلینڈ کو اپنا دشمن بنا لیا جرمن سمراٹ کیسر ولیم کے بڑے کیلئے ابھیلاشوں کے کارن یوروپ کا واتاورن زہریلا ہو رہا تھا۔

(6) 1908 عیسوی میں آسٹریا نے بوسنیا اور ہرزیگووینا کے پردیشوں کو اپنے راجیہ میں ملا لیا ان پردیشوں ان پردیشوں میں رہنے والے لوگوں نے یہ غلطی برداشت نہیں کی اس کارن آسٹریا اور سربیا میں دشمنی ہو گئی

(7) 1907 تک سارا یوروپ دو ٹکڑیوں میں بٹ گیا جرمنی آسٹریا اور اٹلی ایک گٹ میں روس فرانس اور انگلینڈ دوسرا گروپ یہ کارن بھی یدھ کا بنا

(8) اٹلی کا ٹریسٹ نام کا ایک پردیش آسٹریا کے ادھین غلام تھا اٹلی نے آسٹریا کو اپنا پردیش خالی کرنے کو کہا مگر آسٹریا کسی طرح بھی وہ پردیش چھوڑنے کو تیار نہ ہوا اس کارن اٹلی کی جرمنی سے دشمنی ہو گئی اٹلی دوسرے ٹکڑے میں شامل ہو گیا یوروپ کی شکتی کم ہونے کا کارن بھی یدھ بنا

(9) 28 جون 1914 عیسوی کو آسٹریا کا راج کمار آرچ ڈیوک فرانز فرڈیننڈ اور اسکی پتنی کا قتل کر دیا گیا یہ راج کمار آسٹریا اور ہنگری کی گدی کا حقدار تھا ان قتلوں کا جرم سربیا پر لگا اور جس یدھ کیلئے للکار دی روس نے سربیا کی امداد کا وعدہ کیا سربیا نے روس کی امداد حاصل کر آسٹریا کے یدھ کے چیلنج کو قبول کر لیا اس کارن 28 جولائی 1914 کو یدھ چھڑا

یدھ میں روس نے سربیا کا پورا پورا ساتھ دیا اور جرمنی نے یکم اگست اور 3 اگست ~~1914~~ 1914 کو

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized by eGangotri

۱۹۱۴

فرانس کے خلاف جنگ کا اعلان کر دیا جرمن کی فوجوں نے فرانس پر دباؤ ڈالنے کی غرض سے ۴ اگست
روسی فوجیں بیلجیم میں داخل ہو گئیں اسی وقت برطانیہ نے جرمن کے خلاف جنگ چھیڑ دی
اور کئی دوسرے دیش بھی اس یدھ میں شامل ہو گئے اور جاپان نے جرمن کے ادھین
والے پردیشوں پر قبضہ جمانے کی غرض سے جرمن پر حملہ کر دیا ترکی اور بلغاریہ جرمنی کی طرف
سے لڑائی میں شامل ہوئے اسی ٹرکٹ کا ممبر ہوتے ہوئے بھی اٹلی کچھ عرصہ کے لئے لڑائی سے الگ رہا
مگر ۱۹۱۵ کو وہ بھی جرمنی آسٹریلیا اور ہنگری کے خلاف لڑائی میں شامل ہو گیا

پہلے وشو یدھ کی کچھ خاص گھٹنائیں

(۱) ۱۹۱۴ میں جرمن نے بیلجیم کے راستے فرانس پر حملہ کیا جب کہ بیلجیم بالکل نیوٹرل تھا اس پر جرمن کی فوجیں بیلجیم سے گذریں تو اس کے دوست انگلینڈ نے جرمن کے خلاف یدھ کی گھوشنا کر دی انگلینڈ کے کارن بھارت کو بھی یدھ میں شامل ہونا پڑا کیونکہ بھارت اس سمے انگلینڈ کے ادھین تھا

(۲) پہلے اول مورچہ پر جرمن کی فتح ہوئی جرمن نے روس کی فوجوں کو ہرا دیا ۱۹۱۷ کو امریکہ جو ~~ڈکٹیٹروں~~ راشٹروں کے ساتھ مل گیا اور روس نے جرمن کے خلاف یدھ کی گھوشنا کر دی اور روس کرانتی کے بعد روس کی نئی سرکار نے جرمن سے صلح کر لی ۱۹۱۸ کو جرمن کی فوجوں نے انگلینڈ اور فرانس کے درمیان زبردست گولہ باری کی جس کارن بہت بڑے حصے پر جرمن کا قبضہ ہو گیا ۱۹۱۵ میں رومانیہ نے ہار قبول کر لی ہتھیار ڈال دیئے جس کارن مترراشٹروں کی حالت اور بھی خراب ہو گئی

(۳) یدھ میں مترراشٹروں کی نازک حالت کو دیکھ امریکہ ۲۲۵۰۰ فوجی ہر ماہ یورپ کی امداد کے لئے بھیجنا شروع کر دیئے امریکی فوجوں کی مدد سے جرمن اور ترکی کی پوزیشن دن بدن کمزور ہونے لگی اور ایک ایک کر جرمن کے ہر ساتھی نے ہار قبول کرنی شروع کر دی

(۴) اپنے سارے ساتھیوں کو یدھ سے ہٹ جانے کے بعد جرمن اکیلا ہی رہ گیا وہ زیادہ دیر تک جنگ جاری نہ رکھ سکا اور جرمن نے ۱۹۱۸ یکم نومبر کو یدھ بندی کی گھوشنا کر دی پہلا وشو یدھ سماپت ہو گیا

(۵) اس وشو یدھ میں مرنے والے اور گھائل لوگوں کی تعداد ۸۰ لاکھ تھی لاکھوں لوگ اپاہج ہو گئے ہوائی حملوں کے کارن بہت سی جان و مال برباد ہوئے ہزاروں لوگوں کی جانیں گئیں اور جنگ میں شامل تمام پردیشوں کی مالی حالت بہت خستہ ہو گئی۔ یہ یدھ ۱۹۱۴ کو شروع ہو کر ۱۹۱۸ کو ختم ہوا

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized by eGangotri

1939 T 1945

دوسرا وشو یدھ

دوسرا وشو یدھ یعنی سیکنڈ ورلڈ وار دوسرے وشو یدھ کے سمے برطانیہ انگلینڈ کا پردھان منتری چرچل تھا جرمنی کا تاناشاہ نازی ہٹلر نازی فوجوں کا کمانڈر ہٹلر تھا اس نے ڈانزگ کی بندرگاہ تک جانے کیلئے پولینڈ سے راستہ مانگا مگر پولینڈ کی سرکار نے انگلینڈ اور فرانس کی طاقت کے بوتے سے ہٹلر کی جرمن فوج کو اپنے دیش سے گزرنے کیلئے راستہ دینے سے صاف انکار کر دیا یکم ستمبر 1939 کو ہٹلر کی فوجوں نے پولینڈ پر حملہ کر دیا ادھر انگلینڈ اور فرانس نے ہٹلر کو ایسے قدم اٹھانے سے باز رہنے کی چیتاونی دی کہ تم پولینڈ سے اپنی فوج واپس بلا لو مگر ہٹلر نے اس وارننگ کی کوئی پرواہ نہیں کی مجبوراً انگلینڈ اور فرانس نے جرمنی کے خلاف جنگ کا اعلان کر دیا اس طرح آسٹریلیا مصر دیشوں نے انگلینڈ فرانس وغیرہ کا ساتھ دینا شروع کر دیا۔ ہٹلر کی فوجیں جس تیزی سے آگے بڑھ رہی تھیں اسی تیزی سے اس کی فوجیں ہارنے لگیں یہ دیکھ کر ہٹلر نے یہودیوں سے [illegible] یہودیوں سے لاکھوں روپیہ زبردستی چھیننا شروع کر دیا روپیہ چھیننے کے بعد ان یہودیوں کو ہزاروں کی تعداد میں گیس چیمبروں میں زندہ جلا دیا بچے کچھ یہودی جان بچا جرمنی کی سرحدوں سے باہر بھاگ گئے۔ ادھر متحدہ دیشوں کی طاقت بڑھتی دیکھ ہٹلر گھبرا گیا اور اس نے آتم ہتیا کر لی مئی 1945 کو جرمنی نے بنا کسی شرط اپنی ہار قبول کر لی اور آتم سمرپن کر دیا جرمنی دو حصوں میں بٹ گیا [illegible] لڑائی بند ہو گئی اسی دوران 1945 کو جاپان کے ناگاساکی اور ہیروشیما پر دو ایٹم بم گرائے جس سے جاپان کے دونوں شہر تباہ ہو گئے [illegible] 1945 جاپان نے بھی آتم سمرپن کر دیا جرمنی کی ہار کے بعد بھی 3 مہینے تک ایشیا میں جنگ ہوتی رہی 6 اگست 1945 کو جاپان کے شہر ہیروشیما کا نام ایٹم بم کے بعد مٹ گیا دوسرا بم 9 اگست کو جاپان کے دوسرے شہر ناگاساکی پر گرا یہ شہر بھی پوری طرح تباہ ہو گیا آخر جاپان نے 14 اگست 1945 کو اپنی ہار قبول کر لی اور متحدہ دیشوں کے آگے آتم سمرپن کر دیا اس طرح دوسرا وشو یدھ ختم ہوا

دوسرے وشو یدھ کے نتیجے

(1) پہلے وشو یدھ میں مرنے والوں کی تعداد لاکھوں تک تھی مگر اس سیکنڈ ورلڈ وار میں مرنے والوں کی تعداد کروڑوں تک پہنچ گئی تھی ان خاص کر طاقتوں نے یورپ کے ایک بہت بڑے حصے کو قبرستان بنا دیا اور لاکھوں لوگوں کو غلام کیمپ بنا دیا گیا [illegible] نے لکھا کہ مرنے والے 6 کروڑ سے بھی زیادہ تھے

(2) بچے یہودیوں کے دلوں میں نازیوں کے لئے سخت نفرت ہو گئی تھی

(3) کروڑوں کی تعداد میں مرنے والے لوگوں کے کارن بہت سے دیشوں کی مالی حالت بہت کمزور ہو گئی

(4) بہت سے بڑے بڑے شہر بالکل تباہ ہو گئے

(5) اس یدھ میں 13 کھرب 84 ارب اور 90 کروڑ ڈالر کا خرچ آیا

6 اگست 1945 کو جاپان کے شہر ہیروشیما پر [illegible] 589 [illegible]

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized by eGangotri

(۳) اس جنگ میں انگلینڈ وغیرہ اتحادیوں کی جیت ہوئی جرمنی - جاپان - اور اٹلی ہار گئے جرمنی کو اتحادیوں نے
کر کے جیتنے والوں نے دو حصوں میں بانٹ لیا کوریا پر قبضہ کر لیا جاپان کے قبضہ سے بھی کافی پردیش
نکل گئے اٹلی کا بھی بہت سے پردیشوں سے قبضہ ہٹ گیا اٹلی اور جاپان کو بہت بربادی برداشت کرنی
پڑی اٹلی کو لیبیا اور برنش فرانس کو کچھ پردیش پرتی سلامیہ کو دینے پڑے اور کچھ علاقہ یونان کو بھی دینا

(۴) اس یدھ میں انگلینڈ کی مالی حالت کافی نازک ہو گئی تھی اور وہ اتنا شکتی ہو گیا کہ اس قابل نہیں رہا کہ دیگر
دیشوں کو اپنے قبضہ میں رکھ سکے اس کارن بھارت کی اور کئی دوسرے دیشوں کو آزادی حاصل کرنے کا موقعہ
مل گیا

(۵) سکنڈ ورلڈ وار سے پہلے بھارت دو ملکوں کا غلام تھا بھارت کا سب سے زیادہ حصہ انگلینڈ کے ادھین
اور کچھ حصے پر فرانس اور پرتگال کا قبضہ تھا فرانسیسیوں کے قبضہ میں پانڈی چیری چندر نگر اور پرتگال
کے ادھین گوا - دیو اور دمن کے علاقے تھے جب 1885 میں انڈین نیشنل کانگرس بنی
تو اس نے انگریزوں کے خلاف آزادی حاصل کرنے کا بگل بجایا 1947 کو انگلینڈ سے آزادی
ملی مگر بھارت کے تین ٹکڑے ہو گئے ایک حصہ بنگال میں بھی پاکستان کا قبضہ دوسرا پاکستان
اور بنگالی پاکستان کے زیر قبضہ نہیں رہنا چاہتے تھے بنگالیوں کی زوردار جدوجہد سے بنگال آزاد ہوا 1971 میں
بنگلہ دیش بنا -

(۶) 1947 میں بھارت آزاد تو ہو گیا مگر فرانس اور پرتگال اپنے زیر علاقوں پر قبضہ کیے رکھنے کی کوشش کرتے رہے
جب 1950 میں بھارت میں لوک راج بنا تو تھوڑے عرصہ بعد فرانس نے پانڈی چیری اور چندر نگر سے اپنا
قبضہ چھوڑ دیا مگر پرتگال اڑا رہا آخر بھارت واسیوں نے پرتگال کے خلاف فوجی کاروائی کی 1961
کی بھارتی فوج نے پرتگال سے بھی گوا دیو دمن آزاد کروا لیے۔

(۷) سری لنکا جو ایک بہت بڑا دیپ بھارت کے دکشن میں ہے یہ بھی برطانیہ کے ادھین تھا 1948 کو یہ بھی
برطانیہ کے قبضہ سے آزاد ہو گیا۔

(۸) برما دیش کبھی پہلے بھارت کا ہی ایک حصہ تھا جو انگریزوں کے زیر قبضہ تھا 1824 سے 1835 تک اس پر بھی
انگریزوں نے قبضہ جمائے رکھا 1935 میں گورنمنٹ انڈیا ایکٹ کے مطابق برما کو بھارت سے الگ
کر دیا سکنڈ ورلڈ وار میں جاپان نے برما پر حملہ کر دیا 1942 میں برما واسیوں نے برطانیہ کے خلاف
جاپان کا ساتھ دیا بعد میں برمیوں نے محسوس کیا جاپانی انگریزوں سے بھی خطرناک ثابت ہونے کے کارن تو برما واسیوں
نے جاپان کے خلاف اندولن چھیڑ دیا 1945 کو جاپان انگریزوں سے ہار گیا اب برما واسیوں نے فیصلہ کیا
کہ وہ آزاد رہیں گے 1947 کو برطانیہ سرکار نے برما کو بھی آزاد کر دیا 4 جنوری 1948 کو برما
کی آزادی پراپت ہوئی - اور یہ ایک الگ ملک بن گیا

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized by eGangotri

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized by eGangotri

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized by eGangotri

ریاست جموں کشمیر کی سیاسی ڈکٹیٹروں کا عروج اور عوامی رنج کی دھاندلیاں

(آئندہ روز حقہ ۵۵۲) پارلیمنٹ میں میری پوزیشن بالکل برباد ہو رہی ہے مجھے رعب نہیں کرنا چاہئے تھا
کہ شیخ محمد عبداللہ نے پنڈت نہرو کے اس خط کی کوئی پرواہ نہ کی جس کی اطلاع [illegible] پنڈت نہرو - سکھ
جموں کی جنتا پر ہر روز طرح طرح کے ظلم کرنے شروع کر دیئے تھے ڈوگروں کو قید کر علاوہ عدالت نے جرمانہ
بھی کیا تھا پولیس نے ان کے گھروں میں چھاپے مار کر ان کی جائیدادیں زمینداروں کی فائلیں چھین ضبط کرنی
شروع کر دی ہیں اور دوسرے روز پنڈت نہرو کے خلاف پارلیمنٹ میں تنقید ہونے شروع ہو گئے 28 جون 1953
کو پنڈت نہرو نے پھر شیخ کو خط لکھا کہ جموں اور تمہارے درمیان ہو رہی ہے اسے کم کو ترجیح ہو
پیرا [illegible] دن بدن کمزور ہو رہی ہے خود دلی [illegible] اس کے نتیجہ میں شیخ نے پنڈت نہرو کی
زبانی دعوت کی بھی کوئی پرواہ نہیں کی ان کی دعوت کو ٹھکرا دیا کیونکہ شیخ اب ریاست کا سلطان بن
گیا تھا۔ امریکی [illegible] سٹیونسن نے شیخ کے دماغ میں یہ بات بٹھا دی تھی کہ تمہیں دنیا کی کوئی طاقت
کشمیر کا سلطان بننے سے نہیں روک سکتی 10 جولائی 1953ء کو یوم شہیداں کے موقعہ پر شیخ عبداللہ نے کھلم کھلا
تقریر کرتے ہوئے کہا کہ میں کسی کا پابند نہیں ہوں آپ نے فوج اور روپیہ کا بڑا احسان ہے لیکن
اپنی فوج بھی نہیں چاہیے ہندوستان کی مالی امداد بھی نہیں ریاست کا فوجداری [illegible]
پر ریاست سرکار سے کسی قسم کے بھی تعلقات نہیں [illegible] پنڈت
نہرو نے شیخ کا بیان [illegible] اس کو بین الاقوامی [illegible] شیخ نے پنڈت نہرو کو
دھمکانے لگا۔ شیخ نے کہا ہندوستانی حکومت فرقہ پرست ہے اور ہندوستانی پریس بھی فرقہ پرست ہے
شیخ کی اس باغیانہ تقریر [illegible] نے کشمیر [illegible] سے اس لئے خالی نہیں کرایا تھا
کہ بھارت کا غلام بن کر رہنا [illegible] شیخ کی اس باغیانہ تقریر سے مرکزی
رہنماؤں میں زبردست گھبراہٹ پھیل گئی اس سے ریاستی وزراء میں بھی انتشار پھیل گیا 7 اگست 1953ء
کو ریاستی وزیروں نے بخشی غلام محمد کو جو اس وقت نائب وزیر اعظم تھا شیخ کو فوری کابینہ کی
کابینہ کی بیٹھک بلانے کو کہا کہ شیخ ان سب کو حکم دے کر گلمرگ چلا گیا حالات کو دیکھتے ہوئے
پنڈت نہرو نے پریشانی کی حالت میں کرن سنگھ کو مناسب کاروائی کرنے کی اجازت دی
9 اگست 1953ء کو کرن سنگھ نے گورنر کے خفیہ [illegible] کا استعمال کرتے ہوئے بخشی غلام محمد کو حکم
آدھی رات کے وقت ہی
کو جلد پاس [illegible] منظوری کا حکم بھی تھا شیخ محمد عبداللہ کو دن نکلنے سے پہلے ہی [illegible]
[illegible] اور 9 اگست 1953ء کو ہی بخشی غلام محمد کو وزیر اعظم کا حلف دلوایا گیا
بخشی نے حلف لینے کے بعد ریڈیو سے پبلک کے نام ایک پیغام نشر کیا اور کہا کہ موجودہ حالات
کا یہی تقاضا تھا [illegible] کشمیر کی [illegible]

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized by eGangotri

ریاست جموں کشمیر میں عوامی رشتے کی دھاندلیاں

شیخ محمد عبداللہ کا آزاد اور خود مختار کشمیر کا نعرہ گمراہ کن نعرہ تھا ہمارے پاس اتنی طاقت نہیں کہ ہم خود مختار رہ سکیں۔ بخشی غلام محمد بخشی غلام محمد کے دور میں بھارت اور کشمیر کے درمیان شیخ کی قائم کی گئی دیوار آہستہ آہستہ گرنے لگی بخشی غلام محمد ایک ہوشیار ایڈمنسٹریٹر تھا شیخ کی گرفتاری کے بعد کشمیر میں ہوئی گڑبڑی کو بخشی نے پوری طرح دبا دیا گڑبڑی کے دوران ۵۰ آدمیوں کی جانیں گئیں مگر شیخ عبداللہ نے رہائی کے بعد باہر آکر اپنی کی تحریری (آتش چنار) میں مرنے والوں کی تعداد 2000 تک لکھی جو بہت بڑا جھوٹ تھا بخشی اس بات کو سمجھ چکا تھا کہ بھارت اور ریاست کے درمیان اچھے تعلقات قائم رکھنے کے بعد ہی دہلی معاہدہ پر عمل کیا جا سکتا ہے اور ریاستی حکومت کی شیخ کے وقت کی گئی غلط پالیسیوں کو ختم کرنا ہوگا ۱۴ مئی 1954 کو بھارت سرکار کی طرف سے نافذ کئے گئے آئینی ہندی ایکٹ کی دفعات کو توسیع دے کر لاگو کیا گیا۔ بخشی کے دور میں ریاست میں بے شمار تعمیری کام عمل میں لائے گئے ریاست پر ہر طرف ترقی آہستہ آہستہ ہند کے دیگر قوانین بھی ریاست میں لاگو ہونے لگے ریاست میں داخل ہونے کا پرمٹ سسٹم ختم ہو گیا تحریر و تقریر کی مکمل آزادی مل گئی بخشی ہر شکایت دار کو عام دربار لگاتا تھا اور ہر ملنے والے کیلئے اس کے دروازے ہمیشہ کھلے رہتے ریاست کے کونے کونے میں بجلی۔ ٹیوب ویل اور سڑکوں کا جال بچھایا گیا نئی نئی بہت سی بستیاں وجود میں آئیں جیسے گاندھی نگر شاستری نگر۔ نئی بستی نانک نگر اور کنڈی کے علاقہ میں پانی کی بہم رسانی کیلئے ٹیوب ویل بنائے گئے مگر اس کے خاندان یعنی اس کے بھائیوں بخشی رشید اور بخشی مجید نے غلام محمد کی حیثیت کا ناجائز فائدہ اٹھانا شروع کر دیا دونوں من مانیاں کرنے لگے ۸ جنوری 1958 کو شیخ غلام محمد کو رہا کر دیا گیا مگر اس کی رہائی چال بے ڈھنگی میں فرق نہیں آیا اس نے ۲۱ جنوری 1958 کو زیر مسجد باغیانہ تقریریں اور لوگوں کو بخشی سرکار کے خلاف خوب بھڑکایا جگہ جگہ فسادات کروائے ایک آدمی کی موت ہوئی اور ۱۵ لوگ زخمی ہوئے بخشی نے اس بھڑکی آگ کو سختی سے دبا دیا اور فسادیوں کو گرفتار کر لیا مگر شیخ جگہ جگہ آگ لگانے لگا۔ ۲۹ اپریل 1958 کو ایک بار پھر شیخ عبداللہ کو مرزا افضل بیگ اور اس کے بہت سے ساتھیوں کو کشمیر سازش کیس کے تحت گرفتار کر کے ان پر ریاست کی حکومت کو ختم کرنے اور پاکستان کے ساتھ ساز باز کر کے حکومت کا تختہ پلٹنے کی کوشش

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized by eGangotri

ریاست جموں کشمیر میں عوامی رائے کی دھاندلیاں

کی کوشش کرنے کا جرم لگا کر پولیس نے چالان عدالت میں پیش کر دیا ۲۰ اکتوبر ۱۹۵۶
کو ان ۸۰ مجرموں میں سے ۶۰ کو سیشن کورٹ کے سپرد کر دیا گیا جن میں شیخ کے ۳ ساتھی
سابقہ ممبران پارلیمنٹ اور سابقہ وزیر نائب وزیر بھی تھے ان کے خلاف قتل اور فسادات کا الزام
لگایا گیا ان لوگوں کی گرفتاری اور بخشی کے بھائیوں کی غلط کرتوتوں کے کارن بخشی کے
خلاف سازش تیار ہو گئی عوام کے شہریوں نے بخشی کے خلاف آواز اٹھانا شروع کر دیا
نیشنل کانفرنس کے اندر بھی بخشی کی ~~خلا~~ مخالفت بڑھ گئی تیرے بخشی کے گرد چھوٹی منڈلی نے ذاتی
اور سیاسی سرپرستی کا ایک نظام قائم کر لیا کنبہ پروری - رشوت ستانی میں ملوث ہونے
کے الزام لگا کر بہت لوگوں نے پنڈت نہرو کے کان بھرنے شروع کر دیے کیونکہ ذاتی طور پر
نہرو شیخ کی برطرفی اور گرفتاری سے کافی دکھی تھا شیخ پنڈت نہرو کی سب سے بڑی کمزوری تھی
حالانکہ بخشی کانگریس تنظیم کا ممبر نہیں تھا لیکن نہرو کی رائے پر کامراج پلان کے تحت ۱۲ اکتوبر ۱۹۶۳
کو بخشی نے رضاکارانہ طور پر بہادری دکھانے کیلئے وزیر اعظم کے عہدہ سے استعفیٰ دے دیا
لیکن جموں اور کشمیر میں بخشی کے دور میں ہوئی ترقی لوگوں کو نوکریاں اور دیگر علاقائی شمار
لوگوں کے دلوں میں بسے ہوئے بڑی ہمدردی تھی لوگوں نے ہر طرح بخشی پر دباؤ ڈالا کہ اپنا
استعفیٰ واپس لو لیکن تیر کمان سے نکل چکا تھا ~~[illegible]~~ وزیروں نہرو کے کارن
ان کے جی حضوری سرکاری وزیروں نے بخشی کیلئے کوئی ہمدردی نہیں دکھائی اسی کارن
بخشی اور اس کے حمایتیوں کے خلاف ~~مخالف~~ مخالف گروپ کا زور بڑھتا گیا بخشی کو
عہدہ چھوڑنا پڑا بخشی کے بعد شمس الدین کو وزیر اعلیٰ بنایا گیا مگر در پردہ حکومت
بخشی کی ہی چل رہی تھی اسی دوران ۲۷ دسمبر ۱۹۶۳ کو اچانک ایک خبر جنگل کی آگ کی طرح
پھیلی کہ حضرت بل درگاہ سے حضرت محمد کا موئے مقدس چوری ہو گیا ہے ساری ریاست میں شور برپا
ہو گیا بخشی کے بھائیوں کی تمام جائیداد، ہوٹل سینما اور پولیس تھانہ چوکی کو آگ مشتعل ہجوم
نے جلا دیا حالات قابو سے باہر ہو گئے سرکاری مشینری بالکل فیل ہو ناکارہ ہو گئی ایسا
معلوم ہونے لگا کہ تمام حکومت کو لقوہ مار گیا ہے شہر میں بالکل لاقانونی پھیل گئی انتظامیہ
بے بس ہو کے بیٹھا رہا دلی سے سری نگر آئے ہوئے ان میں سے ایک بڑے افسر B.N. ملک
نے موقع کا جائزہ لیا ~~اور~~ تفتیش کرنے پر اعلان کیا کہ چوری باہر سے نہیں کی گئی
ہے کسی اندر کے آدمی نے ہی یہ فعل کیا ہے لہٰذا پہرہ حضرت بل سے پہرہ اٹھا لیا گیا
اعلان کر دیا کہ جس شخص نے یہ جرم کیا ہے اس کے بارے میں کوئی تفتیش نہیں کی جائیگی

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized by eGangotri

ریاست جموں کشمیر میں صادق راج کے سیاہ کارنامے

دو پہر رات گزرنے رات کے اندھیرے میں یہ مقدس بال جہاں سے اس نے اٹھایا تھا پھر چپکے سے رکھ جائے چنانچہ ایسا ہی ہوا ۴ جنوری ۱۹۶۴ کو لوگوں نے دیکھا کہ بال اپنی جگہ پر سرگشت پڑا ہے لیکن عوام کو تسلی نہیں ہوئی ۳ فروری ۱۹۶۴ کو سید میرک شاہ کی قیادت میں ۱۵ مسلم علما نے تسلی کرنے پر اعلان کیا کہ موئے مقدس بالکل درست اور اصلی ہے۔ تب جا کر وادی میں امن قائم ہوا۔ بعد میں یہ افواہ پھیلی کہ بخشی غلام محمد کی والدہ جو ان دنوں جموں میں تھی وہ سخت بیمار تھی وہ موئے مقدس کے درشن کرنا چاہتی تھی تب یہ بال سری نگر کی حضرت بل مسجد سے جموں لا کر والدہ محترمہ کو اس کے درشن کروائے گئے جس کے لیے بخشی اور اس کے پورے خاندان کو بہت بڑی قیمت دینی پڑی۔ مندرجہ بالا واقعات کی روشنی میں صاف ظاہر ہو گیا کہ ریاست کا انتظامی ڈھانچہ بہت کمزور ہے کوئی بھی معقول لیڈر صرف بیچ رہا تھا کہ بچارے شمس الدین کو مستعفی ہونا پڑا ۲۹ فروری ۱۹۶۴ کو غلام محمد صادق کو وزیر اعظم مقرر کیا گیا اس کے عہد میں کیا آئینی ودھان کی پیروی کرتے وزیر اعظم سے وزیر اعلیٰ اور صدر ریاست کی جگہ گورنر مقرر کر دیا گیا صادق کا زمانہ عام طور پر پرامن رہا صادق ذاتی طور ایک خاندانی اور آرام پرست آدمی تھا اس کی جدی جائیداد کروڑوں کی تھی غالباً غالباً اس کے جنازے بھی بیان ریڈیو پر نشر ہوتے وہ دین کو بھی بہت پسند کیا جاتے تھے کبھی نہیں سنا کہ اس نے کوئی بھی پبلک جلسہ کیا ہو۔ ادھر بخشی محمد ذاتی طور پر شیخ عبداللہ کے لیے کافی پریشان رہتا تھا کیونکہ شیخ ۲۱ مئی ۱۹۵۸ سے کشمیر سازش کیس میں جیل میں تھا جس پر پولیس نے الزام لگایا تھا کہ شیخ کو پاکستان سے کروڑوں روپیہ حالات کے بگاڑ کے لیے ملے ہیں شیخ اور اس کے ساتھیوں پر سیشن کورٹ میں ریاستی حکومت کا تختہ پلٹنے، قتل و غارت کرنے کے جرم میں مقدمہ چل رہا تھا جس کئی لاکھ روپیہ اس کیس کی J.D. کا فیصلہ تسلیم کر رہا تھا حکومت کا لاکھوں روپیہ ان شہادات پر خرچ ہو رہا تھا مگر بخشی اور صادق نے ساز باز کر کے شیخ عبداللہ پر لگے تمام الزام واپس لینے کے ۸ اپریل ۱۹۶۴ کو حکم جاری کر کے شیخ کو بری کر دیا پولیس نے اور اپوزیشن پارٹی نے اتنے بڑے سکینڈل کے لیے کافی شور مچایا مگر سب بے سود رہی۔ رہائی کے بعد شیخ جب سری نگر آیا تو لوگوں نے اس کا خوب زوردار استقبال کیا شیخ دلی نہرو کے پاس گیا وہاں مذاکرات ہی میں مہمان کی طرح اس کا استقبال کیا گیا شیخ نہرو کا مہمان بن کر دلی رہا ۲۹ مئی ۱۹۶۴ کو شیخ عبداللہ پاکستان گیا ۲۵ مئی ۱۹۶۴ کو وہ پاکستان

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized by eGangotri

ریاست جموں کشمیر میں عوامی راشٹریہ کا کارنامہ

۱۹۶۴ء میں آزاد کشمیر مظفر آباد دوسرے ڈسٹرکٹ پرنٹر ملاقاتی ایوب سے رشتہ کے
کو شیخ کو پنڈت نہرو کے سُرگباش ہونے کی خبر ملی وہ واپس دلی آ گئے بعد شیخ پھر سری نگر آ کر
وہی کٹر کی پرانی ڈگر کی طرح باغیانہ تقریریں کرنے لگا مرکز میں نہرو کے بعد سردستی میں شری لال بہادر
شاستری کو پردھان منتری بنایا گیا مگر شیخ نے پرزور طریقہ سے مخالف تقریریں شروع کر دیں
فروری ۱۹۶۵ء کو شیخ اور بیگم حج پر بیت اللہ گئے مکہ سے دورہ پیاسی
نوٹیفکیشن کا ہی ملک کے لوگوں کے ساتھ اس نے ہندوستان کے بارہ میں بڑا زہریلا پرچار شروع کر دیا
۳۰ مارچ ۱۹۶۵ء کو چین کے دورہ پر جا کر وہاں کے وزیر اعظم چو این لائی سے ملے بڑے بڑے
لفظوں میں ہندوستان کے بارہ میں دینے شروع کر دیئے حکومت ہند کی پوزیشن بیرون ممالک میں
دنوں دن گرتی شروع ہو گئی یہ تمام خبریں بھارت میں آنی شروع ہو گئیں مرکزی سرکار بہت
پریشان ہو گئی حکم کا صاف مطلب ریاست کی شہ حالت دکھائی دینے لگا۔
۹ مئی ۱۹۶۵ء
شیخ کا پاسپورٹ کینسل کر دیا گیا جب یہ دلی ہوائی اڈہ پر اترا تو اس کو دلی پولیس نے
گرفتار کر لیا اسی دوران سازش کے تحت پاکستان نے کشمیر کو فتح کرنے کے لیے ۵ اگست
کو ۳۰۰۰ باقاعدہ پاکستانی فوجیوں نے جنرل ملک کی زیر کمان تخریب کاری کی
زبردست مہم شروع کر دی جیسے ہی برف پگھلی گھس پیٹھیوں کے بھیس میں ہزاروں کی تعداد
میں وہ کشمیر میں داخل ہو گئے اور یکم ستمبر ۱۹۶۵ء پاکستانی فوج نے ۹۰ ٹینکوں کے دستہ کے ساتھ
چھمب جوڑیاں سیکٹر پر حملہ کر دیا ان کا مقصد تھا کہ ہند کے ساتھ ریاست کی لائین کا
یہ ایک راستہ ہے اس کو کاٹ کر وہ علاقہ پر قبضہ ہو جائے گا جنرل ایوب
خان نے شیخی بگھاری کہ ہم جموں پر حملہ کر کے صبح کا ناشتہ نئی دلی
کے لال قلعہ پر کرے گا مرکزی سرکار کو ۵ اگست ۱۹۶۵ء یہ خبر ملی تب تک ہزاروں
کی تعداد میں پاکستان کے گھس پیٹھئے بستیوں میں داخل ہو چکے تھے مگر پاکستان
کی یہ سازش کامیاب نہ ہو سکی پردھان منتری لال بہادر شاستری کے حکم سے ۶ ستمبر ۱۹۶۵ء
کو بھارتی فوج نے پاکستان کے چھمب جوڑیاں دباؤ کو کم کرنے کے لیے دوسرا محاذ لاہور اور سیالکوٹ
کی طرف کھول دیا زوردار حملہ کر کے بھارتی فوج سیالکوٹ کے شہر کے نزدیک اور لاہور کے دروازہ تک
پہنچ گئی تو تب پاکستانی فوج کا دباؤ چھمب جوڑیاں کی طرف کم ہو گیا پاکستان کا بزور شمشیر
کشمیر کو فتح کرنے کا خواب ادھورا رہ گیا ۲۲ ستمبر ۱۹۶۵ء کو سلامتی کونسل کی مداخلت
سے جنگ بندی کا اعلان کیا گیا لیکن پاکستان کی جارحیت جاری رہی

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized by eGangotri

ریاست جموں کشمیر میں [illegible] کے سیاہ کارنامے

6 ستمبر 1965 چین نے کب وقت کو دوستی کا الٹی میٹم دیا کہ ہندوستان سکم چین سرحد پر اپنے تمام فوجی کام بند کر دے۔ 19 ستمبر کو چین نے بھیڑوں کی واپسی اور [illegible] کی [illegible] کی چین نے الٹی میٹم دیا اگر ہندوستان نے ایسا نہیں کیا تو ہم بھی [illegible] میں پہنچیں گے لیکن بھارت کی فوجی طاقت اور پاکستانی فوجوں کی پسپائی دیکھ چین [illegible] سے بچ گیا۔ 10 جنوری 1966 کو تاشقند میں کوسی جن [illegible] کی موجودگی میں لال بہادر شاستری اور پاکستان کے صدر ایوب خان کے درمیان معاہدہ طے پایا دونوں نے اس معاہدہ پر دستخط کئے ہونے کے بعد لال بہادر شاستری ذہنی طور پر پریشانی کی حالت میں [illegible] برداشت نہ ہونے کے قابل شدید [illegible] ہوئے [illegible] وہ [illegible] ہوگئے جو [illegible] کر کے گئے تھے کہ ہم [illegible] کو [illegible] [illegible] [illegible] کی [illegible] بدل دیا گیا [illegible] لاکر [illegible] کی [illegible] دونوں ملکوں کی فوجیں 5 اگست 1965 والی اپنی اپنی پوزیشن پر واپس آ گئیں شاستری کے بعد لال بہادر شاستری کی موت کے بعد شریمتی اندرا گاندھی کو بھارت کا پردھان منتری بنایا گیا۔ 8 دسمبر 1967 کو شیخ محمد عبداللہ کو رہا کر دیا گیا وہ جیلوں اور نظربندی میں [illegible] سال [illegible] کی [illegible] کو [illegible] دیکھا گیا کسی نے بھی شیخ کو کوئی [illegible] نہ دی اور 13 دسمبر 1970 کو وزیر اعلی صادق کی وفات کے بعد سید میر قاسم کو ریاست کا وزیر اعلی بنایا گیا شیخ پھر سے اپنے [illegible] چال پر آ گئے اور [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] بڑھانے لگے باغیانہ تقریریں کرنی شروع کر دیں۔ 8 جنوری 1971 کو شیخ محمد عبداللہ، مرزا افضل بیگ اور جی ایم شاہ کو ریاست بدر کر دیا اور رائے شماری محاذ پارٹی پر پابندی لگا دی۔ 12 جنوری 1971 میں بھی پابندی لگا دی اور محاذ رائے شماری کی پارٹی کو خلاف قانون جماعت قرار دے دیا اور اسی سال 1971 کے [illegible] بنگلہ دیش کے لوگوں نے شیخ مجیب الرحمان کی زیر قیادت پاکستانی سرکار سے آزادی کی تحریک شروع کر دی تھی پاکستانی ملٹری والوں نے بنگلہ دیش کی جنتا پر ظلم کرنے شروع کر دیئے شیخ مجیب الرحمان کی درخواست پر بھارتی فوج بنگلہ دیش میں داخل ہو کر بنگلہ دیشیوں کو [illegible] پاکستانی فوجیوں سے بچا کر [illegible] کر دیا بنگلہ دیش کے لوگوں نے ایک [illegible] بھارتی فوج کا [illegible] کیا وہ [illegible] پاکستانی سرکار سے الگ ہونا چاہتے تھے اور [illegible] ایک جہاز جو دلی سے سری نگر گیا تھا کچھ [illegible] نے اس جہاز کو [illegible] اغوا کر کے لاہور لے گیا [illegible] سرکار نے بار بار پاکستان سے کہا کہ ہمارا جہاز اور اغوا کرنے والے

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized by eGangotri

ریاست جموں کشمیر میں عوامی راج کے سیاہ کارنامے

ملازم ہمارے حوالے کرو مگر وہاں کے وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو نے بھارت سرکار کی کوئی بات نہیں سنی
بلکہ جہاز اغوا کرنے والے ملزمان کو ہیرو قرار دیا گیا اور ان کو شاہی مہمان بنا کر انعام دیئے گئے
شریمتی اندرا گاندھی کو بدلہ لینے کا موقعہ مل گیا دسمبر 1971 کو ہندوستان اور پاکستان کے درمیان زوردار جنگ شروع
ہو گئی پاکستان نے 3 دسمبر 1971 کو شمال میں جموں کشمیر پر حملہ کر دیا 15 روز سمندری۔ ہوائی اور زمینی
لڑائی میں بھارتی جوانوں نے پاکستانی فوج کے چھکے چھڑا دیئے پاکستانی فوج کے جنرل نیازی نے 16 دسمبر 1971
A.A.K جنرل نیازی نے بھارتیہ لیفٹیننٹ جنرل جگجیت سنگھ اروڑہ کے سامنے ہتھیار ڈال کر پاکستان کی
پاکستان کے 93 ہزار سے بھی زیادہ فوجیوں کو بندی بنا لیا گیا جو دنیا کی کسی ہسٹری میں ایسی
مثال نہیں ملتی کہ اتنی بڑی فوج کو کسی دیش نے گرفتار کیا ہو بھارت نے یک طرفہ جنگ
بندی کا اعلان کر دیا بنگلہ دیش بنا اور شیخ مجیب الرحمان کی حکومت قائم ہوئی
3 جولائی 1972 کو پاکستان کے صدر بھٹو اور اندرا گاندھی کے درمیان شملہ سمجھوتہ ہوا
جو کہ 2 جولائی 1972 کو اس سمجھوتہ کی دستاویز پر دونوں صدروں کے دستخط ہوئے
جس میں پاکستانی قیدی رہا کر دونوں ممالک اپنی اپنی فوجیں اپنی اپنی پوزیشن پر واپس چلی گئیں
بھارت نے جیتی ہوئی جنگ جیت کر بھی ہار دی کوئی بھی مطالبہ پاکستان سے کر کے منوایا جا سکتا تھا
لیڈر شپ پر یہ دھبہ رہا کہ سب کچھ ہوتے بھی کسی بھی قسم کی طاقت کا استعمال کرنے کی اجازت نہیں دی
یہ حالات دیکھ شیخ عبداللہ اور مرزا افضل بیگ کی عقل ٹھکانے آ گئی ان دونوں نے
گرگٹ کی طرح رنگ بدل اندرا گاندھی کے راگ گانے شروع کر دیئے اور ساتھ ہی بھارتی سرکار
کے بھی گن گان کرنے لگے اندرا نے شیخ کے ساتھ صلح کی بات چیت شروع کر دی مرزا افضل بیگ
جو صحیح معنوں میں شیخ کا دماغ تھا اور سمجھ کر اس نے اندرا کی جی حضوری شروع کر دی
24 فروری 1975 کو 3 سال بعد شیخ اور اندرا کے درمیان ایک سمجھوتہ ہوا
جس کو کشمیر سمجھوتہ کا نام دیا گیا شیخ نے اپنی رائے شماری پارٹی ختم کر دی اور پھر
نیشنل کانفرنس میں شامل ہو گئے 25 فروری 1975 کو پھر ایک بار شیخ کو ریاست کے وزیر اعلی
کی کرسی پر بٹھا دیا گیا سمجھوتہ کے مطابق شیخ کی وزارت میں پھر کانگریس بھی شامل ہوئے
مرزا افضل بیگ۔ D.D ٹھاکر۔ اور کرنل نابرو بھی شامل ہوئے لیکن راج نیتک شکتی
نے شیخ کا صحیح دماغ خراب کرنا شروع کر دیا اس نے پھر دوہری نیتی کا استعمال شروع کر دیا
لیکن کشمیر میں کھل کر طور پر فرقہ پرست جموں میں سدا دات کا علم اور دلی میں کٹر قوم پرست
لیڈر بنا رہا۔ عشق محبت کا کھیل زیادہ دیر نہیں چل سکا 3 اپریل 1975 کو شیخ پر

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized by eGangotri

ریاست جموں کشمیر میں خود مختاری کے مسئلہ کا زمانہ

نیشنل کانفرنس کا صدر بن گیا عجیب تماشہ ہو رہا تھا ایک طرف کانگریس کی حمایت سے وزیر بنے اور دوسری طرف نیشنل کانفرنس کا صدر۔ 15 مارچ 1955 کو اس نے دیگر کانگریسی ممبروں کو بھی نیشنل کانفرنس میں شامل ہونے کی دعوت دی ان میں سے ایک کانگریسی وزیر عبدالغنی [illegible] بھی نیشنل کانفرنس میں شامل ہو گیا کانگریس پارٹی میں انتشار ہو گیا ریاست کی تعمیر و ترقی بالکل بند ہو گئی کانگریس والے کچھ کہتے نیشنل کانفرنس والے کچھ اس طرح اور [illegible] یہ ہنگامی حکومت 2 سال چلی [illegible] اندرا گاندھی کے [illegible] کے خلاف [illegible] کی آواز پر تمام اپوزیشن والوں نے مل کر جنتا پارٹی قائم کی جنرل الیکشن میں اندرا گاندھی اور دوسری کانگریس بہت بری طرح ہار گئی مرارجی ڈیسائی کی حکومت قائم ہو گئی ادھر ریاستی وزارت بھی ڈانواں ڈول ہونے لگی کانگریس ممبران کی ریاست کی اسمبلی میں [illegible] کی تعداد تھی انہوں نے شیخ سرکار سے اپنی حمایت واپس لے لی وزارت بنانے کی سکیم بنانی شروع کر دی مگر شیخ نے موجودہ گورنر L.K جھا کو جا کر اسمبلی توڑ دی جبکہ ان کو صرف دو ممبران کی حمایت حاصل تھی کانگریسی ہکا بکا رہ گئے گورنر نے اس فیصلہ کو جمہوری قرار دیا گیا۔ یہ جنتا پارٹی کا زمانہ تھا ریاست میں بھی جنتا پارٹی کا یونٹ قائم ہوا مولانا مسعودی کو اس کا صدر بنایا گیا مولوی فاروق کی عوامی مجلس اور دیگر کئی چھوٹی چھوٹی پارٹیاں اور گروپ بھی جنتا پارٹی کے ساتھی ہو گئے اس کا مقابلہ شیخ اور اس کی نیشنل کانفرنس میں [illegible] مرزا افضل بیگ کا دماغ [illegible] کی طرح [illegible] تھا انہوں نے زبردست پروپیگنڈا شروع کر دیا کہ یہ موجودہ [illegible] مرکز کی حکومت [illegible] میں

یہ ہماری ریاست پر [illegible] دفعہ 370 توڑ دیں گے [illegible] نے یہ دفعہ توڑ دی تو ہم کشمیریوں کا وقار ختم ہو جائیگا پہلے ہی بخشی اور صادق کے وقت اور میر قاسم کے وقت میں دفعہ 370 کافی کمزور ہو گئی ہے ہم دوسروں کے غلام بن جائیں گے جیسے پہلے ڈوگرہ شخصی راج میں تھے ادھر ریاست میں اسمبلی الیکشن ہونے والے تھے شیخ کے چیلے [illegible] نے جنتا سرکار کے خلاف زہریلا پرچار کرنا شروع کر دیا اور ملاؤں نے بھی مسجدوں میں دعائیں مانگنی شروع کر دیں کہ شیخ کامیاب ہو اور [illegible] کی اپنی حکومت [illegible] پروپیگنڈے نے اپنا رنگ دکھانا شروع کر دیا جون 1977 میں ہوئے اسمبلی الیکشن میں نیشنل کانفرنس کو واضح اکثریت مل گئی

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized by eGangotri

ریاست جموں کشمیر میں عوامی راج کے سیاہ کارنامے

بیشک میں سے 39 سیٹیں مل گئیں جب میں لداخ کی بھی دونوں سیٹیں شامل تھیں اور جموں کی 32 سیٹوں
میں سے صرف آٹھ صرف کثرت مسلم آبادی والے حلقوں سے 6 سیٹیں شیخ کی پارٹی کو ملیں
جنتا پارٹی کو دوسری کثرت میں صرف 2 اور جموں صوبہ میں 11 سیٹیں ملیں کانگریس کا وجود سری نگر
میں بالکل ختم ہو گیا مگر جموں میں کانگریس کو 10 سیٹیں ملیں جنتا پارٹی کا ریاست کے بارہ میں کوئی
کوئی پروگرام نہیں تھا سوائے اس کے کہ ریاست میں دفعہ 370 ختم ہونی چاہئے مگر عبد الغنی لون
نے اس کے بالکل الٹ بیان دینا کہ ریاست میں کسی بھی قیمت پر دفعہ 370 ختم نہیں ہو سکتی
وجہ لالچی 1977 کو شیخ ایک بار پھر ریاست کا وزیر اعلیٰ بن گیا اتنی زور دار کامیابی کے بعد
شیخ کا دماغ ساتویں آسمان پر پہنچ گیا شیخ ڈکٹیٹر بن گیا پوری کی پوری شکتی شیخ کے ہاتھ میں
آ گئی ایڈمنسٹریشن بھی کمزور ہونی شروع ہو گئی لوٹ کھسوٹ کا بازار گرم ہونا شروع ہو گیا
شیخ نے اپنے بیٹے فاروق کیلئے راستہ ہموار کرنا شروع کر دیا اس کے اپنے ڈپٹی منسٹر تھے مرزا افضل بیگ
کو بھی مجبوراً شیخ کا ڈکٹیٹرانہ رویہ دیکھ مستعفی ہونا پڑا اس صدمہ سے مرزا بیمار ہو کر بستر مرگ پر
پڑ گئے ایک بار شیخ مرزا کی تیمارداری پر اس کے گھر گیا تو اس کی آنکھیں بند تھیں تب شیخ نے مرزا کو
آواز دی مرزا صاحب مجھے پہچانا مرزا نے بند آنکھوں سے ہی کہا میں نے پوری زندگی جب تم کو
نہیں پہچانا اب مرتے دم کیا پہچانوں گا شیخ نے لال چوک میں تقریر کرتے ہوئے بطور چیف منسٹر
کہا وہ حرام خور افسر جنہوں نے لوٹ کا مال رشوت کے طور پر رکھا ہے اب ان لوگوں کا
یوم حساب نزدیک آ رہا ہے اگر کسی بھی افسر کو رشوت لیتے ہوئے پکڑا پایا گیا تو کھلے میدان
میں ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے جائیں گے ریاست میں رشوت بند ہو گئی مگر یہ تقریر ایک سیاسی پیچ کی
تقریر ثابت ہوئی بالکل سینما کے پردہ کی طرح جیسے ہی کوئی سینما ہال میں داخل ہوتا ہے
اس کے سامنے سفید پردہ دکھائی دیتا ہے مگر بتی بند ہونے کے بعد وہی پردہ ننگے اور فحش گانے
دیکھنے والے کو دکھاتا ہے کہ دیکھنے والے کو شرم آتی ہے ایسے معلوم پڑتا ہے کہ ڈکشنری بنانے والے
نے بدعنوانی، خویش پروری، کنبہ پروری جیسے الفاظ صرف شیخ کیلئے ہی بنائے ہوں گے اس خاندان کا
جدی نقصان
1975 کو جب شیخ نے گدی سنبھالی تو ان کی اس کی حیثیت جائیداد ایک معمولی سکول ماسٹر کی سی تھی
حیثیت کی بھی مگر 1978 سے 1982 تک اس خاندان کی جائیداد کروڑوں تک پہنچ گئی
اب معلوم پڑنے لگا کہ انسان جب گرتا ہے تو کتنی گہرائی تک جا پہنچتا ہے
پہنچتا ہے کہاں تک جا سکتا ہے اس کا کوئی اندازہ نہیں کیا الاعلان کالی رقم یعنی
کو جنم دیتا ہے اس کی تفصیل سرکاری ریکارڈ کے مطابق پیش کر رہے ہیں جس کو کوئی چیلنج نہیں کر سکتا
سرکاری ریکارڈ کی نقول کاپیاں بطور ثبوت چھاپ رہے ہیں

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized by eGangotri

ریاست میں سرکاری زمین کی لوٹ

۱۔ دھابی بھائی بلڈنگز یہ عمارت دھابی بھائی بلڈنگز کے نام سے مشہور ہے ۔ ... رقبہ میں بنی
یہ عمارت پولو گراؤنڈ سرینگر کے نزدیک دریائے جہلم کے کنارے پر واقع ہے سرینگر کا یہ بہت بڑا
تجارتی مرکز ہے یہ بلڈنگز سیٹھ دھابی بھائی کو ۳ لاکھ ۶۰ ہزار روپیہ کے عوض پٹہ پر دی گئی تھی
وہ پورا روپیہ سیٹھ دھابی بھائی نے نہیں جب ... تھا اب اس بلڈنگ پر شیخ عبداللہ کا بلا شرکت
غیرے ... طور پر قابض ہے یہ تو ... کا کمال تھا کہ سیٹھ دھابی بھائی اور اس کا
لڑکا دونوں کی موت ہو گئی اس جائیداد کا پٹہ اس خاندان کی ایک عورت کے نام منتقل
کر دیا گیا اور ... اس عورت کو ۳ لاکھ ۶۰ ہزار روپیہ ادا کر کے ... اپنے
نام کروا لیں ... کا بیٹا ... نے اپنے ... سے مختار نامہ کو کینسل کروا دو تمام جائیداد
اپنے نام کروا لی ... ایک پیسہ بھی ادا نہیں کیا اس رقم کو ... کا ...
کر دیا ... جرم ... دیئے جائیں گے کہ یہ سب ... ہے ۔ اس بلڈنگ میں کئی دکانیں ...
سرکاری دفتر میں ... کرایہ ... وصول کرنا شروع کر دیئے ... کرایہ داروں کی ... نہیں
کہ رینٹ کنٹرول ایکٹ کے تحت مالک کے خلاف کورٹ میں جا سکے ۔

۲۔ شیخ کے پاس ایک مکان اور بھی ہے جو مکان نمبر ... اس وقت ایک محل ہے اس کی قیمت زیادہ سے زیادہ
دس لاکھ لگائی گئی تھی یہ مکان ... کے ... تھا ... شیخ کا ... جبری
۳ مکان ... ہے اس کو ... کو کرایہ پر دیا گیا ہے
اب شیخ اس مکان جو ... پر ہے رہ رہے ہیں ... سرکاری
خزانہ سے وصول کرتا ہے صرف مکان کا کرایہ ہی نہیں ... کا کرایہ بھی سرکاری خزانہ سے لیا جا رہا ہے

۴۔ گلمرگ کے پاس ... میں شیخ کا ایک فارم بھی ہے ... یہ فارم دنوں دن پھیلتا جا رہا ہے
کیونکہ اس فارم کے ارد گرد سرکاری زمین کافی تھی آہستہ آہستہ ... علاوہ سرکاری زمین
گھٹتی جا رہی ہے ... اس فارم کا رقبہ دن بدن بڑھتا جا رہا ہے اس فارم کی دیکھ بھال شیخ کا
ایک لڑکا مصطفیٰ کمال کر رہا ہے ... سرکاری ملازم جو قانون کے مطابق ایک جگہ پر تین سال
سے زیادہ ایک جگہ پر نہیں رہ سکتا ... سالوں سے یہیں ... ہے
ریاست کے وزیر ... غلام ... نے ریاستی اسمبلی میں پچھلے دنوں یہ جانا کہ سرکاری زمینوں پر
ناجائز قبضہ ... کرنے کے لئے ... کرنے کا کوئی ... نہیں ... اگر کوئی ...
... تو پھر ... کیوں نہ ہو

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized by eGangotri

ریاست میں عوامی دولت کی لوٹ

۱۰ جب شیخ وزیر اعلیٰ تھے تو بیگم نور جہاں کے دونوں بیٹوں کے لیئے گپ کار روڈ پر واقعہ ۲ ایکڑ سے بھی زیادہ سرکاری رقبہ بیگم کے نام پٹہ پر دیا گیا ہے اس کی مالیت ۵۰ لاکھ سے بھی زیادہ ہے اس زمین کا اصلی پٹہ دار کوئی صنعت کار ٹھیکہ دار تھا اُسے کمال صفائی سے راستہ سے ہٹا کر معمولی سی رقم سرکاری خزانہ میں داخل کروا یہ رقبہ بیگم کے نام کر دیا نہ کوئی نیلامی نہ اشتہار اور نہ سرکاری قانون کی دھجیاں اڑا کر پٹہ منظور ہوئی اس زمین پر ۲ عالیشان کوٹھیاں بن گئی ہیں جن کی تعمیر پر سارا لوہا سیمنٹ اور لکڑی سرکاری خزانہ سے آئی اور انکی تعمیر بھی سرکاری انجینئر کرتے رہے بیگم نے اپنے ہی نام کی بنیاد پر یہ جائیداد اپنے دونوں بیٹوں فاروق اور طارق کے نام کر دی اور ایک کوٹھی میڈیکل شعبہ جموں میں صاحبزادی جو سرکاری کالج میں لیکچرار ہے کے نام کر دی طارق عبداللہ کو ٹورازم ڈیولپمنٹ کارپوریشن کا چیئرمین مقرر کر دیا ہے

۱۱ ایک اور باغ جو سری نگر شہر کے بالکل نزدیک ہے وہ بیگم نور جہاں کی ذاتی جائیداد ہے یہ رقبہ بھی سرکاری ریکارڈ میں سرکاری ہے دن کی روشنی اور رات کے اندھیرے میں دنوں دن بڑھتا جا رہا ہے۔

۱۲ دنیا جانتی ہے کہ ہائیڈروز ہوٹل شیخ کے سسرال والوں کا ہے اس ہوٹل کا رقبہ ۱۵ ایکڑ کے قریب ہے جبکہ پٹہ نامہ کی میعاد ۱۹۸۵ تک تھی اور شرائط کے مطابق نہ بڑھائی جا سکتی یا قابل ~~تبدیل~~ نہ تھی اور اگر میعاد ختم ہونے سے پہلے کسی قانون سے بھی نہیں بڑھائی جا سکتی اگر بڑھائی بھی جائے تو ۴۰ سال سے زیادہ کوئی قانون اجازت نہیں دیتا مگر شیخ نے اپنی طاقت کے بل پر ۲۱ اکتوبر ۱۹۸۴ کو کیبنٹ آرڈر نمبر ۳۸۲ (N.O.K) کے تحت مزید ۹۰ سال کیلئے یہ میعاد بڑھا دی گئی اس رقبہ کی قیمت ۲ لاکھ فی ایکڑ کے حساب سے سارا ہوٹل ایک کروڑ سے بھی زیادہ کا ہے مگر ریاستی کابینہ نے قانون کی کوئی پرواہ نہ کرتے ہوئے کوڑیوں کے بھاؤ پرانے ہی ریٹ پر میعاد میں توسیع کر دی کیونکہ شیخ کو یہ خدشہ تھا کہ شاید میری زندگی کے بعد اس پر عمل نہیں ہوگا۔

۱۳ شیخ کے سسرال والوں کے پاس ... کا ہوٹل کے لئے لینڈ پارک بھی ہے اس کا پٹہ ... کا ہے کے فیصلہ کے مطابق (آرڈیننس آرڈر نمبر ۶۷۳ U.D مورخہ ۱۷ اکتوبر ۱۹۸۰) کو مزید چالیس سال کیلئے اور کر دیا اس لیئے بھی قاعدہ اور قانون کی کوئی پرواہ نہیں کی گئی محکمے میں اس وقت ایک ایک کنال رقبہ کی قیمت ایک لاکھ روپیہ کی تھی مگر ہوٹل کے لئے لینڈ کو صرف ایک ہزار روپیہ فی کنال کے حساب سے ہی دے دیا گیا اور اس ساری زمین کا ۱۶۵ کنال ہے سرکاری ریکارڈ کی پڑتال کرنے پر پتہ لگا کہ اس جائیداد پر شیخ کے سسرال والوں کا ۱۹۶۱ سے غیر قانونی قبضہ تھا جو اب قانونی بن گیا

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized by eGangotri

ریاست میں عوامی پیسے کی لوٹ

ڈاکٹر فاروق عبداللہ شیخ کا بڑا لڑکا ۱۶ سال انگلینڈ میں اپنی بیوی کے ساتھ رہا وہاں سے 2 بڑی قیمتی کاریں لایا جنکی درآمد ڈیوٹی ایک لاکھ روپیہ بنتی تھی وہ چونکہ ادا نہیں کی گئی اسلئے چونکی چھوٹ حاصل کرنے کیلئے لکھ دیا کہ یہ دونوں کاریں رفاہ عام کیلئے شیر کشمیر میڈیکل انسٹی ٹیوٹ صورہ کی ہیں جو مریضوں کو لانے لے جانے کیلئے لائی گئی ہیں پر یہ کاریں ذاتی استعمال کر رہے ہیں جبکہ ہسپتال کے سرکاری عملہ کے کام کیلئے ہیں دنیا جانتی ہے یہ دونوں کاریں کبھی بھی میڈیکل ڈیوٹی پر نہیں دیکھی گئیں بلکہ وہ فاروق کی ذاتی کاریں ہیں۔ 9

فاروق عبداللہ نے جو ڈاکٹر ہے وہ انگلینڈ میں ۱۶ سال تک رہنے کے بعد بھی نہیں ڈاکٹری کی ڈگری M.B.B.S سے ایک انچ بھی آگے نہیں بڑھ سکا اسکی بیگم وہاں ایک معمولی نرس تھی جو ریاست میں آکر یہاں شیر کشمیر میڈیکل انسٹی ٹیوٹ کی چیف میٹرن بن گئی اور فاروق یہاں صورہ میڈیکل انسٹی ٹیوٹ کا ڈائریکٹر مقرر کیا۔ دونوں ہزاروں روپیہ تنخواہ موجودہ ٹرسٹ سے وصول کر رہے ہیں ان دونوں نے شاہی انداز سے کوئی انٹرویو دیا اور نہ ہی مقابلہ کا امتحان پاس کیا اس پر ایک فرد یہ ہے کہ اس ٹرسٹ کے سربراہ کی حیثیت سے ذاتی ادارہ بنا کر لوگوں سے لاکھوں روپیہ بطور دان اور چندہ وصول کرکے کھا رہے۔ 10

فاروق کے بعد دوسرا صاحبزادہ طارق عبداللہ وہ سیاحت اور ٹورزم ڈیپارٹمنٹ کا ڈپٹی ڈائریکٹر کا سربراہ ہے جسکو وہ اپنی جاگیر سمجھتا ہے بڑے سے بڑے افسر کی معمولی سی بات پر بے عزتی کرنا اس کی عام عادت بن گئی ہے ایک جملہ سدا اس کی زبان پر رہتا ہے "میں سمجھتا ہوں تم لوگ کیا چاہتے ہو" اس کا کہنا ہے روپیہ کے کام کا ڈیپارٹمنٹ سے تقریباً 500 ملازم سرکاری ملازمت سے برطرف کر دیئے گئے ہیں اس کے اور بھی بہت سے شرمناک کارنامے ہیں جو شہر کے بچے بچے کی زبان پر ہیں یہ بھی وزیر اعلیٰ کا بیٹا نہ ہوتا تو ایسے کردار کے کارن جیل میں جا چکا ہوتا 11

تیسرے ایک اور نوجوان ہیں ڈاکٹر کمال جنکو صرف قابلیت کی بنا پر نہیں بلکہ وزیر اعلیٰ کا بیٹا ہونے کی وجہ سے میڈیکل کالج میں ہیڈ میڈیکل افسر لگایا گیا ہے اس کے علاوہ ان صاحبزادوں کی فرم کے ساتھیوں سے تعلق رکھنے والے ٹورزم کے ادارے کا افسر اعلیٰ بھی مقرر کیا گیا ہے یہ دونوں محکموں سے تنخواہ وصول کرنے کے علاوہ سیر و سیاحت کے ... کرنے کے بعد اس کو بار بار یورپ کی سیر کرنے کا موقعہ ملتا ہے اس ٹور کیلئے تمام خرچ سرکاری خزانہ سے برداشت ہوتا ہے 12

اس خاندان میں کوئی بھی بالغ ممبر ایسا نہیں جسکو سرکاری خزانہ سے تنخواہ لینے کا حق نہیں 13

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized by eGangotri

ریاست میں نوابی ریوڑی کی لوٹ

شیخ ٹورسٹ ترقیاتی بورڈ کے چیئرمین بھی ہیں اُن کی بیگم اکبر جہاں اس ترقیاتی بورڈ کی وائس چیئرمین ہیں گویا یہ بورڈ اُن کے گھر تک ہی محدود ہے۔ اس کے علاوہ سوشل ویلفیئر بورڈ پر بھی اُن کی بیگم کا ہی قبضہ ہے گویا کہ سوشل ویلفیئر بورڈ کی چیئرمین بھی بیگم ہی ہے جو نصف درجن سرکاری کاریں اُن کی خدمت میں ہر وقت موجود رہتی ہیں بیگم جب کہیں دورہ پر نکلتی ہے اس کو کافی شاندار پروپیگنڈا کیا جاتا ہے تاکہ لوگوں کو پتہ لگے کہ رفاہ عامہ کے کام میں بیگم صاحبہ کتنی مشغول ہیں ان کو آرام کرنے کا موقعہ بھی نہیں ملتا۔

14 شیخ صاحب کا داماد ہے غلام محمد شاہ عام لوگ انکو شاہ صاحب کے نام سے جانتے ہیں ریاست کی وزارت میں تعمیرات اور توانائی کے وزیر ہیں انکو دولت جمع کرنے کا بہت شوق رہا ہے چونکہ پچھلے ایک سال کے عرصہ میں کے وزارت کے عہد میں شاہ صاحب نے ایک کروڑ روپیہ جمع کر لیا ہے اپنے محکمہ کے ہر وزیر میں ایک لاکھ ٹھیکہ مقرر کر رکھا ہے چیف انجینئر سے پانچ ہزار سپرنٹنڈنٹ انجینئر سے ۴ ہزار اور ڈویژنل انجینئر سے ۲ ہزار روپیہ ہر سال انکو دینا ہی ہوتا ہے اس کے علاوہ جب ان ڈائریکٹر پیمنٹ کی بازار سے خرید کریں یا ٹھیکیدار کو کام الاٹ کرنے سے پہلے ہزاروں روپیہ رشوت کا وصول کر کام الاٹ کریں۔ جو ملازم شاہ صاحب کو مقرر کردہ رقم نہیں دے سکتے انکو یہاں سے تبدیل کر دور دراز کے جنگل جیسے پہاڑی علاقوں میں بھیج دیا جاتا ہے اس کے علاوہ P.W.D محکمہ منسلکہ کے ٹھیکیداروں سے بھی روپیہ لیا جاتا ہے

رفیع آباد کے مسئلے کے متعلق

15 اس حکمران ٹولے کا ایک رفاہی ادارہ جو ٹرسٹ کہلاتا ہے رفاہ کے ٹرسٹ کا سربراہ بھی غنی شاہ ہے اس رفاہ کے نام پر کیا کیا دھاندلی کس کس طرح ہوتی ملاحظہ کرو زمین دو برج کے پاس ۲ ایکڑ رقبہ کا پلاٹ اس رفاہ کے نام الاٹ کیا گیا ہے یہ جگہ سرینگر ہوائی اڈے کے بالکل نزدیک ہے ہوائی اڈے والوں نے اس کی سیکورٹی کی خاطر یہ زمین مانگی کے نزدیک رفاہ کا دفتر اور ہسپتال بنانے پر اعتراض کیا مگر محکمہ مال نے ہوائی اڈے والوں کے اس اعتراض کو رد کر دیا یہ الاٹمنٹ آرڈر بحکم ریاست ۱۹۸۰ نمبر 226 (HDK) (R.W) مورخہ ایک روپیہ فی کنال سالانہ لینڈ ریونیو ایکٹ کے تحت یعنی رفاہ کو ۴۰ سال کیلئے دفتر اور عمارتیں بنانے کیلئے الاٹ کی گئی اتنی رقبہ زمین عام پبلک کی ملکیت ہے دیا جاتا تو سرکاری خزانہ کو کم از کم پانچ لاکھ روپیہ ملتا اس طرح شاہ صاحب نے ہر ایک کو ٹھی سرکاری ذریعے کا استعمال کرتے بکشی محکمہ P.W.D ان کے زیر کنٹرول تھا کئی لاکھ روپیہ اس کوٹھی پر خرچ آیا تھا اس کے علاوہ

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized by eGangotri

ریاست میں عوامی رقم کی لوٹ

قلمرک میں شاہ صاحب نے اپنی رہنمائی میں بیچ بچ کے پلے سے منسلک سرکاری زمین کا بیشتر حصہ اپنے
پلاٹ میں شامل کر لیا کیونکہ یہ سرکاری جائیداد سرکاری نہیں رہنے پائی تھی ہے

16 شیخ کی بیٹی مسز خالدہ گل شاہ کی رفیقہ حیات ہے اور ان کے فرزند میں ڈاکٹر مظفر شاہ رفیق احمد
دوسرا مظفر شاہ یعنی شیخ صاحب کے دو بیٹے اور ایک دوہتی میں کالید شاہ کو سمٹھول
باغ سری نگر میں 8-4 کنال سرکاری رقبہ زیر آرڈر نمبر 22 (N.D.K) کے تحت 26 مارچ 1980
کو ایک معمولی سی رقم لیکر الاٹ کیا گیا

17 شیخ صاحب کے داماد گل شاہ کی والدہ محترمہ مسز فردوس شاہ اُنکی بہن مسز تیغ شاہ
اور شاہ صاحب کے چھوٹے بیٹے توصیف شاہ کو بھی سمٹھول باغ میں 8-4 کنال سرکاری
زمین سے نوازنے آرڈر نمبر 86 (N.D.K) بوقت 27 مارچ 1980 کو الاٹ کی گئی

18 گل شاہ کے داماد بھائی ڈاکٹر نظام الدین شاہ کے دو بیٹوں یعنی عابد احمد شاہ اور وسیم احمد شاہ
کے حصے میں بھی 8-4 کنال سمٹھول باغ میں آئی اس سرکاری زمین کا پٹہ نام
کو سونپنے آرڈر نمبر 99 (N.D.K) بوقت 5 اپریل 1980 کے تحت عطا کیا گیا ۔

19 بڑی عمر کے بزرگ لوگوں کو پتہ ہوگا کہ سری نگر میں بارہ مولہ میں ایک سرکاری ماچس
فیکٹری ہوا کرتی تھی اور اننت ناگ میں ایک چمڑے کا کارخانہ دونوں سرکاری
یونٹ تھے ان دونوں کو اپنے رشتہ داروں کو بیچ دیا گیا ریاستی اسمبلی میں اس کے بارے
میں اپوزیشن والوں نے سوال اٹھایا کہ ان دونوں یونٹوں کو سرکاری محکمے سے نکال پرائیویٹ
لوگوں کو بیچ دیا گیا نہ تو اس کا اشتہار نکالا گیا اور نہ ہی ٹینڈر طلب کئے منسٹر متعلقہ نے جو
جواب دیا وہ جواب یہ ہے کہ ٹریڈرز کی جائیداد اور کچا مال دیکھ کر جس سے ماچس کی
تیلیاں بنتی ہیں کیوں ٹھیکیداروں کے کہانی بیچ دیا جب کہ یہ لکڑی سرکار کو تیلیاں بنانے کیلئے
کافی مہنگی خریدنی پڑتی ہے تو جانتے ہو وزیر موصوف نے اسمبلی میں کیا جواب دیا کہ اشتہار
نکالنا اور ٹینڈر طلب کرنا پبلک مفاد کے خلاف تھا اس لئے یہ دونوں یونٹ اپنے دوستوں
کے مفاد کو مد نظر رکھتے بیچ دیئے گئے

20 وزیر اعلے اور اسکے خاندان و دیگر وزرا نے جنگلات کے ٹھیکیداروں کو 40 لاکھ روپیہ رشوت کے بدلے
برف باری سے گرے درختوں کو مزید نائن لاکھ کے بجائے ٹھیکیداروں کو دیں تو بیچ کر دی
ہر بچے کی زبان پر ہے کہ ان ٹھیکیداروں سے ایک کروڑ سے بھی زائد مالیت کی لکڑی
دکان سے برآمد کی گئی

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized by eGangotri

ریاست میں موروثی رشوت کی لوٹ

21 حکومت کی ایک اور پیداوار یہ بھی ہے کہ مرکزی گورنمنٹ کی پالیسی کے مطابق ریاست
کے چھوٹے چھوٹے کارخانہ داروں کے پرمٹ خارج از ٹیکس یہ مال ان کو دینے لازم ہے مگر شیخ صاحب
جو مرکزی حکومت کو کس کیفیت کی ہوتی جان قانون کی دھجیاں اڑا کر یہ مال ریاست سے باہر
تجارتی اداروں کو R.P. 1/60 4/40 فی کلو کے حساب سے فروخت کر دی جبکہ بازار میں اس کی قیمت 8/. فی
کلو ہے اور صرف بیوپاریوں کو یہ موٹی رشوت کے بدلے یہ مال فروخت کی اس رقم میں شیخ کا حلیف
فاروقی محمد عبداللہ بغیر کسی سرمایہ کے حصہ دار ہے

22 شیخ کے داماد کا ایک اور بھائی مخدوم علی علاؤالدین شاہ کے بیٹوں عرفان احمد اور
اشفاق احمد کو بھی 8 کنال سرکاری زمین گورنمنٹ آرڈر 22 (N.D.K)
کی مارچ 1980ء کو لیز پر دی گئی ۔

23 شیخ صاحب کے داماد غلام شاہ کی والدہ یعنی شیخ صاحب کی سمدھن مسز نور شاہ کی بہن
حسن شفیع شاہ اور بیچ کے بھائی توفیق شاہ کو بھی گلمرگ باغ میں سرکاری زمین میں 4 کنال
کا رقبہ زیر نمبر 89 (N.D.K) دو مارچ 1980ء کو لیز پر دیا گیا (نوٹ) یہ بھی برہو جانا ہے ضمیمہ 152 پر

24 ایک دوران حکومت نے کی مختلف احکامات کے تحت 15 اکتوبر 1979ء سے 3 اپریل 1980ء
کے درمیانی عرصہ میں ان سرکاری زمینوں جن پر شیخ کے خاندان کے 32 افراد کا قبضہ تھا
اپنے نابالغ بچوں کے نام منتقل کر دیا سب سے پہلے فاروق کے تینوں بیٹیوں صفیہ ۔
مینا اور سارا اور ایک بیٹے محمد عبداللہ کو گورنمنٹ آرڈر 290 (N.D.K) مورخہ 15 اکتوبر
15 اکتوبر 1979ء کی رو سے ساٹھ سال پٹہ پر واقعہ ہر ایک کو 1/2 کنال سرکاری زمین
لیز پر دے دی

25 شیخ کی وزارت میں ایک اور صاحب محکمہ جنگلات کے وزیر غلام نبی کوچک ہیں
شیخ کے بڑے داماد غلام شاہ کے ساتھ ان کے بہت گہرے دوستانہ تعلقات ہیں تمام لوٹ
کا مال اسی کوچک صاحب دلال کے ذریعہ شیخ صاحب کو پہنچ رہا ہے مگر کوچک صاحب
بیچ میں رقم کا تیسرا حصہ وہ بطور دلالی پہلے ہی کاٹ لیتا ہے

26 اس کوچک صاحب کے فرزند رشید جاوید کوچک کو فولاد اور نالی دار چادروں کا لائسنس دیا گیا
سری نگر لا کر اس حال سے لاکھوں روپیہ کی بلیک مارکیٹ دوسرے سے کی گئی اس بلیک کی
کمائی سے لاکھوں روپیہ کوچک صاحب نے پیدا کیا

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized by eGangotri

ریاست میں عوامی دولت کی لوٹ

26 اس فرم نے تقریباً ایک ہزار ٹن تیل کے بیس سال سیکس انڈسٹری ڈیپارٹمنٹ کا یوراینس سے سرکار کو سپلائی ہو سپلائی کرنے کے لیے ڈیپو سرکار کو سپلائی کر رقم وصول کر ہڑپ کر لی وہ بیٹ سرکاری گوداموں میں پڑے پڑے سڑ رہے ہیں ریاستی اسمبلی میں سوال پوچھے جانے پر وزیر موصوف نے کہا یہ فرم غریب ہے جو کہ دو سو بڑے بڑے کارخانوں کا مقابلہ نہیں کر سکتی تھی لہذا اس فرم کی حوصلہ افزائی کرنے کیلئے ان کا سب بیٹ خرید لئے گئے کہ یہ فرم زندہ رہ سکے اصل میں بات یہ ہے کہ اس بورڈ کا چیرمین جاوید کو جس کا باپ غلام نبی کو چھپ لیتی تھی بھائی نے لاکھوں روپیہ دیا گیا

27 اس غلام نبی کو چک کو ٹینگ کار روڈ پر پرمانولی ڈھنگ سے ستے داموں ایک پلاٹ الاٹ کیا گیا جہاں کو چک صاحب نے ایک بیش قیمتی محل کھڑا کیا ہوا ہے

28 بلگام کے علاقہ میں ماسٹر پلان کے تحت جنگلات کو فروخت دینے کیلئے کوئی بھی درخت کاٹنے اور اس علاقہ میں نئی بلڈنگ تعمیر کرنے کی سخت ممانعت ہے مگر تمام پابندیوں کو توڑ اس غلام نبی کوچک جو وزیر جنگلات بھی ہے کے برادران کو 3 ایکڑ رقبہ جس میں ایک سو سے بھی زیادہ دیودار کے درخت تھے کٹوا ڈالے اس 3 ایکڑ رقبہ کی قیمت اس وقت 50 لاکھ روپیہ سے بھی زیادہ تھی ان کو ہوٹل بنانے کی اجازت دے دی گئی سیدھے سیدھے ماسٹر پلان کی دھجیاں اڑ گئیں اسمبلی میں اپوزیشن کے پوچھے جانے پر وزیر موصوف نے جواب دیا کہ ان لوگوں نے الیکشن میں سرکار کی بہت مدد کی ہے ان کے احسانات کا بدلہ چکانے کیلئے یہ سب کیا گیا ہے

29 روپیہ اکٹھا کرنے کا ایک اور طریقہ ڈھونڈ نکالا ٹیکنیکل تعلیم و تدریس کیلئے انجینئرنگ میڈیکل وغیرہ کی ٹریننگ کیلئے ہر روپیہ والے کے امتحان اور پاس کرکے داخلہ دلوانے کیلئے بیس ہزار سے پچاس ہزار روپیہ لینا شروع کیا جو بل کلاس طلبا نیک بخت جیسے 80% 90% نمبر والے لئے وسیلہ اور وغیرہ رشوت دینے کا انتظام نہ کر سکتے تھے انکا ال دیئے اور نالائق طلب جو 30% 40% والے جو روپیہ دینے کے قابل تھے ان کو سیٹیں الاٹ کی گئیں سپریم کورٹ میں ان سنجیدہ نتیجہ بات کو لیکر سینکڑوں نوجوانوں نے رٹ کی سپریم کورٹ نے ان لوگوں کی شکایت جائز قرار دیکر ان کو سیٹیں الاٹ کرنے کا آرڈر دے دیا اس طرح ان مذکورہ اور حکومتی نقل کر رکھنے والوں سے بھی کروڑوں روپیہ اکٹھا کیا

30 نیشنل کانفرنس کے ایک صاحب سلطان محمد بیگ بنڈٹ M.L.A اور حکومتی بیوی

ریاست میں دولت کی لوٹ

نے ریاست سے باہر کسی سرمایہ دار سے سانٹھ گانٹھ کر کے تار سازی کی ایک جعلی فرم تیار کی
محکمہ باغبانی، محکمہ باغبانی کو کانٹے دار سپلائی کرنے کے لئے شیخ کے داماد گل شاہ
کے اثر و رسوخ سے ۱۰ لاکھ روپیہ بطور ایڈوانس دے کر ۶ ماہ کے اندر اندر کانٹے دار تار
سپلائی کرنے کا آرڈر دے دیا۔ مذکورہ فرم صرف کاغذی تھی نہ ہی کوئی فیکٹری تھی اور نہ ہی
تار بنانے کا کارخانہ۔ مقررہ میعاد کے اندر تار کی سپلائی ہونی تھی۔ قانون ساز مجلس کونسل
میں سرکار پر زور دیا گیا کہ اس معاملہ کی تفتیش کروائی جائے کہ حال کی سپلائی کیوں
نہیں ملی۔ تفتیش کے بعد پتہ لگا کہ پاٹو کلر وائر نام کی کوئی فرم ہی نہیں ہے۔ افسران
متعلقہ اور دیگر لوگ اس کیس میں ملزم قرار دیئے گئے لیکن M.L.A بڑے صاحب
کی بیوی ان ملزمان کی فہرست میں نہیں آئی کیونکہ وہ نیشنل کانفرنس کے M.L.A بڑے
پیر صاحب کی بیوی تھی اور M.L.A شیخ کے داماد گل شاہ کا پیارا دوست

ڈاکٹر کرن سنگھ کی مرضی سے

۳۱ سری نگر میں ہری نواس محل کا رقبہ ۲۰ ایکڑ تھا۔ مہاراجہ ہری سنگھ کی ذاتی ملکیت کا تھا
اس مال [illegible] پر رقبہ ۵۰ لاکھ روپیہ سرکاری خزانہ سے ادا کر رفاہ عامہ کیلئے وقف
کر دیا گیا۔ بعد میں فیصلہ ہوا کہ یہاں نئی قسم کا میوزیم بنایا جائے۔ ایک آرکیٹیکٹ کو ۸ ہزار
روپیہ نقشہ بنانے کیلئے دیا گیا مگر بعد میں وہ فیصلہ بدل کر طے کیا گیا کہ غیر ملکی سیاحوں
سیاحوں کو سستی رہائش گاہ دینے کیلئے یہاں تعمیر کی جائے۔ ایک بار شیخ عبداللہ
نے یہاں سنگ بنیاد رکھنے کی رسم بھی ادا کی مگر بعد میں یہی رقبہ ۴ برابر حصوں میں
تقسیم کر کے کنال کا رقبہ معمولی کرایہ پر ایک حصہ کنال شیخ کی اپنی سرمایہ دار کو
اور باقی ۳ حصے سرمایہ داروں کو سالانہ [illegible] کرایہ پر دے دیا گیا۔ مثلاً [illegible] ایک حصہ
کشمیر [illegible] صاحب کو دیا گیا۔ یہ لوگ پہلے ہی انکم ٹیکس کے [illegible] میں ۵ کروڑ روپیہ
کے ٹیکس کی چوری کے کیس میں ملوث ہیں۔ کچھ دیر بعد انکشاف ہونے پر اسمبلی میں
یہ مسئلہ اٹھایا گیا کہ یہ جائیداد کن حالات اور کس قدر رعایتی نرخ کے طور ان کو
دی گئی مگر جواب ندارد۔ گردونواح کی بھی راجہ ہری سنگھ کی جائیداد کوڑیوں کے
بھاؤ ان لوگوں کو دی گئی جہاں آج کل [illegible] ہوٹل بنے ہوئے ہیں۔

۳۲ یہی حالات بارہا میں ریاست جموں کشمیر کا [illegible] بنا ہوا ہے وہ رقبہ بھی
مہاراجہ ہری سنگھ کی ذاتی جائیداد میں شمار ہوتا تھا اس عمارت کا کل رقبہ ۸۰۲ مربع گز
ہے یہیں [illegible] شہر میں آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ کتنے بڑے رقبہ کی قیمت

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized by eGangotri

ریاست میں عوامی ملکیت کی لوٹ

خالد بار ملی جیسی جگہ پر کیا ہوئی اس کے کچھ حصہ پر تھا ریشی بن ہوئی ہے پر کیفے ٹیریس بھی شیخ عبداللہ نے سرکار کی تحویل میں لے لیا اس رقبہ میں خالی پلاٹ بھی کی ایک سنگلوری کنٹرکشن کمپنی کو 99 سال کیلئے الاٹ کر دیا گیا کاغذات سے پتہ چلتا ہے کہ یہ تمام جائیداد کا لاکھ روپیہ سالانہ کے کرایہ پر الاٹ کی گئی تھی جبکہ اس علاقہ خالد بار ملی میں ایک ایک مربع انچ زمین کی قیمت لاکھوں روپیہ ہے اگر یہ رقبہ کھلے عام نیلام کیا جاتا تو 40/50 کروڑ روپیہ سرکاری خزانہ میں جاتا مگر اس کے بدلے لاکھوں روپیہ بطور رشوت ان کی جیبوں میں چلا گیا لداخ میں یہ رقبہ شیخ نے کسی معمولی سی رقم کے بدلے ذاتی ملکیت بنا کر اس پر شیر سرکار کے دفتر بنا لاکھوں روپیہ سالانہ بطور کرایہ وصول کیا جا رہا ہے شیخ عبداللہ کی کروڑوں کی جائیداد کیسے بنی جن حالات اور ڈکیتیوں لوٹ مار کی عمارت شیخ کی گئی ہے وہ ایک معمولی سی داستان ہے جسکو ثابت کرنے کیلئے سرکاری ریکارڈ کی نوٹوں کا بیان موجود کر رکھا ہے کوئی بھی ان لوٹ مار کی تفصیل کو چیلنج کر لے اب دیکھو تو یہ فاروق عبداللہ کے راز میں کیا ہوا وہ آگے با تفصیل درج کرونگا

شیخ نے اپنے دور حکومت میں ہی اپنے بیٹے فاروق عبداللہ کیلئے راستہ ہموار کرنا شروع کر دیا تھا اپنے سب سے بڑے اور قابل وفادار مرزا افضل بیگ کو 23 ستمبر 1978 کو نیشنل کانفرنس سے نکال دیا تھا کیونکہ وہ اپنی عقل اور ہوشیاری سے کشمیر کی گدی شیخ عبداللہ کے بعد سنبھالنے کا خواب دیکھ رہے تھے اسی طرح شیخ نے اپنے بھروسہ اپنے پرانے ساتھیوں کی کانٹ چھانٹ شروع کر دی اور ساتھ ہی دل بدلی قانون بھی پاس کر دیا کہ کوئی بھی کسی بھی پارٹی کا ممبر دوسری پارٹی میں شامل نہیں ہو سکتا

8 ستمبر 1982 کو شیخ کا دیہانت ہو گیا اور شیخ کے جنازہ میں اندرا گاندھی بھی شامل ہوئی تھی کشمیر کے گورنر B.K. نہرو کی در پردہ حمایت پر فاروق کو شیخ کا جانشین مقرر کر دیا مگر تھوڑی دیر بعد فاروق اور اندرا گاندھی کے درمیان کشیدگی بڑھ گئی کیونکہ فاروق بھی اپنے باپ کی طرح ہی کشمیر کا سلطان بننے کا خواب دیکھ رہا تھا جون 1983 کو جموں کشمیر اسمبلی کے چناؤ ہونے سے پہلے ہی نیشنل کانفرنس اور کانگریس کے درمیان جھگڑے ہونے شروع ہو گئے اس کارن ریاست میں قوم دشمن عناصر کی سرگرمیوں میں تیزی آنی شروع ہو گئی مرکزی اور ریاستی سرکار میں تناؤ بڑھا اور پنجاب میں ہو رہے واقعات نے بھی ریاست کو دہشت گردی کا سایہ ڈالنا شروع کر دیا تشدد اور فسادات دنوں دن بڑھتے رہے قوم دشمن عناصر کے بے لگامی ہو گئی کہ نہ تو ریاست کی سرکار اتنی طاقت ور رہی اور

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized by eGangotri

ریاست میں عوامی راج کی لوٹ

اب مرکزی سرکار یہاں دخل دے سکتی ہے اس کارن 26 اپریل 1984 کو شری جگموہن کو ریاست میں B.K نہرو کی جگہ گورنر مقرر کیا گیا۔ جگموہن نے ریاست میں لاقانونی اور بدنظمی دیکھ محسوس کیا کہ یہ سب موجودہ سرکار کی دیا پر ہو رہا ہے جگموہن نے 2 جولائی 1984 کو فاروق عبداللہ کی وزارت کو برطرف کر G.M شاہ کو وزیر اعلیٰ بنا دیا مگر G.M شاہ اپنے باپ فاروق عبداللہ کی زور دار مخالفت کے کارن پوری طرح کامیاب نہ ہو سکا پھر 7 مارچ 1986 کو دفعہ 92 کے تحت G.M شاہ کی حکومت ختم کر گورنری راج لاگو کیا گیا جو چھ ماہ تک رہا اس کے بعد آئین ہند کی دفعہ 356 کے تحت صدر راج نافذ ہوا اور جگموہن صدر جمہوریہ کی طرف سے 2 ماہ تک حکومت چلاتا رہے 7 نومبر 1986 کو اندرا گاندھی کے بعد جب راجیو گاندھی بھارت کا پردھان منتری بنا تو راجیو اور فاروق کے درمیان سمجھوتہ ہوا نیشنل کانفرنس اور کانگریس دونوں نے مل کر مارچ 1987 کو ریاستی اسمبلی کے الیکشن جیت بڑی کامیابی حاصل کی مگر لوگوں کے دلوں میں اس الیکشن میں ہوئی دھاندلیوں اور بے ایمانی ہونے کی بنا کے کارن غصہ اور نفرت بڑھتی گئی پھر فاروق گدی پر بیٹھا اور مرکز کی طرف سے دی گئی دفعہ 370 کی دیوار کو اور اونچا کر گیا اور ریاست کی گدی پر بیٹھ من مانی کرتا رہا وہ اپنے باپ [illegible] مگر راجیو اور فاروق کے درمیان سمجھوتہ کے کارن کوئی دخل اندازی نہیں کر سکتا تھا فاروق اپنے باپ کے وقت ایکٹ 1982 نو آبادکاری کی گئی تجویز کو لاگو کرنے میں تھا نو آبادکاری بل کیا تھا یہ جو مسلمان سال 1947 میں ریاست سے باہر ہجرت کر چلے پاکستان گئے تھے یا آزاد کشمیر وہ اب چاہے واپس آ اپنی جائیداد جیسی کی حالت میں اور زمین اور مکان پر قبضہ کر سکتے ہیں اس قانون کو پاس کر فاروق اپنی طاقت کو اور بڑھانا چاہتا تھا لوگوں میں اس سرکار کے خلاف ناراضگی اور نفرت بڑھتی گئی گورنر جگموہن نے ریاست میں ہو رہی لاقانونی کی رپورٹ مرکزی سرکار کو بھیجی بھی مگر مرکز کی سرکار اس طرف دھیان نہ دے سکی کیونکہ [illegible] تھا گورنر کی اس طرف سے کی گئی رپورٹوں کا کوئی اثر نہیں ہو رہا تھا مجبور گورنر اپنے بے بسی دیکھ 12 جولائی 1989 کو ریاست کے گورنری عہدہ سے استعفا دے واپس دلی چلا گیا ریاست جموں کشمیر کے کچھ لوگوں کو فاروق نے پاکستان سے اسلحہ کی ٹریننگ لینے کے لئے بھیجا تھا تربیت لے کر وہ نوجوان ریاست میں داخل ہو کر

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized by eGangotri

ریاست میں خون ریزی کی دھاندلیاں

قتل و غارت میں شامل ہیں تو تخریب کار ایک ہوائی اڈے کے علاقہ پونچھ میں کئی کئی بار ہندوؤں
کو بے رحمی سے قتل کیا۔ جموں میں ۱۳ جولائی کی رات بم دھماکے ہوئے کہ جن سے دو اشخاص کو
جموں کے ایک بازار میں ٹرک رکشا میں بم دھماکہ کیا گیا۔ ۱۴ اگست کو پاکستان کا یوم آزادی
سری نگر میں منایا گیا پاکستانی جھنڈے لہرائے گئے اور ۱۵ اگست بھارت کا یوم آزادی والے دن
یوم سیاہ منایا گیا۔ ۱۵ اگست کو پہلی مرتبہ پاکستانی ایجنٹوں نے بھارت کے خلاف نعرے لگائے
[illegible] کو اور راولپنڈی ہوٹل کو لفٹ کی [illegible] میں ایک آدمی مرا ۱۰ زخمی
ہوئے ایجنٹوں نے پولیس کی جیپ جلا دی اور کئی بینکوں کی برانچیں دکانیں لوٹیں
۱۷ اگست کو ایک رشی پیر سید عبدالعزیز کی کوشش کی پاکستان کے جنرل ضیاء الحق کی موت
کی خبر سن سری نگر [illegible] میں [illegible] کی وارداتیں
ہوئی ہیں ۱۳ اگست کی درمیانی رات میں ایک کوئی خالی بس میں زور دار بم دھماکہ ہوا
اس بم دھماکے کی ذمہ داری جموں کشمیر لبریشن فرنٹ نے لی۔ ان تمام واقعات کو مدنظر رکھتے
ہوئے جی۔ ایم۔ شاہ نے فاروق سرکار کی زور دار مذمت کی اور مرکزی سرکار کو لکھا
ہے جو کچھ ہو رہا ہے یہ سب ریاستی سرکار کرا رہی ہے اس کارن میں مرکزی
سرکار سے درخواست کرتا ہوں کہ اس فاروق سرکار کو فوری طور برخاست کیا جائے
عبدالغنی لون نے بھی لوگوں کو اس حکومت کو ختم کرنے کیلئے زور دار جد و جہد کرنے کی
اپیل کی۔ [illegible] جموں کشمیر لبریشن فرنٹ کا سربراہ امان اللہ خان پاکستان
کی امداد سے یہ ساری تخریبی کارروائیاں کروا رہے ہیں جو نوجوان پاکستان سے ٹریننگ لے کر ریاست
میں آتے ہیں [illegible] ان کے پاس تمام ہتھیار [illegible] ہوتے تھے ان تخریب
کاروں کا اصل مقصد [illegible] ہندوؤں کو باہر نکالنا تھا [illegible] یہ صوبہ مکمل طور
مسلم صوبہ قرار دیا جائے۔ باشندگان ریاست اور کشمیری پنڈتوں کی بار بار جی۔ ایم۔ شاہ عبدالغنی
لون وغیرہ کی شکایتوں کو سامنے رکھ کر ۱۰/۱۱ اکتوبر 1988 صدر ہند نے گورنروں کی
ایک میٹنگ بلائی صدر ہند نے کہا ریاست میں لیفٹیننٹ گورنر جگموہن کی تمام شکایات
[illegible] مرکزی سرکار کو بھیجی جاتی رہیں ان پر غور کرنے سے ریاست میں بڑھ رہی لاقانونی
[illegible] ریاست میں دن بدن لاقانونی بڑھتی جا رہی ہے سب نے صدر کی اس
[illegible] سے اتفاق کیا۔ ۲ اکتوبر 1988 کو مہاتما گاندھی جی کو کشمیر میں [illegible] کی
[illegible] سری نگر [illegible] کے احاطے میں [illegible] تھا

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized by eGangotri

ریاست جموں کشمیر کی توسیع، ذہنوں کا عروج اور علاقائی سیفٹی کی دھاندلیاں

بیان ہے کہ چیف منسٹر R.S. پالیٹکس اس نٹ کو لغو کرنے کے لیے جانے کا پروگرام تھا
تو چیف منسٹر کشمیر کے مسلمان لیڈروں نے اس پر سخت اعتراض کیا اور کہا یہ بہت
بیان تھا یا [illegible] تو کشمیر میں کشت و خون کا دن دات ہو گئے اسی لیے پروگرام کو ملتوی کر دیا گیا
انجام اس نٹ کو [illegible] کشمیری مسلمان لیڈروں کا بڑا لیڈر [illegible] محمد شفیع بٹ
تھا جنہیں 1989 کو لوک سبھا [illegible] کی ممبر شپ کے لیے ٹکٹ دیا گیا تھا۔

8 اپریل 1988 کو سری نگر میں جمعہ کی نماز ادا کرنے کے بعد جامع مسجد کے امام نے ایک
زوردار [illegible] تقریر کی جس نے لوگوں کے دلوں میں پاکستانی جذبات [illegible]
ہندوستانی فوج اور زبردستی کشمیری مسلمانوں کو دبا رہی ہے [illegible] غیر قانونی کی وجہ
سے ریاست میں بے روزگاری بڑھ رہی ہے ریاستی محکموں میں 16310 پوسٹیں خالی
پڑی ہوئی ہیں۔ [illegible] کو یہ معلوم تھا کہ ریاست کے خزانہ پر اس سرکار نے کس قدر بوجھ
ڈال رکھا تھا 50 لاکھ کی آبادی پر 10 ایڈیشنل چیف سیکریٹری 3 ڈائریکٹر جنرل پولیس
ایڈیشنل رینک ڈائریکٹر جنرل پولیس کی پوسٹ پر دو جگہیں اور سرکار کے دو اور ڈیپارٹمنٹ ادارے تھے
میں مل رہے تھے [illegible] تک پہنچ گئی تھی سرکاری خزانہ پر بے تحاشا بوجھ ڈالا گیا تھا
[illegible] R.T.C کی ایک ایک بس کے پیچھے 6 ڈرائیور اور 8 کنڈکٹر [illegible]
ان حالات میں جب سرکار کا دیوالہ نکلنے والا تھا کشمیر کے [illegible] 65 کروڑ
روپیہ اور [illegible] پر 23 کروڑ روپیہ [illegible] قابل وصول تھا [illegible]
کے ذمہ 83 لاکھ روپیہ تھا سرکاری عمارات پر 665 لوگوں کے ناجائز قبضے تھے
اسی دوران فاروق نے ایک [illegible] سرکاری خزانہ سے خریدا
اس کی [illegible] بنگال پر [illegible] کروڑ روپیہ [illegible]

(۱) فاروق سرکار کی ریاست میں لاقانونیت کس طرح پھیل رہی ہے 26 جنوری 95 کو جموں مولانا آزاد اسٹیڈیم
میں جب گورنر [illegible] تقریر کر رہا تھا ایک کے بعد ایک تین بم پھٹے جس سے 10 لوگ مرے 65 زخمی ہوئے
(۲) یکم جون 95 کو جموں میں [illegible] حالت میں [illegible]
(۳) [illegible] 95 کو پھر 26 جنوری کو جموں کے مولانا آزاد اسٹیڈیم میں بم پھٹا 16 لوگ [illegible]
(۴) [illegible] دسمبر 95 کو [illegible] 6 ماہ بڑھا دی گئی

9 اکتوبر 1996 کو فاروق [illegible] 7 فروری 97 کو فاروق نے مرکزی سرکار سے [illegible]
[illegible] پاکستان کے قبضہ میں ہے [illegible] دیا جائے

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized by eGangotri

جموں کشمیر ریاست میں کورپشن کی لوٹ

اس عہدہ کو وہ لینے کیلئے کوئی بھی حد پار کی جائے۔ ووٹوں کی خاطر فاروق نے اس بیان کی
زوردار مذمت کی اور زوردار نعرہ بازی سے فاروق کے خلاف کی

28 دسمبر 92 کو ضلع راجوری ... نے بھی فاروق کی بولی بولنا شروع کر دیا کہ پاکستان کے زیر قبضہ علاقہ
پاکستان کو ہی دینے کا اعلان کر دیں ... کے اس بیان کی خوب مذمت کی

23 اپریل 95 کو فاروق عبداللہ نے اسمبلی میں اعلان کیا کہ ریاست ایک قسم کی مسلم ریاست ہے کیونکہ
یہاں مسلم آبادی زیادہ ہے اس کا مطلب یہ ہے ... ریاست میں قائم رکھا جائے

23 اپریل 95 کو ... پولیس نے ... 32 ... کو زمینوں سے بے دخل کر دیا جو 47 سے
پاکستان میں ... ریاست میں آکر بسا دیا

25 جولائی 96 کو فاروق کا بیٹا عمر عبداللہ پارلیمنٹ کی سیٹ جیت گیا ... فاروق نے
دکن میں ... سرکار کی حمایت کا اعلان کر دیا بیٹے کے لئے مرکز میں جگہ بنانے کا ...

2 جون 98 کو ریاست کے گورنر ... مرکزی سرکار نے ... ریاست میں گورنر
G.C. سکسینہ کے نام کا فیصلہ کیا ... فاروق کی ... مرکزی سرکار کے ... ہونے کا فائدہ
... سکسینہ کا نام ... کروا دیا ... سکسینہ فاروق کے ...
... 1990 کو جموں کشمیر کا گورنر ... سرکار نے ریاست میں گورنر 1990 کو
لگایا تھا جو 1993 تک رہے تھے

17 مئی 98 کو ... ریاست میں ... کا نام ... سپلائی ...
... کا ... میں ... تک ...

~~... 98 ... ریاست میں ...~~
~~... میں ...~~
~~فاروق کے ... تھا~~

~~30 دسمبر 99 ... سال 45 ... پاکستان ... کی کوشش کی~~
~~... 500 ... بھیج دیا~~

6 ستمبر 98 کو ... 40 کروڑ روپیہ کا ... کو ...
... بورڈ میں ... کی کوشش کر رہے
اور ... بنانے کا ... میں ... کمال محمد ...
عبدالرحیم ... محمد ... بورڈ میں شامل کرنے کا فیصلہ ... سکیم میں ...

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized by eGangotri

قوم کے جذبات بھی جڑے ہوئے والی مسئلہ تھا۔ یہ انڈیا میں تحت شامل تھا جبکہ سپریم کورٹ کے فیصلہ کے دائرہ میں
ریاستی دستور سازی بورڈ میں کوئی بھی مسلمان ممبر نہیں بن سکتا

8 ستمبر 994ء کو دستور ساز ہندو پریشد کے وزیر اعلیٰ رنجیت سنگھ نے فاروق کو وارننگ دی تھی کہ ریاستی
دستور سازی میں ہم دخل دینے کی کوشش کریں گے تو پورا بھارت تمہارے خلاف اٹھ کھڑا ہو جائے گا

10 ستمبر 94 کو رنجیت سنگھ کی وارننگ کے بعد فاروق نے کہا کہ مرکزی سرکار دستور ریاستی بورڈ میں ہرگز
دخل نہیں دے گی

11 ستمبر 94 کو مسلمان لیڈروں نے بھی فاروق کو وارننگ دی کہ بورڈ میں دخل دینے کی ہرگز کبھی
ہرگز غلطی نہیں کرنا

22 اگست 99 کو فاروق نے پوری ریاست کی خود مختاری حاصل کرنے کا پبلک کو وعدہ دیا

30 ستمبر 99 کو ارکشٹریہ جیوتسنا نے بعد میں جو کہ خود مختاری کی کمیٹی کی رپورٹ سے خاندان کا
کوئی بھی ممبر اس میں شامل نہیں تھی کیونکہ کرن سنگھ کے خلاف فیصلہ تھا اور رپورٹ سے
فاروق کے خلاف جانے کے لئے کرن سنگھ نے اس کے بعد 99 میں 8 اگست کو شامل ہو گئی
اس کو کانگریس کی طرف سے لگائے گئے کرن سنگھ نے ڈپٹی ڈیوٹی دے دیا تھا۔

30 اکتوبر 99 کو کرن سنگھ نے بیان دیا کہ مہاراجہ ہری سنگھ نے پاکستان کے ساتھ 47 میں سمجھوتہ کر رکھا تھا
کہ جب تک قبائلیوں نے ریاست پر حملہ کرنے سے پہلے کوئی بات نہیں ہوئی

کرن سنگھ کو شاید یہ یاد نہیں کہ لندن میں جب 1931ء کو گول میز کانفرنس ہوئی تھی تو مہاراجہ
نے کہا تھا کہ ہم بھارت کی آزادی کے لئے حامی ہیں جب کہ بھارت میں 365 ریاستیں
تھیں ہمارے علاوہ شامل نہیں ہوئی تھی تو مہاراجہ ہری سنگھ نے کئی شہروں میں اعلان کیا تھا کہ جب
سے ہم ریاست کی عوام میں شامل کر چکے ہیں تو اس بیان کا بدلہ لینے کے لئے انگریزی
سرکار نے مہاراجہ کے خلاف ایک سازش کے تحت مسلمانوں کو بھڑکا کر فسادات شروع کر دیئے تھے

18 جون 2000ء کو ریاست کے عذر قانونی جب کہ ڈاکٹر کشن سلیٹس نے تبدیل کیا تھا خود مختاری کے مسئلے پر مرکزی سرکار نے ریاست میں
[illegible] بہت سے پہلے والی پوزیشن بحال نہ کرنے پر ہماری منظور نہیں مانی تو ہم مرکزی سرکار سے
ناطہ توڑ دیں گے

26 جون 2000ء کو ریاست کے وزیر اعلیٰ فاروق نے جموں کشمیر اسمبلی میں مرکزی سرکار کے خلاف قرارداد منظور کروائی
جموں کشمیر میں سب سے بڑی مسلم ... سلطان ... محمد شفیع نے کہا کہ ہم بندوق کی طاقت
سے کشمیر کو آزاد کروا لیں گے مجھے سب نے کہا ہے ہم بھارت کے مسلمانوں کو نہیں مانتے یہ مسلمان ہیں

جموں کشمیر میں خود مختاری کی تحریک

کشمیر تحفظ مورچہ کے سربراہ عبدالحمید کے مطابق علی نے کہا کہ مرکزی سرکار ریاستی خود مختاری کے سلسلے میں بدلے
جب کہ نہرو نے کہا تھا کہ ریاست کو پورا حق ہے کہ وہ آزاد رہے یا کسی ملک کے ساتھ الحاق
قائم رکھے ہم خود مختاری چاہتے ہیں

26 جون 2000 کو بی جے پی ترجمان نے بیان دیا کہ جب تک پی ڈی پی کی جموں کشمیر اسمبلی میں خود
مختاری کی قرارداد ... ڈاکٹر فاروق کی خود مختاری کا بیان کی حمایت نہیں کی

24 جون 2000 کو بھیم سنگھ پنتھرز پارٹی نے ریاستی صدر نے بیان کو باطل قرار دیا کہ 1951
آل انڈیا کانفرنس میں شیخ عبداللہ نے ریاستی ... سرکار کی ... کرتے ہوئے
بھی اعلان کیا تھا

3 جولائی 2000 کو سیف الدین سوز جموں کشمیر نیشنل کانفرنس نے بیان دیا کہ ہندوستان کا اٹوٹ انگ
کے پیش نظر ریاست کو خود مختاری دینے کے حق میں ہیں ڈاکٹر فاروق نے وہ سبھی ... کو
... دیا ... فاروق کو صرف ... رکھنے کا فیصلہ کیا

5 جولائی 2002 کو مرکزی وزیر داخلہ ایل کے اڈوانی نے ... صدر پرویز مشرف کے ... اور
کشمیر کے لیڈروں نے کہا کہ مرکزی سرکار نے جاری خود مختاری کی مانگ کو ٹھکرا دیا ہے
... دستور میں ترمیم کی ہے

13 جولائی فاروق نے اپنی کابینہ سے خود مختاری قرارداد ... عبدالحمید ... کا
... نے کمیٹی ... سے انکار کر دیا کہ ... کی ترمیم ہے

9 جنوری 2001 کو کابینہ میں ڈاکٹر فاروق کے ... پیکیج ... سے ...
کے ناجائز طور پر ... قبضہ ... ایک ... کی ... کے ضمن میں ...
... فاروق کا ... بنا ... مارچ 2001 کو فاروق نے ... عبداللہ کی ...
سبھی رد کر دیں۔

21 جولائی ... کے ... پل پر ... پل کا نام شیخ عبداللہ ... پر ...
جموں ... کے ... نے جلوس نکالا کہ اس پل کا نام ... باجوہ کالی ...
کے نام پر رکھا جائے پولیس نے جلوس پر بے تحاشا لاٹھی چارج کیا

26 دسمبر 2001 کو ... وزیر اعلیٰ فاروق عبداللہ کے بیان ... میں اب ... رکھ
... ایک بار ... بھی ... عبداللہ
... فاروق کا ... ایک ... نے کہا کہ ... وقت بھی ...

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized by eGangotri

جموں کشمیر میں جمہوریت کی موت

دیا جانا نہیں ہم کبھی بھی اس مقصد سے اتفاق نہیں کریں گے جس سے مرکزی سرکار سے رشتہ کمزور ہو جائے۔ مفتی محمد سعید صاحب نے 23 جولائی سن 99 کو نئی جموں کشمیر پیپلز ڈیموکریٹک پارٹی بنا ڈالی تھی۔ ان کا روشن پر الزام تھا کہ فاروق کے عہد میں کبھی فائدہ ایمانداری سے نہیں ہوئے

مرکزی حکومت مجھ پر یہ الزام لگا رہی ہے کہ میں علیحدگی چاہتا ہوں جب کہ میں مرکزی سرکار سے رشتہ توڑ دینا نہیں۔ 2 اگست ایک دم گرگٹ کی طرح رنگ بدل کر کہا کہ ہمیں پوری سرکار مرکز سے جوڑے رکھنی فاروق کے عہد میں نرول ہینڈلنگ کے دوران میں تمام سرکاری بنگلے کی دار رفتی پر کشمیر۔ وزیر ناگ تو ودھیا۔ پونچھ راجوری سے آکر مسلمان آکر دوبارہ دکانیں بنا رہے ہیں اور ان بستیوں کے نام اسلام آباد، شاہ محمد نگر، سلطان نگر۔ شیخ آباد وغیرہ رکھے جا رہے ہیں۔ فاروق نے ایک بار پھر کہا کہ 1953 سے پہلے والی 16 جون 2000 کو کہا کہ ریاست میں 1953 سے پہلے والی پوزیشن بحال کی جائے مرکز کو صرف دفاع ہونے بد شمالا۔ مکمل اختیار اور ریاست کی حفاظت باقی اور علاوہ ریاست کے کسی معاملے میں دخل دینے کا حق نہیں رکھتا نہ سپریم کورٹ نہ الیکشن کمیشن نہ آڈیٹر جنرل کسی پرنسپل مرکز کا کوئی حق نہیں ہے کہ وہ یہاں دخل دے۔ دفعہ 356 کے تحت یہاں گورنری کوئی حرکت نہیں ہوگی صدر ریاست ہم اپنا خود چنیں گے۔

یکم اکتوبر 2001 کو جموں کشمیر اسمبلی کمپلیکس کے باہر آتنک وادی ایک کار میں بیٹھ کر آئے اور یکدم حملہ شروع کر دیا گیٹ کے دو اہلکار جو عملہ سے چند منٹ پہلے اسمبلی سے فاروق سرکار نکل چکے تھے حملہ میں 40 لوگ مارے گئے فاروق نے اس وقت کھل کر بیان دیا کہ آتنک وادیوں پر کنٹرول کرنا مرکز کی ذمہ داری ہے جب تک پوری ریاست دہشت گردوں کے درمیان چلی گئی کے حامیوں کے درمیان پس رہی ہے یہی فاروق کے دل کی آواز تھی کہ ریاست میں سب کا دھرم نہیں ایک رنگ ہے وہ عبادت کا رنگ نہیں اور پوری ریاست دہشت گردوں کے درمیان پل رہی ہے اور ایک دشمن پاکستان ہم پر حملہ کرتا ہے جو مسلسل پاکستان کے زیر قبضہ علاقہ کے 2 حصے ہیں سال 68 سے خالی ملک کی ملکیت اور دوسرا دشمن کی عبادت ہماری رنجش نہیں ہو سکتی

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized by eGangotri

جموں کشمیر میں خود مختاری کی بات
اور فاروق کی حد بندی

فاروق عبداللہ بار بار مرکزی سرکار سے 1953 سے پہلے والی حالت برقرار رکھنے کی مانگ کرتا رہا ہے

فاروق عبداللہ سرکار نے خود مختاری کی مانگ پر وچار کرنے کیلئے 29 نومبر 1996 کو ایک کمیٹی بنائی یہ کمیٹی کرن سنگھ کی ادھیکشتا میں بنائی گئی تھی اس کمیٹی نے اپریل 1999 کو جموں سرکار کو اپنی رپورٹ سونپ دی جو لگ بھگ 60 صفحوں میں لکھی گئی تھی

جموں ودھان سبھا میں اس رپورٹ کو پیش کیا گیا ودھان سبھا نے اسے سرشاد سویکار کر لیا یہ رپورٹ اس طرح ہے

(1) بھارت کے ودھان میں جو دفعہ 370 ہے جو لکھا گیا ہے کہ یہ ٹمپریری یعنی عارضی ہے اس عارضی شبد کو ہٹا کر اسے مستقل منظور کیا جائے

(2) رکشا بدیش اور سنچار کے علاوہ باقی سبھی حق جموں کشمیر کو سونپ دیئے جائیں بھارت سرکار اس میں دخل نہیں دے سکتی

(3) ودھان کی دفعہ 246، 248، 249 ~~246~~ 250-251 سے جموں کشمیر کو آزاد رکھا جائے ان دفعوں کے تحت ان قانونوں کے تحت پارلیمنٹ کسی بھی راجیہ کیلئے قانون بنا سکتی ہے

(4) ودھان کی دفعہ اس دفعہ کو جموں کشمیر پر لاگو نہ کیا جائے جس کے تحت پارلیمنٹ میں بنائے گئے قانون سبھی راجیوں پر لاگو ہوتے ہیں اگر ایسا ہو گیا تو پارلیمنٹ میں بنا کوئی بھی قانون کشمیر پر لاگو نہیں ہو سکتا

(5) ودھان کی دفعہ 262-263 ~~264~~ سے جموں کشمیر کو آزاد رکھا جائے اس دفعہ میں پانی وغیرہ کا مسئلہ مرکز کا ناتا ہے

(6) جموں کشمیر کو مرکزی سرکار کے چناؤ آیوگ سے آزاد قرار دیا جائے

(7) ایمرجنسی کا اعلان ہونے پر جموں کشمیر ودھان سبھا سے 15 ماہ کے اندر اندر اس کی منظوری لینی ضروری ہوگی اگر ایسا نہیں ہوتا تو ایمرجنسی ایمرجنسی کا اعلان خود بخود ختم ہو جائیگا

(8) راجیہ کی ودھان سبھا کو بھنگ کرنے کا ادھیکار راشٹرپتی کو ہرگز نہیں ہوگا نہ ہی راجیہ سرکار کو برخاست کیا جا سکتا ہے اور نہ ہی ریاست میں راشٹرپتی راج لاگو ہو سکیگا۔

(9) ودھان میں دیش واسیوں کو دیئے گئے ادھیکاروں کو راجیہ پر لاگو نہ کیا جائے

(10) جموں کشمیر کے کسی اپرادھی کو معاف کرنے کا ادھیکار راشٹرپتی کو نہیں ہوگا

(11) جموں راجیہ سپریم کورٹ کے ادھیکار میں نہیں ہوگا یہاں کی ہائی کورٹ کے کسی فیصلے کو سپریم کورٹ میں اپیل نہیں کی جا سکیگی۔

(12) راجیہ نیشنلٹی سیاسی پر کمیشن کا ادھیکار کسی پر نہیں ہوگا

(13) راجیہ میں ہائی کورٹ کے ججوں کی نیوکتی یعنی جج مقرر کرنے کا ادھیکار راشٹرپتی کو نہیں ہوگا اس کا ادھیکار راجیہ پال کا ہوگا

(14) 1953 کے بعد جموں کشمیر میں لاگو تمام قانونوں کو رد کر دیا جائے

اس پہلو کا مقصد عبداللہ چاہتا ہے اور اس سے بھی زیادہ خطرناک اس کا مطلب یہ ہے کہ 1947 سے 1956 تک جو لوگ ریاست چھوڑ پاکستان گئے ہیں اور جن کے گھر دوار یا زمین جائیداد کی وصیت ان کے رشتہ دار کر گئے تمام چھوڑی گئی جائیداد کی واپسی لینے کا ادھیکار ہوگا راجیہ سبھا سے تمام قانون کو پاس کر چکی ہے کیونکہ اپوزیشن کمزور تھی

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized by eGangotri

دار بندی میں بھی ریاستی عدلیہ نے حق میں فیصلہ دیا ہے مگر ریاست نے خلاف سپریم کورٹ میں اپیل کی ہوئی ہے

خاموشی عبداللہ کی خود مختاری کی مانگ اور پھر دوبارہ پاکستان نواز لوگوں کو لا کر بسانے کا مسئلہ

بے حد خطرناک ہے مگر مرکزی سرکار ان تمام باتوں کو دیکھ کر خاموش بیٹھی تماشہ دیکھ رہی ہے

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized by eGangotri

بھارت ورش کے سوادھینتا کی لڑائی [illegible] ۱۹۰۹ء تک

امرتسر کے ایک رئیس پریوار میں پیدا ہوئے مدن لال ڈھینگرہ جو انجینئرنگ کی شکشا لینے لندن گئے تو اُن کے دل میں
دیش بھکتی کا جذبہ پیدا ہوا۔ اُدھر انگریز شاسن کو اُکھاڑ پھینکنے کی منشا سے ویر ساورکر جیسے کرانتی کاری کی [illegible]
[illegible] مدن لال ڈھینگرہ ۲۵ سال کا نوجوان تھا۔ یکم جولائی ۱۹۰۹ء کو مدن لال نے لندن کے امپیریل انسٹی ٹیوٹ
کے جہانگیر ہال کے ایک جلسے میں لارڈ کرزن وائلی کو گولی سے اڑا دیا اور کہا کہ میں نے لارڈ کرزن کا خون
[illegible] جان بوجھ کر کیا ہے کیونکہ ان انگریزوں نے ہندوستانیوں کا شوشن کیا ہے [illegible]
[illegible] کو پھانسی پر لٹکایا جا رہا ہے جس کا بدلہ لینے کے لئے [illegible] کیا ہے۔ لندن کے سیشن جج نے کیول ۲۲ دن
کی قانونی کارروائی اور ڈرامہ بازی کا دکھاوا کرنے کے بعد ۲۳ جولائی ۱۹۰۹ء کو اس نوجوان کو پھانسی کا حکم سنایا ۱۷ اگست ۱۹۰۹
کو اس مہان کرانتی ویر کو پینٹن ویل جیل میں پھانسی دے دی گئی۔ پھانسی پر چڑھنے سے پہلے اس ویر نے ایک بیان
[illegible] سے دیش واسیوں کو یہ پیغام دیا میں بھارت ماتا کا سب سے چھوٹا بیٹا ہوں جو پھانسی چڑھنے پر
فخر ہے [illegible] بھارت ماتا کو غلامی کی زنجیروں [illegible] پھانسی پر چڑھنا پڑے تو میں [illegible]
شہید ڈھینگرہ کے اس بلیدان کو [illegible] اس وقت کے [illegible] چرچل نے دیش بھکتی
کے اتہاس میں سب سے اونچی مثال کہا [illegible] لندن کے [illegible] نے ڈھینگرہ کو [illegible]
مدن لال کی شہادت [illegible]
[illegible] ڈھینگرہ کی شہادت کے ۶۷ سال بعد دسمبر ۱۹۷۶ء کو [illegible] گیانی ذیل سنگھ نے [illegible]
[illegible] سے لندن [illegible] برطانیہ سرکار سے ڈھینگرہ کی استھیاں [illegible] ۱۳ دسمبر ۱۹۷۶ء کو ڈھینگرہ کی [illegible]
گنگا میں پرواہ کر دیا۔ ڈھینگرہ کی یاد میں [illegible] میں منایا جاتا ہے

بھارت ورش کے سوادھینتا کی کورو جوری ہندوستان لعد کانگریس کے کارنام

صفحہ ۹۶ سے آگے

مقدمات اور دوسرے سوالات کی پیروی بھی شروع کر دی تھی اس چال کے تحت انگریز سرکار ہندو مسلم طبقوں میں تفرقہ ڈالنے کی کوشش تھی اسی لیے بنگال کے گورنر لیفٹیننٹ گورنر نے ہندو اور مسلمان دونوں فرقوں کے درمیان کھائی اور بھی بڑھا دی اسی لیے بنگال جہاں مسلم آبادی بہت زیادہ تھی کانگریس کے مخالف مسلم لیگ پارٹی کھڑی کر دی اور دونوں پارٹیوں کو برابر برابر [illegible] نیتک طور پر نمائندگی دینی شروع کر دی یعنی ہندوستان کی آبادی کی کل ایک ہی جماعت نمائندہ نہیں بلکہ کانگریس اور مسلم لیگ دو جماعتیں بھارت کی نمائندہ پارٹیاں ہیں اس طرح انگریز کی چال نے کانگریس پارٹی کو سخت پریشانی میں ڈال دیا اس طرح بہت کوشش کرنے پر بھی دونوں پارٹیوں میں ایک وچار دھارا نہیں بن سکی اسی دوران کانگریس کے ہر سال اجلاس ہوتے رہے سال ۱۹۰۹ میں کانگریس کا اجلاس لاہور میں ہوا جس کی صدارت پنڈت مدن موہن مالویہ جی نے کی سال ۱۹۱۰ کو الہ آباد میں زیر سرکردگی سر ولیم [illegible] میں ہوا سال ۱۹۱۱ کو کلکتہ میں B.N. دھر کی زیر سرکردگی ہوا سال ۱۹۱۲ کو پٹنہ میں زیر سرکردگی R.N. مدھولکر ہوا سال ۱۹۱۳ کو کراچی میں زیر سرکردگی سید محمد [illegible] سید محمد بہادر کی سرکردگی میں اور سال ۱۹۱۴ کو مدراس میں زیر صدارت بھوپیندر ناتھ بوس کی ہوا سال ۱۹۱۱ دسمبر کو انگریزی سرکار نے دو خاص اعلان کئے کہ بنگال کو پھر ایک ہی صوبہ بنا دیا جائیگا اور دوسرا کلکتہ کی جگہ دیش کی راجدھانی اب دلی میں ہوگی ان دونوں اعلانوں کا مسلم آبادی پر کوئی فرق نہیں پڑا انگریزی سرکار نے دونوں مسلم لیڈروں یعنی آغا خان اور ڈھاکہ کے نواب دونوں کو نظر انداز کر کے جناب محمد علی جناح اور ایک محمود علی کو مسلم لیگ کا پردھان بنانے کا اعلان کر دیا ۲۳ دسمبر ۱۹۱۲ کو دلی چاندنی چوک میں ایک زبردست بم دھماکہ ہوا [illegible] ہاتھی پر سوار تھے لارڈ ہارڈنگ سخت زخمی ہوئے کانگریس کا ایک [illegible] اصل میں وہ بم دھماکہ [illegible] انگریز سرکار کو [illegible] انگریز سرکار کلکتہ کی بجائے دلی کو راجدھانی بنا کر اپنی [illegible] جمانا چاہتی تھی اسی کا بدلہ لینے کیلئے یہاں کرانتی کاری راس بہاری بوس کی زیر نگرانی بھارتی ویروں نے انگریزی شاسکوں کا گمان مٹانے کیلئے یہ بم کانڈ کیا اس بم کانڈ میں بھائی بالمکند اودھ بہاری بسنت امیر چند اور بسنت کمار وغیرہ کرانتی کاریوں کو گرفتار کر کے عدالت میں [illegible] کر کے تمام کرانتی کاریوں کو پھانسی پر لٹکا دیا گیا اسی دوران ۱۹۱۶ میں [illegible]

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized by eGangotri

پرونگنڈے کی اور جرمنی نے مل کر برطانیہ کے خلاف جنگ شروع کر دیا سال ۱۹۱۸ کو برطانیہ یہ جنگ جیت گیا
اس دوران بھارت کی آزادی کے دیوانے برطانیہ سرکار کے خلاف پر زور مظاہرے کر رہے تھے
کانگریس کے سالانہ اجلاس ہر سال باقاعدہ ہوتے رہے سال ۱۹۱۵ کا اجلاس بمبئی میں S.N. سنہا
کی زیر صدارتی ہوا۔ سال ۱۹۱۶ کا اجلاس دلی میں پنڈت مدن موہن مالویہ جی کی سرپرستی
میں ہوا۔ لکھنؤ میں A.C. مزومدار کی زیر صدارتی ہوا۔ سال ۱۹۱۷ کو کلکتہ میں زیر سرپرستی
ایزی بیسنٹ ہوا۔ اور ۱۹۱۸ کو دلی میں پنڈت مدن موہن مالویہ جی کی صدارتی میں انجام
ہوا۔ اور سال ۱۹۱۹ کا اجلاس امرتسر میں پنڈت موتی لال نہرو کی ادھکشتا میں ہوا۔
سال ۱۹۱۸ میں لارڈ چیمسفورڈ نے ایک اعلان کیا کہ بھارت دیش دو قوموں
پر مشتمل ہے اس لئے ہندو اور مسلم دونوں بھائی برابر کے حق دار ہیں اس اعلان
سے صاف ظاہر ہو گیا کہ انگریز سرکار ہمارے دیش کو بانٹنے پر آمادہ دکھائی دیتی ہے
اس سرکاری اعلان کا نام رولٹ ایکٹ نافذ کیا گیا جس کے خلاف جنتا میں بغاوت کی آگ
اور زیادہ بھڑک اٹھی لوگوں نے مہاتما گاندھی کے آدیش پر ستیہ گرہ کرنے کا اعلان کر دیا
رولٹ ایکٹ کے خلاف ۶۰۰۰۰ آدمیوں کے جلوس کی ۱۹۱۹ کو سوامی شردھانند نے قیادت کی
تو بیساکھی پر شہر میں اس اعلان کے خلاف جلسے جلوس اور مظاہرے ہونے لگے مہاتما گاندھی اس
ستیہ گرہ کا مارگ درشن کرنے کے لئے پنجاب آنے لگے لاہور شاہی مسجد میں لوگوں نے ایک جلسہ میں
شامل ہو کر ہندو مسلم ایکتا کا نعرہ لگایا۔ پنجاب کے ایڈمنسٹریٹر نے مہاتما گاندھی کو لاہور
داخل ہونے سے پہلے ہی گرفتار کر لیا اور بعد میں دھوکے سے [illegible] کو جلیانوالہ کے ناظم
ڈاکٹر کچلو اور ڈاکٹر ستیہ پال کو ڈپٹی کمشنر سے بات چیت کرنے کے لئے بلا کر ان
کو گرفتار کر نامعلوم جگہ پر بند کر دیا امرتسر میں لوگوں نے بہت بڑا جلوس نکال سرکار کے
خلاف زوردار مظاہرے کئے ان مظاہرے کرنے والوں پر پولیس نے زوردار گولی باری کر
کے ۲۵ لوگوں کی ہتیا کر دی ۱۳ اپریل ۱۹۱۹ کو امرتسر کے جلیانوالہ باغ میں [illegible]
کی زیر سرپرستی بیساکھی والے دن ایک اجلاس ہو رہا تھا اور لوگ سرکار کے خلاف اپنے
لیڈروں کی ناجائز طور گرفتاری اور ۲۵ بے گناہ لوگوں کی ہتیا کے خلاف نعرے لگا رہے تھے
کہ جنرل ڈائر کے حکم سے جلیانوالہ باغ میں پولیس نے لوگوں پر مشین گنوں سے دھڑا دھڑ
گولیوں کی برسات شروع کر دی باغ چونکہ چاروں طرف اونچے اونچے مکانوں سے گھرا
ہوا تھا صرف ایک ہی راستہ اس باغ میں جاتا تھا جو پوری طرح مشین گنوں سے روک
دیا گیا تھا ۲ ہزار سے زیادہ لوگ اس گولی باری سے شہید ہوئے اور بے گنتی لوگوں کی تعداد

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized by eGangotri

لوگوں نے مسلمان باغ کے ایک کنونشن میں پکڑ کر اپنے بیان نہیں دیا اور [illegible] سرکار نے کرفیو نافذ
کر دیا کوئی بھی آدمی لوگوں کی تعداد کے لئے گھروں سے باہر نہیں نکل سکتے تھا سینکڑوں لوگ
رات کو ٹوپیوں کی بوچھار سے زخمی ہو کر اپنے بیان نہیں دیا اور گئے دوسرے روز
پنجاب کے دوسرے شہر گوجرانوالہ میں بھی حالت بہت نازک صورت اختیار کر گئے
ہندوستانیوں کو کچلنے کے لئے ڈائر لیور جہازوں سے جہازوں دوارہ لوگوں پر حملہ
کرنے کا آرڈر دے دیا کہ اگر راستہ میں جہاں کہیں بھی کوئی جلوس دکھائی دے تو اس پر بم
برسا کر ان کو ختم کر دیا جائے کیپٹن کاربری کی رپورٹ کے مطابق تین ہوائی جہازوں نے پہلے
گوجرانوالہ شہر کے نزدیک گھنڈ نام کے ایک گاؤں پر بم برسائے جس سے کئی لوگ مارے گئے بعد میں ۵۰ فٹ
کی اونچائی سے بھی کئی بم برسائے جس میں کئی لوگ شہید ہوئے اس کے بعد ۳۰۰ فٹ کی اونچائی سے ایک اور
گاؤں پر بم برسائے گوجرانوالہ خالصہ کالج کی عمارت کو بموں سے تباہ کر دیا بازاروں میں بھی ٹوپیوں کی بوچھار
کے کارن ۱۱ [illegible] آدمی مرے ۲۷ زخمی ہوئے مگر دوسرے جہاز چالکوں کے بیان کے مطابق کیپٹن کاربری
کی رپورٹ بالکل غلط ہے مرنے والوں کی تعداد بہت زیادہ تھی جب برٹش سرکار نے ہوائی جہازوں سے
13 اب طلبی کی طلبی کی تو جنرل ڈائر نے کہا کہ ہم نے امرتسر میں بگڑے والوں لوگوں کو سبق سکھانے کے لئے
بم برسا کر ان لوگوں کو برٹش سرکار کی طاقت کا پتہ چل جائے یہ خبریں اخباروں
میں سنسر ہونے کے کارن لوگوں تک نہیں پہنچ سکی کیونکہ اس لئے B.G نے اپنے اخباروں میں
ان خبروں کا کوئی بیان نہیں کیا مگر ایک شخص نے بمبئی کرانیکل کے چیف B.G ہارنیمن
کو یہ تمام خبریں پہنچا دیں جنہوں نے اپنے اخباروں میں یہ تمام حالات پرکاشت کر دیئے موجودہ
گورنر نے ہارنیمن کو گرفتار کر کے لندن پہنچا دیا مسٹر پرکاش نے اپنی صحبت کی بنا پر تمام [illegible]
کو شائع روزانہ ریگولیس کے صفحہ پر یہ خبر شائع کی کہ انڈین حکومت نے آزادی کی مانگ
کو کچلنے کے لئے 13 اپریل ۱۹۱۹ کو امرتسر جلیانوالہ باغ میں دو ہزار سے بھی زائد لوگوں کو اور گوجرانوالہ
میں بھی سینکڑوں لوگوں کو مار دیا نتیجہ یہ ہوا کہ دیش کے کونے کونے میں جو للکار اٹھی
کہ ہم کسی بھی طرح بدیشی حکومت کو اپنے پر حکومت نہیں کرنے دیں گے تمام کالج کے طلباؤں وکیلوں
نے بھی اس میں زبردست تحریک کی مجبوراً سرکار نے ہنٹر کمیٹی کی تشکیل دے کر انکوائری
کرنے کا ڈرامہ رچایا اس کمیٹی کی رپورٹ پارلیمنٹ میں پیش ہوئی ۲۳۰ ممبران نے جنرل ڈائر کی
اس نمانہ شاہی رویہ کی سخت مذمت کی اور فوج سے اس کا عہدہ کی نکال دینے کی مانگ کی
لیکن [illegible] 129 ممبران نے جنرل ڈائر کے اس کارنامے کی حمایت کی بعد میں ڈاکٹر کچلو اور ڈاکٹر

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized by eGangotri

حوالات کو بری کر دیا گیا مگر یہ راز صرف میں کو رہے نہیں کیا گیا اس جلیانوالہ باغ کانڈ کا بدلہ ۲۱ سال
بعد انگلینڈ کے کیکسٹن ہال میں جہاں جنرل ڈائر اپنے کیے ہوئے ظالمانہ کارنامے کو بڑے فخر سے
بیان کر رہا تھا کہ اچانک ایک نوجوان نے کھڑے ہو انقلاب زندہ باد کا نعرہ لگا ڈائر کو گولیوں سے
ڈھیر کر اپنے آپ کو گرفتاری کیلئے پیش کر دیا یہ واقعہ ۱۳ مارچ ۱۹۴۰ کا ہے اس نے اپنا نام
رام محمد سنگھ آزاد بتایا جلیانوالہ باغ میں جب یہ کانڈ ہو رہا تھا تب اس کی عمر اس وقت ۱۵/۱۶ سال
کے قریب تھی تب سے دل میں اسی روز سے یہ جو آگ دہک رہی تھی جس میں جگہ جگہ پردیش
بدلے میں اس ظلم کا بدلہ لینے کیلئے گھوما پھرا آخر پورے ۲۱ سال بعد اپنے دل کی جو آگ
شانت ہوئی اس نوجوان کا اصل نام اودھم سنگھ تھا اسی کو گرفتار کر مقدمہ چلا
۳۱ جولائی ۱۹۴۰ کو پھانسی پر لٹکا دیا گیا جب تک سرشٹی قائم رہیگی یہ رام محمد سنگھ
کا نام رہتی دنیا تک قائم رہیگا سال ۱۹۲۰ میں کانگریس کا اجلاس ناگپور میں جو راگھو آچاریہ جی
کی ادھکشتا میں ہوا اس اجلاس میں برطانیہ سرکار کے خلاف عدم اعتماد تعاون کا پرستاؤ
پاس کیا گیا جب سے تمام سکولوں کالجوں کے طلبا وکیلوں نے کورٹوں کا اور ملازموں نے
نوکریوں سے سرکار کے خلاف مکمل بائیکاٹ کا اعلان کر دیا سرکار نے ایک نیا بل
رولٹ ایکٹ پاس کیا جب بل کے تحت بائیکاٹ کرنے والوں کے خلاف مقدمات چلائے
جانے لگے لوگوں نے اس بل کی بالکل پرواہ نہیں کی عدم اعتماد کی تحریک پوری طرح کامیاب
رہنے لگی کانگریس کا سالانہ اجلاس ۱۹۲۱ کو زیر سرپرستی حکیم اجمل خان ہوا ان دنوں
کانگریس کا دبدبہ بڑے زوروں سے انگریزی سرکار پر بڑھتا جا رہا تھا مگر ملک کی بدقسمتی
ایک مسلمان لیڈر جناب [illegible] نے کانگریس پارٹی سے بغاوت کر دی جب سے کانگریس
پارٹی کو زور دار دھکا لگا سال ۱۹۲۲ کو کانگریس کا اجلاس صوبہ بہار کے شہر گیا
میں ہوا جس کی ادھکشتا چترنجن داس نے کی اس اجلاس میں ایک بل پاس ہوا کہ
عدم تعاون آندولن کی تمام ذمہ داری مہاتما گاندھی کے سپرد کی جاوے عدم تعاون
بڑے زوروں سے جاری تھا مگر ۲ اس چوری چورا آندولن نے تشدد کا راستہ اختیار کر لیا مہاتما گاندھی
مکمل طور پر اہنسا کے پجاری تھے مگر آندولن اہنسا کا راستہ چھوڑ ہنسا کے راستہ پر چل پڑا لہذا مہاتما
گاندھی نے آندولن بند کرنے کی اپیل جنتا سے کی مگر آندولن نہیں رکا تو مہاتما گاندھی نے آندولن
بند کرانے کیلئے انشن کرنے کا اعلان کر دیا سال ۱۹۲۳ کو ایک سپیشل اجلاس مولانا ابوالکلام آزاد
کی سرپرستی میں بلایا گیا اس میں لوگوں نے مہاتما گاندھی کی اپیل پر آندولن بند کر دیا

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized by eGangotri

سال 1924ء کو کانگرس کا سالانہ اجلاس بیلگام میں ہوا۔ اس اجلاس کی صدارت مہاتما گاندھی
نے کی۔ اس اجلاس میں چترنجن داس، منشی اور پنڈت موتی لال جی نہرو نے ایک نئی
بنگالی سوراج پارٹی بنانے کا اعلان کیا۔ اس پارٹی کا مقصد یہ تھا کہ انگریزی سرکار میں شامل
ہو کر اس کو ختم کرنے کی کوشش کریں گے۔ اسی دوران ترکی کے کمال پاشا نے جمہوریہ
ترکیش راج کا اعلان کیا۔ جس کارن ہندو اور مسلمان دونوں فرقوں کے درمیان دنگے
ہونے لگے۔ کانگرس کے بعد سے علیحدگی مسلم لیگ نے شروع کر دی کہ ہم دیگر اسلامی مذہب
اور قوم ہیں ہم ہندوؤں کے ساتھ نہیں چل سکتے۔ اسی کارن کانگرس پارٹی کمزور ہو گئی۔ ملکی
اور عالمی طور پر بھی پارٹی کمزور ہو گئی۔ دیکھ کچھ نوجوانوں نے پارٹی کی حالت کمزوری کو دیکھ کر
سرکاری خزانے لوٹنے کا پروگرام بنانا شروع کر دیا۔ 9 اگست 1925 کو کاکوری جا رہی ٹرین
کاکوری اسٹیشن پر ان نوجوانوں نے ٹرین کی زنجیر کھینچ ٹرین روک کر سرکاری تجوری
توڑ کر خزانے لوٹ لیے۔ بدقسمتی سے یہ کرانتی ویر پکڑے گئے۔ ان ویروں میں رام پرشاد
بسمل، راجندر کمار لاہڑی، اشفاق اللہ اور روشن سنگھ وغیرہ سب کے سب پکڑے گئے۔
جب پولیس ان نوجوانوں کو ہتھکڑی ڈال جیل سے عدالت کی طرف لے جاتی تھی تو
ہزاروں کی تعداد میں لوگ ان نوجوانوں کے درشنوں کے لیے سڑک کے دونوں طرف
کھڑے ہوتے تو چلتے چلتے یہ نوجوان اونچی آواز میں یہ گیت گایا کرتے تھے

بہار آئے گی اب رہیگا یہ ظالم غلام خانہ
آزاد ہوگا بھارت آیا ہے اب زمانہ
کہ پھر کبھی بن کر نہ رہ سکیں گے
دیکھیں گے ظالموں کا اب بند ظلم خانہ
اب جیل کی دیواروں کی پرواہ نہیں کسی کو
اب کھیل ہی لگے پھانسی پہ جھول جانا

ان میں سے تین ویروں کو 19 دسمبر 1927 کو گورکھپور کی جیل میں ہنستے ہنستے
پھانسی پر لٹکا دیا۔ کرانتی کاری ویر اشفاق اللہ کو جن کی عمر 27 سال کی تھی
فیض آباد کی جیل میں پھانسی پر لٹکانے سے پہلے جب ان سے آخری خواہش
پوچھی تو انہوں نے یہ کویتا پڑھی۔ بس آرزو ہے یہ جب تک ہمیں سزا دیں
مجھے خدا کی شان ہے سب ظالم ہیں انگریزی

۱۹ دسمبر ۱۹۲۷ کو اشفاق اللہ سے مجسٹریٹ نے آخری خواہش پوچھی تو انہوں نے کہا

کچھ آرزو نہیں ہے ہے آرزو تو یہ ہے
رکھ دے کوئی ذرا سی خاکِ وطن کفن پر

ان کا یہ بھی کہنا تھا کہ یہ میری خوش قسمتی ہے کہ مجھے وطن کی محبت کا اعلیٰ ترین انعام مل رہا ہے مجھے فخر ہے کہ میں ہی پہلا ایک مسلمان ہوں جو بھارت کی آزادی کیلئے پھانسی پر جھولنے جا رہا ہوں

بنگال کے رہنے والے ویر راجندر ناتھ لاہڑی بھی اس کاکوری کیس میں سب کا ساتھی ہونے کی وجہ سے ۱۷ دسمبر ۱۹۲۷ کو گونڈہ جیل میں تھا لیکن اس کے دن بلیدانی ویروں نے پھانسی کا پھندہ دو ماہ جانم تھا دے دیا ۲ دنوں کے اندر اب دشمنوں کے ڈھیروں کو پھانسی پر لٹکا پایا۔ بنگالی ویر لاہڑی راجندر ناتھ لاہڑی کو پھانسی پر جب لے لٹکایا جانا تھا انہوں نے اعلان کیا ہوں پایا کی ورزش ہے زوردار ورزش شروع کر دی۔ جیلر نے جیلر نے پوچھا ہے پایا کہ تو ٹھیک تھا یہ ورزش کس کارن صاحب کے ہندوستانوں کے اندر ہیں پھانسی دی جانی ہے انہوں نے مسکرا کر کہا میں ہندو ہوں مجھے دوبارہ جنم لینا ہے کہ میرا شریر ٹھیک رہنا ہے تاکہ میں ہٹا کٹا پیدا دوسرا جنم ہو سکے اس کارن میں ہر روز ورزش کر کے دوسرے جنم میں آ کر پھر تمہاری حکومت سے ٹکرانا تھا۔ رخصت کے آخر میں ہوئے ان ویروں کے دکھاوے ان کے ہتھیار بالکل بیکار گئے ہیں

سال ۱۹۲۵ کو کانگریس کا اجلاس زیر سرپرستی سروجنی نائیڈو کانپور میں ہوا تک کانگریس کو چترنجن داس جی کے سورگ واس ہو جانے سے ایک زوردار دھکا لگا

سال ۱۹۲۶ کو اجلاس گوہاٹی میں زیر سرپرستی سری نواس آئینگر ہوا تک دو دو کلکتہ میں ہندو مسلم فساد زوروں سے ہونے لگے ایک دھان کسر پیشی سے سوامی شردھانند (عبدل رشید نام کے ایک مسلمان نے قتل کیا) جی کو ۲۳ دسمبر ۱۹۲۶ کو قتل کر دیا سوامی شردھانند جی وہی ہیں جنہوں نے دلی کی جامع مسجد کے منبر پر کھڑے ہو کر انگریزی سرکار کو للکارا تھا اور زوردار بھاشن دیا تھا سوامی جی کے قتل نے ہندو مسلم فساد کو آگ کا کام کیا سال ۱۹۲۷ کو کانگریس کا اجلاس زیر سرپرستی M.A. انصاری مدراس میں ہوا

~~سال ۱۹۲۶ کو جلیانوالہ باغ ... کمیشن ... کانگریس ... کمیشن کا بائیکاٹ~~

نمک ستیہ گرہ سے پہلے سائمن کمیشن

8 نومبر 1927 کو برٹش حکومت نے اعلان کیا کہ بھارت میں شاسن سدھار کیلئے برطانیہ سرکار
نے ایک کمیشن تھوڑے لارڈ سائمن کی ادھیکشتا میں ایک کمیشن تقرر کیا جس کا نام سائمن
کمیشن رکھا گیا۔ اس کمیشن میں بھارت کا ایک بھی نمائندہ نہیں لیا گیا۔ 3 فروری 1928
کو کانگریس نے سمپورن بھارت ورش میں اس کمیشن کا مکمل طور پر بائیکاٹ کرنے کا اعلان کر دیا
جیسے ہی سائمن کمیشن بمبئی پہنچا پورے بھارت ورش نے اس دن ہڑتال کر دی اور جگہ جگہ
جلوس نکال نعرے لگائے گئے (سائمن گو بیک) بمبئی کے بعد کمیشن جیسے ہی دلی میں پہنچا
لوگوں نے کالے جھنڈے لہرا کر نعرے لگائے سائمن گو بیک مدراس میں پولیس نے جلوس کو
منتشر کرنے کیلئے گولی چلائی گئی پردرشن کاریوں پر لاٹھیاں چلیں سائمن کمیشن لاہور آیا
لاہور سٹیشن پر ہزاروں کی تعداد میں لوگوں نے لالہ لاجپت رائے کی ادھیکشتا میں زوردار پردرشن کر
سائمن گو بیک کے نعرے لگائے لاہور کے سپرنٹنڈنٹ پولیس مسٹر سکاٹ اور بہت سے افسروں کے ساتھ
سٹیشن پر تھے سپرنٹنڈنٹ پولیس نے بے قابو ہجوم کو سائمن کے راستے سے ہٹانے کیلئے اپنے اسسٹنٹ
سپرنٹنڈنٹ مسٹر سانڈرس کو لوگوں کو منتشر کرنے کا حکم دیا اور کہا کہ جلوس پر لاٹھی چارج کر
کے منتشر کر دو لیکن ہجوم پولیس کی لاٹھی چارج سے بھی منتشر نہیں ہوا۔ سانڈرس نے اپنی لاٹھی
کے زور سے اور لالہ لاجپت رائے پر گئے لالہ جی لاٹھیوں کی مار سے زمین پر گر گئے لالہ جی
کو گرتے دیکھ ہجوم راستہ سے ہٹ گیا نوجوانوں نے لالہ جی کو اٹھایا اور ہسپتال کو داخل کر دیا
دوسری شام لاہور موری دروازہ کے باہر میدان میں ایک پبلک جلسہ ہوا اس جلسہ میں
لالہ جی نے اپنے بھاشن میں کہا کہ میرے جسم پر پڑی ایک ایک لاٹھی انگریز سرکار کے کفن پر
آخری کیل ہو گی یہ سرکار اب زیادہ دیر نہیں رہ سکے گی۔ 17 نومبر 1928 کو لالہ جی
کا سورگباش ہو گیا لالہ جی کی ارتھی میں لاکھوں لوگوں نے شرکت کی 17 دسمبر 1928 کو
سردار بھگت سنگھ اور راج گورو نے سانڈرس کو مار لالہ جی کی موت کا بدلہ لیا

پنجاب کیسری لاجپت رائے جی۔

1929 کو بھارت کے نئے وائسرائے لارڈ ارون نے ہندوستان میں انگریز سرکار کے خلاف بڑھتے جذبات
کو دیکھ بھارت کو کچھ ادھیکار دینے کیلئے لندن میں گول میز کانفرنس بلائی۔ مہاتما گاندھی نے اس کانفرنس
میں شامل ہونے سے انکار کر وائسرائے کو اپنے گیارہ سوتری مانگ پورا کرنے اور نمک بنانے کی اطلاع
دی چونکہ نمک بنانے کا پورا ادھیکار انگریز سرکار کے تھا وہ کبھی نہیں برداشت کر سکتی تھی کہ
نمک بنانے کا حق بھارت واسیوں کو دے گاندھی جی کی مانگیں ماننے سے انکار کر دیا

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized by eGangotri

پہنچے اپنے بھارتی ساتھیوں کے ساتھ نمک بنانے لگے انگریزی سرکار اپنی راکشش شکتیوں کا استعمال کر
نمک بنانے والوں پر زور دار لاٹھی چارج کیا بہت سے لوگ مارے گئے ایک لاکھ سے بھی زیادہ
لوگوں کو جیل میں بند کر دیا گیا پھر بھی سرکار یہ اندولن دبا نہیں سکی لندن کی سرکار کو
بھارت میں اپنی سرکار کے خلاف بڑھتے جذبات اور نفرت کی ایک ایک خطے کی خبر پہنچ رہی
تھی انقلابیوں کے جارح [illegible] ایک بار [illegible] 1929

8 اپریل 1929 کو اسمبلی میں سرکار نے ایک پبلک سیفٹی بل پیش کیا اس بل پر کافی بحث
ہو چکی تھی چونکہ سرکار کے نمائندوں کی تعداد زیادہ تھی بل تقریباً پاس ہو چکا
جیسے ہی صدر جان کو شسٹر ایک انگریز افسر [illegible] کی غلطی سے بل پاس ہونے کا اعلان کرنے
کو کھڑے ہوئے یکدم دو نوجوان بھگت سنگھ اور دت B.K. اٹھ کھڑے ہوئے اور اسمبلی ہال
کی گیلری سے دو بم پھینکے اسمبلی میں زور دار دھماکے ہوئے مگر کوئی جانی نقصان
نہیں ہوا اسمبلی ہال میں بھگدڑ مچ گئی چاروں طرف دھواں ہی دھواں پھیل گیا
بھگت سنگھ نے پستول نکال جان سائمن پر گولی چلائی مگر وہ ڈیسک کے نیچے چھپنے سے
بچ گیا بھگت سنگھ اور دت اس حالت میں وہاں سے بچ کر بھاگ سکتے تھے
مگر انہوں نے زور دار نعرے لگانے شروع کر دیئے انقلاب زندہ باد انگریز سرکار
کا ناش ہو یہ نعرے لگاتے ہوئے ان دونوں نے بہت سے چھپے ہوئے پرچے
اسمبلی ہال میں پھینکنے شروع کر دیئے کہ یہ بم ہم نے کسی کو مارنے کے لیے نہیں پھینکے بلکہ
انگریز سرکار کے بہرے کانوں کو آواز سنانے کے لیے داغے ہیں کہ ہم کسی بھی حالت میں
اب آپ کے غلام نہیں رہ سکتے ہمیں مکمل آزادی چاہیئے انہوں نے اپنے آپ کو
گرفتاری کے لیے پیش کر دیا اس وقت اس پبلک گیلری میں چند شخص آزادی کی
راہ میں جان کر بیٹھے تھے بھگت سنگھ اور دت کی گرفتاری سے آزادی کو گہرا دھکا لگا
اسی دوران وائسرائے کی گاڑی کے نیچے ایک زور دار بم دھماکا ہوا وائسرائے بچ گئے دوبارہ [illegible]
کرانتی کاریوں کی گرفتاریاں ہونی شروع ہو گئیں کرانتی کاریوں پر مقدمے چلنے شروع ہو گئے
13 جنوری 1930 کو بھگت سنگھ اور B.K. دت کو عمر قید کی سزا سنا دی گئی اور لاہور
کی عدالت میں سانڈرس کے قتل کا کیس چل رہا تھا قیدیوں سے دیا جا رہا برتاؤ بہت گھٹیا قسم کا ہو دیا
جاتا تھا ان کرانتی کاریوں نے اپنے [illegible] کے لیے بھوک ہڑتال شروع کر دی
64 دن کی لمبی بھوک ہڑتال کے کارن یتندر ناتھ داس کا سورگ واس ہو گیا

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized by eGangotri

مقدمہ چلنے کی وجہ سے انقلابی ویروں کی بھوک ہڑتال کے کارن دیش بھر میں جو اندولن ہو رہا تھا
تھی آخر سرکار کو ان کے کھانے میں کچھ پریورتن کرنا پڑا ۵ اکتوبر ۱۹۲۹ کو کرانتی کاری ویروں نے
بھوک ہڑتال بند کر دی ان تمام کرانتی کاریوں کو بھگت سنگھ - بٹوکیشور دت - سکھدیو - راج گرو
بجے کمار سنہا - جتیندر سانیال - جے دیو کپور - آشا رام - مہابیر سنگھ - کمل ناتھ تیواری - کشوری لال
شیو ورما - گیا پرشاد - سریندر پانڈے - اجے گھوش - کندن لال - دیس راج - پریم دت
جب سب کو جیل سے نکال عدالت میں پیش کرنے کے لئے پولیس والے لے جاتے تو ہزاروں
کی تعداد میں جنتا سڑک کے دونوں طرف ان کے درشنوں کے لئے کھڑی ہوتی انقلاب زندہ باد کے
نعروں سے فضا گونج اٹھتی یہ دیش بھگت پہلوان اکھاڑے میں کشتی کے لئے جاتے ہیں یہ دیش کے
مستی میں جھوم جھوم

سرفروشی کی تمنا اب ہمارے دل میں ہے
دیکھنا ہے زور کتنا بازوئے قاتل میں ہے
وقت آنے دے بتا دیں گے تجھے اے آسمان
ہم ابھی سے کیا بتائیں کیا ہمارے دل میں ہے
اے شہید ملک و ملت میں تیرے اوپر نثار
اب تیری ہمت کا چرچا غیر کی محفل میں ہے

یہ گاتے اور انقلاب زندہ باد کے نعرے لگاتے عدالت میں جاتے تھے
عدالت میں مقدمے کا ڈرامہ چل رہا تھا کیونکہ انگریز سرکار پہلے ہی ان لوگوں کو شہید کر دینے کا
ارادہ بنا چکی تھی ان کا ایک ساتھی جے گوپال سرکاری گواہ بن گیا تھا سبھی جانتے تھے
اور وہ ان لوگوں کے خلاف گواہی دے رہا تھا کہ انہیں کرانتی کاریوں میں ایک چھوٹی سی
عمر کا نوجوان پریم دت تھا جب اس نے جے گوپال کو جھوٹی گواہی دیتے سنا تو اس کا خون کھول
اٹھا اس نے اپنے پاؤں کا جوتا نکال ایک دم جے گوپال کے منہ پر مار دیا عدالت میں
ہاہاکار مچ گیا مجسٹریٹ نے ایک دم سب ملزموں کو ہتھکڑیاں لگانے کا حکم دیا جس پر کرانتی کاریوں
نے ہتھکڑیاں پہننے سے صاف انکار کر دیا اب ان کو عدالت میں لے جانے سے پہلے ہتھکڑیاں لگائی جاتیں
تو ان لوگوں نے بھی حاضر ہونے سے انکار کر دیا عدالت کی کارروائی بدستور چلتی رہی ۷ اکتوبر ۱۹۳۰ کو
عدالت کی طرف سے ایک خاص پیادہ جیل میں آیا اور ٹریبونل کا فیصلہ سنایا
بھگت سنگھ - راج گرو اور سکھدیو کو پھانسی - کمل ناتھ تیواری - وجے کمار سنہا - جے دیو کپور
شیو ورما - گیا پرشاد - کشوری لال اور مہابیر سنگھ کو عمر قید کالا پانی سزا

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized by eGangotri

ماسٹر تارا سنگھ ۔ راج گورو ۔ سکھدیو ۔ رناتھ پانڈے ۔ دیس بھگت راج اور چندر سنیال کو باعزت بری ۔ کمل ناتھ تیواری کندن لال کو پانچ سال اور پریم دت کو 3 سال قید کی سزا سنائی گئی ۔ سرکار نے یہ بڑی ساودھانی رکھی کہ عدالت کے اس فیصلہ کی خبر باہر جنتا تک نہ پہنچے مگر ہوا کے جھونکے سے یہ خبر پوری کی پوری ایک رات میں جنتا کو ہو گئی سرکار نے اس روز لاہور میں دفعہ ۱۴۴ لگا دی کہ کوئی جلسہ جلوس نہ ہو بلکہ جنتا کسی پرواہ یا اشتعال کے بغیر بریڈلا ہال میں ایک بڑی بھاری سبھا ہوئی جس میں عدالت کے ایک طرفہ فیصلہ کی زوردار مخالفت ہوئی ۔ ہر اخبار میں بھگت سنگھ وغیرہ کی فوٹو چھپے سرکار پر لعنت کہ یہ فوٹو اخباروں کے کاغذوں سے ملے ۔ 8 اکتوبر 1930 کو لاہور اور پورے بھارت دیش جنتا جوش اور بدلے کی بھاونا سے پاگل ہو رہی تھی تمام سکول کالج بند ہو گئے جگہ جگہ دیا رتی اور گرفتاریاں ہوئیں ۔ 3 مارچ 1931 کو سردار بھگت سنگھ کے ہمراہ والے جیل میں آخری دیدار کیلئے بھگت سنگھ نے جب اس کی ماں نے پیار سے بھگت سنگھ کے سر پر ہاتھ پھیرا تو بھگت سنگھ نے کہا ۔ بے جی اب زیادہ دن نہیں جیئیں گے مگر بے جی میری لاش لینے تم مت آنا ہو سکتا ہے تم میری لاش دیکھ رو پڑو تو دیش کی جنتا کہے گی کہ بھگت سنگھ کی ماں رو رہی ہے تمہیں اپنے بیٹے کی شہادت پر فخر ہونا چاہیے میری لاش لینے کے لئے چھوٹے بھائی کلبیر سنگھ کو بھیج دینا ۔ اتنا کہہ بھگت سنگھ اپنی نظر سے ہنسے کی جیل اور چھوڑ دی ماتا دیکھتی رہ کر بھگت سنگھ کی طرف دیکھتی گئی

آخر ملاقات کا وقت ختم ہو گیا اس وقت بھگت سنگھ کی عمر 23 سال 5 ماہ اور 26 دن کی ہو چکی تھی ۔ فیصلہ کے مطابق ان تینوں کو پھانسی دی جانی تھی مگر شام 7 بجکر 33 منٹ پر 23 مارچ 1931 کو ایک انگریز افسر نے آکر ان لوگوں کو پھانسی پر چڑھانے کا حکم دیا ۔ جب جیلر نے پھانسی تو کھڑا کیا سب سے پہلے شام کو بھگت سنگھ راج گورو اور سکھدیو کو ہتھکڑی لگانے کا حکم دیا مگر تینوں نے کہا ہم بنا ہتھکڑی کے ہی پھانسی کے پھندے پر چلتے ہیں تینوں آپس میں گلے ملے اور تینوں ہی پھانسی کا پھندہ اپنے اپنے گلے میں ڈال کر بھارت ماتا کی جے کا نعرہ لگا ۔ جلاد نے چرخی گھمانے لگے جلاد جو ان کی زندگی میں یہ پہلے ملزم ہیں جو پھانسی کا پھندہ چوم کر گلے میں ڈال رہے ہیں جب چرخی گھومی تینوں شہید ہو گئے پولیس نے ان کی لاشوں کو کلہاڑوں سے ٹکڑے ٹکڑے کر بوریوں میں بند کر لاد رہا تھا جیل کے پچھلے دروازے سے ٹرک لیکر باہر نکل گئے

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized by eGangotri

شہر میں ان کی پھانسی کی بات سے تڑپ ہی نہیں پھیلانے کی غرض سے جیل میں رات کی طرح پہلے ہی ہنڈروں کی گنتی میں دو دن جیل کر دیا گیا تھا پھر جب یہ خبر پھیلنے لگی دو دن تک یہ لوگ توڑنے کی کوشش کرنے لگے تو سرکار نے ان کی لاشوں کو جیل کی پچھلی دیوار کی طرف سے فیروزپور کی طرف لے گئے وہیں ٹکڑوں کی شکل میں کاٹ کر تیل ڈال کر فیروزپور کی سڑک کی طرف دوڑے مگر پہلے ہی ان کی لاشوں کے ٹکڑے کرنے کے بعد تیل چھڑک کر آگ لگائی دیکھ دوڑ ساری رات کے اندھیرے میں فیروزپور کے شمال مشرق شہر حسینی والا کے علاقوں میں ستلج دریا کے کناروں پر کھیتوں میں ڈھونڈتے رہے مگر جا کر صبح کے قریب دریا ستلج کے پُل کے پاس ایک نوجوان کے پاؤں میں گرم راکھ لگی تب پتہ لگا کہ دریا کے کنارے پر راکھ گرم کیسے ہو سکتی ہے وہاں ریت رکھی پڑی تھی جیسے جیسے ریت کو کھودنا شروع کیا دیکھا کہ ایک گڑھا کھود کر اس میں ان تینوں کی لاشوں کے ٹکڑوں پر مٹی کا تیل ڈال کر جلانے کی کوشش کی گئی تھی شدہ لاشیں پوری طرح جلی نہیں تھیں ان کی ہڈیاں اور ادھ جلے ٹکڑے اکٹھے کر کے ایک بہت بڑا جلوس نکالا گیا اس کے بعد ستلج دریا میں جو لاہور کے نزدیک حسینی والا میں ان شہیدوں کی سمادھی بنائی گئی جہاں ہر سال لاکھوں لوگ ان شہیدوں کو شردھانجلی دینے پہنچتے ہیں [illegible]

آزادی شہیدوں کی قربانی سے بھارت آزاد ہوا

جب کفن سے لاش نکلی بلبلِ ناشاد کی
اس قدر رویا کہ ہچکی بندھ گئی صیاد کی
کمسنی میں کھیل کھیلے نام لے لے کر ترے
ہاتھ سے تربت بنائی پھر اسے برباد کی

26 جنوری سال 1930 میں پنڈت جواہر لال نہرو کی صدارت میں لاہور میں دریائے راوی کے کنارے بھارت کا ترنگا جھنڈا لہرا دیا گیا پوری آزادی حاصل کرنے کا اعلان کیا اور کہا کہ ہمیں ادھوری آزادی پر قناعت نہیں بھارت کی ساری جنتا نے ہندوستان کی اس حالت کا سروکار کیا اور یقین دلایا کہ ہم مکمل طور پر بھارت کو آزاد کرائیں گے چاہے ہمیں اس کے لئے کتنی بھی قربانیاں کیوں نہ دینی پڑیں۔

1931

7 فروری 1931 کو لندن میں گول میز کانفرنس بلائی گئی جس میں سروجنی نائیڈو، پنڈت مدن موہن مالویہ سمیت مہاتما گاندھی جی شامل ہوئے مگر کانگریس میں بھی بھارت اور برطانیہ سرکار کے درمیان کوئی سمجھوتہ نہ ہو سکا۔

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized by eGangotri

سال 1935 میں جرمنی کے تاناشاہ ہٹلر نے اپنی نازی فوجوں کیلئے پولینڈ سے ڈینزنگ تک
منہ مانگا۔ وہ ٹنک جانے کیلئے راستہ مانگا تھا۔ پولینڈ کی سرکار نے انگلینڈ اور فرانس ان دونوں کی
حمایت کے بوتے پر ہٹلر کو راستہ دینے سے انکار کر دیا۔ جرمنی کی فوجوں نے یکم ستمبر 1939
کو پولینڈ پر حملہ کر دیا۔ مجبوراً انگلینڈ اور فرانس نے بھی پولینڈ کی حمایت کیلئے جرمنی کی فوجوں کے ساتھ
جنگ کا اعلان کر دیا۔ آہستہ آہستہ جنگ پھیلتی چلی گئی بڑھتا گیا بہت سے دیش انگلینڈ اور فرانس
کے ساتھ جنگ میں شریک ہوتے گئے اتحادی فوجوں کے دباؤ کے کارن ہٹلر کو خود مرنا پڑا
تب کانگریس کا اجلاس تریپوری میں ہوا۔ دیش بندھو نیتاجی نے اس اجلاس میں کانگریس پارٹی
کے قیام کا ایک ریزولیوشن پاس کروایا کہ ہم تب سرکار میں داخل ہو کر آہستہ آہستہ کام چلا
کی طرف بڑھیں گے مگر اس دوران ایک نوجوان نے ایک انگریز افسر کی پٹائی کر دی انگریزی
سرکار پہلے ہی اس سرخ پارٹی بننے سے پریشان تھی اسکو موقعہ مل گیا اور اس سرخ پارٹی
کے سبھی کارکنوں کو بنا کسی جرم کے بندی بنا جیل میں بند کر دیا۔ ان میں
سبھاش چندر بوس کا جنم کی
پارٹی کے نیتا سبھاش چندر بوس بھی پکڑ کر منڈلے جیل میں بھیج دیا۔ اس کانگریس
سبھاش چندر بوس کا جنم 1897 میں 23 جنوری کو کٹک میں ہوا تھا
سے پہلے بھی وہ [illegible] میں ایک بار جیل بھیجے گئے۔ ان دنوں بنگال میں لارڈ ڈلہوزی کی حکومت تھی
اسی دوران دیش بندھو کا انتقال ہو گیا۔ سبھاش نے جیل میں بنا کسی جرم کے
بند کئے جانے کے خلاف اپواس شروع کر دیا۔ بھارت کی جنتا پہلے ہی سبھاش چندر
کے بنا کسی جرم کیے جیل میں بند کرنے کے کارن پہلے سرکار کے خلاف تھی مگر
سبھاش چندر کے اپواس کی خبر نے پورے دیش میں بدلے کی چنگاری بن کر بھڑک اٹھی
جگہ جگہ ہڑتال کے کارن سبھاش کی صحت دن بدن گرنے لگی سرکار کی ہر طرح کوشش کے
بعد بھی سبھاش نے اپنا برت نہیں توڑا۔ لوگوں کے زور دار احتجاج پر سرکار نے سبھاش
کو جیل سے رہا کرنے کیلئے ایک شرط رکھی کہ رہائی کے بعد سبھاش کلکتہ نہیں جا سکتے
اور نہ ہی بھارت میں رہ سکتے ہیں یہ باہر کسی دیش میں جا کر رہ سکتے ہیں مگر
سبھاش نے صاف انکار کر دیا کہ میں یا تو بھارت میں رہوں گا یا جیل میں ہی
پڑا رہوں گا باہر کسی بھی بدیش میں نہیں جاؤں گا۔ مجبوراً ڈاکٹروں کی رائے پر سرکار کو
سبھاش کو رہا کرنا پڑا۔ انکو علاج کیلئے [illegible] انکے بھائی سرت چندر بوس نے
سبھاش کی تندرستی کی خبر سن پورے بھارت میں خوشی کی لہر دوڑ گئی ان کے
تندرست ہونے پر بھی انگریزوں نے پھر سے [illegible] پارٹی کے ملکی اندولن میں زور دار حصہ

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized by eGangotri

دھوپ شروع کر دی پٹنہ کی ایک شاندار سبھا میں بولتے ہوئے انہوں نے کہا آج سے ہم تمام لوگ
بدیشی کپڑوں کو لے کر بائیکاٹ کرنے کا پرن لیتے ہیں اس روز تقریباً دس ہزار ودیارتھیاں
اس سبھا میں شامل تھیں استریوں کے جلوس کی اگوائی سبھاش چندر کی پتنی بول
بہن کملا کر رہی تھی کملا کے آگے بڑھتے ہی ہر استری نے اپنے جسم سے قیمتی سے قیمتی وستر اتار
پھینکے اور جلانے شروع کر دیئے کملا نے پیچھے پیچھے کو دیکھے سبھاش کا جوشیلا بھاشن
دیا کہ ہمیں کیول بدیشی کپڑوں کا ہی بائیکاٹ نہیں کرنا بلکہ انگریزی سرکار کا بھی
بائیکاٹ کرنے کا پرن لینا ہے انکے بھاشن سے کپڑوں کے ایک بیوپاری نے تو جلد کا
ہی اعلان کر دیا بلکہ پوری استری شکتی جاگ اٹھی شریمتی بسنتی دیوی کا تعاون
کے ادھیکار میں سبھاش چندر کو سماجی ڈھانچہ اس سے تمام پورا شکتی سو بھاش
کے ساتھ تھی مہاتما گاندھی جی کی اہنسا اور شانتی کی پالیسی تقریباً جیل میں تھی
سماجی بنے ہر سبھاش چندر کا وہ شاندار اور شاندار جلوس نکلا جس کی مثال
سبھاش دیش میں نہیں ملتی تھی کہ سبھاش جی کے مقابلہ میں گاندھی وادی ڈاکٹر پٹیل رہا
جیا تو مرد سپہ گروہ کا سیاست میں سر کرنے مہاتما گاندھی نے اپنے تمام ساتھیوں کے ساتھ
دوبارہ بھی سبھا استعفیٰ دے دیا کہ سبھاش کو ہر رہا نہیں تھا انہوں نے کانگریس چھوڑ کے
ایک نئی ترقی کاری پارٹی فارورڈ بلاک بنا لی۔ سبھاش چندر نے
فارورڈ بلاک پارٹی کے ذریعہ انگریزی سرکار کے خلاف زور دار مہم چلانی شروع
کر دی سبھاش کی زور دار مہم اور حالات کو دیکھ کر ان کو غداری کے جرم میں
گرفتار کر کے پھر جیل میں بند کر دیا سبھاش نے پھر ایک بار بھوک ہڑتال شروع کر دی
سبھاش کی صحت گرتی دیکھ سرکار گھبرا گئی پھر سبھاش کی جیل میں ہی جرنیل ہر بیٹی کو
پورے لیڈر سبھاش کی حفاظت رکھ کر دیکھا جو کہ بہت ہی مشکل کرنا تھا جب میں نہیں پہرہ
مضبوط کی وجہ سے بھی سرکار کی حالت دنوں دن کمزور ہوتی جا رہی تھی ڈاکٹروں نے
مشورہ دیا ہم انکو رہا نہیں کیا گیا تو سرکار کے لیے مشکل کھڑی ہو جائیگی سرکار نے ایک
خفیہ سکیم کے تحت ان کو جیل سے نکال کر انکے اپنے ہی مکان میں نظر بند کر دیا اس مکان
کے چاروں طرف زبردست پہرہ لگا دیا نہ تو یہ باہر جا سکتے ہیں اور نہ ہی کوئی ان سے
مل سکتا ہے کیول ایک سپاہی دونوں سمے ایک چھوٹے سے دروازے سے ان کو کھانا دینے آتا
ایک اندھیری رات جب کہ مکان کے باہر زوردار سناٹا چھایا ہوا تھا پہرہ دار

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized by eGangotri

کے زبردست پہرے کے کارن اس علاقے ریلنگ روڈ پر دور دور تک کوئی نظر نہیں آتا
تھی پولیس کے سپاہی کندھے پر بندوقیں لیے بندوق لیے چہل قدمی کر رہے تھے مکان کے دوسری
طرف کچھ سپاہی کندھوں پر بندوق لٹکائے ٹہل رہے تھے سوبھاش آہستہ سے اٹھ کر اس
رہا بند دروازہ کھول باہر نکلے چاروں طرف چھا گیا گھپ اندھیرا پہروں کے بوٹوں کی آوازیں آ رہی
تھیں پیدا دالان کھوٹوں کی کیاریوں اور درختوں سے اٹھا دھواں پڑا تھا وہ آہستہ آہستہ
آہستہ اٹھ کر کیاریوں سے ہو کر دالان کی چار دیواری پر چڑھ کر چاروں طرف دیکھ دیوار
سے باہر سڑک پر کود گئے پاؤں کی آواز سن پہرے والے چاروں طرف گھور گھور دیکھنے لگے
رہا تک کوئی نہیں وہ ٹارچیں جلا کے دیکھ رہے ہی تھے دیکھا کہ ایک بلی سامنے سے بھاگ رہی ہے
پہرے والوں نے ایک بھدی سی گالی نکال پھر اپنی جگہ بیٹھ بیٹھ اونگھنے لگے۔
سوبھاش اس سونی سڑک پر آہستہ آہستہ آگے جا رہے تھے یکدم ایک موٹر سائیکل کی روشنی
ان پر پڑی چھپنے کی کوئی جگہ نہیں تھی وہ ایک دلیرانہ کوشش سے چلے گئے موٹر سائیکل
رکا اس پر سوار ایک انسپکٹر پولیس کا افسر تھا اس نے دیکھا ایک لمبا چوڑا پٹھان
بغل میں گٹھڑی دبائے ہاتھ میں لاٹھی لیے اور چہرے پر داڑھی اور سر پر پگڑی باندھے جا رہا تھا کڑک کر آواز
دی اس افسر نے اس داڑھی والے پٹھان سے پوچھا تم ادھر اس وقت کیوں آ رہے ہو کیا
نہیں جانتے اس طرف کسی کو بھی آنے جانے کی اجازت نہیں ہے سوبھاش نے پٹھانی آواز میں بڑے
حضور مجھ سے غلطی ہو گئی میں [illegible] سے اس طرف آ گیا اور ہو گئے معاف کر دیجئے
میں اپنے قبیلے میں جا رہا ہوں مجھے معاف کرو افسر نے اس کو ایک گندی گالی نکالی اور
اپنا راستہ پکڑ لیں وہ پٹھان سوبھاش چندر تھا جو پہرے والوں اور پولیس افسر کی
آنکھوں میں دھول جھونک کر جنگل سے باہر چلے گئے کبھی لاری میں کبھی پیدل دوڑ دوڑ
وہ سفر کرتے کرتے پشاور پہنچ گئے وہ پشاور سے پٹھانوں کے قافلے کے ساتھ چلتے چلتے سرحد پار
کر کابل جا پہنچے وہاں سرحد پار کرتے ان کے گلے میں ایک پٹی باندھ دی کہ یہ گونگا بہرا
ہے بول نہیں سکتا جگہ جگہ ان کو بہرا بننا پڑتا آگے بڑھتے گئے اس پٹھانوں کے قافلے میں
شاید سو پٹھان [illegible] ان کے جو ان کی رکشا کے لیے ساتھ چل رہے تھے اگر کہیں ایسا موقع
آ جاتا تو وہ سب کے سب سوبھاش کی حفاظت میں اپنی جانیں قربان کر دیتے سرحد پار بھی
کر لینے کے بعد پٹھان واپس چلے گئے اور وہ کلکتہ میں جب کہ سب سوبھاش کو نظر بند کی
کے تھے دوسرے روز جب پولیس کا سپاہی ان کو کھانا دینے گئے اندر داخل ہوا تو کمرہ خالی

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized by eGangotri

دیکھ پاگلوں کی طرح جلدی تھا باہر آیا کہ سبھاش بابو کب کے گئے کہ خالی ہے کمرہ میں چاروں طرف دھوم
مچ گئی۔ انگریزی سرکار نے چاروں طرف پیغام بھیجا پر ہدایت کر دی کہ سبھاش کی کہیں بھی خبر ہو سرحد
سے باہر نہیں جانا چاہیے وہ جہاں کہیں بھی ملے "گولی مار دو" گرفتار کر دو گرفتار کرنے والے کو انعام
دیا جائیگا۔ سبھاش جیل سے نکل کسی طرح برلن پہنچ گئے وہاں جرمن کے ہٹلر سے ملاقات ہوئی جسے
ہٹلر نے بڑی گرم جوشی سے سبھاش کا سواگت کیا۔ سبھاش نے ہٹلر سے کہا میرے دیش کے نیتا دنیا
بھر کو دو سال کے لئے باغی ہیں کہ ہم اپنے سرکار ان سے چھین لیں۔ انگریزوں اور جرمنی کا تعلق
سے آزادی لینی ہے آپ جانتے ہیں کہ انگریز برداشت نہیں کر رہا ہے ہم دل سے
یہ ہتھیار رکھنے کا جواب نہیں ہو سکتا ہٹلر نے کہا تم نے دو سال بیتے ہو کر رہے ہو مگر تم آزادی حاصل نہیں
کر سکتے اس کارن ہمیں ایک شکتی شالی سینا کھڑی کرنی ہوگی اور تمہیں باہر کی طاقتوں سے بھی امداد
لیکر ملک کے اندر سے انگریزی سرکار کو ہٹانا ہوگا ہٹلر سے ملنے کے بعد سبھاش اپنی آئی ڈی والی
وہ ترن کے ساتھ ہتھیاروں سے لیس ہو کر جرمن آئے وہاں آ کر جرمنوں نے بھارتی سینا کے نام ایک سندیش
لکھ جرمن کی ریڈیو سینا کے دوارا وہ سمجھ گئے بھارتی برگیڈ پر لڑائی میں جرمن پہنچ گئے ہوں
آپ کو یاد رکھنا ہے کہ جب یدھ میں آپ انگریزوں کی طرف سے لڑ رہے ہیں وہ ہمارا یدھ نہیں
برطانیہ اور جرمن کے یدھ سے ہمارا کوئی واسطہ نہیں ہے یاد رکھو تم ہتھیار چھوڑ دو یہ یدھ
بند کر دو اور یدھ کرنا ہے تو انگریزوں کے خلاف کرو جنہوں نے کئی سالوں سے ہمارے دیش کو
لوٹا ہے ہم کب تک ان غلاموں کی غلامی میں دبے رہیں گے بھارتی فوجوں پر ان سندیشوں نے
بہت بڑا اثر کیا وہ انگریزی کیمپ سے نکل کر جنرل حسن علی کی زیر کمان سفید جھنڈا لہرا کر جرمن
مورچوں کی طرف کوچ کیا جب جرمن افسروں نے دیکھا کہ بھارتی جوان سفید جھنڈا لیے آتم سمرپن
کرنے ہماری طرف آ رہے ہیں تو ان کا سواگت کیا جنرل حسن نے جرمن کمانڈر سے کہا ہم انگریزی
فوج سے الگ ہو کر آپ کے ساتھ شامل ہیں ہم انگریزوں کے خلاف یدھ کریں گے جرمن کمانڈر نے
ایک سندیش لیکر دوارہ سبھاش چندر کو دی سبھاش چندر ایک
دم آ کر ان بھارتی جوانوں سے ملے بھارتی جوانوں نے سبھاش چندر کو اپنے درمیان پا
کے خوشی سے جھوم اٹھے اور نعرے لگائے اور نعروں میں کہا ہم سب تو آپ
کے ساتھ شامل ہیں بھارت کی آزادی کیلئے اپنے پران بھی نچھاور کر دیں گے وہاں
کئی ہزار بھارتی فوجیوں نے آتم سمرپن کر دیا اسی روز سبھاش چندر نے آزاد ہند فوج کی
سینا بنائی اور ان کا یہ بھارتی فوجیوں کا ایک بٹالین دیا۔ اور بہادر جوانوں

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized by eGangotri

انگریز جرمن اور ہمارا دونوں کا شترو ہے ہم نے جرمن کی سہایتا سے اپنی آزادی کی جنگ کی تیاری
کرنی ہے تم مجھے خون دو میں تمہیں آزادی دوں گا بھارت کا راشٹر جھنڈا لہرا کر جو کہا ہیں پڑھایا
کرنی ہے کہ نوجوانو ہم نے اس کا ترنگہ جھنڈے کو جو سونپ دیا ہے اسے کبھی جھکنے نہیں دیں گے لوگوں نے جے ہند
کے نعرے لگائے وہاں اپنے وطن سے دور والے بھارت واسیوں نے سبھاش چندر کے قدموں میں ہیروں کے
ڈھیر لگا دئے ہٹلر بھی سبھاش چندر کی شخصیت اور ان کی سنگٹھن شکتی سے پربھاوت ہو کر آزاد
ہند سینا کی ہر طرح امداد کرنے کا وچن دیا ایک خاص موقع پر سبھاش سے ہٹلر نے آزاد ہند فوج کی
سلامی لی اور کہا کہ چونکہ بھارت دیش آپ کا وطن ہے اور آپ کے نیتا جی بھی وطن میں
آپ کے نیتا جی کا درجہ مجھ سے بڑا ہے میں آٹھ کروڑ جرمن دیشیوں کا نیتا ہوں اور آپ
کے نیتا چالیس کروڑ بھارت دیشیوں کے نیتا ہیں میں اور میری ساری جرمن قوم ایسے آپ کے نیتا جی
کو پرنام کرتے ہیں مجھے پورن وشواس ہے کہ نیتا جی کی ادھینتا میں آپ کا پیارا بھارت ایک
دن ضرور سوتنتر ہو گا اس اوسر پر سبھاش چندر نے ریڈیو پر بھارت دیشیوں کیلئے ایک پیغام نشر کیا
پیارے دیش واسیو مجھے پورن وشواس ہے کہ ہماری ہند بھومی پر ہمارا ہی ادھیکار ہو گا ہم اپنے بھائیو
ودیشی شاسکوں سے کہتے ہیں کہ جب تک بھارت کہیں پر ایک بھی بھارت واسی زندہ رہیگا تب تک ہمارا
یہ ادھیکار کوئی نہیں چھین سکے گا پھر ریڈیو پر سنگاپور ملایا - جاپان - سنگاپور سے ہر قسم کے بھارت
واسیوں نے سنا سبھاش کی پرنے پر نیتا جی نے اپنے قدموں میں لاکھوں روپیہ ڈالر اور پونڈ کے زیوروں کے ڈھیروں
کی بولی لگائی بولی لاکھوں روپیہ تک جا پہنچی اس سنگاپور میں ایک پنجابی پریوار کافی دیر پہلے سے آکر
آباد ہو گیا تھا اس نے کھڑے ہو کر گیا ہیرے پچھلی پیڑھی کی ساری جائیداد اور اپنے تینوں جوان بیٹے
نیتا جی کو ارپن کر دئے بھارت کے ایک اور مسلمان بیوپاری نے ۵ لاکھ روپیہ آزاد ہند بنک کو دینے
کے لئے نیتا جی کو ارپن کر دیا 1939 میں وشو یدھ کی لپیٹیں دکشن پورب ایشیا کی طرف آنے
لگیں 1942 کو برطانیہ کا فوجی اڈہ جاپانیوں کے قبضہ میں آ گیا ٹوکیو میں بھارتی کرانتی کاری
راس بہاری بوس کی صدارت میں کلکتہ میں پرسب بھارتیوں کی ایک کانفرنس ہوئی
جس میں برما - ملایا - شیام - انڈونیشیا اور جاپان کے بھارتی پرتی ندھی شامل ہوئے اس
کانفرنس میں تنظیم ... ہند سوادھینتا سنگھ کی استھاپنا کی جس کے ادھیکش راس بہاری
بوس بنے اور نیتا جی A اور گورنر K.P.K مینن کیپٹن موہن سنگھ کرنل G.K گلانی تھے ان کا یہ
کارنی کے سدسیہ چنے گئے اور بھارتی ترنگا جھنڈا ہی اپنا جھنڈا تسلیم کیا اس وقت برطانیہ کی فوج
جگہ جگہ ہارتی گئی ... ۵۵ ہزار بھارتیہ فوجی جاپان کے قبضہ میں آ گئے جاپانی ادھیکاریوں

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized by eGangotri

نے ۶۰ ہزار پیدل سپاہ کی کپتانی کیپٹن لکشمی سہگل کے سپرد کر دیئے۔ اس طرح کیپٹن لکشمی سہگل کی سینہ کشی دن بدن بڑھتی گئی جھانسی کی رانی لکشمی بائی کے جذبے پر رانی جھانسی رجمنٹ کا رنگ لگایا گیا۔ کیپٹن نیتاجی نے ایک جوشیلا بھاشن دیا اور کہا کہ میں نام کی کپتانی رانی جھانسی بن کر انگریزوں کے چھکے چھڑا دیئے تھے اپریل 1857ء میں ایک جھانسی کی رانی بھارت میں پیدا ہوئی تو آج ہزاروں کی تعداد میں یہاں بھارتی ناریاں لکشمی بائی کا روپ دھار کر بیٹھی ہیں آج پوری امید ہے کہ یہ بھارت کی ناریاں انگریزوں سے جلیانوالہ باغ کے خون کا بدلہ لے سکتی ہیں نیتاجی کا بھاشن سن بھارتی ناریوں کی نس نس میں بجلی کا سنچار ہوا انگریزی کی جو اندھی پڑی ہوئی تھی عورتوں نے اپنے جسم پر پہنے تمام کے تمام سونے کے زیور نیتاجی کے چرنوں میں ارپن کر کے ہاتھ میں بندوقیں لے پرن کیا کہ ہم اپنے بھائیوں پر کئے گئے تمام ظلم کا بدلہ لے کر رہیں گی۔ آزاد ہند فوج میں ہر مذہب کے لوگ شامل تھے ہندو مسلم سکھ عیسائی کوئی نہیں جانتا تھا کہ یہ ہندو ہیں سکھ ہیں یا مسلمان ہیں سب کے سب ایک ہی تھالی میں بھوجن کھاتے تھے اس کا یہ نتیجہ پیدا ہوا کہ نیتاجی نے چار بریگیڈ بنائے سبھاش بریگیڈ، نہرو بریگیڈ، گاندھی بریگیڈ، آزاد بریگیڈ ۴ فروری ۱۹۴۴ کو آزاد ہند فوج نے اراکان علاقہ پر حملہ کر پورے کا پورا علاقہ اپنے قبضہ میں لے لیا کرنل شاہنواز کی دیکھ ریکھ میں فوج نے کوچا پر دھاوا کر ترنگا لہرایا۔ رانی جھانسی رجمنٹ بھی یدھ میں شامل ہونے کی بڑی بے صبری سے پرتیکشا کر رہی تھی اس رجمنٹ کی کمانڈر نے نیتاجی کو پتر لکھا کہ ہم کب تک بیکار بیٹھی رہیں گی نیتاجی نے رانی جھانسی رجمنٹ کو یدھ میں شامل ہونے کی انومتی دی اور ساتھ ہی لکھ بھیجا کہ علاقہ بڑا ہی سنسان اور پتھریلا ہے آپ کی ٹیلے ٹیلے سوچ سمجھ کر قدم اٹھانا ہوگا اپنے بچاؤ کے لئے کوئی سہارا ملنے کی امید نہیں [illegible] نے اس بات کی ذرا بھی پرواہ نہ کر رات کو دشمن پر دھاوا بولنے کے لئے چل پڑیں تمام مشکلات کا مقابلہ کر وہ ایک پہاڑ کی اونچی چوٹی پر پہنچیں اپنا مورچہ بنا بیٹھیں دشمن بالکل بے خبر تھا بے خبری میں وہ آگے بڑھتا آ رہا تھا جب دشمن تھوڑی ہی دوری پر تھا تو [illegible] نے جے ہند کا نعرہ لگا ایک دم دشمن پر دھاوا بول دیا دشمن اور دشمن پر فتح حاصل کی اور دو دن بعد کمانڈروں نے کالندر پر حملہ کر کے [illegible] کا رقبہ آزاد ہند فوج کے قبضہ میں لے لیا اور سنبھال پر کمان [illegible] آزاد ہند فوج سے ... کالندر ... بہادر دشمن کو پیچھے ہٹا کر آگے بڑھتی اور دشمن کو پیچھے دھکیل ترنگا لہرایا ... آزاد ہند فوج ... دشمن ... آزاد ہند فوج کی

پوری طاقت اور کمزوری دشمن کو شادی نظر آئی جب وہ کسی بھی میدان میں کمزور نہیں پڑے

۲۳ اگست ۱۹۴۵ کو سبھاش چندر بوس کرنل حبیب الرحمان کے ساتھ ایک جہاز میں سوار ہو

ٹوکیو کے لیے روانہ ہوئے لیکن بعد میں ریڈیو کا اعلان ہوا کہ ٹوکیو ریڈیو پر اعلان ہوا کہ آزاد ہند فوج

کے کپتان نیتا جی سبھاش چندر بوس اپنے ایک ساتھی کرنل حبیب الرحمان کے ساتھ فارموسا کے نزدیک

تائی ہوکو کے ہوائی اڈے پر [illegible] ان کا ہوائی جہاز گر گیا اور جہاز میں آگ لگنے کے کارن جہاز میں سوار

سب کے سب مارے گئے۔ اس خبر سے بھارت، ملایا، انڈونیشیا، سنگاپور، ٹوکیو وغیرہ ہر جگہ بھارتیوں

کے دلوں میں نراشا کی لہر دوڑ گئی اور بھارت کی سوادھینتا کی کشتی ڈگمگانے لگی لیکن ادھورا رہ گیا

یہ خبر کئی برسوں تک [illegible] نہیں ہو سکی جس کے دلوں میں سب ہیں

آزادی کی فوج [illegible] آزاد ہند فوج کے تمام کمانڈروں [illegible] لال قلعہ میں

مقدمہ چلایا گیا اس مقدمہ کی پیروی پنڈت جواہر لال نہرو [illegible] وکیل کر کے تمام [illegible] کے

بارے میں پورے بھارت میں جوش [illegible] نیتا جی کے بارے میں [illegible]

[illegible] سیاسی کے [illegible]

دوسری طرف [illegible] انگریزوں نے [illegible] حاصل کر کے [illegible]

دلایا [illegible] سرکار [illegible]

۱۹۳۵ کے [illegible] میں یہ تبدیلی کی گئی کہ [illegible] جب [illegible] صوبائی سرکاروں کو [illegible] ادھیکار

[illegible] کانگریس کا راج اور

[illegible] مسلم لیگ کا راج [illegible]

[illegible] جلیانوالہ باغ کا [illegible] انگریزوں کے بار بار

[illegible] کہ کس طرح [illegible] بے گناہ ہندوستانیوں کا خون بہایا گیا تھا

[illegible] گاندھی جی نے [illegible]

ایک [illegible] آزاد [illegible]

[illegible] جلد [illegible] جائے

[illegible] انگریزوں کی [illegible] پنجاب [illegible] بنگال کی مسلم لیگی سرکار

[illegible] ۲۶ ستمبر کو [illegible]

کہ [illegible] کانگریس کے نیتاؤں کی [illegible]

کو [illegible] کانگریس کی [illegible] سرکار کی طرف

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized by eGangotri

طرف انگلینڈ سے پکے وعدے دیئے کہ یدھ ختم ہونے پر تب کی باتیں مانی جائیں گی اور بھارت کو آزاد کر دیں گے مگر یہ وعدہ پورا نہیں کیا گیا اس کا رد عمل بھارت میں بھی ہوا کانگریس کی سرکاروں نے اپنے استعفے دے دیئے مگر انگریزوں نے مسلم لیگ اور دیسی راجاؤں کی حمایت حاصل کرنے کے لیے طرح طرح کے پروپیگنڈے شروع کر دیئے اس سال کانگریس کا سالانہ اجلاس صوبہ بہار کے رام گڑھ نامک استھان پر ہوا دیش کے موجودہ حالات اور برطانیہ سرکار کی وعدہ خلافی کے خلاف عدم تعاون کا پرستاو پاس کیا 7 اگست 1942 کو بمبئی میں کانگریس کاریہ کارنی کی میٹنگ ہوئی جس میں مہاتما گاندھی نے
9 اگست 1942 کو بمبئی کے گراؤنڈ میدان میں انگریزوں بھارت چھوڑو کا نعرہ دیا تھا
انگریزو بھارت چھوڑو آندولن شروع کرنے کا اعلان دیا آندولن اور اس کو دبانے کے شروع ہونے 9 اگست 1942 دن نکلنے سے پہلے ہی مہاتما گاندھی اور تمام ورکنگ کمیٹی کے ممبروں کو گرفتار کر لیا گیا دیش میں جو اعلان ہوا تھا کہ پولیس اس آندولن کو دبا نہیں سکی فوج کی امداد بھی لی گئی اس دوران بھارت کے وائسرائے لارڈ لن لتھگو کا کاریہ کال سماپت ہو گیا ان کی جگہ لارڈ ویول بھارت کے وائسرائے بن کر آئے مہاتما گاندھی کی بیماری کی خاطر 1944 کو ان کو رہا کر دیا گیا اور باقی کے سب لیڈروں کو بھی رہا کر 26 جون 1945 کو شملہ میں نیتاؤں کی ایک بیٹھک بلائی اس بیٹھک میں محمد علی جناح نے کانگریس کی حمایت نہیں کی بلکہ کہا کہ ہمارا ملک ہمارا کلچر اور ہمارا مذہب الگ ہمارا رہن سہن الگ ان حالات میں ہم ہندو سرکار کے ماتحت نہیں رہ سکتے ہمیں الگ پاکستان ملنا چاہیے ہم ہندوستان کی تقسیم چاہتے ہیں سال 1942 کو سر کرپس مشن انگلینڈ سے ایک اشارہ ملا تھا کہ مسلمانوں کی اس مانگ کی حمایت کی تھی سال 1945 میں صوبائی کیبنٹ میٹنگ میں کرپس مشن نے اس پرستاو کو شکل میں رد کر دیا تھا اور سال 1947 کو 3 جون برطانوی سرکار نے اس مانگ کو منظور کیا جب مہاتما گاندھی کا یہ نعرہ کہ پاکستان میری لاش پر بنے گا ہم دو قوموں کی تھیوری کو تسلیم نہیں کرتے یہ نعرہ دھرے کا دھرا رہ گیا اور ادھر آزاد ہند فوج کے افسروں کے خلاف بغاوت کے جرم کا مقدمہ لال قلعہ میں چل رہا تھا اس مقدمہ میں سہگل اور شاہ نواز ڈھلوں کے خلاف موت کی سزا سنائی گئی مگر ان کی سزا رد کر دی گئی ہندوستانی فوج میں برطانیہ سرکار کے خلاف جو اعلان ہوا تھا انگریز سمجھ گئے بھارتی فوج بھی بغاوت پر اتر آئی تو اس پر کنٹرول کرنا مشکل ہو جائے گا اور انگلینڈ میں چناؤ ہوئے اس چناؤ میں برطانیہ میں لیبر پارٹی کی سرکار بن گئی

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized by eGangotri

دھمکایا کہ جب تک اس سرکار کے فیصلوں میں برابر حصہ کے پرتی کو جمہوری نہیں چارج سمجھا لیکن لیبر
انگلینڈ کے پردھان منتری ایٹلی نے بھارت کیلئے آزادی کی گھوشنا کر دی اس گھوشنا کے بعد
گاندھی نے کانگریس کی کاریہ کارنی کو سجھاؤ دیا کہ کانگریس کا رتبہ کام ختم ہو گیا کانگریس
کو توڑ دو جنتا اب جسے چاہے اپنا نیتا چننے کا حق ہے لیکن نہرو نے اس پرستاؤ کو نہیں مانا
کہ اس آزادی کو حاصل کرنے کیلئے کانگریس نے بہت بڑی قربانیاں دی ہیں کانگریس کو ہی
یہاں راج کرنے کا حق ہے انگلینڈ سے ڈیپوٹیشن لارڈ پیتھک - لارڈ لارنس اور سر سٹیفو
سر سٹیفورڈ کرپس اور A.B الیگزنڈر بھارت کی آزادی کے سلسلہ میں بھارتی نیتاؤں
سے بات چیت کرنے کیلئے بھارت آئے تو شروع میں جناح کو ایک ہی راج بنانے کی تجویز کیلئے راضی
نہیں کر سکے پھر بھی سرکار نے پاکستان کی مانگ کو نامنظور کر کے کیول ایک ہی سرکار کی ستھاپنا کی
گھوشنا کر دی جس میں پردھان منتری جواہر لال - سردار ولبھ بھائی پٹیل - ڈاکٹر راجندر پرشاد
منتری آصف علی راج گوپال چکرورتی شیاما پرشاد شرت چندر بوس سردار بلدیو سنگھ
سر شفاعت احمد خان - جگجیون رام - سید علی ظہیر ڈاکٹر جان متھائی اور سی ایچ بھابھا
وغیرہ پر مشتمل ایک سرکار کا قیام کیا گیا اس سرکار کے بننے کا پرینام برا ہوا کیونکہ محمد
جناح نے اس سرکار کو ہندو سرکار کہہ کر بدنام کرنا شروع کیا اور دیش کے کونے کونے
میں ہندو مسلم دنگے کروانے شروع کر دیئے جن صوبوں میں مسلم آبادی زیادہ تھی وہاں رہنے والے
ہندوؤں کو بہت بے رحمی سے قتل کیا جانے لگا - مسلم لیگ - نواکھلی اور پنجاب میں وہ
حرکات ہوئی لاکھوں بے گناہ ہندوؤں کا قتل کیا گیا ان حالات کو دیکھ کر عبوری سرکار نے پھر
ایک بار دوبارہ مسلم لیگ والوں سے سرکار میں شامل ہونے کی اپیل کی مسلم لیگ نے بجائے سرکار
میں شامل ہونے کے دیش بھر میں فرقہ وارانہ فسادات شروع کروا دیئے دیش کے حالات ایسے ہی
ہو گئے وائسرائے لارڈ ویول (ایٹلی) کی جگہ لارڈ ماؤنٹ بیٹن وائسرائے بن کر بھارت آیا اس نے لارڈ
ایٹلی سے مشورہ کر کے 3 جون 1947 کو پاکستان کی مانگ منظور کر لی اس یوجنا میں پاکستان کیلئے
آدھا بنگال پنجاب اور آسام کا سلہٹ ضلع سندھ - بلوچستان کے پی سرحد سیما
کے پرانت شامل تھے اس یوجنا کا نام ماؤنٹ بیٹن یوجنا رکھا گیا پاکستان بنے تمام پرانتوں
میں جہاں سے ہندو افسروں تک تمام مسلمان ملازم رکھے جا رہے تھے اور ہندو آبادی کا
قتل عام کیا جا رہا تھا کہ ان ہی نیتاؤں کو مجبوراً پاکستان ماننا پڑا برٹش پارلیمنٹ میں ایک بل
پیش ہوا جولائی 1947 کو بھارت تقسیم کا منظور ہو گیا 15 اگست 1947 کو ایک نیم

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized by eGangotri

بہر حال انگریزوں کی چال کامیاب ہو گئی بھارت دو حصوں میں تقسیم ہو گیا لیکن
علاوہ دیسی ریاستوں کی تعداد ۵۶۵ کے قریب تھی جس میں بھارت کی آبادی کی ۲۴ فی صدی
اور کوئی ۴۵ فی صدی علاقہ ان ریاستوں کا تھا۔ ۳ جون ۱۹۴۷ کو برطانیہ سرکار نے جہاں بھارت
کو دو حصوں میں بانٹ دینے کا اعلان کیا وہاں ریاستوں کے راجاؤں مہاراجاؤں نوابوں کو
پوری آزادی دے دی کہ وہ آزاد رہیں کسی بھی سرکار میں شامل ہوں ان کو پورا پورا
حق ہے مگر سردار پٹیل نے ۱۵ اگست ۱۹۴۷ سے پہلے ہی ہر ریاست جو بھارت کی سرحد
کے اندر آتی تھی بھارتی سرکار میں شامل کر [illegible] کر دیا یہ ان کی قابلیت اور ہوشیاری سے
سب کچھ ہو گیا لیکن دو ریاستیں حیدرآباد۔ جوناگڑھ۔ اور جموں کشمیر کا فیصلہ نہیں ہو سکا
جوناگڑھ کے نواب نے اپنی ریاست کو پاکستان میں شامل کرنے کا اعلان کیا ریاست کی پوری جنتا میں
کھلبلی مچ گئی مگر سردار پٹیل کی حکمت عملی کام آ گئی اور یہ ریاست بھی بھارت میں شامل
ہو گئی۔ مگر ریاست حیدرآباد کے نظام کا دماغ ساتویں آسمان پر پہنچ گیا تھا کیونکہ اپنے دور کے [illegible]
میں انگریزوں کی بہت بڑی مالی امداد دی تھی انگریزی سرکار نظام حکومت کی بار بار تعریف کرتی تھی
نظام نے اعلان کیا کہ میری سرکار آزاد رہے گی بھارت کو کہا کہ اپنی فوج واپس بلا لو [illegible]
لیا کہ میری ریاست میں کسی طرح کا دخل نہ دو نظام اندر ہی اندر اپنی فوجی طاقت کو بڑھا رہے تھے
حالانکہ اس کی ریاست چاروں طرف سے بھارت سے گھری ہوئی تھی اس نے کئی بار بھارت نے
پوری ریاست میں کسی طرح کی دخل اندازی کی کوشش کی لیکن حیدرآباد کا ہی نہیں بلکہ
دلی جا کر راج کرنا چاہتا تھا [illegible] کی بدلتی ہوئی [illegible] نیت میں سردار
صاحب نے بھارت کی دیگر بہادر فوجوں کو بھارت کے ہیرو جنرل چودھری کی زیر کمان
حیدرآباد پر حملہ کر دیا جو نظام دلی پر بھی راج کرنے کا خواب دیکھتا تھا وہ ۲ روز کے اندر ہی اندر
[illegible] کے اندر ہی [illegible] حیدرآباد [illegible] اور حیدرآباد کا بھارت میں
شامل ہو گئی مگر بدقسمتی سے ریاست جموں کشمیر کے اندر ہی وہ شیخ کے ساتھ دوستی نبھانے
اور مہاراجہ ہری سنگھ سے [illegible] کا بدلہ لینا چاہتا تھا [illegible] کا مسئلہ بگڑ گیا
پنڈت جواہر لعل نہرو جب جموں آیا تو [illegible] نے [illegible] کہ مہاراجہ کو [illegible]
نہرو نے [illegible] بڑے [illegible] غرور [illegible] پر آ [illegible]
[illegible] جس نے مجھے شیخ کی [illegible] میں [illegible] کر [illegible]
[illegible] کہ بھارت کا [illegible] وہ اب بھی ریاست میں نہیں رہ سکتا

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized by eGangotri

ہم بھارت ماتا کی داسی

آج ۵۰ سال سے پنڈت نہرو کی اس غلطی کا خمیازہ بھگت رہے ہیں شیاما پرشاد کو بھی کشمیر میں ایک روشنی کی کرن نظر آئی تھی وہ بھی کرن اب جو اللہ کا رحمت سے دعا ان کر چکی ہے

بھارت کے پہلے پردھان منتری جواہر لال نہرو 15 اگست 1947 سے 27 مئی 1964 تک

نمبر 1

پنڈت نہرو کے پردھان منتری

کال میں نہرو کا رنامے

(1) بھارت دیش کو ونڈ میڈیل فنگ بنایا

(2) بڑے بڑے ڈیم بنا کر نہر نہر وغیرہ بنوائی تھی

(3) جب دیش میں دیسلو کی تسلی نہیں ملتی تھی

(4) اس کس طرح فیکٹریاں ریل اور جن

اور بے تحاشا شمار ریل میں بیٹس

(5) دنیا کی سب سے سپر پاور روس کے ساتھ

تعلقات دوستانہ بنے روس نے

ہر مشکل وقت میں بھارت کا ساتھ دیا

نہرو کی غلطیاں

(9) مسلم ممبر تقسیم نے پر کانگریس ورکنگ کمیٹی مان گئی

اور ہندو دیش کو نہرو کی نظر میں فرقہ پرستی

(10) اور نہرو کی ڈسپلن کے لئے قدم اٹھایا اور مسلمانوں کو

۵ سال کے دیش میں مسلم ووٹوں کی تعداد 12 سے 15 فی صد

سے آزادی کے بعد کا ترقی میں 45 سے زیادہ

ووٹ نہیں ہے جبکہ مسلم تعداد 12 سے 15 فی صد تو ملے

(11) 1953 کو نہرو نے کشمیر میں سرکار بنا کر دیا

مسلم لیگ سے گٹھ جوڑ کیا

نہرو کی غلطیاں نہرو کی کمزورانہ سیاست کے کارن

دیش کے پیچھے ہٹنا پڑے

(1) شیاما پرشاد کے بار بار کہنے کے باوجود دیش کا بٹوارہ مانا

(2) سال 1947 میں پاکستان کی طرف سے کشمیر میں داخل قبائلی اور پاکستانی

فوجیوں کو جنہوں نے لاکھوں بے گناہوں کو موت کے گھاٹ اتارا

ہماری فوجیں دیش سے باہر دھکیل رہی تھیں فوجی افسران

کے بار بار کہنے پر جنگ بندی کا اعلان لارڈ ماؤنٹ بیٹن اور

لیڈی ماؤنٹ بیٹن کے کہنے پر جنگ بندی کا اعلان کر دیا

پاکستان نے جس رقبہ پر زبردستی قبضہ کیا وہ رقبہ آج پاکستان کے قبضہ میں ہے

(3) کشمیر ~~کا پاکستان کے مسئلہ~~ کے بارے میں پاکستان کے ساتھ چل رہے

تنازعے کو 31 دسمبر 1947 کو U.N.O. میں لے گئے

جبکہ سردار پٹیل جیسا آزاد [illegible] پاکستان

[illegible] کے بدلے

لینے کے لئے شیخ کو بھارت کے ریاست کا وزیر اعظم بنا دیا

میں لفظ آرٹیکل 370 کا اندراج کر کے بڑی غلطی کی جو آج بھارت

اس غلطی کا خمیازہ بھگت رہا ہے شیخ نے بھارت کی فوج دشمن کو بھگا رہی تھی فوج کو آگے نہیں بڑھنے دیا

(4) ہندی چینی بھائی بھائی کے نعرے لگا چینی نے بھارت پر حملہ کیا

ہزاروں مربع میل رقبہ پر چین [illegible] بنا لئے

سال 1948-49 کو 7.12 [illegible] 2005

[illegible] 5.5 [illegible] بھارت

میں [illegible] دبا دیا گیا

سال 1956 میں [illegible]

کے دفتروں میں [illegible]

[illegible]

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized by eGangotri

سب کے سب کس دبا دیئے گئے
سال 1952 کو ایک صرف یہ لال بہادر جی چندہ فنڈ کو سرکار کی
طرف فنڈ اکٹھا کرنے کے لیے مارکیٹ سے ... [illegible]
[illegible] ... وقت کا خزانہ منتری
... [illegible] ... جاری ... [illegible]
بعد ... جاری کر پھر منتری بن ...
... [illegible] ... فنڈ کا کھلا ... [illegible]

دوسرا پردھان منتری

لال بہادر شاستری سال جون 64 سے 66/1/10 تک

شاستری جی رکشا منتری کا زمانہ
... زمانے کی کمی کے کارن کسی ... کر کے
... نہیں ... جے جوان جے کسان کا نعرہ
نعرہ دیا ... دیش کی جنتا
کو ایک ... بھرت رکھنے کی ... دی
جے کسان نعرہ نے دیش میں ایک زور
... کی ... لا دی
سال 1965 میں پاکستان نے بھارت پر حملہ
کو ناکام بنا ... لاہور علاقہ
پر ... تاشقند
سمجھوتہ کے بعد ... کر دیا
شاستری جی ... نہ کر سکا اور
کار ... گئے

(1) لال شاستری کے حکم سے فوج جہاں پر پاکستان کے حملہ کو ملنے گئے
... لاہور کی طرف ... فوج پاکستان
فوج کی شکست ... لاہور ... تک بڑھتی گئی
پاکستان کے جنرل
... کی ... تاشقند میں ... کے بعد
6 ستمبر 1965 سے ... کے بعد 22 ستمبر کو ...
... شاستری جی ... بھارت ... کو
... جنگ بندی کے ... کا جواب نہ دینے کی صورت میں
... تاشقند میں شاستری جی
کا ... ہو گئی

(3) لال بہادر شاستری جب ریل منتری تھے اس دوران
میں ایک ریل دُرگھٹنا ہو گئی شاستری جی نے ذمہ داری
سے منتری پد چھوڑ دیا ... ریل منتری کی ریل دُرگھٹنا
... نہیں ہوتی

○ الہ آباد ہائی کورٹ کے جج جگ موہن لال سنہا
نے اندرا کو الیکشن میں سرکاری مشینری کا غلط
استعمال کرنے کا مجرم پایا 12 جون 1975 کے دن
مجرم قرار دیا
فیصلہ صادر فرمایا مگر اندرا نے 25 جون 1975 کی
رات کو ایمرجنسی لگا کر تمام اپوزیشن نیتاؤں
کو گرفتار کر جیل ڈال دیا

شریمتی پردھان منتری اندرا گاندھی

سال 1966 سے 1977 تک

اندرا راج میں بڑے کارنامے

(1) کبھی بھی جنگ نہ ہارنے کے جرم
میں پاکستان کے دو ٹکڑے کر دیئے
ایک مستحکم دیش بنا

(2) دشمن کے 90000 ہزار فوجی قید کئے

(3) اندرا کے شاسن کال میں بھارت پرمانو
شکتی بنا

(4) بھارت میں 14 بینکوں کو سرکاری
کنٹرول میں لے کر نیشنلائزیشن کیا

اندرا راج میں سیاہ کارنامے

1- شیخ کو جو دیش دروہ کے الزام میں جیل میں بٹھایا
2- دشمن کے قید کئے تمام قیدی شملہ سمجھوتہ کے تحت رہا کر دیئے
وہی زمین بھی واپس کر دی جو فوج نے جیتی تھی
(3) الہ آباد ہائی کورٹ نے 12 جون 1975 کو جج جگ موہن لال سنہا نے
اندرا کو خلاف الیکشن میں مجرم قرار
سرکاری مشینری استعمال کرنے اور طاقت کا غلط استعمال کرنے کا جرم ہیں۔
دے سرکار بر طرف کرنے کا حکم صادر فرمایا مگر اندرا نے
25 جون کی رات 1975 میں
دیش میں ایمرجنسی لگا دی تمام بڑے بڑے نیتاؤں
کو گرفتار کر لیں اور 19 ماہ بعد 1977 کو سب گرفتار لیڈر رہا کر دیئے

4- ناگروالا کانڈ - سال 1971 کو رستم سہراب ناگروالا نام
کا ایک شخص نے اندرا اور P.N. ہکسر کی آواز بنا فون پر
سٹیٹ بینک آف انڈیا کی سنسد مارگ شاکھا سے 60 لاکھ
روپیہ نکلوا لیا یہ روپیہ اندرا کے پاس ہے یا ناگروالا کے پاس
انکوائری جاری تھی کہ ناگروالا کی موت ہو گئی

5- ترپل کانڈ - 1985 میں انڈین آئل کارپوریشن کے کارخانے
کے ٹھیکہ میں 9 کروڑ روپیہ کی ہیرا پھیری ہوئی
اس کا ٹھیکہ جس کمپنی کا تھا وہ اندرا کا خاص
آدمی تھا

6- سیمنٹ کانڈ - 1982 بمبئی ہائی کورٹ نے اے آر انتولے ٹرسٹوں
کے نام پر بیوپاریوں سے دھن اینٹھنے کا جرم میں مہاراشٹر کے
منتری عبدل رحمان انتولے پر لگا مگر بڑی طاقت کی سفارش
پر معاف بری ہو گیا

7- چرچ کانڈ - پیرس میں [illegible] ٹریٹ میں بال کھیلان
پیر شاہ نانک سنگھ دوارہ چلائی گئی لاٹری میں دلالوں
نے 15 کروڑ 15 لاکھ کا گھپلا کیا اور ان حلقوں میں اور جن کا نام
بھی تھا -

اندرا راج کے سیاہ کارنامے

(1) پیر حاجی کا ... اندرا نے بھی پاکستان بننے کے سمجھوتے
پر حالات ہوتے ہوئے کا فرمان کیا

(2) سال 1975 کے شروع میں P.A.C. کی سرکار
گرا دی اندرا نے مجلس رشید کو
ہٹا دیا

(10) شروع میں اندرا الیکٹرک آرڈیننس کی
شاخا کرنے کے حق میں تھی بعد میں نون کر دیا
بعد میں 1976 1977 جنتا سرکار کو گراؤنڈ کیا
الیکٹرک ایکٹ کی شاخا کی -

کانگریس پردھان
(11) اندرا کے سمجھے دیو کانت بروا نے کہا کہ
اندرا از انڈیا انڈیا از اندرا

1966 کو گئو ہتیا روکنے کیلئے سادھوؤں کے پردرشن پر گولیوں
(12) اندرا نے [illegible]

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized by eGangotri

چھٹے پردھان منتری مرارجی ڈیسائی
سال ۱۹۷۷ سے ۱۹۷۹ تک

مرارجی کے وقت کے سنہرے کارنامے

اندرا گاندھی نے جو ایمرجنسی لگائی تھی وہ ختم [illegible]

جے پرکاش نارائن کی رہبری میں اندرا اور راجیو دونوں کو

ہٹا کر ایک نئی جنتا پارٹی وجود میں آئی مرارجی کو پردھان منتری ۱۹۷۷ کو

بنایا گیا۔ اٹل جی بدیش منتری اور اڈوانی جی سوچنا پرسارن منتری

بنے لیکن کچھ عرصہ بعد لوگوں نے کہنا شروع کر دیا کہ اٹل اور اڈوانی

R.S.S کے ممبر بھی ہیں یہ [illegible] نہیں رہ سکتے جنتا پارٹی میں پھوٹ پڑ گئی

اٹل جی اور اڈوانی نے منتری پد تیاگ کر B.J.P نام کی پارٹی بنا لی

سیاہ کارنامے

جب اٹل مرارجی کے وقت میں منتری تھے تو [illegible] نے ۱۹۵۳ میں کشمیر کے اندر اور دفعہ ۳۷۰ کو [illegible]

[illegible] ویتنام [illegible] پر [illegible] جموں میں [illegible]

پردھان منتری کے نام سے اندرا [illegible] مرارجی کے وقت منتری بنے کو جموں [illegible]

۵ ستمبر ۱۹۷۷ کو [illegible] دفعہ ۳۵۵ [illegible] منتری پد سے

ہٹا دیا گیا جب B.J.P [illegible] جموں [illegible] میں

دو اندولن کے شہیدوں کو [illegible] کئے اور [illegible] شیخ نے

۲۳ جون کو شیاما پرشاد مکرجی بنگال کے [illegible] کو شیخ کی

حکومت نے جیل میں زہر کا [illegible] سے شہید کر دیا۔

ساتویں پردھان منتری چودھری چرن سنگھ
سال ۱۹۷۹ سے ۱۹۸۰ تک

سیاہ کارنامے	سنہرے کارنامے

آٹھویں پردھان منتری
اندرا گاندھی دوسری دفعہ
سال ۱۹۸۰ سے ۱۹۸۴ تک

سیاہ کارنامے	سنہری کارنامہ

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized by eGangotri

ساتویں پردھان منتری

راجیو گاندھی — سنہری کارنامے

۲۱/۵/۹۱ کو تامل ٹائیگرز کے کارن راجیو کی موت
ہو گئی جس میں ۱۸ لوگ مرے اور
۵۰ سے زائد تھے گھائل ہوئے

(۱) راجیو کے راج میں دلی کی کئی جگہوں سے ناجائز
قبضے کرکے کئی وقف بورڈ جگہوں کو جس جگہ
کا کرایہ دلی جامع مسجد کا امام وصول
کرتا تھا راجیو نے جگموہن جو شہری منتری تھے
ان جگہوں کو خالی کروانے کا حکم دیا جگموہن نے
ان تمام مکان دکانوں کو زور زبردستی ہٹایا
وہ تمام علاقہ خالی کروا لیا اس لئے جگموہن
کو شہری ترقی منتری کے عہدے سے ہٹا دیا گیا جانے لگا۔

(۲) راجیو کے شاسن کال میں ایودھیا میں رام جنم بھومی کو شیلانیاس کیا گیا
اس کام کو انجام دینے میں راجیو کے سیاسی
ہیرو منتری بوٹا سنگھ R.K. دھون۔ نارائن دت تیواری کی بڑی
دت تیواری کی بھی تھی ۱۹۸۹ میں شیلانیاس
راجیو کے شاسن کال میں ہو گیا

سیاہ کارنامے ۱۹۸۶ سے ۱۹۸۹ تک

(۱) بوفورس سکینڈل
سال ۱۹۸۶ میں سویڈن کی A.B بوفورس نام کی
کمپنی سے ۱۵۵ توپیں خریدنے کا سودا ۱۶۰۰ کروڑ روپئے
پر اس کمپنی کو ۶۴ کروڑ روپیہ سے دلالی دینے کے جرم میں
کواترو چی ملزم ٹھہرایا گیا کواترو چی کے کھاتے میں ۷۰ لاکھ
ڈالر لنک کھاتے میں جو پایا گیا یہ کواترو چی راجیو کا خاص
آدمی تھا انکشاف ہونے پر اس آدمی کو راتوں رات ہی
بدیش بھیج دیا گیا

(۲) دلی کورٹ کے فیصلے کے مطابق پرائیویٹ طور پر ہوائی جہاز استعمال کرنے
کے جرم میں سکھ رام پر ۶۶ لاکھ ۱ کروڑ روپیہ وصول کیا
مسلم بیوہ کو گزارہ دینے کی وقف بورڈ پر ذمہ داری کا دعوا کیا ... تھا کہ
(۳) شاہ بانو کو کورٹ کے فیصلے ... شاہ بانو کیس میں کورٹ کے فیصلے کو لٹکا دیا
سال ۱۹۷۱ میں پاکستان کے ساتھ یدھ میں تمام پائلٹوں کی فہرست
کیس کر دی گئی تھی ... بلا اجازت کرنا تو یہ
انکی ملکی غداری کی چند اتھا

آٹھویں پردھان منتری V.P سنگھ یعنی وشوناتھ پرتاپ سنگھ

سال ۸۹ دسمبر سے ۱۹۹۰ تک

سیاہ کارنامے

(۱) ۱۹۹۰ V.P سنگھ نے پچھڑوں سے دبا منڈل کمیشن ۲۸ ستمبر کو
لاگو کرنے کا اعلان کر دیا اس کے خلاف درجنوں
نوجوانوں نے خودکشی کر لی ۔ ۲ اکتوبر ۱۹۹۰ کو
سپریم کورٹ کے آرڈر سے منڈل کمیشن پر روک لگا دی
۵ نومبر کو جنتا پارٹی دو حصوں میں بٹ گئی
۹۰ نومبر کو V.P سنگھ سرکار کے خلاف عدم اعتماد
بل پاس ہو گیا
ستمبر ۱۹۹۰ کو V.P سنگھ مدھیہ پردیش دورہ پر گئے
لوگوں نے اس پر ہیلی کاپٹر کی سیر سے شکایت کر دی
بڑی مشکل سے جان بچا کر بھاگا۔

ملہا نیل کو کوشش کرتے ہیں V.P سنگھ نے 15 اگست کے دن لال قلعہ سے
... کو منڈل کمیشن لاگو کرنے کا اعلان کیا ... کسی بھی
... میں ... نہیں ...

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized by eGangotri

نودیں ۱۔ قبلی پردھان منتری چندر شیکھر سال نومبر ۱۹۹۰ سے ۱۹۹۱ تک

سیاہ کارنامے

دہلی کورٹ ۱۹/۱۰/۲۰۰۰ سپریم کورٹ نے چندر شیکھر کو جیاترا پرائیویٹ طور استعمال کرنے کے جرم میں لاکھوں روپیہ واپس کرنے کا حکم سنایا

سنہرے کارنامے

دسویں ۱۔ قبلی پردھان منتری نرسمہا راؤ
سال ۹۱ سے سال ۹۶ تک

کانگرس راج میں سیاہ کارنامے

۱۔ ہرشد مہتا سیکیورٹی گھوٹالہ - ہرشد مہتا - ستیش دلال
حاجی محمد سندھا - بلرام جاکھڑ - ودیا چرن شکلا
ماکھن لال فوتیدار - ارجن سنگھ - ایل کے ایڈوانی - بوٹا سنگھ
چوہدری دیوی لال - عارف محمد خان - شرد یادو - چندرا سوامی
نرسمہا راؤ کے نام ہرشد مہتا گھوٹالے میں پائے گئے اس بات
کی جانچ بھی نہیں کی جا سکتی تھی کہ تمام لوگ اس گھوٹالے میں
ملزم ہو گئے

۲۔ ہندوستان بندرگاہ گھوٹالہ اس گھوٹالے میں مرکزی وزیر جگدیش
ٹائیٹلر کو ملزم قرار دیا گیا C.P.M. کے سابقہ پردھان
۵ رکنی نے ان دنوں ۶ کروڑ روپیہ کمایا
جب کہ اس بندرگاہ ٹرسٹ کو ۱.۳۳ لاکھ کروڑ روپیہ کا
گھاٹا ہوا

۳۔ چینی گھوٹالہ اس گھوٹالے میں کل منتری کلپ ناتھ رائے
شامل تھے اور ظفر سیف اللہ ملزم تھے جانچ کمیٹی نے
لکھا کہ اس گھوٹالے میں دیش کو ۶۵۰ کروڑ روپیہ کا نقصان
ہوا ۱۹۹۴ سے پہلے چینی ۹/- کلو تھی جو بڑھ کر ایکدم
۱۴/- روپیہ کلو ہو گئی

راج میں سنہرے کارنامے

(۱) B.J.P. نرسمہا راؤ کے پردھان منتری سمے میں
۶ دسمبر ۱۹۹۲ کو بابری مسجد کا نشان مٹا یا گیا
نرسمہا راؤ نے سب سمجھ بوجھ کر ہندوؤں کی
اس یودھ کاروائی میں کوئی رکاوٹ نہیں ڈالی

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized by eGangotri

ان کے رنگ کے سیاہ کارنامے

ان کے سنہری کارنامے

4۔ حوالہ کانڈ۔ مارچ 1991 کو کشمیری آتنک وادیوں کو مالی امداد کہاں سے ملتی ہے انکوائری کے بعد خفیہ رپورٹ پر S.K جین کے ٹھکانوں پر چھاپہ مارا گیا بے شمار دولت کے علاوہ بے شمار ڈائریاں ملیں جن میں 1988 سے 1996 تک حوالہ ریکٹ کے ذریعہ مندرجہ بالا لیڈروں کو رقم پہنچانے کی تفصیل درج تھی جب سی .B.I نے ان ملزموں کے نام اجاگر کئے دیش میں ہلچل مچ گئی کیونکہ اس کانڈ میں بڑے بڑے نیتا شامل تھے۔

5۔ پیرا شوٹ گھوٹالہ۔ نرسمہا راؤ پردھان منتری کے علاوہ رکشا منتری بھی تھے سال 1996 کو فوج کیلئے پیراشوٹ خریدے تھے جس پر خزانہ سے 3½ کروڑ روپیہ خرچ کیا گیا لیکن انکوائری پر انکشاف ہوا کہ کانپور کی ایک کمپنی کے ٹینڈر میں ریٹ کافی کم تھے مگر اس کو نظر انداز کر کے بدیشی کمپنی سے پیراشوٹ خریدے گئے سال 1995 کو دلی ہائی کورٹ کے اپوزیشن میں تھے اس وقت کے رکشا منتری ملزم ٹھہرے کیونکہ انکوائری کرانے کی بجائے گھوٹالہ پکڑا گیا پر گھوٹالہ پردھان منتری نرسمہا راؤ کے ماتھے پر سیاہ دھبہ رہا۔

6۔ زمین گھوٹالہ سال 1995 میں شیلا کول نے گورنر کی حیثیت سے کروڑوں روپیہ رشوت لیکر لوگوں کو دکانیں اور مکان الاٹ کئے تھے انکوائری پر 17½ کروڑ روپیہ رشوت ثابت ہوئی تو شیلا کول کو (ہماچل پردیش کی) گورنر کے عہدہ سے ہٹا دی گئی 3/12/96 کو

7۔ جھارکھنڈ مکتی مورچہ جب پارلیمنٹ میں نرسمہا راؤ کے خلاف عدم اعتماد کی تحریک پیش ہوئی تو 3½ کروڑ روپیہ دیکر جھارکھنڈ مکتی مورچہ کے 4 ممبران پارلیمنٹ کو خرید کر بحالی ثابت کروا دی پورے بھارت میں اس ممبران کی خرید پر شور مچا۔

سپیشل کورٹ نے نرسمہا راؤ اور بوٹا سنگھ کو رشوت دے کر ممبران کو خرید و فروخت کا مرتکب پانے کے جرم میں ایک ایک کو جرمانہ 3 سال قید کی سزا 2000 روپیہ سنائی

سنسکار راگ

ان کے راج کے سنہرے کارنامے	ان کے راج میں سیاہ کارنامے
	8. لیٹو پالن گھوٹالہ ۔ اس گھوٹالے نے تمام گذشتہ گھوٹالوں کو مات دے دیا بہار کے لالو یادو کے گھوٹالے نے تمام گھوٹالے پیچھے کر دیئے سال ۱۹۹۵ سے ۱۹۹۶ تک 252 کروڑ روپیہ خرچ کیا گیا لیٹو پالن دبھاگ کے مٹھی کاریوں نے سرکاری خزانہ سے 566 کروڑ روپیہ نکلوایا لہٰذا 314 کروڑ روپیہ کا چونا سرکار کو لگایا اس جرم میں 300 سرکاری ملازم دوشی پائے گئے
	9. یوریا گھوٹالہ 1996 کو یہ گھوٹالہ پرکاش میں آیا جب میں ترکی کی ایک فرم کو 2 لاکھ ٹن یوریا خریدنے کے لئے 133 کروڑ روپیہ ایڈوانس دے دیا لیکن یوریا نام کی کوئی ایک بھی بوری اب وقت میں نہیں آئی F.B.I. کی انکوائری میں انکشاف ہوا کہ نرسمہا راؤ نے حیدرآباد میں زمین خریدی راج پال کو 30 لاکھ روپیہ دیا اس کا انکشاف دبئی کے ایک بیوپاری نے کورٹ میں بیان دیا تھا ۔
	اس کے علاوہ سیٹھی کو 50 لاکھ روپیہ اور قندروکار کو بخشش 300 لاکھ روپیہ دیا جو زمین حیدرآباد میں خریدی اس میں بڑا کا حصہ نرسمہا راؤ کے بیٹے پربھاکر راؤ کا تھا جب اس گھوٹالے میں گرفتاریاں ہونے لگیں تو دبئی کے بیوپاری جس نے عدالت میں بیان دیا تھا اس کو بھی فیری کر 40 لاکھ ڈالر رشوت ملی وہ بیوپاری ایک دم دبئی آ گئے
	15. اسلحہ گھوٹالہ ۔ اس میں سینٹ کٹس پرکرن میں چندرا ~~شیخ~~ سوامی پربھاکر وغیرہ کئی ہستیاں شامل تھیں سکھرام بھی شامل تھے ٹیلیفون خریدنے کے لئے ایک بینک سے 1200 کروڑ روپیہ لگوایا لیکن ابھی ٹیلیفون نہیں آیا اس جرم میں کیپٹن سنگھ ناتھ ، ڈاکٹر دولت فجا ماجی بھی شامل تھی چندرا سوامی اور ... کو گرفتار کر کے 10 لاکھ روز ... جیل بھیج دیا

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized by eGangotri

210

نرسمہا راؤ

ان کے راج میں سیاہ کارنامے	ان کے راج میں سنہرے کارنامے
11) میڈیکل گھوٹالہ 1996 کو دوائیاں اور میڈیکل اوزار خریدنے کیلئے 1000 کروڑ روپیہ کا گھوٹالہ ہوا جس میں نرسمہا راؤ کا بیٹا راجیشور راؤ بھی شامل تھا	
12) زیور رقم گھوٹالہ C.B.I. نے کہا یہ معاملہ ... پہلے ہی عہدہ داران کو خبر مل گئی ان لوگوں نے ضلع مظفر نگر کے انڈین بنک سے اور انڈین بنک شاخ ... اور انڈیا بنک ... پنجاب نیشنل بنک کا چیک ... ایک کروڑ روپیہ نکلوا شوروم ... جب پہنچ گیا شوروم کے ... 12 بے نامی کھاتے ضبط کئے گئے اس میں مظفر نگر میرٹھ۔ لکھنؤ اور دلی میں بے شمار جائیدادیں خریدیں ان میں B.D.R ٹرسٹ کی ایک کروڑ روپیہ کی جائیداد بھی ہے 1100 مربع گز کا پلاٹ ... ضلع میرٹھ میں جس کی لاگت 50 لاکھ روپیہ ہے ایک پلاٹ مظفر آباد میں نئی بنی کالونی میں جس کی قیمت ایک کروڑ سے بھی زیادہ ہے جامع ... روڈ پر 19 بیگھے کرشی بھومی و فارم ہاؤس 45 لاکھ روپیہ کی لاگت کا ٹیوب ویل ... کے نزدیک 700 مربع گز کا پلاٹ لکھنؤ میں 60 لاکھ روپیہ لاگت کا پلاٹ حیدرآباد میں 1600 مربع گز کا پلاٹ خریدے یہ تمام سرمایہ دوائیاں خریدنے کیلئے بنک سے نکلوایا تھا اور 400 ڈاکٹروں کو اور 800 کرمچاریوں کو نوکری دینے کیلئے رشوت لیکر یہ روپیہ کمایا گیا تھا۔ C.B.I. انکوائری کر رہی ہے	
13) نرسمہا راؤ کے حکم سے کیپٹن ستیش شرما پیٹرولیم منسٹری نے بالکل غلط ڈھنگ سے پیٹرول پمپ اور گیس ایجنسیاں مندرجہ ذیل لوگوں کو الاٹ کیں۔	
1) دسمبر 1991 کو نرسمہا راؤ کے بھائی منوہر راؤ کی بہن کے پوتے نریندر راؤ کو پمپ الاٹ کیا	
2) جولائی 1991 نرسمہا راؤ کے بھائی کے لڑکے شرت راؤ کے سالے پرشوتم راؤ کو پمپ الاٹ کیا	

16) ... کورٹ کے فیصلہ کہ ... نے ... طور ... کر کے ... 2000 ... کو ... صرف 25 لاکھ روپیہ ...

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized by eGangotri

نرسمہا راؤ

ان کے راج میں سیاہ کارنامے	ان کے راج میں سفید کارنامے

۱۔ 1993 کو نرسمہا راؤ کی بہن کے پوتے کو

۲۔ 1996 کو " راؤ کے بیٹے کے ساڑھو کو

اندرا ۳۔ دسمبر 94 کو نرسمہا راؤ کی بھتیجی شریمتی B

۴۔ جنوری 95 کو نرسمہا راؤ کے بھائی کے بیٹے B. [illegible]
راجیشور راؤ کو

پیٹرول پمپوں کے علاوہ بہت سی رسوئی گیس ایجنسیاں بھی
منسٹری سے الاٹ کی گئیں

۱۔ سردار جیت سنگھ ولد X منسٹر سردار بوٹا سنگھ کو

۲۔ نجابت حسین ولد سیف الدین ناٹک لیڈر ممبر کاریگر ... کو

۳۔ شوکت حسین عابدی ولد ریٹائرڈ عابدی ریٹائرڈ ایگزیکٹو انجینئر

۴۔ A.K ٹھاکر ولد پرسنل سیکرٹری وزیر ریلوے نیچے کوئی کورٹ
نیشنل بورڈ کا ممبر

۵۔ پردیپ کمار ولد کرشن سروپ دلی ہائی کورٹ جج شیل بورڈ کا ممبر

۶۔ شریمتی مینا زوجہ R.S. مینگل ممبر شیل بورڈ

۷۔ شریمتی شانتی بالا پاسی

۸۔ غلام احمد میر ممبر ہریانہ جنرل شیل بورڈ

۹۔ شریمتی شیلا دیوی کیبنٹ سیکرٹری کے ڈرائیور کی ماں

۱۰۔ D.R. جے سنگھ " " کے پرسنل سیکرٹری
کی [illegible] کا رشتہ دار

۱۱۔ شریمتی فاطمہ بیگم صفایا

۱۲۔ شریمتی مونیکا جالہ کیبنٹ سیکرٹری شرما کے پرسنل
سیکرٹری B.N صفایا کی رشتہ دار

۱۳۔ شریمتی ریکھا دیوکارانی " "

۱۴۔ شریمتی وجے نامر کیبنٹ سیکرٹری شرما کے پرسنل ممبر
B.N. دیا کی بہن

ان سبھی کو غلط ڈھنگ سے پیٹرول پمپ اور گیس

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized by eGangotri

ان کے دور میں سیاہ کارنامے	ان کے دور کے اچھے کارنامے
ایجنسیاں الاٹ کی گئیں سپریم کورٹ نے 25 ستمبر 1996 کو حکم دیا کہ جو پمپ یا ایجنسیاں جو گیس ایجنسیاں وہ چاہے پیٹرولیم سیکٹر اور چاہے ہوں گیس ہیں ان کو 31 اکتوبر 1996 تک بند کیا جائے اس کے بعد تیل کمپنیاں یہ تمام پیٹرول پمپ اور گیس ایجنسیاں زمین کو کمپنیوں کے اختیار اندر اپنے قبضہ میں لے لیں کیونکہ پیٹرولیم منسٹری نے ان الاٹ شدہ پمپوں اور ایجنسیوں میں کسی بھی قانون یا اصول کا پالن نہیں کیا اس کا مطلب یہ تمام پمپ اور ایجنسیاں غیر طریقے سے دی گئی تھیں وہ اب رد کینسل کیے جاتے ہیں اور کیپٹن ستیش شرما کو بحیثیت ڈیفنڈنٹ کے پیٹرول پمپ اور ایجنسیاں الاٹ کرنے کے جرم میں 50 لاکھ روپیہ جرمانہ کیا جاتا ہے جو 3 نومبر 1996 کو یہ فیصلہ دیا گیا تھا	

اگلے پردھان منتری بنے اٹل بہاری واجپائی

جو صرف 13 روز کے لیے پردھان منتری رہے 16/5/96 سے 1/96 تک

اگلے پردھان منتری بنے دیوگوڑا 1/6/96 سے 11/4/97 تک

15/1/2000 کو دیوگوڑا پر سرکاری جہاز پرائیویٹ طور پر استعمال کرنے کا جرم ثابت ہونے بطور کرایہ 61-4-54 لاکھ روپیہ دیوگوڑا سے وصول کیا گیا

دیکھئے پردھان منتری اندر کمار گجرال

۲۱/۴/۹۷ سے ۲۸/۱۱/۹۸ تک صرف دعا ہی کیجئے

ان کے دور میں سیاہ کارنامے	دنیا کے پیغ میں سنہرے کارنامے

لٹ کھسوٹ دو سال کے کانگریس راج شاسن میں جو کچھ بھی ہوا جتنے سنہری کارنامے ہوئے وہ ہمیشہ کیلئے یاد رکھے جائیں گے اور جتنے کالے سیاہ کارنامے ہوئے وہ کبھی بھلائے نہیں جا سکیں گے

جہاں تک پردھان منتریوں کے سنہرے اور سیاہ کارناموں کا تعلق ہے وہ ایک اپنی جانکاری کے آدھار پر آپ کے سامنے پیش کی گئی ہے اب صرف ایک پیشی بھی ہے شری سیتا رام کیسری جو کبھی کانگریس کے خزانچی تھے اور بعد میں کانگریس کے صدر بنے ۱۲ جون ۱۹۹۶ کو انکی سیٹی میں کیا کچھ ہوا پارٹیوں نے کیا کچھ دیش کیلئے پارٹی کیلئے یاد رہنے کیا وہ با تفصیل آپ کے سامنے رکھ رہے ہیں

سیتا رام کیسری جو بہار کے پاس ایک چھوٹا سا دکاندار تھا سال ۱۹۳۸ کو خودی ساماں تحریک میں دعا ندی کرنے کے جرم میں انگریزوں کا کام کرنے کے جرم میں گرفتار کیا گیا پھر ۱۹۷۶ کو اکھل بھارتیہ کانگریس کمیٹی کا خزانچی بنا تب سے آخر تک کیسری نے اپنے لئے اور اپنے پریوار کیلئے کروڑوں روپیہ کی جائیداد کیسے بنائی جسکی تفصیل اس طرح ہے

(۱) سال ۱۹۹۱ سے ۱۹۹۲ میں دانا پور چھاؤنی کے صدر بازار میں کیسری نے ایک پانچ منزلہ دکان بھون بنوایا جب ہر ایک پیسہ لاکھ روپیہ خرچ ہوا اس بھون میں ۲۰ دکانیں ہیں جن سے ہر مہینہ تیس ۳۰ ہزار روپیہ کرایہ آتا ہے

(۲) سال ۱۹۹۳ سے ۱۹۹۴ کو دانا پور میں ہی ایک اور بھون ۱۰ لاکھ روپیہ کی لاگت سے بنوایا

(۳) سال ۱۹۹۶ کو بی بی گنج دانا پور میں ایک اور بھون بنوا کر اسے نرسنگ ہوم کو

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized by eGangotri

217

کانگریس پردیش منتری شری کی دھاندلیاں

کرایہ پر دے دیا گیا ۔

(۴) سال 1969 میں بیلی روڈ پٹنہ میں 8000 مربع فٹ کا ایک پلاٹ خریدا اسکی قیمت تیس 30 لاکھ روپیہ سے بھی زیادہ ہے یہ پلاٹ [نام] نے اپنے بڑے بھائی شری شانتی کمار کے نام سے خریدا ۔

(۵) ماروتی ادیوگ میں [نام] کے لاکھوں روپیہ کے شیئر ہیں

(۶) ٹونک کالونی میں ایک بے نامی کمرشل ہے جو [نام] کا ہی ہے اور دہلی پر ایک تاؤن کمرشل [نام] کے نام ہے جسکی قیمت کروڑوں روپیہ ہے

(۷) [نام] کا ایک اکلوتا بیٹا احمد ناتھ پہلے ایک شراب کے کارخانے میں ملازم تھا مگر 1991 سے وہ نوکری چھوڑ کر چکا ہے اس کے باوجود بھی اسکے پاس کروڑوں روپیہ کی جائیداد ہے اسکے پاس سونے کی تین گاڑیاں کئی لاکھ روپیہ کے زیورات اور کئی بنک کھاتے ہیں

(۸) [نام] کا ایک پوتا سنتوش جو کوئی بھی کام نہیں کرتا مگر اسکے پاس 20 لاکھ روپیہ کے کمپنیوں کے شیئرز ۔ کار وغیرہ ہے اور اسے پچاس ہزار روپیہ ہر مہینے بنک سے ملتا ہے مگر وہ کوئی ٹیکس نہیں دیتا ۔

(۹) [نام] کی پانچ پوتیاں ہیں جنکی 1989 سے 1994 کے دوران شادیاں ہوئی ہیں شادیوں سے پہلے انکے داماد کی حالت بہت کمزور تھی مگر اب انکے پاس بھی کروڑوں کی دولت ہے

(۱) بڑی پوتی کی شادی بگفورڈ کے شنکر گھوش سے ہوئی ہے 1983 میں ہوئی تھی تب اسکی مالی حالت کافی کمزور تھی اب اسکے پاس سیمنٹ بنانے کا ایک کارخانہ اور زیورات بنانے کا ایک بہت بڑا کارخانہ ہے یہ جائیداد کروڑوں کی ہے

(۲) دوسری پوتی کی شادی 1986 میں ہوئی تھی اب اسکے پاس 15 لاکھ روپیہ کی قیمت کا مکان اور کلکتہ میں 25 لاکھ روپیہ کا فلیٹ اور آسنسول میں 25 ایکڑ زمین ہے جسکی قیمت تقریباً 50 لاکھ روپیہ ہے

(۳) تیسری پوتی کی شادی 1988 میں ایک چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ سے ہوئی تھی وہ لڑکا ایک بیوپاری کے پاس نوکری کرتا تھا اب اسکے پاس کلکتہ میں 20 لاکھ روپیہ کا ایک فلیٹ اور 35 لاکھ روپیہ قیمت کا بڑا بازار میں ایک دفتر ہے

(۴) چوتھی پوتی کی شادی 1993 میں جب ہوئی تب وہ بالکل بیروزگار تھا اب وہ دوائیوں کا تھوک کا کاروبار کرتا ہے اس نے بنارس میں 25 لاکھ روپیہ کا ایک بنگلہ خریدا ہے

(۵) پانچویں کی شادی 1994 میں ہوئی تھی اسکے پتی کی ایک چھوٹی سی فیکٹری تھی اب اس نے نوئیڈا میں پچاس لاکھ روپیہ کا مکان اور تین کروڑ روپیہ کی فیکٹری خریدی ہے جسکا خود اندازہ لگائے یہ کیسے ہوا

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized by eGangotri

کانگریس سے سوال

کانگریس ... سچ ہیں

کانگریس راج میں اندرا جی سے لیڈروں کی بے شمار غلطیوں خامیوں کے کارنامے ہیں کہاں تک گنوں اب صرف کانگریس والوں سے کچھ سوالات کا جواب چاہتا ہوں

کیا کانگریس کے کرتا دھرتاؤں کے پاس ان سوالوں کے جواب ہیں

(1) بھارت تقسیم نہیں ہوگا یدی تقسیم ہوگا تو وہ ہماری لاشوں پر ہوگا پھر یہ تجویز تقسیم کی کس نے مانی

(2) یدی ملک تقسیم بھی ہوگا تو جو جہاں ہیں وہیں رہیں گے یہ نعرہ کس نے دیا تھا جس کارن لاکھوں ہندوؤں کی موت ہوئی اس کا ذمہ دار کون ہے۔

(3) تقسیم کے وقت لارڈ ماؤنٹ بیٹن کو بھارت کا گورنر جنرل بنانے کا فیصلہ کس نے کیا تھا۔

(4) جب قبائلیوں نے کشمیر پر حملہ کیا تو لارڈ ماؤنٹ بیٹن کو کیبنٹ کمیٹی کا چیئرمین کس نے بنایا۔

(5) جب پاکستان نے کشمیر پر طرح طرح کے ظلم ڈھائے تھے تو کس نے پاکستان کو 35 کروڑ روپیہ دینا منظور کیا

(6) جب مہاراجہ ہری سنگھ نے 3 دسمبر 1947 کو کشمیر کو بھارت میں شامل کرنے کے فیصلہ پر دستخط کئے تو اسے سویکار کرنے میں کس نے دیر کی اس دیری کے کارن لاکھوں ہندو میرپور - کوٹلی بھمبر مظفرآباد راجوری پونچھ کو موت کے گھاٹ اتارا جا سکا گیا۔

(7) جب کشمیر سے حملہ آوروں کو کھدیڑا جا رہا تھا صرف دو روز کی مہلت مانگنے پر بھی فوج کو کس نے آگے بڑھنے پر روک دیا۔

(8) یکم جنوری 1949 کو یک طرفہ یدھ بندی کرا کر کشمیر کے 1/3 حصہ پر پاکستان کا قبضہ بنے رہنے دیا کر بھارت کو نقصان اور پاکستان کو فائدہ کس نے پہنچایا تھا۔

(9) ماؤنٹ بیٹن اور ان کی بیوی کا مشورہ مان U.N.O میں کیس کس نے دیا تھا

(10) 1965 کے یدھ میں بھارتی جوانوں کی قربانیوں سے جیتا ہوا رقبہ کس نے پاکستان کو واپس دیا

(11) 1971 کو پاکستان کے 93000 فوجی قیدی بنا بغیر مقبوضہ کشمیر سے رقبہ واپس لئے بغیر کس نے وہ فوجی رہا کر دیئے

(12) 1971 میں جیتی بھومی کس نے پاکستان کو واپس کی

(13) 1954 میں کس نے تبت پر چین کی ملکیت قرار دے بھارت کی حیثیت کس نے ختم کر کے دستخط کئے تھے

(14) چین نے جب ہماری زمین پر قبضہ کر لیا تو بھارت کی جنتا سے بات چھپا کر رکھی جب پارلیمینٹ ممبر کے دریافت کرنے پر پنڈت جواہر لال نے اس کا رقبہ بتانا چاہا تو کس نے کہا تھا کہ اس زمین میں گھاس کا ایک تنکا تک نہیں اگتا وہ اگر جاتا ہے تو جانے دو

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized by eGangotri

۷۸۶

شیخ محمد عبداللہ کی نیشنل کانفرنس سے سوال

(۱۵) یہ کس نے کہا تھا کہ کشمیر کی وادی ملیشیا دشمن پر حملہ نہیں کرتا جب تک دشمن پر رعب جما کر رکھتا

(۱۶) آزادی کے بعد یہ اعلان کس نے کیا تھا کہ اب فوج کی کوئی ضرورت نہیں ملک کو صرف پولیس ہی کافی ہے اسی بات کا نتیجہ نکلا جب چین نے لداخ پر حملہ کیا

(۱۷) کس نے 1952 سے 1962 تک فوج کو مضبوط بنانے کیلئے پردھان منتری بنانے کیلئے ضرورت کے مطابق دھن نہیں دیا تھا

(۱۸) منتری ننھا کی یاترہ پر جانے پر کس نے کہا تھا کہ فوج کو حکم دو کہ وہ چینی فوج کو باہر نکال دے جبکہ فوج کے پاس لڑنے کیلئے کسی قسم کے بھی ہتھیار نہیں تھے

(۱۹) شری رام گوپال آچاریہ نے کس کے لیے کہا تھا کہ یہ تو اس طرح کہہ رہے ہیں جیسے دودھ کا نہا بڑا فخر پڑتا ہے

(۲۰) حاجی پیر ٹتھوال کو 2 بار اپنے خون سے سینچنے کے بعد کس نے دوبارہ پاکستان کو دے کر محبت کی رسم بدل دیا

(۲۱) جب چین نے لداخ پر حملہ کیا تو اپنے ہی پیر پیچھے آگے بڑھانے کے لیے کس نے اپنی بیٹی کو راشٹرپتی نائک پر شیدگی کا ودھیکشن بنایا

(۲۲) کانگریس اور نیشنل کانفرنس کا ودھان ایک پردھان بنانے کی منظوری کس نے دی

(۲۳) کس پارٹی نے 1953 کو ان ظالم باغیوں کے خلاف اندولن چلایا تھا۔

(۲۴) کس پارٹی نے پاکستان سے آئے شرنارتھیوں کو جموں کشمیر میں بسنے سے روکا

(۲۵) کس پارٹی نے ریسیٹلمنٹ پاس کیا کہ جو مسلمان 47 کو پاکستان چلا گیا ہے وہ جب چاہے واپس آکر اپنی جائیداد پر قبضہ کر سکتا ہے

(۲۶) کس دل نے کانگریس داخل ہونے کیلئے پرمٹ بنایا تھا

(۲۷) کس دل نے بخشی کو مکھ منتری بنایا جس پر دس سال بعد دیش دروہ کا الزام لگا کر قید کیا گیا

(۲۸) کس دل نے شیخ عبداللہ کو ۱۱ سال تک دیش دروہ اور دیش گھات کا مقدمہ چلا کر پھر کشمیر کا مکھ منتری بنایا

(۲۹) کس دل نے ہوم منسٹر کے ناکام ہو جانے کے بعد سے حیدرآباد کے خلاف کارروائی کرنے کی اجازت تب تک نہیں دی جب تک ہوم منسٹر ... نہیں چلا لیا

(۳۰) حیدرآباد میں بڑھتی ہندو جنتا پر رضاکاروں کے اتیاچار ظلم کے خلاف کس دل نے آواز نہیں اٹھائی

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized by eGangotri

کانگریس سے سوال

(31) کس پردھان منتری کو پتہ تھا کہ اگر ہندوستان حیدرآباد کے خلاف کوئی کاروائی کی جاویگی تو پاکستان بھی کاروائی کر لیگا۔

(32) کس نے حیدرآباد کے نظام کو جو بھارت کے خلاف یدھ کی تیاری کر رہا تھا اور کیا تھا کہ جس شام کی چار ملاکلد پر ... اور جو کروڑوں روپیہ پاکستان کو دے رکھا تھا جنرل چودھری کے پولیس ایکشن کے بعد حیدرآباد کو بھارت میں ملانے پر پورے نظام کو راج پرمکھ بنا دیا اور ... پیری شنکر جس نے ۳۰ دسمبر 1960 کو ریاست کے بھارت کے ساتھ ملائی ... کو ... بنا تو ... کشمیر میں بھی داخل نہ ہونے دیا

(33) 1949 کو راشٹرپتی ... کے سنگھ کے ... 1950 کو سردار پٹیل کو مشورہ دیا تھا کہ چین سے ... ایشیا ... 2 ... ہندی چینی بھائی بھائی کا نعرہ تھا 1962 میں چین نے بھارت دیش کو بے عزت کر دیا۔

(34) کس نے سرکاری کرن اور راشٹریہ کرن کے نام پر دیش میں غریبی کو بڑھاوا دیا جس کارن بے روزگاری بڑھی

(35) ہندوستان میں کم سنکھیا والوں کے لیے مذہب کے آدھار پر دیش بیج کس نے بوئے۔

(36) اپنے پردھان منتری کی گدی بچانے کے لیے کس نے بھارتیہ ودھان میں سنشودھن کیا۔

(37) ہندوستان میں یہ تبدیلی کس نے کی کہ پردھان منتری کے چناؤ پر کسی عذرداری کی کورٹ میں اپیل نہیں کی جا سکتی۔

(38) سپریم کورٹ کے دیئے ہوئے فیصلہ جس میں عورتوں کو برابر کے حقوق دیئے گئے تھے مگر کورٹ کے فیصلہ کو مسلم عورتوں پر یہ قانون لاگو نہیں ہے کیسے یہ قانون کس نے توڑا کہ مسلمان نا انصافی ہو جاتی ہے

(39) کس پارٹی اور کس نیتا نے ہندی کو بھائی چارہ ہندوستان میں ستھان نہیں دیا

(40) وہ کون سا دل ہے جس کا پردھان منتری اپنے ہی دل کے ... کے مرنے کے بعد شردھانجلی دینے نہیں گیا جو دس سال تک دیش کا راشٹرپتی رہے۔

(41) 1960 کو ہندوستان میں نوجوان سنشودھن کر دیش کی بھومی کو بدیشی کے ہاتھ سونپنے کا ادھیکار کس نے حاصل کیا تھا اور بنگال کی ... بھارت کی بھومی ... اور ... پاکستان کو کس نے دے دیئے تھے۔

(42) 1948 بھارت پاک یدھ روک کس نے ... سرحد کو ... بنا دی

یہ سوال اور بھی بہت سے ہیں کیا کہ ... کانگریس ان کے جواب دیں گے

218

اب ذرا باری سونیا گاندھی کی

(1) 14 مارچ 1998 کو سونیا گاندھی نے سیتارام کیسری سے کانگریس پردھان پد چھین لیا

(2) 6 اپریل 1998 کو پچھلی کانگریس پارٹی نے سونیا کو باقاعدہ کانگریس پردھان تصور کیا

(3) 17 اپریل 99 کو پارلیمنٹ میں اٹل بہاری کے خلاف عدم اعتماد بل پیش ہوا تو اس پر بحث کے بعد

(4) ووٹنگ ہوئی ایک ووٹ سے N.C سرکار کے سیف الدین سوز اور ایک ووٹ اڑیسہ
کے مکھ منتری کا نہ گنے جانے پر اٹل جی کی سرکار گر گئی

(5) 19 اپریل 99 کو کانگریس نے اپنی سرکار بنانے کیلئے دعویٰ پیش کیا سونیا نے راشٹرپتی کو لکھا کہ میرے پاس
272 ووٹ ہیں

(6) 21 اپریل 99 کو راشٹرپتی نے اپنی اکثریت ثابت کرنے کیلئے 2 دن کا ٹائم دیا

(7) 22 اپریل 99 کو سونیا کا خواب پردھان منتری بننے کا ٹوٹ گیا ملائم سنگھ یادو اور فارورڈ بلاک اور ریولیوشنری
پارٹی نے سونیا کے حق میں ووٹ دینے سے انکار کر دیا اب سونیا کے پاس کیول 232 ووٹ
ہی رہ گئے جبکہ اکثریت کیلئے 272 ووٹوں کی ضرورت تھی

22 اپریل 99 پھر راشٹرپتی نے ٹال مٹول کر کے سونیا کو مزید وقت دینا شروع کر دیا جبکہ پارلیمنٹ نے راشٹرپتی پر
پکشپات کا الزام لگانا شروع کر دیا اٹل بہاری واجپئی نے کہا کہ چند دن میں پتا لگ جائے گا
انتظار کر دیجئے

24 اپریل 99 نئی سرکار بنانے کیلئے ہرکشن سنگھ سرجیت کبھی جیوتی بسو کے پاس کبھی سونیا کے پاس کبھی ملائم سنگھ کے پاس
پاگلوں کی طرح دوڑتے رہے لیکن جب کوئی گاڑی پٹری سے اتر جاتی ہے تو وہ دوبارہ
پٹری پر نہیں آ سکتی ہرکشن سنگھ اور ملائم سنگھ سونیا کے خلاف زہر اگلنا شروع کر دیا

25 اپریل 99 کو جیوتی بسو نے پردھان منتری بننے سے صاف انکار کر دیا سرجیت کا دل ٹوٹ گیا وہ پاگلوں
جیسی حرکتیں کرنے لگا۔

26 اپریل 99 کو دیش بھر میں جگہ جگہ ملائم سنگھ ہرکشن سنگھ سرجیت اور سونیا کے خلاف لوگوں کا غصہ بڑھ گیا
کیونکہ 13 ماہ کے بعد دیش میں کوئی بھی سرکار نہیں تھی لوگوں نے ان لوگوں کے خلاف الزام لگائے
کہ بلاوجہ دیش پر دوبارہ چناؤ کرانے پر کروڑوں روپیہ کا بوجھ ڈال دیا جبکہ عام آدمی یہ بوجھ
برداشت نہیں کر سکتا وہ جانتے تھے کہ 1984 کے چناؤ میں 80 کروڑ روپیہ خرچ ہوا تھا 1989 میں 110 کروڑ
1991 میں 155 کروڑ 1996 میں 482 کروڑ اور 1998 میں 800 کروڑ 99 میں 1200 کروڑ روپیہ خرچ
ہوگا سرکار بن سکتی تھی جبکہ ان شیطانوں نے بلاوجہ دیش کی پیٹھ میں چھرا گھونپ دیا
یہ بدلہ B.J.P سے نہیں دیش کی جنتا سے لیا ہے جنتا ان غداروں کو کبھی معاف نہیں کرے گی

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized by eGangotri

کانگریس

15/5/99 کو سونیا کی کانگریس کے 2 اعلیٰ لیڈروں نے جن میں شرد پوار - P.A. سنگما - اور طارق انور نے زور دار لفظوں میں اعلان کیا کہ ہم کسی بھی ودیشی بدیشی ممبر کو بھارت کا پردھان منتری ہرگز نہیں بننے دیں گے۔

17/5/99 کو سونیا نے کانگریس کا پردھان پد چھوڑ دیا

20/5/99 کو کانگریس کاریہ کارنی کی میٹنگ میں شرد پوار P.A. سنگما - اور طارق انور کو پارٹی سے نکالنے کا فیصلہ کیا ان تینوں نے ایک نئی پارٹی بنانے کا اعلان کیا کہ کئی علاقہ اور کئی صوبے کے لیڈر کانگریس چھوڑ کر ہمارے ساتھ آ رہے ہیں

23/5/99 کو شرد پوار سنگما وغیرہ کی نئی بننے والی پارٹی میں 40 اور کانگریسی ممبر پارلیمنٹ کانگریس چھوڑ کر شامل ہو رہے ہیں کانگریس پارٹی میں گھبراہٹ پیدا ہو گئی

25/5/99 کو سونیا نے پھر کانگریس پردھان پد اپنا استعفیٰ واپس لے لیا

24/6/99 سونیا نے اٹل سرکار پر الزام لگایا کہ کارگل یدھ جو ہوا ہے سرکار کی غلطی کے کارن ہوا

16/7/99 سونیا نے کہا کہ کارگل کی لڑائی جیتنے پر ہم اٹل بہاری کو نمسکار کرتے ہیں

17/7/99 سونیا نے کہا کہ کارگل میں دراس کے پہاڑوں میں ہزاروں بھارتی فوجیوں کا قتل ہوا سونیا نے کہا مرتی جوانوں کو شہید نہ کہہ کر فوجیوں کی بے عزتی کی فوجی جوانوں میں ~~قتل~~ شہید کہنے پر سونیا کے خلاف نفرت پھیل گئی

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized by eGangotri

221

بھارت کے نئے پردھان منتری اٹل بہاری واجپائی 19 مارچ 98 کو بنے

اٹل جی کے عہدہ سنبھالنے کے کارنامے

(1) 11/5/98 کو بھارتیہ سائنسدانوں نے اگنی میزائل جیسی طاقت

500 کلو میٹر تک مار کرنے کی ہے اس کا سپھل تجربہ کیا اور یہ

کہ اس کی طاقت اور بڑھائی جائیگی

(2) 11/5/98 کو سائنسدانوں نے تین پرمانو بموں کا سپھل تجربہ کیا اور ترشول

نام کا ایک میزائل دھرتی سے دھرتی پر مار اور آکاش پر بھی

مار کریگا تجربہ کیا پورے بھارت خوشی میں ناچ اٹھا 24 سال بعد

اب دیش یہ بم بنانے میں کامیاب تجربہ کیا امریکہ۔ پاکستان

چین اور دیگر بھارت کے مخالف دیشوں نے اس کی سخت مخالفت کی

کہ جیسے چین نہیں ہو جیسے ہی امریکہ نے بھارت پر سخت طرح کی پابندیاں

لگائیں تو دوست دیشوں نے بھارت کے ویگیانکوں کو

مبارکباد دی کیونکہ بھارت دنیا کی 5 بڑی طاقتوں

میں شامل ہو گیا ہے یہ طاقتیں ہیں امریکہ، چین، برطانیہ

فرانس اور روس۔

(3) 15/5/98 ہم تو کہتے ہیں اپنے دیش کی رکشا کیلئے بڑی سے بڑی

طاقت والے پرمانو بم بنائیں گے ہمیں دوسرے ملکوں کی مخالفت

کی ذرہ بھر بھی پرواہ نہیں (وزیر دفاع جارج کا بیان)

(4) 18/5/98 امریکہ نے الزام لگایا کہ بھارت نے چوری چھپے بم بنا کر ہمیں دھوکہ

دیا ہے

(5) 19/5/98 کہ ودیش منتری نے کہا کہ ہم نے یہ بم دیش کی حفاظت کیلئے بنائے ہیں

امریکہ ہماری حفاظتی تدابیر میں دخل نہ دے امریکہ اس

ودیش منتری کے بیان سے بہت چپ ہو گیا ہے۔

(6) 20/5/98 اٹل جی بم کے تجربے کرنے والی جگہ پر گئے انہوں نے لال

بہادر شاستری کی طرح جے جوان جے کسان کی جگہ جے وگیان

کا نعرہ دیا۔

(7) 28/5/98 پاکستان میں مخالف پارٹیاں بم بنانے کے مسئلہ پر بحث چل رہی ہے

اٹل جی کے عہدے کے مخالف کارنامے

20/2/99 کو اٹل بہاری واجپائی بس دوارا

لاہور پاکستان یاترہ پر اس غرض سے گئے کہ پاکستان

کے ساتھ اچھے سمبندھ بن سکیں لیکن پاکستان نے یہ

نہیں سمجھا کہ کتے کی دم دس سال نلی میں رکھنے کے

بعد بھی ٹیڑھی کی ٹیڑھی رہتی ہے

15 مارچ 2001 کو تہلکہ ڈاٹ کام میں رشوت کے

لینے کے جرم میں رکشا منتری جارج فرنانڈیس نے

منتری پد سے استعفیٰ دیا اٹل بہاری نے

لیفٹیننٹ وینکٹ سوامی کمیشن کی جارج کی صفائی

کا کوئی فیصلہ نہ دینے پر بھی دوبارہ منتری پد

سونپ دیا جس کا روز تمام اپوزیشن نے

ہر روز دیش کے پارلیمنٹ میں ہلڑ

کر رہی ہے۔

BJP کی لیڈرشپ میں کتھنی اور کرنی میں فرق ہے

(1) سرکار سنبھالنے کے بعد رام مندر نرمان کو بھول گئے (2) دفعہ 370 کو ختم کرنے

کے نعرے لگانے کے بعد اس کو بھول گئے (3) گؤ ہتیا پر پابندی لگانے کا قانون

بنانے پر بھی یہ سرکار بالکل خاموش ہو گئی BJP کے راج میں بوفورس

چارہ گھوٹالہ، تہلکہ کانڈ نے ثابت کر دیا کہ یہ سرکار پچھلی

کی سرکار سے بھی زیادہ کرپٹ بنتی جا رہی ہے [illegible]

رشوت [illegible] کو گوہاٹی کا الزام لگا [illegible] کا

[illegible] رپورٹ ہے کہ تابوت خریدنے

میں گھپلا [illegible] سرکار نے [illegible] کمیشن بٹھایا

[illegible] کمیشن کی رپورٹ آنے سے پہلے ہی جارج فرنانڈیس کو

پھر سے سونپ دی [illegible] فیصلہ [illegible] سے پہلے [illegible]

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized by eGangotri

دی تھی دیا نے خبر ملی کہ پاکستان نے بھی ایٹم بم بنا کر اس
کا تجربہ کیا ہے خلاف مگر دو ہی سال تھی مرکزی بجٹ بند

24/6/98 ریل منتری نے اعلان کیا کہ 65 سال سے اوپر کی عمر والے
لوگوں کو 15 رعایت کے بعد ریل کرایوں پر 30% رعایت دی جائیگی

8/6/98 کو پارلیمنٹ میں حکومت نے بل پیش کیا پارلیمنٹ کو 500/ روپیہ کی بجائے
1000/ ماہانہ تنخواہ اور دفتری خرچ کی 20 ہزار کی بجائے 40 ہزار ماہانہ
اور پارلیمنٹ اجلاس کے دوران 250/ روزانہ کی جگہ 400/ روزانہ
اور سیوا کی ... 3 کی جگہ پر ہر کو 5 ... ملا کرینگی
اور ممبران کی پنشن 1400/ سے بڑھا کر 2500/ روپیہ اور
کار خریدنے 50 ہزار کی جگہ ایک لاکھ روپیہ قرض اور ممبر پارلیمنٹ
کے دفتر کا خرچ 10 ہزار سے بڑھا کر 20 ہزار روپیہ
اور ہر ماہ 500/ روپیہ ماہانہ پنشن کی جگہ 1000 روپیہ ملا کرینگی کسی بھی ممبر نے اس بل کی مخالفت
نہیں کی یہ دوستی بھی عجیب ہے

20/2/1999 کو ... بس ... ملا ... پاکستان ... کی ... بات چیت کرینگے

11/3/99 کو ترقی پذیر ممالک کی بیٹری تک جانے والے اگنی میزائل کا کامیاب تجربہ کیا گیا یہ اگنی میزائل ایک ہزار کلومیٹر تک جا سکیگا۔

20/5/99 کو پاکستان نے پھر ایک بار کارگل پر قبضہ کرنے کی کوشش کی مگر بھارتی جوانوں نے اس کو مار بھگایا

5/3/99 ... ... اور ... A.V. ... نے ... دوا ... کا دورہ کر
... بھارتی جوانوں کی کامیابی دیکھ کر ...
... مٹھائی

سرکار نے نہیں کیا تھا (۷) مسلم ووٹ کے حصول کی کوشش کرنے کیلئے تمام مسلم
لیڈر توڑ قسم پا کر یوں کو 200 کروڑ کے حساب سے بھاری امداد دی جا رہی ہے
جب کہ ہندو اداروں کو یا ہندوؤں کو کسی بھی امداد سے محروم
رکھا گیا ہے (۶) ... ہم وطنوں کے لئے بچوں کو سرکاری سکول میں
بند ... کے نام پر یا ہندی ... اور سکولوں میں سرسوتی بندنا بھی بند
کی گئی (۷) ... نے کہا ہے کہ ... پوری
راشٹر کیلئے خطرہ ہے مگر ... مسلم لیڈروں کے دباؤ میں ہم ...
کو راشٹر بھگتی قرار دیتے ہیں۔ (۸) ... کیلئے ... لانے
کا قانون ہمیشہ کیلئے دبا دیا گیا (۹) بنگلہ دیشیوں کی گنتی ... بند
کر دی گئی (۱۰) جب بنگلہ دیشی دلی میں پولیس پر حملہ کرتے ہیں تو جب بھی پولیس
ان کے خلاف سخت قدم اٹھانے کی کوشش کرتی ہے تو سرکار ... دباؤ
کے کارن سرکار ان افسروں کو ایک دم وہاں سے تبدیل کر دیتی ہے
(۱۱) دلی کا شاہی امام کھل کر ... کا ... کرتا ہے مگر
سرکار اس پر حکم ... کی ہمت نہیں کر سکتی (۱۲) ... سرکار
... اجازت تعمیر کرنے پر ... لگا دی ہے ... خلاف
ہم عام ... کرتا ہے تو وہ قانون درست سمجھا جاتا ہے (۱۳)
دلی ... جان چکا ہے کہ اس سرکار کے آنے کے بعد ...
کے حوصلے بڑھ گئے ہیں ... لال قلعہ پر حملہ کرتے ہیں ...
کو مار دیتے ہیں اور صاف بچ کر نکل جاتے ہیں پاکستان ...
... کے حملے نہیں بچتا (۱۴) ... میں تو ...
ہیں ریل گاڑی پر حملہ کر ... لوگوں کو زندہ جلا دیا گیا
مگر سرکار ... کا کوئی ... (۱۶) پچھلے دس برسوں سے سرکار
... کی طرف سے بھیجی جا رہی ... کی ...
... (۱۷) ... ایک ... دیش ہے ...
... کی تعداد میں ... ہو رہی ہے
کسانوں کی حالت دن بدن کمزور ہوتی جا رہی ہے ...

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized by eGangotri

26/ک ٦٥ کو بھارتی سینا نے سیری کوٹ میں 3 ٹینک پکڑے
کا کام جب تجربہ کیا کہ پورا بھارت دشمن سے خالی کر دیا
28/ک ہندوستان منتری نے ترقی پسندوں کو پوری جانکاری
دیتے ہوئے کہا کہ بھارتی فوج لگاتار دشمن کو مار گرا رہی ہے
اس بیچ میں تمام آپریشن جاری رکھے گئے
ک/ ٦٥ کو رکشا منتری نے پارلیمنٹ میں بیان دیا کہ ہمارے جوانوں نے 500
ٹینک وردیوں کو نشٹ کر ڈالا ہے مگر جب تک دشمن
کے علاقہ سے پوری طرح خالی نہیں کرتا ہم دشمن پر
یہ ہتھیاروں کا استعمال کرتے رہیں گے
30/ک ٦٥ رکشا منتری چاون نے پارلیمنٹ میں [illegible]
اور دیکھ کر [illegible] دشمن سے خالی [illegible]
/ک 1 کو ہندوستان منتری نے پاکستان کو زبردست وارننگ دی
کہ اپنی فوجیں [illegible] ورنہ نتیجے بھگتنے کو تیار رہو
6/ک ٦٥ [illegible] سے پاکستان نے بھارتی جوانوں [illegible]
پاکستانیوں کو مار بھگا رہے ہیں
6/ک ٦٥ تک [illegible] میں اپنے 69 فوجی [illegible] 390 زخمی ہوئے
اور ابھی تک [illegible] لاپتہ ہیں
/ک کو پاکستان کا پردھان منتری بھارت کے پردھان منتری
سے ملنے [illegible] بھارتی پردھان منتری نے
پاکستان کے پردھان منتری کو ملنے سے صاف انکار کر دیا
آج روس اور امریکہ نے پاکستان کو اپنی [illegible]
[illegible] سے باز رہنے کو کہا
30/ک ٦٥ آج رکشا منتری نے [illegible] بھارتی جوانوں کو ان
کی کامیابی اور بہادری کی مبارک باد دی
بھارتی جوانوں نے [illegible] کی اور [illegible] پر قبضہ
کر لیا
6/ک کو بھارتی جوانوں نے [illegible] پر قبضہ کر ترنگا لہرایا
٦٥

[illegible] میں ملتا ہے (١) سرکار سرکاری ملازموں کی چھٹی کر رہی ہے
ان مندرجہ بالا حالات کو دیکھ لوگ کئی شہروں میں
کہنے لگے کہ یہ سرکار [illegible] ہے
مسلمانوں کے روزہ رکھنے کے بعد شام کو افطاری پارٹیاں
دی جا رہی ہیں کیا کبھی کسی بھی لیڈر نے دیوالی یا
ہولی کے دن کسی ہندو کی دعوت یا پارٹی
دی ہے

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized by eGangotri

۱۳/۶/۹۹ اٹل جی نے ایک بار کرگل دراس کے فوجیوں کو کہا جب تک بھارتی سرحد کے اندر ایک بھی دشمن کا فوجی موجود ہے آپ آرام سے نہ بیٹھیں پورا بھارت آپ کے ساتھ ہے

۲۰/۶/۹۹ ، ۲۱/۶/۹۹ کو بھارتی جوانوں نے کرگل کی سب سے اونچی چوٹی اور بٹالک کی دوسری چوکی سے دشمن کو مار بھگایا پھر بیشتر دشمن کے قبضہ سے صاف کروا دیا

۲۲/۶/۹۹ کو بھارت سرکار نے پاکستان سے کہا کہ فوراً جلد اپنی فوج بھارت کے کنٹرول سے واپس بلوا لو

۲۳/۶/۹۹ پاکستانی سرکار نے بھارت سے بات کرنی چاہی مگر بھارت سرکار نے کہا پہلے ہمارا علاقہ خالی کرو بعد میں بات ہو سکتی ہے

۲۴/۶/۹۹ امریکن پریذیڈنٹ کلنٹن نے ایک خاص سفیر پاکستان بھیجا کہ فوراً بھارت کا علاقہ خالی کرو

۲۶/۶/۹۹ بھارتی جوانوں نے دشمن کے قبضہ سے دوسری چوٹی بھی خالی کروا لی

۲۸/۶/۹۹ کو اٹل جی نے ساری اپوزیشن پارٹیوں کو دراس کرگل یدھ کی جانکاری دینے کے لئے میٹنگ بلائی مگر سونیا گاندھی نے الزام لگایا کہ یہ یدھ اٹل کی کمزوری کے کارن ہو رہا ہے جس کا پاکستان نے فائدہ اٹھایا ہے

۲۸/۶/۹۹ لوگوں کی طرف سے کروڑوں روپیہ پرائم منسٹر کو یدھ فنڈ کے لئے دیا جا رہا ہے ہر روز ... نے ۲۵ لاکھ روپیہ یدھ فنڈ کے لئے دیا

یدھ میں خرچ ہونے کی تفصیل اس طرح بتائی گئی ہے رائفل کی ایک گولی کی قیمت ۱۰۰/- روپیہ بوفورس توپ کے گولے کی قیمت ۵ ہزار روپیہ ایک ... گولے کی قیمت ۵۰۰/- روپیہ دشمن کے ٹھکانوں پر ... کی قیمت ۲۰۰/۳۰۰ کروڑ روپیہ فی دن ... ہوائی جہاز ... ½۲ لاکھ ... دس لاکھ روپیہ ... کی امداد زخمی جوان کے لئے ۱۰ لاکھ کا معاوضہ دیا جاتا ہے یعنی ایک دن یدھ کے ۱۵ سے ۲۰ کروڑ روپیہ خرچ آتا ہے

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized by eGangotri

13/10/99 کو پھر دوسری بار اٹل بہاری واجپائی دیش کے پردھان منتری بنے

صحیح قدم

8/99 کارگل سیکٹر میں تقریباً 11 ہفتے چلے یدھ میں بھارتی سینا نے شاندار جیت حاصل کی

24/10/99 امریکی سرکار نے بھارت پر لگائی تمام پابندیاں واپس لے لیں

4/7/2000 مرکزی سرکار نے فاروق کی خودمختاری کی مانگ کو ٹھکرا دیا اور کہا
فاروق پھر بھی یہ راگ الاپنا چاہتا ہے تو بہتر ہے وہ مرکزی سرکار سے الگ
ہو جائے۔

7/2000 بھارت نے زمین سے مار کرنے والی پرتھوی پاور کا کامیاب تجربہ کیا
وہ زمین سے اڑ کر 250 کلو میٹر بیٹھے چاروں طرف مار کر سکتا ہے

1/2001 زمین سے بحری سطح پر لانچ ہونے والی [illegible] دنیا کی بڑی
کبارٹ کا تجربہ حاصل ہوا 16 سال کی سخت محنت کے بعد یہ بحری 188 کروڑ
روپیہ کی لاگت سے تیار پروجیکٹ یہ بحری کئی ہزار ٹن وزنی ہتھیار لیکر
دشمن کے ٹھکانے پر جا کر مار کر سکتی ہے اس لئے اور بھی بحری بنانے
کی تجویز ہے

غلط قدم

24/12/1999 کو نیپال کی انڈین ایرویز
کا جہاز اغوا کر کے امرتسر، لاہور
سعودی عرب اور پھر قندھار جا کر اتارا
176 مسافروں کو چھوڑنے کیلئے
اغواکاروں نے 31 دسمبر تک اپنے
قید آتنکوادیوں مولانا مسعود، مشتاق زرگر
احمد عمر شیخ کو چھوڑنے کا مطالبہ کیا
3 بے وقت سرکار نے مان کر یہ آتنک
وادی رہا کر دئے سخت غلطی کی
جس کی دیش کی پوری جنتا نے سرکار
کی کمزوری پر [illegible] لعنت بھیجی

20/3/2000 کو کشمیر کے اننت ناگ کے
ایک گاؤں چھٹی سنگھ پورہ میں آتنک
وادیوں نے 36 سکھوں کو بے رحمی
سے قتل کر دیا

19/11/2000 ماہ رمضان شروع ہونے پر بھارت سرکار
نے فوجی جوانوں کو کشمیر میں یکطرفہ جنگ
بندی کرنے کا اعلان کیا مگر پاکستان
اور ریاست میں کئی آتنک وادیوں نے کئی
گنا پہلے سے بھی زیادہ طاقت سے پریشان کئے

20/12/2000 پردھان منتری نے آتنکوادیوں کے
خلاف مزید ایک ماہ جنگ بندی کرنے
کا اعلان کیا

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized by eGangotri

اٹل بہاری باجپائی پردھان منتری کال میں

غلط قدم	صحیح قدم
26/1/2001 یکطرفہ یدھ بندی کی معیاد 26 جنوری کو ختم ہو رہی ہے لیکن بھارت سرکار نے مزید ایک مہینہ کی اور یکطرفہ یدھ بندی کا اعلان کیا مگر پاکستانی آتنک وادی لگاتار اس یدھ بندی کے دوران قتل کرتے رہے ان پر اس یدھ بندی کا کوئی اثر نہیں ہوا بلکہ یہ ہماری کمزوری کا ثبوت مانتے رہے	
24/2/2001 لشکر طیبہ جیش محمد اور حزب المجاہدین نے بھارت سرکار کے اس جنگ بندی کو مذاق کہہ کر ترک کا اعلان کیا	
3/2/2001 آتنک وادیوں نے کشمیر کے علاقہ میں بارہمولہ میں بہت بے رحمی سے سکھوں کو قتل کر دیا پورا دیش اس حادثہ سے دہل گیا۔	
21/2/2001 بھارت سرکار نے آج پھر یکطرفہ جنگ بندی مزید ایک ماہ بڑھائی مگر آتنک وادی بھاری کمزوری سمجھ زیادہ قتل کرنے لگے	
31/3/2001 بھارت سرکار کی طرف سے یکطرفہ جنگ بندی کے بعد 6 مہینے اندر پاکستانیوں نے جموں کشمیر میں 838 بے گناہ لوگوں کو مارا اور 959 لوگ زخمی ہوئے یہ ہے یدھ بندی کا پرنام	
14/7/2001 پاکستان کے جنرل مشرف پردھان منتری بھارت آیا بھارت سرکار نے کشمیر کی بجائے خاطر تواضع کی بھارت کے پردھان منتری کے ساتھ آگرہ میں شکھر وارتا ہوئی لیکن کشمیر کے مسلہ پر وارتا میں ٹھیک کا کوئی نتیجہ نہیں نکلا	
25/6/2001 کو جموں ریلوے سٹیشن پر پاکستانی آتنک وادیوں نے ایک سکورٹی پر ایک بم سے حملہ کیا جس میں گرنیڈ کا دھماکہ ہر کوئی کئی لوگ زخمی ہوئے بہت سی گاڑیاں تباہ ہو گئیں۔	
8/8/2001 جموں ریلوے سٹیشن پر آتنک وادیوں نے خوفناک حملہ	

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized by eGangotri

اٹل بہاری واجپائی کے پردھان منتری کال میں

صحیح قدم

15/8/2001 کو پردھان منتری نے لال قلعہ کی فصیل پر سے
اپنے بھاشن میں کہا کہ کشمیر میں ہونے والے چناؤ بالکل نشپکش
نشپکش اور آزادانہ ہوں گے کسی قسم کی دھاندلی
نہیں ہونے دی جائے گی
26/8/200 کو نیشنل کانفرنس ایڈوانی جی نے بھی پردھان منتری
کے بیان کشمیر میں چناؤ دیانتدارانہ اور نشپکش
کرائے جائیں گے کشمیر میں صرف ایک بار مرار جی کی حکومت کے
وقت چناؤ دیانتدارانہ ہوئے تھے ۔

غلط قدم

فائر بندی کی 5 دو سو سے زخمی ہوئے آتنک وادی
جانچ کر بھاگ گئے کیونکہ پولیس پہلے ہی جان بچا کر بھاگ گئی تھی
(ایجنڈے کی طرف)
1/8/200 امرناتھ یاترہ پر جانے والے یاتریوں کو شرف آتنک وادیوں
نے پہلگام کے نزدیک 50 سے زائد یاتریوں کو گولیوں
سے بھون دیا اٹل جی دن کے ایک طرف جنگ بندی کر رہے تھے

18 اپریل 2003 کو اٹل بہاری کشمیر کی یاترہ پر گئے وہاں انہوں نے
ریلی کو سنبودھت کیا کہ ہم پاکستان کی طرف دوستی کا ہاتھ بڑھاتا ہوں
اس کے جواب میں پاکستان کے پردھان منتری ظفر اللہ خان جمالی نے اٹل جی
کے ساتھ ٹیلیفون پر بات چیت کی اٹل نے پاکستان میں اپنا سفارت خانہ
کھولنے اور پاکستان کے ساتھ کرکٹ دوبارہ شروع کرنے کی خوشی کا اظہار کیا
اٹل جی پر ... ہو گئے یہ جو اس بات کا ظاہر ہوتا ہے کہ یہ سب امریکہ کے
دباؤ کے تحت ہو رہا ہے اٹل جی بھول گئے کہ 1948 سے اب تک 60 ہزار
سے بھی زائد بے گناہ بھارت واسی مارے گئے ایسا سنا جا رہا ہے کہ پاکستان نے
بشمول کشمیر 23 پاکستانی آتنک وادی پارٹیاں خفیہ طور سے اپنا کام کر رہی ہیں
انہوں نے پاکستانی ایجنٹ ہر سال 250 کروڑ روپیہ پاکستان خرچ کر رہا ہے
کہ بھارت میں جو اللہ ... کی جائے اٹل کے ... پر اب دو دیش ...
بات چیت کی تاریخ گواہ ہے کہ بھارت اور پاک کے درمیان
بات چیت 8 اپریل 1950 کو کراچی میں ہوئی تھی نہرو اور لیاقت
علی کے درمیان ہوئی تھی دوسری ... 1950

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized by eGangotri

کو دلی میں ہوئی جس میں نہرو اور لیاقت علی کے درمیان سمجھوتہ ہوا لیکن
لیکن پاکستان نے اس سمجھوتہ کا بھی پالن نہیں کیا 16 اگست 1953 کو پنڈت نہرو
اور پاک کے پردھان منتری محمد علی بوگرا کے درمیان بات کا دور چلا لیکن
وہ بھی کامیاب نہیں ہوئی 11 ستمبر 1958 کو نہرو اور پاک کے پردھان منتری
فیروز خان نون کے درمیان بات چیت ہوئی لیکن نتیجہ وہی ڈھاک
کے تین پات ستمبر 1960 کو پاک کے راشٹرپتی ایوب خان دلی آیا
نہرو کے ساتھ بات چیت ہوئی 19 ستمبر 1960 کو پنڈت نہرو ایوب سے
بات کرنے کراچی گئے دونوں دیشوں کے درمیان جنگ نہ کرنے کا سمجھوتہ نہیں ہو سکا
اس کے بعد دونوں دیشوں کے درمیان زیادہ تعلقات بگڑتے چلے گئے پاکستان
نے چین کے ساتھ دوستی بڑھائی شروع کی اور پاکستان نے اپنے زیر قبضہ رقبہ آزاد کشمیر کا
لداخ کے ساتھ لگتا ہوا دو ہزار مربع میل رقبہ چین کو دے دیا
15 فروری 1965 دونوں دیشوں کے درمیان رن آف کچھ سمجھوتہ ہوا لیکن
پاکستان نے رن آف کچھ سمجھوتہ کی دھجیاں اڑا کر جموں کشمیر پر اگست میں
درانداز بھیجے حملہ کر دیا دونوں دیشوں کے درمیان زوردار یدھ ہوا
تاشقند میں 1965 میں پھر دونوں کے درمیان سمجھوتہ ہوا اور دونوں
ملکوں نے یدھ میں مقبوضہ علاقے واپس کر دیئے 1971 کو پھر دونوں دیشوں
کے درمیان جنگ ہوئی جس میں بھارت نے پاکستان پر قبضہ کر 90 ہزار پاکستانی
فوجیوں کو گرفتار کر لیا پاکستان میں یحییٰ خان کی حکومت ختم ہوئی
ذوالفقار علی بھٹو پاکستان کا پردھان بنا 2 جولائی 1972 کو
اندرا گاندھی اور بھٹو کے درمیان سمجھوتہ ہوا پاکستان نے آئندہ بھی
بھارت پر حملہ نہ کرنے کا وعدہ کر کے اپنی فوجیں آزاد کروا لیں دس سال
تک دونوں دیشوں کے درمیان کوئی بات چیت نہ ہوئی 1982 کو دلی میں
پاکستان کے راشٹرپتی ضیاء الحق اور اندرا گاندھی کے ساتھ بات چیت
ہوئی لیکن وہ بھی نہیں ہوئی اندرا گاندھی کے قتل کے بعد راجیو
راجیو بھارت کے پردھان منتری بنے 1985 کو 17 دسمبر 1985 کو راشٹرپتی
ضیاء الحق راجیو سے ملنے دلی آئے دونوں کے درمیان

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized by eGangotri

صلح صفائی کی بات ہمیشہ سے بھارت کی طرف سے ہوئی گاندھی جی کے بعد
ضیاء الحق نے ذوالفقار علی بھٹو ... آئی ایس آئی کے سربراہ جنرل حمید گل
حمید گل کے ذریعے بھارت کو توڑنے کے لئے آپریشن ٹوپاک شروع کرایا اور بھارت
میں پنجاب میں آتنک واد کی جوالا بھڑکانے اور ہتھیار دینے کا کام
شروع کر دیا پنجاب میں آتنک واد کی جوالا بھڑکنے سے 25 ہزار سے بھی
زیادہ بے گناہ لوگوں کو مار دیا اور پاکستان پنجاب میں آتنک واد کی جوالا
بھڑکا رہی تھی اور دوسری طرف پاکستان کا صدر بھارت کی ترقیوں
میں دخل ... کے لئے دوستی کا راگ الاپ رہے تھے 1987 وہ کرکٹ
میچ کی آڑ میں جے پور آیا اور راجیو گاندھی سے بات چیت کی
ضیاء الحق کی ہوائی حادثہ میں موت ہو گئی بعد پاکستان میں بے نظیر بھٹو
پردھان منتری بنی اس نے پاکستان ... حالات ... کرنے کے لئے راجیو گاندھی کو
... راجیو ... بات چیت
... اٹل بہاری ... دوستی بڑھانے کے لئے ...
... پاکستان کے پردھان منتری میاں نواز شریف سے ...
... نواز شریف ... لاہور بس ... 1999 ...
... دوستی ... کارگل ...
... پرویز مشرف ... آگرہ میں ...
...
...

اتھرو وید میں رشیاں کی تفصیلیں اور رشیاں کے رنگ کو صفحہ ۵۰ سے شروع ہو کر صفحہ ۱۵۰ تک

(635) شطرنج کو ہرایا جا سکتا ہے مگر جیتا نہیں جا سکتا جبکہ صرف شطرنج کو ہی جیتا جا سکتا ہے

(636) کسی کو درد کا بھکاری بنانے سے پہلے کچھ دیر صرف اس کو بھکاری بنا دو

(637) جیسے جیسے آپ سچائی کی طرف قدم بڑھائیں گے ویسے ویسے آپ انسانوں سے دور ہوتے جائیں گے

(638) جولائی 1917 میں ایک امریکی سینیٹر نے کہا تھا کہ جب بھی یدھ ہوتا ہے تو سب سے پہلے اس کا شکار سچائی ہی ہوتی ہے

(639) رقیبوں سے رقیب اچھے جو دل کو تھام لیتے ہیں = گلوں سے خار اچھے ہیں جو دامن تھام لیتے ہیں
(دوست) (دشمن)

(640) 3 جون 1947 کو لارڈ ماؤنٹ بیٹن نے بھارت کو 2 حصوں میں بانٹنا منظور کیا

(641) بھارت سوویت فرینڈشپ کی شادی سکندر اعظم کے سپہ سالار سیلوکس کی بیٹی ہیلن سے ہوئی مگر یا تکبیر نے شرط رکھی کہ ہیلن کی بیٹی کی اولاد بھارت کی گدی پر نہیں بیٹھ سکتی

(642) ایورسٹ پر دھاوا بیٹھا شانتوں کو کوشش کرنے کے بعد ہتری دورم تنہا یا تنزنگ نارگے کا ساتھ دورم [illegible] نے پرسن کے پرن کر کہ ساری زندگی شادی نہیں کروں گا

(643) پنجاب کیسری لالہ لاجپت رائے کی جینتی 26 جنوری کو منائی جاتی ہے

(644) بھارت کے پہلے راشٹرپتی بابو راجندر پرشاد 1952 میں بنے

پھر 1957 کو دوبارہ راجندر پرشاد ہی بنے

1962 کو ڈاکٹر رادھا کرشنن دوسرے راشٹرپتی بنے

1967 کو ڈاکٹر ذاکر حسین "

1969 کو V.V گری "

1974 کو فخرالدین علی احمد "

1977 کو نیلم سنجیوا ریڈی "

1982 کو گیانی ذیل سنگھ " — گیانی ذیل سنگھ نے کہا تھا کہ میں اندرا گاندھی کے کہنے پر جھاڑو بھی لگا سکتا ہوں

1992 کو پنڈت شنکر دیال شرما "

1997 کو K.R نارائنن "

(645) گوا پر پرتگال کے سپہ سالار البوکرک نے سال 1510 میں قبضہ کیا جو 450 سال تک رہا کئی دفعہ گوا کی آزادی کیلئے کوشش ہوئی مگر پرتگالیوں نے سختی سے دبا دیا آخر دسمبر 1961 کو بھارت سرکار نے فوجی کاروائی کر کے گوا کو آزاد کر دیا 30 مئی 1987 کو گوا کو پورن راجیہ کا درجہ دے دیا گیا

(646) 6 جون 1674 کو شیواجی کا تاج پوشی رائے گڑھ کے قلعہ میں ہوئی تھی

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized by eGangotri

(547) 7 جون 1631 کو ممتاز بیگم کی موت برہان پور میں ہوئی تھی

(548) بنگال کے مشہور ناول نویس نے دیوداس نام کا ناول 1917 میں لکھا تھا

(549) [illegible] 1914 سے 1917 تک چلی تھی

(550) روس کی کرانتی 1917 میں ہوئی تھی

(551) بھارت کی پہلی فلم ہریش چندر 1913 میں بنی تھی [illegible] سائلنس فلم تھی

(552) 16 جون 1659 کو اورنگزیب کی تاجپوشی ہوئی تھی

(553) 9 جون 1659 کو بلوچ سردار ملک جیون خان نے دارا شکوہ کو اورنگزیب کے حوالے کر دیا تھا

(554) 9 جون 1964 کو لال بہادر شاستری پردھان منتری بنے تھے

(555) 9 جون 1800 کو فرانس کی فوج نے آسٹریلیا کی فوج کو شکست دی تھی

(556) 9 جون 1898 کو چین نے ہانگ کانگ برطانیہ کو 99 سال کے لئے پٹے پر دے دیا تھا

(557) 12 جون 1761 کو [illegible]

(558) 12 جون 1798 کو نپولین بونا پارٹ نے مالٹا دیپ پر قبضہ کیا تھا

(559) [illegible]

(560) [illegible]

(561) [illegible]

(562) [illegible]

(563) [illegible]

(564) [illegible]

(565) بھارت میں بہنے والی گنگا سب سے بڑی ندی ہے شروع سے آخر تک اس کی لمبائی 1510 کلو میٹر ہے یہ ہمالیہ سے نکلنے والی تمام ندیوں سے بڑی ہے گنگا میں بہت سی ندیاں اپنی یاترا کا انت اسی گنگا میں سماپت کر دیتی ہیں جیسے رام گنگا، گومتی، گھاگھرا، گنڈک، سون، کوسی، چنبل اور جمنا [illegible] 1326 [illegible] الہ آباد میں اسی گنگا میں مل جاتی ہے بھارت کی تمام ندیوں سے پوتر ندی ہے اس کا جل امرت کہلاتا ہے ہمارے دھرم گرنتھوں میں گنگا کا جو ورنن کیا گیا ہے وہ اور کسی ندی کا نہیں [illegible] گنگا کو [illegible] دیا ہے [illegible] گنگا [illegible]

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized by eGangotri

سری پرستھا - نندا - جامنی اور دھوتی کے نام سے بھی جانا جاتا ہے ۔

(٦٦٦) تقریباً ۱۰۰ سال پہلے کی بات ہے بنگال کے مدنی پور ضلع کے ایک چھوٹے سے گاؤں میں ایک ماں اور اس کا بیٹا رہتے تھے ایک دن بیٹے نے کہا ماں میری بڑی اچھا ہے کہ تمہارے لئے ۳ خوبصورت گہنے بنواؤں ماں نے کہا بیٹا مجھے بھی بہت عرصہ سے تین گہنوں کی اچھا ہے بیٹے نے کہا ماں وہ کون سے گہنے ہیں جو تم بنوانا چاہتی ہو شاید یہ ہیں گہنے بنوا دو تھا ماں نے کہا بیٹا ایک تو اس گاؤں میں کوئی سکول نہیں دوسرا ایک دواخانہ بنوا دو تیسرے غریب اور یتیم بچوں کیلئے کھانے پینے کی سہولت کرو یہی تین گہنے مجھے چاہیئے بیٹے کی آنکھوں سے آنسو کی دھارا بہہ نکلی وہ جھٹ اپنی ماں کے چرنوں میں گر پڑا اور شری بنگالی ماں یہ تینوں گہنے میں بنواؤں گا ماں کا نام تھا بھگوتی دیوی اور بیٹا تھا ایشور چندر ودیا ساگر وہ پھول جاں بھگوتی دیوی کا ہی بیٹا ہے جو دیش کا بیٹا بنا اس ... نام کے گاؤں میں ایشور چندر ودیا ساگر کا جنم ہوا تھا بھگوتی دیوی کا بالک انمول گہنوں کے سمان ہے

(٦٦٧) بھارت کے ودھان میں بھارت کا ذکر یونین آف سٹیٹس کے ادارے ڈیموکریٹک ریپبلک اکسٹنشن کی درج ہے

(٦٦٨) بھارت کا رقبہ 32,87,263 کلومیٹر ہے

(٦٦٩) بھارت میں 28 راجیہ یعنی سٹیٹس اور 7 کیندر شاسِت پردیش ہیں

(٦٧٠) بھارت کے ساتھ پڑوسی ملک - پاکستان - بنگلہ دیش - نیپال - بھوٹان - میانمار - چین - تبت - افغانستان اور سری لنکا ہیں

(٦٧١) بھارت کے سرحد کی لمبائی 15,200 کلومیٹر ہے

(٦٧٢) بھارت میں سات خاص پہاڑ ہیں ہمالیہ پربت - پٹکائی پربت - ونڈیاچل پربت - ست پڑا پربت - اراولی پربت اور سہیادری پوروی گھاٹ

(٦٧٣) بھارت کی کچھ خاص ندیاں - گنگا - برہم پتر - ستلج - جمنا - گوداوری - کرشنا - کاویری - بیاس - چناب - داموودر - نرمدا - تاپتی وغیرہ -

(٦٧٤) بھارت کے ودھان میں 18 بھاشاؤں کو مانیتا دی گئی ہے

(٦٧٥) لیموں سے سیکھئے انداز زندگی - جیتے جی دوسروں کے لئے مسکرائیے

(٦٧٦) لیموں اور مرچ تمام آتماؤں کی شکتی کا نشان ہے ... ایک ورشنک ہے اور وہ ... کے ساتھ اپنے کو ڈھال لیتی ہے ... کو ... دیتی ہے ... کے رنگ بدل دیتے ہیں ... میں پہنچ جاتے ہیں ... لیموں اور مرچ کی کہانی سے جڑے ہیں -

(٦٧٧) رانی ... اور شاہ ... جنتی کی

(٦٧٨) ملبندی دیوی کسی شخص کے جسم میں آتی ہے
بیٹے آدمی کی عادت پر کوئی خطرے میں رہتا ہے

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized by eGangotri

(679) تو ادھر ادھر کی نہ بات کر ۔ یہ بتا کہ قافلہ کیوں لٹا
مجھے راہزنوں سے غرض نہیں تیری رہبری کا سوال ہے

کینیڈی خاندان کا دوہرا نقصان

(680-ا) تعزیت کینیڈی
(680) امریکی راشٹرپتی جان ایف کینیڈی کے بڑے بھائی

امریکہ کے کینیڈی خاندان کی ٹریجڈی

(680) امریکی راشٹرپتی جان ایف کینیڈی کے بڑے بھائی جوسف کینیڈی دوسری جنگ میں دشمنی 1944 کو ایک ہوائی حادثہ میں مارے گئے تھے چھوٹا بھائی رابرٹ ایف کینیڈی 1968 میں جب امریکہ کا راشٹرپتی بننے کا امیدوار تھا تو اسکو چناؤ کے درمیان ہی گولی مار کر ہلاک کر دیا اس کا چھوٹا بھائی ایڈورڈ کینیڈی بھی راشٹرپتی بننے کی اچھا رکھتا تھا تو اسکو بیماری مار دیا گیا رابرٹ کینیڈی کے بڑے بھائی A کینیڈی کا کی ہیر دیش کھانے سے 1996 کو موت ہوئی دوسرے بیٹے رابرٹ کینیڈی کی 1997 میں سکیٹنگ کرتے موت ہوئی اب جان ایف کینیڈی کے بیٹے جونیئر جان ایف کینیڈی کی ہوائی حادثہ میں اپنی بیوی کی ہمراہ اس کی عمر میں اور بڑی بہن بھی اس کی حادثہ میں مر گئے

(681) اگر بکنے پہ آجاؤ تو گھٹ جاتے ہیں دام اکثر
نہ بکنے کا ارادہ ہو تو قیمت اور بڑھتی ہے

(682) بلبل سے دیکھنے پر نہ منتقل کرنے کی کنجی ہے وہ
ہیں۔ ہر شخص سمجھ نہ آئے گا بھول کیجئے گا

(683) باتوں سے کبھی بدلی ہے کہیں قوم کی تقدیر
جگنو کے چمکنے سے اندھیرے دور نہیں ہوتے

(684) الٰہی ان کے حصے کے بھی سارے غم مجھے دے دو
کہ اب ان معصوم آنکھوں کی نمی دیکھی نہیں جاتی

(685) دنیا کے رنگ تو عجب ہیں جو خار
جیسے کرن میں چاندنی ڈھونڈو مذہب میں

(686) منزل مقصود کی جانب بڑھا کے چل قدم
مات کی جانب تجھ سے گردش ایام بھی

(687) دانشور بھارتی ہوتے
ڈاکٹر کلام کی جگہ اگر بھارتی ہوتے تو ہمیشہ ہرن پر ۔ چلاتے نہ رہتے۔

سب سے پہلے تو کرتے اس رومانوی شرت کی لعنت کا ۔ یہ واقعہ سمجھا ہیں نندا پرشاد پاسی شروتی

اور دو ترا دن پہنچنے کی دیوتا کو پہنچوا کے دورے پر نکل جاتے

دیو روزانہ اندر ریشی بات پورے دھیان سے سنتا ۔ جیسے یہ دیکھنا اور پیچھے دن میں آ شروع ہو جاتا

پوری دنیا سے آتنک وادیوں کا خاتمہ ٹکاں باندھ کر دیتا

شعلے

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized by eGangotri

سالگرہ پر اپنے شوہر جنت کی ناک کو یاد کر۔ راون کو ڈھیر سارے وہ یہ شہر کھنڈ میں بھجواتا

رشتوں کی رسیوں کا ڈھیر۔ ڈرتا اور ڈرتا ہوتا جاتا

رام اور راون پاس کرتے ایک پتا پرشاد۔ اور لکشمن پوجے نمستے جوشن سے ڈرتے بھیرتا

نہ بالی بدھ ہوتا نہ لنکا کا ہوتا دہن سیتا کی رات میں جھلکتا کا رتیکشا کا

سا کتنی بنتا دشوک بن۔ پرتب بالمیکی اور تلسی داس

رام کی شبد تا کہا نہیں گاتے۔ اور رام پورے دیش کی دھارا نہیں

پھول (1) کنیزوں دھارا ہی بوجھ بانٹے (کنیز لینی پھیرے خرچے)

(اور انکار ترنگ گاڑی پا زبان)

(588) قانون کو توڑنے والے ہی قانون نبھاتا بن رہے ہیں اور قانون بنانے والے ہی قانون توڑنے والے بن رہے ہیں

(589) دلیپ عبارت کو ہوئے بن سکینڈوں کا ٹیپ ایک لا اُٹھ کار دلی کو ہوں نے بیگمکوں کا سا بیٹھی قانون

(589) سپریم کورٹ ڈاکٹروں قانون کا پالن کرنے والے لوگوں نے جو کچھ بھی وہ سب کے سب دھماکہ کر پا رہے ہیں

نیتاؤں نے اس دیش کے لئے جو کچھ دیا وہ ایک تنہا لیل کیا پکی جنی پر رہی ہے اس میں

کرتا ہے ملک میں بنی ہر اخبار میں 3 کچھ کیا آسکی قیمتی بھی ننداکی جاتی رہی ہے پر راجیہ پر ملک میں ایک

سپنے بنانے والے کا کشن کیا جائے جو ان لیڈروں کی لیکشن کے دھندے چلا کر زیادہ سے زیادہ سزا دی جائے

جنکی سارا دیش دیکھے انہوں نے اپنے دیش کے ہر ملک کو ایک چراگاہ بنا لیا ہے جنکو دیکھی تنہا زیادہ

سے زیادہ چارہ کھانے میں آیا تھا کر خود ویشارہ ہوتے

ہم آہ بھی کرتے ہیں تو ہو جاتے ہیں بدنام

وہ قتل بھی کرتے ہیں تو چرچا نہیں ہوتی

(590) بھول سکتا نہیں دل جوشن پوشوں کی نظر تھا۔ ظہیر بانگی بالندوی

کمل کیچڑ میں بھی پوشاک اپنی صاف رکھتا ہے۔

(4) (591) یہ بات اور عقل کی۔ سیموں پہچے ہوا ہی ہے

تا دوں نے جس دیکھا ہے۔ سمندر نے بھی مانی ہے

اس الٹ بجوری میرا ای کی۔ یہ سچی کہانی ہے

یہ شہر ہے وہ بڑی۔ اب بھی جس کا پانی ہے

وہ کون سا خطہ ہے۔ آج جو اس کا رس کا نشانی ہے

انصاف کی یہ کھوٹی۔ ماضی کی نشانی ہے

(592) میں عبارت کہ کورو پانڈوں کے یدھ میں میاں پردھان کہ عمر کا انکے بیٹوں تھا اور عمر جس جنکی عمر 17 برس تھی اور

سب سے بڑی عمر کا بھیشم پتامہ جنکی عمر 105 برس کی تھی

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized by eGangotri

(893) ایک چھوٹے بیج میں ہی سارا برکش سمایا ہوتا ہے جو دھیرے دھیرے پرکٹ ہوتا جاتا ہے جب تک اسکی جڑیں
دھرتی میں گہرائی تک نہ پہنچ جائیں اور تنا ~~مضبوط نہ ہو جائے~~ مضبوط نہ ہو جائے تب تک اسکا
پالن پوشن کرنا اسکی رکشا کرنا ضروری ہوتا ہے کیونکہ اسکی جڑیں خود ہی دھرتی سے جیون رس پراپت کرنے لگیں
تب یہ جیون رس ہی سارے برکش کو ہرا بھرا رکھتا ہے بیج کے اندر ہی برکش کے انگ پرتیانگ میں پرکٹ ہوتے ہیں

(894) ہمارا اپنا دھرم اور اپنی سنسکرتی کتنی ہی [illegible] کیوں نہ ہو جب تک اسکی رکشا کرنے کی شکتی ہمارے پاس
نہیں ہوتی تب تک دنیا میں کوئی بھی اسکا آدر نہیں کریگا۔

(895) آج ہندو [illegible] کے [illegible] ہی مسلمانوں کے [illegible] ہوئی [illegible] غلط انہیں [illegible] دیش [illegible] کی خاطر
ہندو [illegible] ایک طرف ہو رہا ہے [illegible] کی [illegible] بازی [illegible] کو [illegible] دیتی ہیں

(896) وطن کی فکر کر ناداں مصیبت آنے والی ہے۔ تمہاری بربادیوں کے چرچے ہیں آسمانوں میں
نہ سمجھوگے تو مٹ جاؤگے اے ہندوستان والو۔ تمہاری داستاں تک نہ ہوگی داستانوں میں

(897) آج بھارت دیش کی ضرورت ہے [illegible] کی [illegible] کی [illegible] جس نے تمام
دیش دروہیوں کا ناش کر دیا [illegible] جائے [illegible] ایک بار یہ دیش [illegible] کا [illegible] بن [illegible]
یہ [illegible] کو دیکھا جا سکتا ہے

(898) سال 1960-61 عیسوی کو اورنگزیب نے متھرا کے ایک [illegible] مندر کو توڑ کر وہاں جامع مسجد بنوائی اسی سال
اورنگزیب نے ایک حکم دیا کہ کاشی سے ایک [illegible] ہندو [illegible] مندر [illegible] سال میں بنوائی [illegible]
[illegible] توڑ دیا جائے [illegible] سال [illegible] کو [illegible] دیا جائے [illegible] ایک [illegible]
[illegible] نے [illegible] سال 1669 عیسوی [illegible] اپنے تمام [illegible] مندر [illegible] جائیں
اسی سال متھرا کے [illegible] کا نام [illegible] سال 1670 عیسوی کو [illegible] آباد کر دیا گیا [illegible] ایک [illegible]
[illegible] کو [illegible] اور [illegible] کو زمین میں گاڑ کر نواب کو [illegible]
[illegible] مسجد کی سیڑھیوں کا [illegible] اور [illegible] بہت سے [illegible] اس کا [illegible]
[illegible] کا [illegible] شہادت [illegible] احمد مرزا [illegible] خان [illegible]
[illegible] اس بات کی [illegible] ہیں کہ [illegible] اور [illegible] زیب [illegible]
[illegible] سال 1670 [illegible] سال 1669 [illegible] کو کل کے [illegible] کا [illegible]
[illegible] کے [illegible] نام [illegible] نے [illegible] کو [illegible] جاٹ
[illegible] کر دیئے گئے [illegible] تمام [illegible] کو [illegible] کو [illegible] دیا گیا
[illegible] کے [illegible] ہیں [illegible]
[illegible] کی [illegible] ہیں [illegible]

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized by eGangotri

کفن

(379) زمین بیچ دیں گے زمان بیچ دیں گے یہ فرشتوں کے سر کے کفن بیچ دیں گے
نیتا جی کے مرنے کے بعد جب ہم کو وطن کے یہ نیتا وطن بیچ دیں گے

یعنی نیتا لوگ بکاؤ ہیں
[illegible]
اپنا کی کوئی پرواہ نہیں کرتے

(380) بھیج بھیج دیے ہیں ہمیشہ نذرانہ پیار اور تحفہ بدلہ نہ کو
کبھی کسی نے ہی مثال نہ دینا ہے نہیں کیا [illegible]

(381) کوئی بھی سمجھا نیتا کیوں نہیں ہو گی نیتا سمجھتا ہے [illegible] نہیں ہوتا [illegible] ہوتا ہے

(382) کیول تو [illegible] انسان [illegible] ہو جاتی ہے [illegible] آدمی کی کیول یا تو [illegible] زیادہ [illegible] برباد ہو جب [illegible] کیول [illegible] زندگیوں پر پڑتی ہے [illegible] تباہ ہو جاتے ہیں [illegible] ہو جاتے ہیں [illegible] ہو جاتی ہیں [illegible] میں تبدیل ہو جاتے ہیں [illegible] ہیں وہ سب [illegible] ہو جاتے ہیں [illegible] ہو جاتے ہیں

(383) نیا یعنی الفاف کو ایک [illegible] میں [illegible] دونوں آنکھوں میں کالی پٹی بندھی ہوتی ہے [illegible] ترازو [illegible] اور [illegible] 2 [illegible] آنکھوں میں کالی پٹی اس لیے ہے کہ [illegible] بڑے اور چھوٹے [illegible] کوئی مطلب نہ ہو الفاف کیول الفاف ہے کہتے ہیں کہ الفاف کیول اندھا ہوتا ہے وہ کسی کے ساتھ بے انصافی نہیں کرتا

(384) [illegible] ہم [illegible] کا [illegible] ہے اس لیے [illegible] کا رنگ [illegible] ہے [illegible] کو پسند نہیں کرتا

(385) ہمارے [illegible] کی [illegible] ہمارے [illegible] کو [illegible] رکھی ہے [illegible] نرمان سے [illegible] نرمان [illegible] نرمان ہوتا ہے

(386) [illegible] لیا۔ [illegible] میں [illegible] گے

(387) [illegible] سب سے پہلی [illegible] ہے

(388) سرکار [illegible] ہے [illegible] کبھی نہیں [illegible] ہے۔ [illegible] سمجھا کا [illegible] کرتا ہے [illegible] ہے [illegible] دوسرا [illegible] نیچے میں بڑھے گی

(389) [illegible] ہے

(شبنم بھگالی)

(710) دل اور زمین کا زہر ان سے مل نکلے گا، پھر سے یہ قیمت نقشہ ہندوستان ہو جائے گا۔

(711) لفظوں کو دیکھ بھال کے تم خود سے جدا کرو — آتی نہیں ہے پھول سے خوشبو کٹی ہوئی

(712) شبدوں کے ہیر پھیر سے کچھ فرق نہیں پڑتا۔ مگر ایک نقطے کے ہیر پھیر سے خدا سے جدا ہو جاتا ہے

(713) (اس کہانی جو ہے) اب تک سینے سے دبا رکھا تھا۔ اور کہتے ہیں لوہے کا ایک ٹکڑا جب پارس سے چھو جاتا ہے تو سونا ہو جاتا ہے ایک ٹکڑا وہ تھا کہ جس نے پارس کے دونوں ٹکڑے دیکھے ہاں ہیں۔ پارس جب بھی دکھا وہ لوہے کے ٹکڑوں کو سونا بنا دیتا ہے لوہے کو سونا بنا دیتا ہے پارس سے پہلے ہیں تو ہو جاتے ہیں رکھے رہے ٹکڑے کو سونا بنا دیں گا وہ اٹھا کی رکھ رکھے وہ یہ ٹکڑے کو سونا نہیں بنا دوں گا تو پارس کا گن ختم ہو جاتا ہے۔ اور یہ ظاہر ہوتا ہے کہ پارس دھکی ہوئی نہیں نقلی ہے یہ ہی پارس لوہے کے ٹکڑوں میں بھید کرے تو وہ پارس نہیں ہو سکتا

(714) مفلسی اچھے اچھوں کو بھکاری بنا دیتی ہے۔ کوئی رشتہ نہیں رہتا دولت کے پاس (عزیز غریبی)

(715) جو تو نے ہم کو دیا کاغذ۔ اس دو تلی فکلی میری آنکھ (ڈاکٹر مولوی اردو خان)

(716) شکتی بھی شانتی بھی بھگتوں کے گیت میں ہے۔ دھرتی کے واسیوں کی مکتی پریت میں ہے (ڈاکٹر اقبال)

(717) سفر یہ ہے دوست بنائے رکھیے۔ دل میں شعلے کو جلائے رکھیے

(718) پاکستان بننے کے بعد وہاں کی حکومت عام طور پر فوجیوں کے ہاتھ میں ہی رہی یا تو وہ فوجیوں مار دیے گئے یا دیش بدر۔ بیرونی پہلے بھٹو کو پھانسی دی گئی

(2) ذوالفقار علی بھٹو کو پھانسی پر لٹکا دیا گیا

(3) ضیاء الحق کو بم سے اڑا دیا گیا۔

(4) نواز شریف پہلے اٹک کی جیل میں رکھے گئے وہ اب عرب میں ہیں

(5) بے نظیر اب دیش بدر ہیں وہ دیش میں نہیں آ سکتی

(719) شکتی بھی شانتی بھی بھگتوں کے گیت میں ہے۔ دھرتی کے واسیوں کی مکتی پریت میں ہے (ڈاکٹر اقبال)

(720) عبادت کی تاریخی پہلا کون تھا کہ بیانی کے کیسے یہ سب مجبور تھے

ع۱ سیاہ دیو رانا ڈے ۲ رانا گجنا ورسنگھ ۳ راجہ دیر نا رایئن سنگھ ۴ تا انتقال
۱۰ مئی 1819 ۱۰ فروری 1858 ۱۰ دسمبر 1858 18 اپریل 1859

۵ دیو دیر ہری وا کر ۶ بال کرشن ہری وا کر ۷ نو دی سم بوس ۸ مدن مل نصرہ
18 اپریل 1899 16 مئی 1899 ۱۱ اگست 1908 ۱۷ مارچ 1909

۹ کرشن جی منت بے ۱۰ نند کشن کا ہے ۱۱ رحمان رحمان علی شاہ ۱۲ منور بخش سین اپیا
۱۹ اپریل 1915 ۱۹ اپریل 1915 ۲۳ مارچ 1915 ۲۳ اپریل 1915

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized by eGangotri

13 وشنو پنت پنگلے 16 نومبر 1915 — 14 یوگیندر کی دت 3 دسمبر 1923 — 15 اننت ہری پنڈ 23 دسمبر 1926 — 16 راجندر کمار لاہڑی 17 دسمبر 1927

17 رام پرشاد بسمل 19 دسمبر 1927 — ٹھاکر روشن سنگھ 21 دسمبر 1927 — 18 دھنپت سنگھ 7 جولائی 1931 — اشفاق اللہ خان 19 دسمبر 1927

19 ٹھاکر روشن سنگھ 21 دسمبر 1927 — 20 دھنپت سنگھ 7 جولائی 1931 — 21 سردار بھگت سنگھ 23 مارچ 1931

22 راج گرو 23 مارچ 1931 — 23 ٹوپی موہن لال 1934 مارچ — 24 بھگتی شل شتمل 1934 مئی =

(721) سال 1660 1661 کے درمیان اورنگ زیب کے حکم سے متھرا کا ایک راتیا مندر توڑ کر اس کی جگہ جامع مسجد تعمیر کی گئی اور سال 1669 کو اورنگ زیب نے دینی عام گورنروں کو حکم دیا کہ میری حکومت میں ہندوؤں کے تمام مندروں کو ختم کر دیا جائے

(722) 18 اگست 1900 کو وجے لکشمی پنڈت کا جنم ہوا تھا
18 اگست 1945 کو نیتا جی سبھاش چندر بوس کا ہوائی جہاز تباہ ہونے سے نیتا جی کی موت ہو گئی تھی
18 اگست 1851 کو برلن کی دیوار بنی تھی جس سے برلن دو حصوں میں بٹ گیا تھا
18 اگست 1976 کو روس کا ہوائی جہاز چاند پر پہنچا تھا

(723) 19 اگست 1600 کو اکبر نے احمد نگر پر قبضہ کیا تھا
19 اگست 1666 کو آگرہ میں اورنگ زیب کی قید سے شیواجی مٹھائی کی ٹوکری میں چھپ کر فرار ہو گئے تھے
19 اگست 1757 کو ایسٹ انڈیا کمپنی نے کلکتہ میں ایک روپیہ کا سکہ جاری کیا تھا
19 اگست 1919 کو انگلستان سے راشٹرپتی شنکر دیال شرما کا جنم ہوا تھا جو 1992 کو راشٹرپتی بنے تھے

(724) کمپیوٹر تعلیمی مدرسہ میں کتب - جو راج ہو جائے ڈکشن میں ڈکشن نہیں پڑھایا جاتا اس سے بڑا پاپی اور کوئی نہیں -

(725) ایک گیان وہ ہے جو ہمیں سکتی انسان کو آتی ہوئی شکتی بنا دیتی ہے

(726) نہ روپ رہیگا نہ جوانی رہیگی یہ دنیا ہے فانی اور فانی رہیگی
جب نہ تم کو نہ کسی کی زندگانی رہیگی تو ہماری کی کہانی رہیگی

(727) پہاڑوں کی ڈھلانوں سے ٹکراتی طوفان کہتے ہیں - طوفانوں سے جو ٹکراتے وہ انسان کہتے ہیں

(728) ہمارے شاستروں میں کہا گیا ہے پتر اور پتنی بھجن بھی بنیے رہتے تو دیوتا - یعنی جہاں ناری کا آدر سمان ہوتا ہے وہاں دیوتاؤں کا واس ہوتا ہے دنیا میں بہت عبادت ہے ایک ایسے دیش ہے جہاں سال میں سب سے بار نوراتروں کے دنوں میں دیوی کی پوجا کی جاتی ہے اور دیوالی کے دن لکشمی کو

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized by eGangotri

پوچھا جاتا ہے اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ ناری کا استھان ہے ایسا ظاہر ہوتا ہے کہ اُس وقت میں
ناریوں کو پڑھنے لکھنے کی اجازت نہیں تھی یہ وہی دیش ہے جہاں سیتا، دروپدی، سرسوتی کی پوجا
کی بھی رواج ہوتا تھا۔ رتنا نے [illegible] ستروں میں [illegible] کے بعد [illegible] لڑکی کی شادی ایک ایسے
ان پڑھ سے کی یہ سب دونوں نے [illegible] کا بدلہ لینے کے لئے کیا تاکہ اس کو داغ لگے [illegible]
وہ ان پڑھ گنوار لڑکا ہی اس لڑکی کا پتی بنا جو دنیا میں دیکھا گیا ہے جب جب ناری کا اپمان
ہوتا ہے تو مہابھارت ہو جاتا ہے اور جب کوئی میاں کی [illegible] پیتی ناری کی ادھیا کے خلاف
خلاف کوئی بے عزتی کرتا ہے تو راون مارا جاتا ہے۔

~~(228) کسی کے دکھ [illegible] دل سے سمجھنا اور پردے سے سمجھنے میں بہت انتر ہے~~

(229) کسی کے دکھ درد کو دل یعنی پردے سے جاننے اور دماغ سے جاننے میں بہت انتر ہے
دل سے کسی کا دکھ جاننے پر اپنے آپ کو بہت دکھ ہوتا ہے مگر پھول دماغ میں جاننے سے اپنے اوپر کوئی اثر نہیں ہوتا

(230) دنیا کی جیسی ہوتی ہے سرشٹی بھی ویسی ہی ہوتی ہے یعنی جس نظریہ سے دیکھو دنیا ویسی
ہی [illegible] دکھائی دیتی ہے

(231) کیا میں کسی ایک [illegible] ایک عورت کو [illegible] یعنی [illegible]
[illegible] سے [illegible] اور یہ عورت [illegible] مار کر مار دیا جائے
[illegible] تو [illegible] یا دیا جانا چاہیے پر [illegible] نے اپنی زندگی میں
کوئی پاپ نہ کیا ہو وہی [illegible] تمام لوگ [illegible] چھوڑ گئے

(232) پھول کو انیک بیر [illegible] ہے

(233) [illegible] کوئی [illegible] ہوتی ہے (چاہے [illegible])

(234) [illegible] نے [illegible] بغداد کو تباہ کر دیا

(235) کسی کی عزت [illegible] بات بنانی مشکل ہے

(236) تخت بدل دو تاج بدل دو [illegible] راج بدل دو

(237) [illegible] جانتا ہے

(238) کچھ [illegible] نہیں رہتا کہ [illegible] نہیں رہتا۔ اللہ کی [illegible] میں انسان نہیں رہتا
[illegible] سب ایک ہی ہو جاتے ہیں

(239) میری [illegible] نظر ڈالیں تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ [illegible] کی یاد دل میں [illegible]
[illegible] گئے ہیں

(240) اپنے [illegible] کی [illegible] سے [illegible] کی [illegible] آگے [illegible]
[illegible]

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized by eGangotri

(۲۴۱) لوک سبھا کا مطلب ہے [illegible] ہیں جب [illegible] چاہے وہ [illegible] پارٹی والا ہو یا الگ
[illegible]

(۲۴۲) بھارت میں کل 545 پارلیمنٹ کی سیٹیں ہیں جن کی تفصیل اس طرح ہے

آندھرا پردیش 42 - اروناچل پردیش 2 - آسام 14 - بہار 40 - چھتیس گڑھ 11 - گوا 2 - گجرات 26
ہریانہ 10 - ہماچل 4 - جموں کشمیر 6 - جھارکھنڈ 14 - کرناٹک 28 - کیرل 20 - مہاراشٹر 48 - منی پور 2
میگھالیہ 2 - میزورم 1 - ناگالینڈ 1 - اڑیسہ 21 - پنجاب 13 - راجستھان 25 - سکم 1 - مدھیہ پردیش 29
تامل ناڈو 39 - تریپورہ 2 - اتر پردیش 80 - اترانچل 5 - مغربی بنگال 42 - مرکزی علاقے 6
دلی 7 کل 545 ممبران پارلیمنٹ

(۲۴۳) اب جو صورتحال [illegible] 2004 سے [illegible] 2004 تک [illegible] کل 543 [illegible]
اس سے پہلے [illegible] 1952 کو بھارت کے [illegible]
بھارت میں کل 489 سیٹیں تھیں جن میں سے کانگریس 361 [illegible] 12 سیٹیں ملیں
[illegible] 3 سیٹیں ملیں - [illegible] 1957 [illegible] کانگریس کو 494 میں سے 371 سیٹیں
ملیں اور [illegible] پارٹی کو [illegible] 361 سیٹیں ملیں 29 [illegible]
[illegible] 14 سیٹیں ملیں - [illegible]
[illegible]
[illegible] 1967 [illegible] کانگریس کو 520 میں سے 283 سیٹیں [illegible] 44 [illegible] سیٹیں
ملیں [illegible] 1971
میں [illegible] کانگریس کو 518 میں سے 352 سیٹیں ملیں [illegible]
[illegible] 1977 میں [illegible]
[illegible] کانگریس کو صرف 154 سیٹیں ملیں [illegible]
[illegible] 295 سیٹیں [illegible]
[illegible] 1980 [illegible] کانگریس کو 353 سیٹیں ملیں
[illegible] 1984 [illegible] 415 [illegible] کانگریس کو سیٹیں
[illegible] 1989 میں کانگریس 197 سیٹیں [illegible] پارٹی بنی
اور B.J.P کو صرف 2 سیٹیں ملیں [illegible]
B.J.P کو 86 سیٹیں ملیں [illegible] 1991 [illegible]
[illegible] 1996 میں
[illegible] 161 سیٹیں [illegible] B.J.P [illegible]
کانگریس کو صرف 140 سیٹیں ملیں اور B.J.P کو 161 سیٹیں ملیں [illegible]
[illegible]
[illegible]

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized by eGangotri

پنڈت واجپائی جی نے 1998 کو N.D.A سرکار بنائی اٹل بہاری واجپائی پردھان منتری بنے
وہ منموہن سنگھ جی نے 2004 کو U.P.A سرکار بنائی 2009 میں پھر ... 24 جنوری
پانچ سال تک سرکار بنی ... اب ...

(742) روم کے ایک بادشاہ کا نام تھا نیرو۔ ایک بار روم آگ سے جل رہی تھی اور
بادشاہ نیرو ... بانسری بجا رہا تھا

(743) جادو کا راہ ... نہیں ... جب تک ... نہیں

(744) ... ان کے واسطے۔ جارج ...

(745) منش کیسے ... سب سے بڑا ... رام ... ا

(746) لیوٹ کے ... کا وقت

1۔ جواہر لال نہرو 15 اگست 1947 سے 27 مئی 1964

2۔ گلزاری لال نندہ 27 مئی 1964 سے 9 جون ... 11 جنوری 1966 سے 24 جنوری 1966

(3) لال بہادر شاستری 9 جون 1964 سے 11 جنوری 1966

(4) اندرا گاندھی 24 جنوری 1966 سے 1977 14 جنوری 1980 سے 1984

5۔ مرار جی ڈیسائی مارچ 1977 سے جولائی 1979

6۔ چرن سنگھ 1979 سے 1980

7۔ راجیو گاندھی 1984 سے 1989

8۔ وشوناتھ پرتاپ سنگھ 1989 سے 1990

9۔ چندر شیکھر 1990 سے 1991

10۔ P.V. نرسمہا راؤ جون 1991 سے مئی 1996 تک

11۔ H.D. دیوے گوڑا جون 1996 تا 1997

12۔ اندر کمار گجرال 21 اپریل 1997 سے 19 مارچ 1998

13۔ اٹل بہاری واجپائی 16 مئی 1996 1 جون 1996 مارچ 1998 تا مئی 2004

14۔ منموہن سنگھ 22 مئی 2004

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized by eGangotri

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized by eGangotri

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized by eGangotri

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized by eGangotri

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized by eGangotri